قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه (رواه ابو داود والترمذي وابن حبان)

الحمد للہ والمنۃ کہ در عہد میمنت مہد سلطان دکن فائق من الاقران سلطان بن سلطان حضور پر نور آصف جاہ ہفتم اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر ادام اللہ بمرادہ ما دار الدوران کتاب الاسانید والمسلسلات

(مسمی بہ)

هادی المسترشدین

(الی)

اتصال المسندین

(الملقب بہ)

تقریب المراد (فی) رفع الاسناد

مؤلفہ سراج السالکین سید الواعظین علامۂ ذیشان فقیہ دوران محدث زمان
مولانا الفاضل القاری مفتی مولوی ابو سعید محمد عبد الہادی صاحب قادری چشتی

باہتمام فقیر و حقیر شیخ محمود مالک مطبع
بمطبع ... دکن سلطان بازار
حیدرآباد دکن طبع شد
بار اول
(تعداد) (۵۰۰)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله امرءًا سمع منا شيئاً فبلغه كما سمعه رواه ابو داود والترمذي وابن حبان

الحمد لله على ما من علينا في ايام سلطنة من اسس قواعد الدين بنشر عدله واحسانه المبين. سلطاننا الاعظم ومولانا الافخم السلطان ابن السلطان مير عثمان عليخان ادام الله ايامه ونشر على الخافقين بالتائيد اعلامه بطبع الكتاب المستطاب الذي ينفع العلماء الكاملين والطلاب اعني كتاب الاسانيد والمسلسلات الذي يوصل الطالب الى سيد البريات المسمى ب

هادي المسترشدين الى اتصال المسندين

سنة ١٣٥٥ھ

الملقب بتقريب المراد في رفع الاسناد

سنة ١٣٤٦ف

لعبد ذليل - لرب جليل - غبار تراب اقدام العلماء العاملين - خادم الاسلام والمسلمين - ابي سعيد محمد ن المسكين - المدعو بعبد الهادي - كان له الله ذو الايادي - ابن مولانا الحاج محمد عبد الكريم تغمده الله بفضله الخفي

بمطبع حمتية الدكن الكائن بسلطان بازار الواقع بحيدر آباد الدكن صانها الله عن الشرور والفتن

مبسملاً و محمدلاً و مصلیاً و مسلماً۔ یہ دعاگو عرصۂ طویل سے ملازمانِ اعلیحضرت ظل اللہ ملکہ و دولتہ و علیہ کا عقیدتمند
اور مخلص خیرخواہ ہے اور زمانۂ دراز سے اسکا سلسلۂ خدمت (وعظ و دعا و تالیف و افتاء وغیرہ سے) مسلسل قائم
اور برابر جاری ہے۔ جب کسی عقیدتمند کی مخلصانہ و فدویانہ خدمت خصوصاً جبکہ وہ خدمت علمی ہو تو بارگاہ عالی میں (جو
معدن فہم و علم و منبع فراست و ذکاوت ہے) ضرور مقبول و سرفراز ہوتی ہے۔ لہٰذا بصد ادب نہایت عقیدت و خلوص کیساتھ عرض ہے
کہ انسان کی علمی و عملی قوت کے کارنامے ہرگز یہ حیثیت نہیں رکھتے کہ ظہور کے بعد شل جائیں یا نابود ہو جائیں بلکہ وہ اس قابل ہیں کہ
جہاں تک ارضی آبادی کا سلسلہ ہے وہاں تک انکی اشاعت ہو۔ اور جبتک بقائے نوع انسانی ہے اسوقت تک سابقہ کارناموں سے
لاحقہ زمانہ مستفید ہوتا رہے۔ حق تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کا شکر کب ادا ہو سکتا ہے کہ اس نے ایسے آقائے ولی نعمت کے ظل عاطفت
میں ہمکو امن رکھا ہے جو تمام ہندوستان میں صرف اسی ذات شاہانہ کو حامی اسلام و ماوائے علمائے مسلمانان گردانا ہے ؎
پناہ می طلبی گر ز گردش ایام ٭ بیا بہ امن شاہ دکن امان انام ٭ فیوض بے عدد و بیشمار احسانات ٭ کنند حاصل ازو بے شبہ خواص و عوام
الٰہی دولت ایں دائماً سلامت باد ٭ بتبارک اسمک یا ذالجلال والاکرام ٭ علم و دین اسی شاہ ظل اللہ کی ذات عالی کے حصن حصین میں
پناہ گزیں ہے اور آپ ہی کے ذریعہ و توجہ عالی سے علوم و اہل علوم اوج کمال پر درخشاں تاباں ستارے نظر آرہے ہیں جنہوں نے
اپنے اپنے زمانہ میں بڑے بڑے مہتم بالشان بہت سے کام انجام دیئے اور امتہ محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ پر تصنیفات و تالیفات
کی زوردار بارشیں برسادیں جنکے بحار و انہار سے بیشمار اشجار و اثمار و ازہار جہاں میں بہار دے رہے ہیں اور خلق کو نفع پہنچا رہے ہیں
جنکی بدولت دارین کی خوبی اور کامیابی انہیں حاصل ہو رہی ہے۔ لیکن انہوں نے کتاب علم سند کی تحریر و تالیف شاید اس نا کارۂ آفاق کیلئے
چھوڑ دی۔ جسکی تسوید بتوفیق رب متعال بعرصۂ یکسال اور تبییض و ترتیب و تصحیح من اولہ الی آخرہ بلا اعانۃ احد سجادہ استقبال
قبلہ بعرصۂ دو سال انجام پائیں۔ یہ ایسا شریف علم ہے کہ اسکے حاصل کرنے والیکو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عظیم الشان تعلق
اور حقیقی واسطہ پیدا ہو جاتا ہے گویا ایک زنجیر کی کڑیوں میں اپنی کڑی داخل ہو گئی اور یہاں سے وہاں تک ایک ہی سلسلہ قائم ہو گیا۔ یہ ایسا
نفیس علم ہے کہ ہر عالم و فاضل و کامل اسکا ذائقہ و لطف حاصل کرنیکے بعد اسکا حریص ہو جاتا ہے۔ اپنے رسول علیہ السلام کے دور افتادگوں
کو قریب کرنیوالا اور در منتشرہ کو سلک اسناد میں لانیوالا یہی علم لطیف ہے۔ علم درایہ کا زیور اور کلام رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام
تک پہنچنے کا زینہ یہی علم ہے۔ علم حدیث کا دارومدار اسی مبارک علم پر ہے۔ اسکو تو ائمہ دین کہیں تو بجا ہے۔ اسکے ماہر کو خطاب خلیفہ عطا ہے۔
حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم ارحم خلفائی۔ صحابہ کرام نے پوچھا ومن خلفاءک یا رسول اللہ فرمایا
الذین یأتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونھا الناس۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ سبحان اللہ یہ علم عزیز کیا
علو شان رکھتا ہے اور اس کے عالم کو کس مرتبہ پر پہنچاتا ہے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون پس یہ علم اس امتہ مرحومہ کے
حق میں اعلم موہوبات الٰہیہ سے ہے۔ علمائے خلف نے اسکو سلف سے بوجہ کمال سیکھا اور ائمۃ العلوم اقتفار آثار کیا حتی کہ انہیں علو اسناد
حاصل ہوا۔ بعض اکابر سلف نے صرف ایک سند جید و عالی کے حاصل کرنیکے لئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اسکی صعوبتیں برداشت
کیں۔ افسوس ہے کہ علوم اسلامیہ کے تنزل کی وجہ سے یہ علم فی زماننا نسیاً منسیاً ہو گیا۔ اللہ پاک علماء کرام و طلباء ذوی الاحترام کو اسکی
طرف اپنی توجہ منعطف کرانے اور اس سے نفع تام اٹھانے کی رغبت اور توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین فقط ؎ لو کان
ھذا العلم یدرک بالمنی ٭ ما کان یبقی فی البریۃ جاھل ٭ فاجھد ولا تکسل ولا تک غافلاً ٭ فندامۃ العقبی
لمن یتکاسل ٭

عبد ذلیل لرب جلیل

محمد عبد الہادی کان اللہ لہ ذوالایاد

ذکرِ اشاعتہ این کتاب مستطاب بیادگار تقریب جشن سیمین شاہِ دکن اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر ادام اللہ مدارکہ و ملکہ الی الدوران

تاریخ عالم اس امر کا معائنہ کروا رہی ہے کہ ابتدائے عالم سے ودل عالم کے قابل و لائق افراد نے اپنی اپنی جانفشانی سے دین کی خدمت وحمایتہ اور اسکی شہرت و اشاعتہ میں قلم سے کام لیا ہے جس سے آج اس خدمت وحمایتہ کی ایک بہت بڑی کتاب الفہرست مرتب ہو سکتی ہے دعا گوئے دولت علیہ نے بھی اس سلسلہ میں چند کتابیں اور خصوصًا کتاب ھادی المسترشدین کی تالیف کرنیکا فخر و شرف حاصل کیا ہے جو بحمد اللہ علمائے ہند وعرب کی پسندیدہ اور مقبول و انکی غیر معمولی تقاریظ سے مزین ہے جسمیں علم سند پر مفصل نہایت دلچسپ بحث لکھی گئی ہے۔ گو کہ اس کتاب نادر الوجود نسخہ مبارکہ مسعود کی تالیف و ترتیب کو عرصہ دراز منقضی ہوا لیکن چونکہ اسکی طباعت و اشاعتہ روز ازل سے وقت نادر الوجود پر موقوف تھی لہذا ایسے وقت زرین و محمود دا دوان مسعود میں اسکی تکمیل ہوئی جبکہ جشن سیمین عمدہ سلاطین دکن ممدوح اہل زمن غیب الی اللہ خائف من اللہ سلطان ابن السلطان اعلیٰحضرت میر عثمان علیخان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔

پس ایسے اہم موقع پر اس اہم المہمات کی اشاعتہ کیجانے کا شرف حاصل کیا جاتا ہے۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے امتثال پر امورِ دین اور کارہائے خیر میں سبقت و سرعت بلا فتور و مہلت حضرت اعلیٰ کی فطرت و طبیعت راسخہ ہوگئی ہے جو سلاطین آصفیہ کی دو صد سالہ حکومت میں صرف اعلیٰ حضرت کی خصوصیات سے ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ (اللہ تعالیٰ حضرت اعلیٰ کے اس دینی خیر و دینی حمایۃ کو لا تقف عند حدٍّ تابیدی عروج عطا فرمائے) دعاگو کی کیا حقیقت کہ اس کو اپنی خدمت پر ناز ہو بلکہ اس کو فخر و ناز محض اس پر ہے کہ شاہانہ توجہات اس کی خدمت کو قبولیت کی عزت عطا فرمائے ؎

رشکِ شاہانِ زماں ہے شہ عثمان علی — ذات میں فقر و غنا عدل بھی ایثار بھی ہے
نامِ عثمان غنی سے تو غنا حاصل ہے — طاقتِ نام علی حیدرِ کرار بھی ہے
ہے دکن رشکِ چمن برکتِ عثمانی سے — حکمراں ظلِ خدا زاہد و دیندار بھی ہے
بادِ صرصر سے زیاں کچھ نہ ہو انشاء اللہ — مالکِ باغ نگہباں ہے مددگار بھی ہے

عمر و اقبال بڑھے شاہ کا شہزادوں کا
یہی مسکیں کی تمنائے دلِ زار بھی ہے

غبار تراب اقدام العلماء العاملین

ابوسعید محمد عبد الہادی مسکین عفا عنہ اللہ المتین

فہرست مضامین ہادی المسترشدین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
١	تقریظ العلامۃ المحدث مولانا عبد الباری اللکنوی الفرنجی محلی رحمہ اللہ تعالے۔	١
٢	تقریظ العلامۃ مولانا الشیخ محمد عبد الجبار المدراسی الویلوری رحمہ اللہ تعالے۔	٢
٣	تقریظ مولانا الشیخ عبد الرحیم المدراسی الویلوری دام فیضہ	٣
٤	تقریظ مولانا الشیخ محمد عبد الاحد المدراسی الویلوری دام فیضہ	٥
٥	تقریظ العلامۃ مولانا حبیب الرحمن الدیوبندی رحمۃ اللہ علیہ	٦
٦	تقریظ مولانا العلامۃ الشیخ محمد یعقوب الدیوبندی الحیدرآبادی رحمہ اللہ تعالے۔	٨
٧	تقریظ العلامۃ الشیخ السید محمد مخدوم الحسینی الحیدرآبادی دام فیضہ۔	٩
٨	تقریظ العلامۃ الشیخ الحبیب احمد البرزنجی رحمۃ اللہ علیہ	١٢
٩	تقریظ العلامۃ الحکیم عنایۃ اللہ خان البوفالی الحیدرآبادی رحمہ اللہ تعالی	١٥
١٠	تقریظ العلامۃ الحکیم عنایۃ اللہ خان البوفالی الحیدرآبادی رحمہ اللہ تعالی	١٦
١١	تقریظ العلامۃ محمد تجمل حسین خان الکوفاموی المدراسی دام فیضہ	١٩
١٢	تقریظ مولانا الشیخ السید محمد نشید القادری البغدادی رحمہ اللہ تعالے	٢٠
١٣	تقریظ مولانا العلامۃ الادیب محمد عبد السلام شیخ الحرمین الہزاروی الکرنولی دام فیضہ	٢١
١٤	تقریظ العلامۃ الشیخ سالم بن عطاب الحضرمی الحیدرآبادی رحمہ اللہ	٢٣
١٥	تقریظ العلامۃ الشیخ عبد اللہ العمادی دام فیضہ۔	٢٤
١٦	تقریظ العلامۃ الشیخ عبد القادر الصوفی الواعظ دام فیضہ	٢٤
١٧	تقریظ العلامۃ محمد غوث النوری المدراسی دام فیضہ	٢٧
١٨	تقریظ العلامۃ محمد ضیاء البہاری دام فیضہ	٢٩
١٩	تقریظ العلامۃ السید عبد الرحمن الراولفنڈوی رح	٣٠
٢٠	تقریظ العلامۃ محمود حسن الطونکی دام فیضہ	٣١

نمبر	مضامین	صفحہ
۲۱	تقریظ العلامۃ السید محمد حیدر القادری دام فیضہ	۳۲
۲۲	تقریظ العلامۃ غلام محمد خطیب مکہ مسجد دام فیضہ	۳۳
۲۳	تقریظ العلامۃ مولانا الحکیم عبد الرحمن السہارنفوری رحمہ اللہ تعالی	۳۴
۲۴	تقریظ العلامۃ الحافظ غلام محمود خطیب الجامع العثمانی فی حیدرآباد	۳۵
۲۵	تقریظ العلامۃ مولانا الشیخ احمد ابی الکلام آزاد الدہلوی دام فیضہ	۳۷
۲۶	تقریظ العلامۃ السید محمد الدین الشطاری	۳۸
۲۷	المقدمۃ	۳۹
۲۸	الحصۃ الاولی فی ذکر المشائخ الکرام	۴۸
۲۹	ذکر الشیخ الاول محمد عبد الحق المکی	〃
۳۰	مشائخ الشیخ البابلی	۴۹
۳۱	مشائخ الشیخ الحجازی الواعظ	۵۰
۳۲	مشائخ الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری	۵۰
۳۳	مشائخ الشیخ عبد الواحد الحصاری	〃
۳۴	مشائخ الشیخ عیسی بن محمد الثعالبی	۵۱
۳۵	مشائخ الشیخ محمد بن سلیمان المغربی	۵۲
۳۶	مشائخ الشیخ محمد طاہر سنبل	〃
۳۷	مشائخ الشیخ الشبراملسی	۵۳
۳۸	الشیخ الرملی اجاز لاہل عصرہ	〃
۳۹	مشائخ الشیخ عمر العطار	۵۴
۴۰	مشائخ الشیخ ابی المواہب	۵۵
۴۱	مشائخ الشیخ اسماعیل العجلونی	۵۶
۴۲	مشائخ الشیخ عمر العطار	۵۷
۴۳	مشائخ الشیخ احمد الشناوی	〃
۴۴	روایۃ القشاشی عن الرملی بالاجازۃ العامۃ	۵۸
۴۵	مشائخ الشیخ ابراہیم الکورانی	۵۸
۴۶	مشائخ الشیخ حسن العجیمی	۵۹
۴۷	مشائخ الشیخ زین العابدین الطبری	〃
۴۸	صورۃ اجازۃ العلامۃ عبد الغنی للشیخ العجیمی	۶۲
۴۹	مشائخ الشیخ عبد الغنی النابلسی	۶۴
۵۰	مشائخ الشیخ احمد النخلی	۶۷
۵۱	مشائخ الشیخ ولی اللہ	۶۷
۵۲	تتمۃ فی ذکر اتصال اسانید الشیخ زکریا الانصاری والشیخ الجلال السیوطی رحمہما اللہ تعالی	۶۸
۵۳	مشائخ الشیخ محمد عبد الحق المکی	۶۹
۵۴	مشائخ الشیخ عبد الغنی المدنی	۷۰
۵۵	مشائخ الشیخ ابن ادریس الرومی	〃
۵۶	مشائخ الشیخ الحنفی	۷۱
۵۷	صورۃ اجازۃ الشیخ عبد الحق للمؤلف	۷۳
۵۸	الشیخ الثانی العلامۃ الشیخ محمد کمال المکی	۷۴
۵۹	مشائخ الشیخ عبد اللہ سراج	۷۵
۶۰	مشائخ الشیخ صالح الفلانی	۷۵

نمبرشمار	مضامین	صفحہ
۶۱	مشائخ الشیخ عبدالرحمن الکزبری	۷۶
۶۲	مشائخ الشیخ صالح کمال	۷۸
۶۳	مشائخ الشیخ الامیر الکبیر	۷۹
۶۴	مشائخ الشیخ الشنوانی	۸۰
۶۵	مشائخ الشیخ مرتضی الزبیدی	〃
۶۶	مشائخ الشیخ احمد دحلان	۸۲
۶۷	صورۃ اجازۃ الشیخ صالح کمال للمؤلف	〃
۶۸	الشیخ الثالث العلامۃ الحبیب حسین المکی۔	۸۴
۶۹	مشائخ الحبیب محمد الحبشی	۸۵
۷۰	مشائخ السید عبد اللہ الحداد	〃
۷۱	مشائخ الشیخ محمد صالح الرئیس	۸۸
۷۲	مشائخ الشیخ السید عمر بن عبد ربی	〃
۷۳	مشائخ الشیخ السید حسین میرغنی	۸۹
۷۴	مشائخ الشیخ السید عمر بن عبد رس	〃
۷۵	مشائخ الشیخ السید زین العابدین	۹۰
۷۶	مشائخ الشیخ السید عبد اللہ بلفقیہ	〃
۷۷	مشائخ الشیخ محمد الشلی	۹۱
۷۸	مشائخ الشیخ السید عبد الرحمن بلفقیہ	〃
۷۹	مشائخ الشیخ الشریف محمد بن ناصر	۹۲
۸۰	مشائخ الشیخ عابد السندی	۹۳
۸۱	مشائخ الشیخ محمد حسین	〃
۸۲	مشائخ الشیخ عابد السندی	۹۴
۸۳	مشائخ الشیخ الحبیب حسین	۹۵
۸۴	مشائخ الشیخ السید محمد السنوسی	۹۶
۸۵	مشائخ الشیخ فالح المدنی	۹۷

نمبرشمار	مضامین	صفحہ
۸۶	صورۃ اجازۃ الشیخ الحبیب حسین الحبشی	۹۷
۸۷	الشیخ الرابع العلامۃ الشیخ احمد ابو الخیر المکی شیخ الخطباء بمکۃ المکرمۃ	۹۸
۸۸	مشائخ الشیخ احمد ابی الخیر	۹۹
۸۹	صورۃ اجازتہ للمؤلف	〃
۹۰	الشیخ الخامس العلامۃ الشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المکی	۱۰۱
۹۱	مشائخ الشیخ محمد بن سلیمان	۱۰۲
۹۲	مشائخ الشیخ عبد الحمید الداغستانی	〃
۹۳	صورۃ اجازۃ الشیخ محمد بن سلیمان للمؤلف	۱۰۴
۹۴	الشیخ السادس العلامۃ الشیخ شعیب المکی	۱۱۰
۹۵	ذکر مشائخہ	۱۱۰
۹۶	صورۃ اجازتہ للمؤلف المسکین	۱۱۱
۹۷	الشیخ السابع العلامۃ السید سالم المکی	۱۱۳
۹۸	ذکر مشائخہ	۱۱۳
۹۹	صورۃ اجازتہ للمؤلف المسکین	۱۱۵
۱۰۰	الشیخ الثامن العلامۃ الشیخ محمد سعید المکی	۱۱۸
۱۰۱	ذکر مشائخہ	〃
۱۰۲	صورۃ اجازتہ للمؤلف	〃
۱۰۳	الشیخ التاسع العلامۃ الشیخ اسعد المکی	۱۲۱
۱۰۴	ذکر مشائخہ	〃

To: www.al-mostafa.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
١٠٥	ذکر العلامة الشیخ محمد شاکر شیخ العلامة الشیخ ابن عابدین صاحب رد المحتار	١٢٣
١٠٦	مشائخ العلامة الشیخ محمد شاکر	١٢٤
١٠٧	مؤلفات الشیخ مصطفی	١٢٩
١٠٨	اجازة العلامة محمد التافلاتی للعلامة الشیخ محمد شاکر نظما	١٣١
١٠٩	ومن مشائخ الشیخ محمد شاکر	١٣٢
١١٠	اجازة الشیخ محمد شاکر للعلامة محمد امین عابدین نظما	١٣٢
١١١	صورة الاجازة النثریة له	١٣٥
١١٢	صورة اجازة الشیخ اسعد المذکور للمؤلف المسکین	١٣٧
١١٣	الاجازة الثانیة له	١٣٨
١١٤	الشیخ العاشر العلامة الشیخ محمد سعید المکی	١٣٩
١١٥	ذکر اشیاخه	١٣٩
١١٦	الشیخ الحادی عشر العلامة الشیخ السید عمر شطا المکی	〃
١١٧	ذکر اشیاخه	١٤٠
١١٨	نقل کتاب العلامة السید عیدروس الی شیخه الشیخ السید عمر شطا	١٤١
١١٩	صورة اجازة العلامة السید عیدروس لشیخه السید عمر شطا	١٤٢
١٢٠	صورة اجازة العلامة السید عمر شطا للمؤلف المسکین	١٤٥
١٢١	الشیخ الثانی عشر العلامة الشیخ محمد بن عبد الله المنصوری المالکی	١٤٧
١٢٢	ذکر اشیاخه	〃
١٢٣	الشیخ الثالث عشر العلامة الشیخ محمد تفضل الحق المکی	〃
١٢٤	صورة اجازته للمؤلف المسکین	١٤٨
١٢٥	ذکر مشائخ الشیخ المذکور	〃
١٢٦	الشیخ الرابع عشر العلامة الشیخ علی عبد الله المکی	١٥٠
١٢٧	ذکر اشیاخه	〃
١٢٨	صورة اجازته للمؤلف المسکین	١٥١
١٢٩	الشیخ الخامس عشر العلامة الشیخ محمد عبد الله غازی المکی	١٥٣
١٣٠	ذکر اشیاخه	〃
١٣١	صورة اجازته للجامع المسکین	١٥٦
١٣٢	ذکر مشائخه ایضا	١٥٧
١٣٣	الشیخ السادس عشر العلامة الشیخ احمد ابو الخیر المکی	١٥٨
١٣٤	ذکر مشائخه	١٥٩
١٣٥	صورة اجازته للجامع المسکین	١٦٢
١٣٦	ذکر مشائخه	١٦٣
١٣٧	الشیخ السابع عشر العلامة الشیخ محمد عبد الستار الصدیقی المکی	١٦٥
١٣٨	ذکر اشیاخه	١٦٦
١٣٩	صورة اجازته للمؤلف المسکین	١٦٧
١٤٠	الشیخ الثامن عشر العلامة الشیخ	١٨٥

نمبر	مضامين	صفحہ
	السيد علوي المكي	
١٤١	مشائخه	١٨٥
١٤٢	صورة اجازته للمؤلف	"
١٤٣	الشيخ التاسع عشر (١٩) العلامة الشيخ محمد عمر باجنيد المكي	١٨٦
١٤٤	ذكر اشياخه وصورة اجازته للمؤلف	١٨٧
١٤٥	الشيخ العشرون (٢٠) العلامة الشيخ محمد مراد القازاني المكي	١٨٨
١٤٦	ذكر مشائخه	١٨٩
١٤٧	صورة اجازته للمسكين وذكر فيها اشياخه ايضا	١٩٠
١٤٨	الشيخ الحادي والعشرون (٢١) العلامة الشيخ شرف الدين القازاني المكي	١٩٥
١٤٩	ذكر مشائخه	"
١٥٠	صورة اجازته للمؤلف المسكين	١٩٧
١٥١	الشيخ الثاني والعشرون (٢٢) العلامة الشيخ عبد الحميد المكي	١٩٩
١٥٢	ذكر اشياخه	"
١٥٣	صورة اجازته	"
١٥٤	الشيخ الثالث والعشرون (٢٣) العلامة الشيخ حامد المكي	٢٠٣
١٥٥	ذكر اشياخه وصورة اجازته	"
١٥٦	الشيخ الرابع والعشرون (٢٤) العلامة الشيخ احمد الحضراوي المكي	٢٠٤
١٥٧	ذكر مشائخه وصورة اجازته	٢٠٥
١٥٨	الشيخ الخامس والعشرون (٢٥) العلامة	٢٠٧

نمبر	مضامين	صفحہ
	الشيخ عبد الجليل براده المدني	
١٥٩	ذكر مشائخه	٢٠٩
١٦٠	صورة اجازته للمؤلف المسكين	٢١٠
١٦١	الشيخ السادس والعشرون (٢٦) العلامة الشيخ عبد الله القدومي النابلسي المكي	٢١٤
١٦٢	الشيخ السابع والعشرون (٢٧) العلامة الشيخ محمد امين رضوان المدني	٢١٧
١٦٣	ذكر مشائخه	٢١٨
١٦٤	صورة اجازته للمؤلف	٢٢٠
١٦٥	الشيخ الثامن والعشرون (٢٨) العلامة الشيخ محمد سعيد المغربي المدني	٢٢٢
١٦٦	الشيخ التاسع والعشرون (٢٩) العلامة محمد الخضر المدني	٢٢٣
١٦٧	صورة اجازته وذكر اشياخه	٢٢٤
١٦٨	الشيخ الثلثون (٣٠) العلامة الشيخ محمد بن عبد الرحمن اليمني	٢٢٦
١٦٩	صورة اجازته وذكر مشائخه	"
١٧٠	الشيخ الحادي والثلثون (٣١) العلامة الشيخ عبد الرزاق البيطار الدمشقي	٢٢٨
١٧١	صورة اجازته وذكر مشائخه	٢٢٩
١٧٢	الشيخ الثاني والثلثون (٣٢) العلامة الشيخ رحمة الله الرانديري	٢٣٠
١٧٣	صورة اجازته وذكر مشائخه	"
١٧٤	الشيخ الثالث والثلثون (٣٣) العلامة الشيخ السيد علي مرتضى السيوطي المصري	٢٤٠

نمبر شمار	مضامين	صفحہ
۱۷۵	ذكر مشائخه وصورة اجازته للمؤلف	۲۴۰
۱۷۶	الشيخ الرابع والثلثون العلامة الشيخ ابو محمد عبد الحق الحقاني الدهلوي	۱۴۱
۱۷۷	ذكر مشائخه وصورة اجازته	۲۴۱
۱۷۸	الشيخ الخامس والثلثون العلامة الشيخ محمد قيام الدين عبد الباري اللكنوي	۲۴۳
۱۷۹	ذكر مشائخه	
۱۸۰	الشيخ السادس والثلثون العلامة الشيخ عبد المؤمن الميرٹهي	۲۴۴
۱۸۱	ذكر اشياخه واجازته بخطه الحسن	〃
۱۸۲	الشيخ السابع والثلثون العلامة الشيخ السيد محمد گل الكابلي المرادآبادي	۲۴۵
۱۸۳	ذكر اسانيده واشياخه	〃
۱۸۴	الشيخ الثامن والثلثون العلامة الشيخ حسن النعماني الجنجوهي	۲۴۷
۱۸۵	ذكر اسانيده واشياخه	〃
۱۸۶	الشيخ التاسع والثلثون العلامة الشيخ ابو القاسم نور محمد الفتحپوري	۲۴۹
۱۸۷	ذكر مشائخه	〃
۱۸۸	صورة اجازته	۲۵۰
۱۸۹	الشيخ الموفي اربعين العلامة الشيخ عبد الله الكابلي	۲۵۱
۱۹۰	ذكر اشياخه واسانيده وصورة اجازته	〃
۱۹۱	الشيخ الحادي والاربعون العلامة الشيخ علي بن سلطان اللمغاوي	۲۵۴
۱۹۲	ذكر اشياخه وصورة اجازته	۲۵۵
۱۹۳	الشيخ الثاني والاربعون العلامة الشيخ محمد يعقوب الدهلوي	۲۵۹
۱۹۴	ذكر اشياخه وسنده	〃
۱۹۵	الشيخ الثالث والاربعون العلامة الشيخ محمد محي الدين حسين الويلوري	۲۶۰
۱۹۶	ذكر مشائخه وصورة اجازته	
۱۹۷	الشيخ الرابع والاربعون العلامة الشيخ محمد خورشيد الله المدراسي	۲۶۲
۱۹۸	ذكر مشائخه وصورة اجازته	۲۶۳
۱۹۹	الشيخ الخامس والاربعون العلامة الشيخ محمد عمر الخراساني وذكر شيوخه	۲۶۴
۲۰۰	الشيخ السادس والاربعون العلامة الشيخ غلام رسول المدراسي	۲۶۵
۲۰۱	ذكر اشياخه	〃
۲۰۲	الشيخ السابع والاربعون العلامة الشيخ علي الحضرمي وصورة اجازته	۲۶۵
۲۰۳	الشيخ الثامن والاربعون العلامة الشيخ محمد ركن الدين الويلوري	۲۶۶
۲۰۴	ذكر اجازته للجامع المسكين	〃
۲۰۵	الشيخ التاسع والاربعون العلامة الشيخ محمد عثمان المدراسي وذكر اشياخه وصورة اجازته	۲۶۸
۲۰۶	الشيخ الخمسون العلامة الشيخ عبد الله الدهلوي وذكر اشياخه	۲۶۹

نمبر	مضامین		صفحہ
۲۰۷	ذکر العلماء الذین اروی عنہم بالاجازۃ العامۃ		۲۷۰
۲۰۸	الشیخ الاول العلامۃ الشیخ یوسف النبہانی		۲۷۱
۲۰۹	الشیخ الثانی العلامۃ الشیخ تاج المدنی		۲۷۲
۲۱۰	الشیخ الثالث العلامۃ الشیخ محمد علی المدنی		۲۷۳
۲۱۱	الشیخ الرابع العلامۃ الشیخ محمد عثمان المدنی		〃
۲۱۲	الشیخ الخامس العلامۃ الشیخ عبد الحی الکتانی		〃
۲۱۳	ذکر المشائخ الذین تلقیت منہم ولم یحصل لی اجازۃ منہم		۲۷۴
۲۱۴	الحصۃ الثانیۃ فی ذکر اسانید الکتب		۲۷۷
۲۱۵	سند القرآن المجید الی رب العلمین		〃
۲۱۶	سند تفسیر ابن جریر الطبری رح معہ ترجمتہ		۲۸۲
۲۱۷	سند تفسیر البیضاوی رح معہ ترجمتہ		۲۸۳
۲۱۸	سند تفسیر الرازی رح	〃	۲۸۷
۲۱۹	سند تفسیر الکشاف	〃	۲۹۰
۲۲۰	سند تفسیر البغوی رح	〃	۲۹۳
۲۲۱	سند تفسیر الخازن	〃	۲۹۵
۲۲۲	سند تفسیر المدارک	〃	۲۹۶
۲۲۳	سند تفسیر الجلالین وغیرہ	〃	۲۹۸
۲۲۴	سند تفسیر ابی السعود رح	〃	۳۰۱
۲۲۵	سند تفسیر الخطیب الشربینی رح	〃	۳۰۳
۲۲۶	سند تفسیر ابن عطیۃ رح معہ ترجمتہ		۳۰۴
۲۲۷	سند تفسیر الثعلبی رح	〃	〃
۲۲۸	سند تفسیر الواحدی رح	〃	۳۰۵
۲۲۹	سند تفاسیر ابی حیان رح	〃	〃
۲۳۰	سند تفسیر الماوردی رح	〃	۳۰۶
۲۳۱	سند تفسیر السلمی رح	〃	〃
۲۳۲	سند تفسیر الغزالی رح	〃	〃
۲۳۳	سند تفسیر ابن حبان رح	〃	۳۰۷
۲۳۴	سند تفسیر ابن عربی رح	〃	۳۰۸
۲۳۵	سند تفسیر الفزاری رح	〃	۳۰۹
۲۳۶	سند تفسیر علی القاری رح	〃	〃
۲۳۷	سند صحیح البخاری	〃	۳۱۱
۲۳۸	اعلی اسانیدی فیہ		۳۱۳
۲۳۹	روایۃ ابن سعادۃ رح		۳۱۶
۲۴۰	ترجمۃ البخاری رح		۳۱۷
۲۴۱	تحقیق لفظ خرتنگ ووفات البخاری رح		۳۲۴
۲۴۲	سند صحیح مسلم رح		۳۲۵
۲۴۳	ترجمۃ الامام مسلم رح		۳۲۷
۲۴۴	سند سنن ابی داؤد رح		۳۲۹
۲۴۵	ترجمتہ		۳۳۰
۲۴۶	سند سنن الترمذی رح		۳۳۲
۲۴۷	سند سنن النسائی رح		۳۳۳
۲۴۸	ترجمتہما		۳۳۵
۲۴۹	سند سنن ابن ماجہ رح		۳۳۶
۲۵۰	ترجمتہ		۳۳۷
۲۵۱	سند الموطا للامام مالک بن انس رض		۳۳۸

نمبر	مضامین	صفحہ
۲۵۲	ترجمتہ	۳۴۱
۲۵۳	سند مسند الامام الاعظم رح للحارثی	۳۴۳
۲۵۴	سند مسند الامام الاعظم للحسین بن محمد	۳۴۵
۲۵۵	ترجمۃ الامام الاعظم رح	۳۴۶
۲۵۶	تحقیق کونہ تابعیا	۳۴۷
۲۵۷	ذکر الصحابۃ الذین روی عنہم ابوحنیفہ رح	۳۴۸
۲۵۸	ذکر الکتب التی صنعت فی فضائلہ رح	۳۵۰
۲۵۹	سند مسند الامام الشافعی رح	۳۵۱
۲۶۰	ترجمتہ ومناقبہ رحمہ اللہ تعالے	۳۵۲
۲۶۱	سند مسند الامام احمد رح	۳۵۷
۲۶۲	ترجمتہ وفضائلہ رحمہ اللہ تعالی	۳۵۸
۲۶۳	فائدۃ مہمۃ	۳۶۰
۲۶۴	عدد المصلین علی جنازتہ	۳۶۲
۲۶۵	سند مسند الدارمی	۳۶۳
۲۶۶	ترجمتہ رحمۃ اللہ علیہ	۳۶۴
۲۶۷	فضائلہ	۳۶۵
۲۶۸	سند سنن الدارقطنی رحمہ اللہ	۳۶۹
۲۶۹	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالی	۳۷۰
۲۷۰	سند المعاجم الطبرانی رحمہ اللہ	۳۷۳
۲۷۱	ترجمتہ	〃
۲۷۲	سند تصانیف البیہقی رحمہ اللہ	۳۷۵
۲۷۳	ترجمتہ	۳۷۶
۲۷۴	توالیفہ تقارب الف جزء	۳۷۷
۲۷۵	سند شرح معانی الآثار للطحاوی رح	۳۷۸

نمبر	مضامین	صفحہ
۲۷۶	ترجمتہ	۳۷۹
۲۷۷	ذکر تصانیفہ	۳۸۰
۲۷۸	سند مشکوۃ المصابیح	۳۸۱
۲۷۹	ترجمتہ	۳۸۳
۲۸۰	سند الشفاء والمشارق للعیاض رح	۳۸۴
۲۸۱	ترجمتہ	۳۸۵
۲۸۲	تصانیفہ	۳۸۶
۲۸۳	سند شرح الشفاء للخفاجی وسائر تصانیفہ رح	〃
۲۸۴	سند تصانیف السیوطی رحمہ اللہ	۳۸۷
۲۸۵	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالے	۳۸۸
۲۸۶	سند الترغیب والترہیب للمنذری رح وسائر تصنیفاتہ	۳۹۱
۲۸۷	سند صحیح ابن حبان رحمہ اللہ تعالی	۳۹۲
۲۸۸	ترجمتہ	۳۹۳
۲۸۹	سند المستدرک للحاکم رحمہ اللہ	۳۹۴
۲۹۰	ترجمتہ	〃
۲۹۱	سند عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی رح	۳۹۵
۲۹۲	ترجمتہ	۳۹۶
۲۹۳	سند الحلیۃ وغیرہا لابی نعیم رح وترجمتہ	۳۹۷
۲۹۴	ذکر تصانیفہ	۳۹۹
۲۹۵	سند مسند القضاعی وترجمتہ رح	〃
۲۹۶	سند مسند الطیالسی رح	۴۰۰
۲۹۷	سند الادب المفرد للبخاری رح	〃
۲۹۸	سند السیرۃ لابی اسحاق رح	۴۰۱

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲۹۹	سند مسند الکشی و ترجمتہ رح	۳۰۲
۳۰۰	سند مسند ابی یعلیٰ رح ترجمتہ	۳۰۳
۳۰۱	سند السنۃ لابی بکر الذہبی (کذا فی) تالیف رحمہ اللہ تعالیٰ	۳۰۴
۳۰۲	سند مسند الفردوس للدیلمی رح و ترجمتہ	۳۰۵
۳۰۳	سند کتاب الفرج بعد الشدۃ لابی بکر ابن ابی الدنیا و ترجمتہ رح	۳۰۶
۳۰۴	سند المنتقیٰ لابن الجارود و ترجمتہ رح	۳۰۷
۳۰۵	سند مسند ابن ابی شیبۃ رح	۳۰۸
۳۰۶	سند مسند ابی عوانۃ مع ترجمتہ رح	۳۰۹
۳۰۷	سند سنن سعید بن منصور رح	//
۳۰۸	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۳۱۰
۳۰۹	سند صحیح ابن خزیمۃ رح	//
۳۱۰	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۳۱۱
۳۱۱	سند مسند حارث بن اسامۃ و ترجمتہ رح	۳۱۲
۳۱۲	سند صحیح الاسماعیلی و ترجمتہ	//
۳۱۳	سند مصنف عبد الرزاق و ترجمتہ	۳۱۳
۳۱۴	سند مسند البزار و ترجمتہ رح	۳۱۳
۳۱۵	سند مشکوٰۃ الانوار للشیخ الاکبر و ترجمتہ رح	۳۱۴
۳۱۶	سند السنن لابی مسلم الکشی و ترجمتہ رح	۳۱۵
۳۱۷	سند تاریخ ابن عساکر و ترجمتہ رح	۳۱۶
۳۱۸	سند تالیف ابی الشیخ و ترجمتہ رح	۳۱۷
۳۱۹	سند تاریخ ابن معین و ترجمتہ رح	۳۱۸
۳۲۰	سند شرح السنۃ للبغوی رح	۳۱۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۳۲۱	سند الزہد والرقائق لابن المبارک رح	۳۱۹
۳۲۲	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۳۲۰
۳۲۳	سند نوادر الاصول للحکیم الترمذی رح	۳۲۱
۳۲۴	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	//
۳۲۵	سند مسند ابن راہویہ رح	۳۲۲
۳۲۶	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۳۲۳
۳۲۷	سند اقتضاء العلم العمل للبغدادی رح	//
۳۲۸	سند الذریۃ الطاہرۃ للدولابی رح ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۳۲۴
۳۲۹	سند مسند بقی بن مخلد و ترجمتہ رح	۳۲۵
۳۳۰	سند مصنف الامام وکیع و ترجمتہ رح	۳۲۶
۳۳۱	سند تالیف ابن شاہین	۳۲۷
۳۳۲	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۳۲۸
۳۳۳	سند مسند الحمیدی رحمہ اللہ تعالیٰ	//
۳۳۴	سند معجم ابن قانع رحمہ اللہ تعالیٰ	۳۲۹
۳۳۵	سند عشاریات القلقشندی و ترجمتہ رح	//
۳۳۶	سند الاربعین التساعیہ لابن جماعۃ رح	۳۳۰
۳۳۷	سند تالیف الحسن بن عرفۃ رح	//
۳۳۸	سند مکارم الاخلاق	۳۳۱
۳۳۹	سند موطا للامام محمد و سائر تصانیفہ رح	//
۳۴۰	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ و فضائلہ	۳۳۳
۳۴۱	سند فقہ الحنفی بطرق متعددۃ	۳۳۵
۳۴۲	روایتہ عالیۃ فیہ	۳۳۸
۳۴۳	سند المبسوط للامام السرخسی رح	۳۳۹
۳۴۴	ترجمتہ رح	//

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۳۴۵	اسمی المسطور فی السجن نحو خمسین عشرۃ ابحاث	۴۴۰
۳۴۶	سند الہدایۃ للامام المرغینانی	۴۴۱
۳۴۷	ترجمتہ وفضائلہ وذکر تصانیفہ رحمہ اللہ تعالے	۴۴۲
۳۴۸	سند فتح القدیر لابن الہمام رح	۴۴۳
۳۴۹	ترجمتہ ومناقبہ وذکر تصانیفہ رح	۴۴۴
۳۵۰	سند الکفایۃ وحال مصنفہ رح	۴۴۵
۳۵۱	سند البنایہ ورمز الحقائق للعینی وترجمتہ	۴۴۶
۳۵۲	ذکر تآلیفہ	۴۴۷
۳۵۳	سند کنز الدقائق	۴۴۸
۳۵۴	سند کشف الاسرار والحقائق	〃
۳۵۵	سند البحر الرائق والاشباہ والنظائر وترجمۃ مصنفہما	۴۴۹
۳۵۶	سند شرح الوقایہ ومختصرہا النقایہ لصدر الشریعۃ	۴۵۰
۳۵۷	ترجمتہ وفضائلہ رح	〃
۳۵۸	سند مصنفات القدوری رح	۴۵۱
۳۵۹	ترجمتہ	۴۵۲
۳۶۰	سند تصانیف الحصکفی وترجمتہ رح	۴۵۳
۳۶۱	سند رد المحتار لابن عابدین شامی مؤلفاتہ	۴۵۴
۳۶۲	ترجمتہ وذکر تآلیفہ رحمہ اللہ تعالے	〃
۳۶۳	سند درر البحار للقونوی وجمیع مؤلفاتہ	۴۵۵
۳۶۴	ترجمتہ رح	۴۵۶
۳۶۵	سند مؤلفات الامام الماتریدی	۴۵۶
۳۶۶	ترجمتہ	۴۵۷
۳۶۷	سند مؤلفات الجامی رح وترجمتہ وذکر تصانیفہ	۴۵۸
۳۶۸	سند مؤلفات الجرجانی وترجمتہ وذکر تصانیفہ	۴۵۹
۳۶۹	سند مؤلفات ملا علی القاری	۴۶۰
۳۷۰	ترجمتہ وذکر تآلیفہ	۴۶۱
۳۷۱	سند مؤلفات الشیخ عبد الحق الدہلوی وترجمتہ	〃
۳۷۲	سند تآلیفات العلامۃ الزبیدی ترجمتہ	۴۶۳
۳۷۳	سند مؤلفات بحر العلوم اللکنوی رح	۴۶۴
۳۷۴	ترجمتہ وفضائلہ وذکر تصانیفہ	۴۶۵
۳۷۵	سند مؤلفات الطحطاوی	۴۶۶
۳۷۶	سند مؤلفات ولی اللہ المحدث الدہلوی وترجمتہ رحمہ اللہ تعالے	〃
۳۷۷	ذکر تصانیفہ	۴۶۷
۳۷۸	سند فقہ الشافعی بطرق متعددۃ	۴۶۸
۳۷۹	سند احیاء علوم الدین للغزالی وسائر	۴۷۰
۳۸۰	تصانیفہ وترجمتہ وذکر تصانیفہ	۴۷۲
۳۸۱	سند تصانیف امام الحرمین	〃
۳۸۲	ترجمتہ وذکر تصانیفہ	۴۷۳
۳۸۳	سند مؤلفات النواوی وترجمتہ وذکر تآلیفہ	۴۷۴
۳۸۴	سند مؤلفات للحافظ ابن حجر وترجمتہ	۴۷۷
۳۸۵	سند مصنفات الفیروزآبادی وترجمتہ	۴۷۹

نمبر	مضامین	صفحہ	نمبر	مضامین	صفحہ
۳۸۶	سند مؤلفات الامام الجزری و ترجمتہ	۳۸۰	۴۱۰	سند قوت القلوب لابی طالب المکی رح	۳۹۸
۳۸۷	سند مؤلفات التفتازانی	۳۸۱	۴۱۱	ترجمتہ	۳۹۹
۳۸۸	ترجمتہ و ذکر تالیفہ رح	۳۸۲	۴۱۲	سند الرسالۃ القشیریۃ	۵۰۰
۳۸۹	سند مؤلفات زکریا الانصاری و ترجمتہ	″	۴۱۳	ترجمۃ مصنفہ رح	″
۳۹۰	سند مؤلفات العارف الشعرانی و ترجمتہ	۳۸۳	۴۱۴	سند الحکم لابن عطاء اللہ و ترجمۃ مصنفہ	۵۰۱
			۴۱۵	ترجمتہ	″
۳۹۱	سند مؤلفات ابن حجر الہیتمی و ترجمتہ	۳۸۴	۴۱۶	سند القول الجمیل و اجازتہ للمؤلف	۵۰۲
۳۹۲	سند مؤلفات القسطلانی و ترجمتہ	۳۸۵	۴۱۷	سند دلائل الخیرات و اجازتہ	″
۳۹۳	سند فقہ المالکی بطرق متعددۃ	۳۸۷	۴۱۸	الطریقۃ العالیۃ فیہ	۵۰۳
۳۹۴	سند التوضیح و مختصر خلیل	۳۸۸	۴۱۹	ترجمۃ مؤلف دلائل الخیرات	۵۰۴
۳۹۵	سند المدونۃ	۳۸۹	۴۲۰	سند ادل الخیرات و حال مؤلفہ	۵۰۵
۳۹۶	سند فقہ الحنبلی بطرق متعددۃ	″	۴۲۱	سند الحزب الاعظم للقاری رح	″
۳۹۷	سند المقنع و ترجمۃ مصنفہ	۳۹۱	۴۲۲	سند حزب البحر للامام الشاذلی رح	۵۰۶
۳۹۸	سند الاقناع	″	۴۲۳	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالی	۵۰۷
۳۹۹	سند تصانیف ابن القیم	″	۴۲۴	سند حزب النصر لہ	۵۰۸
۴۰۰	سند تصانیف ابن تیمیۃ و ترجمتہ	۳۹۲	۴۲۵	سند حزب النووی رح و ترجمتہ	″
۴۰۱	وجہ تسمیتہ بابن تیمیۃ	۳۹۳	۴۲۶	سند حزب محی الدین ابن عربی رح	۵۰۹
۴۰۲	سند مؤلفات الشوکانی	۳۹۳	۴۲۷	سند القصیدۃ الغوثیۃ للغوث الجیلانی	۵۱۰
۴۰۳	ذکر بعض کتب الصوفیۃ و کتب الاوراد	۳۹۴	۴۲۸	سند قصیدۃ البردۃ للامام البوصیری	″
۴۰۴	سند غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب للشیخ الجیلانی رحمہ اللہ	″	۴۲۹	ترجمتہ و مناقبہ رحمہ اللہ	۵۱۱
			۴۳۰	یقول العبد المسکین	۵۱۲
۴۰۵	ترجمتہ قدس سرہ	۳۹۵	۴۳۱	اسماء بعض الاثبات للاعلام	″
۴۰۶	سند عوارف المعارف للسہروردی	۳۹۶	۴۳۲	الحصۃ الثالثۃ فی ذکر الاحادیث المسلسلات	۵۱۳
۴۰۷	ترجمتہ	۳۹۷			
۴۰۸	سند الفتوحات للشیخ الاکبر	″	۴۳۳	قاعدۃ جامعۃ لکل جزئی من جزئیات المسلسلات	۵۱۵
۴۰۹	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالی	۳۹۸			

نمبر	مضامین	صفحہ
٤٣٤	نظم فی فضیلة علم الحدیث	٥١٦
٤٣٥	ایضاً	〃
٤٣٦	ایضاً	〃
٤٣٧	ذکر حدیث الرحمة المسلسل بالأولیة ووجه تسمیته بالأولیة	٥١٧
٤٣٨	الاحادیث المسلسلة بالاولیة ثلاثة	٥١٨
٤٣٩	سند الحدیث الاول المسلسل بالاولیة مع تعدد طرقه وکثرة تحویلاته	٥١٩
٤٤٠	روایة المسلسل بالاولیة بطریق شمهورش الجنی الصحابی رضی الله عنه	٥٢٦
٤٤١	توفی شمهورش الجنی فی [illegible] ١٢٩٠	٥٢٧
٤٤٢	فائدة مهمة فی الروایة عن الجن	〃
٤٤٣	تضمین حدیث الرحمة لبعض الائمة	٥٢٩
٤٤٤	الحدیث الثانی المسلسل بالمصافحة	٥٣٣
٤٤٥	المصافحة الانسیة من طریق أبی	٥٣٨
٤٤٦	المصافحة الحبشیة المعمریة	٥٤٠
٤٤٧	الطریقة العالیة فیها	٥٤١
٤٤٨	الحدیث الثالث المسلسل بالمشابکة	٥٤٣
٤٤٩	الحدیث الرابع المسلسل باعوذ بالله الخ	٥٤٥
٤٥٠	الحدیث الخامس المسلسل بقراءة سورة	٥٤٧
٤٥١	الفاتحة	
٤٥١	فائدة فی قراءة سورة الفاتحة	٥٤٨
٤٥٢	الحدیث السادس المسلسل بقراءة اول سورة النحل	٥٥٠
٤٥٣	الحدیث السابع المسلسل بقراءة سورة الصف	٥٥١
٤٥٤	الحدیث الثامن المسلسل بالضیافة	٥٥٥
٤٥٥	الحدیث التاسع المسلسل بالتلقیم	٥٦٠
٤٥٦	فضل التلقیم	٥٦١
٤٥٧	الحدیث العاشر المسلسل بوضع الید علی الرأس	٥٦٢
٤٥٨	الحدیث الحادی عشر المسلسل بوضع الید علی الرأس	٥٦٥
٤٥٩	الحدیث الثانی عشر المسلسل بالقبض علی اللحیة	٥٦٨
٤٦٠	الحدیث الثالث عشر المسلسل بقول کتبته الخ	٥٧١
٤٦١	قصة ابی جعفر المنصور مع جعفر الصادق رض	٥٧٣
٤٦٢	دعاء الفرج بسنده متصل الی النبی صلعم	٥٧٥
٤٦٣	الحدیث الرابع عشر المسلسل بمسح الاذن	٥٧٨
٤٦٤	الحدیث الخامس عشر المسلسل بوضع الید علی الکتف	٥٨٠
٤٦٥	الحدیث السادس عشر المسلسل بالاخذ بالید	٥٨٢
٤٦٦	الحدیث السابع عشر المسلسل بالعد فی الید	٥٨٣
٤٦٧	الحدیث الثامن عشر المسلسل بتقلیم الاظفار	٥٨٦
٤٦٨	الحدیث التاسع عشر المسلسل بقول انی احبک الخ	٥٨٩

نمبر	مضامین	صفحہ
۴۶۹	الحدیث العشرون المسلسل بالسؤال عن الاخلاص	۵۹۲
۴۷۰	الحدیث الحادی والعشرون المسلسل باجابة الدعاء الخ	۵۹۵
۴۷۱	الحدیث الثانی والعشرون المسلسل بقول یرحم الله الخ	۵۹۶
۴۷۲	الحدیث الثالث والعشرون المسلسل بالاتکاء	۶۰۰
۴۷۳	الحدیث الرابع والعشرون المسلسل بالضحک	۶۰۱
۴۷۴	الحدیث الخامس والعشرون المسلسل بالبکاء	۶۰۳
۴۷۵	الحدیث السادس والعشرون المسلسل بقول اشهد الخ	۶۰۷
۴۷۶	الحدیث السابع والعشرون المسلسل بقول اشهد بالله لسمعت فلانا	۶۰۸
۴۷۷	الحدیث الثامن والعشرون المسلسل بقول سمعت الخ	۶۱۰
۴۷۸	الحدیث التاسع والعشرون المسلسل بالسلام الخ	۶۱۱
۴۷۹	الحدیث الثلثون المسلسل بروایة نبینا عن سیدنا ابراهیم باقرائه لهذه الامة السلام الخ	۶۱۳
۴۸۰	الحدیث الحادی والثلثون المسلسل بالاذان	۶۱۵
۴۸۱	الحدیث الثانی والثلثون المسلسل بالقنوت	۶۱۷
۴۸۲	تحقیق قراءة القنوت فی الصبح فی النوازل	۶۱۹
۴۸۳	الحدیث الثالث والثلثون المسلسل بقراءة آیة الکرسی عند النوم	۶۲۱
۴۸۴	فضل قراءتها دبر الصلوة المکتوبة	۶۲۱
۴۸۵	الحدیث الرابع والثلثون المسلسل بالسماع فی یوم العید	۶۲۷
۴۸۶	الحدیث الخامس والثلثون المسلسل بالسماع فی یوم عاشورا	۶۳۱
۴۸۷	الحدیث السادس والثلثون المسلسل بالسادة الاشراف وهی اربعون حدیثا بسند واحد	۶۳۳
۴۸۸	الحدیث السابع والثلثون المسلسل بالحنفیة	۶۳۹
۴۸۹	الحدیث الثامن والثلثون المسلسل کذلک	۶۴۳
۴۹۰	الحدیث التاسع والثلثون المسلسل بالفقهاء الشافعیین	۶۴۵
۴۹۱	الحدیث الاربعون المسلسل کذلک	۶۴۷
۴۹۲	الحدیث الحادی والاربعون المسلسل بالفقهاء المالکیة	۶۴۸
۴۹۳	الحدیث الثانی والاربعون المسلسل بالصوفیة وبالحنابلة فی اکثره	۶۵۰
۴۹۴	الحدیث الثالث والاربعون المسلسل بالائمة الحنابلة	۶۵۱
۴۹۵	الحدیث الرابع والاربعون المسلسل بالحفاظ	۶۵۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۴۹۶	الحدیث الخامس والاربعون المسلسل بالقضاة	۶۵۵
۴۹۷	الحدیث السادس والاربعون المسلسل بالثقات	۶۵۷
۴۹۸	الحدیث السابع والاربعون المسلسل بالسادة الصوفیة	۶۵۹
۴۹۹	الحدیث الثامن والاربعون المسلسل بالصوفیة	۶۶۱
۵۰۰	الحدیث التاسع والاربعون المسلسل بالصوفیه	۶۶۴
۵۰۱	الحدیث الخمسون	۶۶۶
۵۰۲	الحدیث الحادی والخمسون المسلسل بالنحاة	۶۶۸
۵۰۳	الحدیث الثانی والخمسون المسلسل بالشعراء	۶۷۱
۵۰۴	الحدیث الثالث والخمسون المسلسل بافراد کل واحد من رواته بصفة عظیمة	۶۷۳
۵۰۵	الحدیث الرابع والخمسون المسلسل بکون کل راو من بلد	۶۷۷
۵۰۶	الحدیث الخامس والخمسون المسلسل بالمحمدیین	۶۷۸
۵۰۷	الحدیث السادس والخمسون المسلسل کذلک	۶۸۰
۵۰۸	الحدیث السابع والخمسون المسلسل بالاحمدیین	۶۸۳
۵۰۹	الحدیث الثامن والخمسون المسلسل بالمکیین	۶۸۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۵۱۰	الحدیث التاسع والخمسون المسلسل بالمدنیین	۶۸۸
۵۱۱	الحدیث الستون المسلسل ببلد	۶۹۰
۵۱۲	الحدیث الحادی والستون المسلسل بالدمشقیین	۶۹۲
۵۱۳	الحدیث الثانی والستون المسلسل بالمصریین	۶۹۶
۵۱۴	الحدیث الثالث والستون المسلسل بالمعمرین	۶۹۹
۵۱۵	الحدیث الرابع والستون المسلسل بالحسن	۷۰۰
۵۱۶	الحدیث الخامس والستون المسلسل باثنی عشر اباً فی نسق واحد وفی آخره یقول سمعت	۷۰۳
۵۱۷	الحدیث السادس والستون المسلسل بحرف العین فی اول اسم من رواته	۷۰۵
۵۱۸	الحدیث السابع والستون المسلسل بحرف النون فی آخر اسم کل راو من رواته	۷۰۷
۵۱۹	الحدیث الثامن والستون المسلسل بالآخریة	۷۰۹
۵۲۰	الحدیث التاسع والستون المسلسل بقول کل راو فی العزلة سلامة	۷۱۱
۵۲۱	الحدیث السبعون المسلسل بختم المجلس بالدعاء	۷۱۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۵۲۲	الزيادة الاولى في المسلسل بالسبحة	۷۱۷
۵۲۳	الزيادة الثانية في سند الملا التبريزي	۷۲۰
۵۲۴	الزيادة الثالثة في سلسلة الباس الخرقة وتلقين الذكر مع طرقها	۷۲۱
۵۲۵	السلسلة الجشتية النظامية القدوسية	۷۲۳
۵۲۶	السلسلة القادرية القدوسية	〃
۵۲۷	السلسلة القادرية القميصية	۷۲۵
۵۲۸	السلسلة النقشبندية القدوسية	۷۲۶
۵۲۹	السلسلة 〃 المجددية	۷۲۷
۵۳۰	السلسلة 〃 الآفاقية	۷۲۸
۵۳۱	الطريقة السهروردية القدوسية	〃
۵۳۲	السلسلة الكبروية القدوسية	۷۲۹
۵۳۳	السلسلة المدارية	۷۳۰
۵۳۴	الطريقة العلوية العيدروسية وسلسلة لباس الخرقة وتلقين الذكر	〃
۵۳۵	واخذ الخرقة الجنيدية ايضاً	۷۳۶
۵۳۶	طريقة اخرى للسادة العلوية	۷۳۸
۵۳۷	طريقة اخرى	〃
۵۳۸	طريقة اخرى	۷۳۹
۵۳۹	طريقة اخرى	〃
۵۴۰	واخذ الفقير الجامع الخرقة الفقرية ايضاً	۷۴۰
۵۴۲	دعاء الخاتمة	۷۴۲
۵۴۲	الوصية	〃
۵۴۳	اجازة المؤلف لمن ادرك حياته	۷۴۵
۵۴۴	فائدة عظيمة في ذكر اسماء الاعلام الذين اجازوا لمن ادرك حياتهم	۷۴۶
۵۴۵	فائدة عزيزة في ذكر اسماء الاثبات	۷۵۰
۵۴۶	فائدة جليلة	۷۵۳
۵۴۷	خاتمة	۷۵۶
۵۴۸	تقريظ العلامة الفقيه محمد عبد الرحيم الوانمبادوي دام فيضه	۷۵۷
۵۴۹	تقريظ العلامة محمد تميم المدراسي	۷۵۹
۵۵۰	تاريخ حضرت مولانا جليل صاحب نواب فصاحت جنگ بہادر دام مجدہ	۷۶۰

خلاصۂ فہرست کتاب مستطاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین

مضامین	صفحہ
سلسلۂ تقاریظ علمائے کرام کثر اللہ امثالہم	١
مقدمۃ الکتاب	٣٩
حصۂ اوّل در ذکر مشائخ مکہ مکرمہ وغیرہ	٤٨
تتمہ در ذکر اتصال اسانید شیخ زکریا انصاریؒ و شیخ جلال السیوطی رحمہما اللہ تعالے	٦٨
ذکر مشائخ مدینہ طیبہ علے صاحبہا الصلوۃ والسلام	٢٠٧
ذکر مشائخ یمن و دمشق و ہند وغیرہ	٢٢٦
ذکر اشیاخی کہ مؤلف از ایشاں باجازت عامہ روایت دارد	٢٧٠
ذکر اشیاخی کہ مؤلف از ایشاں تلمذ دارد لیکن از ایشاں اتفاق اخذ اجازت نیفتاد	٢٧٤
حصۂ دوم در ذکر اسانید کتب مشہورہ متصل از فقیر تا مصنفین کتب	٢٧٧
سند قرآن حمید تا رب مجید جل شانہ	ـ
ذکر اسانید کتب تفسیر	٢٨١
ذکر اسانید کتب حدیث	٣١١
سند فقہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ تا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	٤٣٥
اسانید کتب فقہ حنفی	٤٣٩
سند فقہ امام شافعی علیہ الرحمہ	٤٦٨
اسانید کتب ائمۂ شافعیہ	٤٧٠
سند فقہ امام مالک رحمہ اللہ تعالی	٤٨٧
اسانید کتب ائمۂ مالکیہ	٤٨٨

مضامین	صفحہ
سند فقہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	٤٨٩
اسانید کتب ائمۂ حنابلہ	٤٩١
اسانید کتب تصوف	٤٩٤
اسانید کتب اذکار و اوراد	٥٠١
حصۂ سوم در ذکر احادیث مسلسلات	٥١٤
سند مصافحہ	٥٢٣
زیادات - سند سبحہ	٧١٧
سند مد نبوی	٧٢٠
سلسلۂ الباس خرقہ	٧٢١
ذکر سلاسل	٧٢٤
وصیت مؤلف مسکین	٧٤٢
ذکر اجازت کتاب و روایت مرویات مؤلف	٤٥
فائدۂ عظیمہ	٤٦
فائدۂ عزیزہ	٧٥٠
فائدۂ جلیلہ	٥٤
خاتمہ	٥٦
تقریظ مولانا عبد الرحیم دام مجدہ	٥٨
تقریظ مولانا محمد تمیم دام فیضہ	٥٩
تاریخ عالیجناب حضرت نواب صاحب جنگ بہادر جلیل دامت برکاتہ	٦٠

هذا ما قرظه العلامة النبيل الفهامة الجليل المحدث الاعظم الشيخ الافخم الحضرة الواصل الكامل مولانا محمد قيام الدين عبد الباري الجيلاني ادام الله فيضه الجاري

تنقيح ١٩٥٩
٢٨٧ ط

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فاني لما لعت هذه الرسالة من اولها الى اخرها وجدتها مشتملة على شتات امور الاسانيد من المسلسلات والمسانيد فقلت سبحان الله كم ترك الاوائل للاواخر وكم وصل العلوم كابرا عن كابر وشكرت الله على وجود مثل هذا الفاضل الا وهو المحدث الجامع الكامل والشيخ الواصل الحضرة العلامة الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي حفظه الله وكان له ثم لما امرني ان احدث له حديثا يسميه المحدثون المسلسل بالاولية امتثلت امره واجزت له جميع ما يجوز لي روايته وتصح عني درايته بالشرط المعتبر عند اهل الاثر واوصيه بتقوى الله في السر والعلانية وصلى الله على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين

انا الفقير محمد قيام الدين عبد الباري عفا الله عنه ٢٥ ربيع الاول سنة ١٣٠٢
في بلدة حيدرآباد دكن

تقریظ مولانا العلامہ الحبر الفہامہ عین العلم والدرایہ ینبوع الحکم والروایہ شیخ العلماء زبدۃ الفضلاء الحضرۃ الشیخ محمد عبد الجبار ادام اللہ فیوضاتہ فی اناء اللیل والنہار صدر المدرسین بمدرسۃ الباقیات الصالحات الواقعۃ بویلور دار السرور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی ما من علینا بالاسلام وجعلنا من امۃ خیر الانام علیہ وعلی آلہ العظام واصحابہ الکرام الف الف تحیۃ وسلام ماتوالت اللیالی والایام اما بعد فانی طالعت کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین فقد وجدتہ بحرا مملوا ابدرر الاسانید وکنزا مشحونا بجواہر المسانید ما رائیت قط قبل ہذا کتابا جامعا العلم الاسناد ومقربا للمراد فی رفع الاسناد حیی بہ المصنف العلام الفاضل المتوقد القمقام شمس الواعظین وبدر الکاملین حاج الحرمین الشریفین المتحلی بزیارۃ سید الکونین صاحب القبلتین حبیبنا المکرم صدیقنا المعظم حافظ القران المجید والماہر فی القراءۃ والتجوید واقف اسرار الشریعۃ الغراء حامی

الملۃ البیضاء فصیح اللسان طلیق البیان فی المجالس والنوادی
المولوی محمد عبد الهادی هدی بالله اهل الامصار والبوادی
لله دره ومنه بره فذکر به الطلاب والعلماء الصالحین ان
یجمعوا اسانیدهم ویتبرکوا بها وبمشائخهم ولاینسوهم وهذا
هو شکر لنعمائهم وقد قال النبی صلی الله علیه وسلم من لم یشکر الناس لم یشکر
الله املاه بلسانه وکتبه ببنانه الراجی رحمة ربه الغفار
محمد عبد الجبار عفی عنه

تقریظ زبدة الافاضل جامع الفضائل العلامة النبیل الفهامة
الجلیل الشیخ عبد الرحیم ادام الله فیضه العمیم مدرس
مدرسة الباقیات الصالحات الواقعة بویلور۔

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی انعم علینا وعلمنا ما لم نعلم والصلوة والسلام علی
من اوتی بجوامع الکلم والحکم وعلی آله وصحبه الذین هم منار الهدایة
والکرم اما بعد فانی طالعت الکتاب هادی المسترشدین الی
اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد

لمولانا المحدث سلطان الواعظين عمدة الافاضل ٥ وزبدة الاماثل المولوی
الالمعی ٥ وحبنا المکرم العالی ٥ الحاج الشیخ عبد الهادی ٥ المدراسی
ثم الحیدرآبادی ٥ دامت فیوضاتهم الی یوم التنادی ٥ وصانه الله
عن شرور الحساد والاعادی ٥ فوجدته احسن ما صنف فی بابه
ولله در المؤلف العلامة کیف اعتنی فیه بجمع سائر اسانیده
ومرویاته عن شیوخه العظام کداب علماء السلف الصالحین ٥
والحفاظ المتقنین ٥ واحیا سنة قد امیتت فی هذا الزمان ٥
وترکت نسیا منسیا من علماء هذه الاوان ٥ اللهم تقبل منه قبولا
حسنا ٥ واجزه جزاء وافرا موفرا ٥ فارجو من الله تعالی ان
یتلقی بالقبول العلماء الکرام ٥ والفضلاء الفخام ٥ وآخر دعوانا ان
الحمد لله رب العالمین ۵

انا الاحقر عبد الرحیم عفا عنه الکریم مدرس مدرسة
الباقیات الصالحات فی ویلور یوم الاربعاء تاسع عشر
من شهر الجمادی الاخری سنة ثلاث مائة وست واربعین
بعد الالف من الهجرة

تقریظ العلامة الحبر الفهامة ادیب عصرہ فاضل دہرہ المحقق الکامل الحفظ الواصل مولانا الشیخ محمد عبد الصمد دام اللہ فیوضاتہ مدرس مدرسۃ الباقیات الصالحات الواقعۃ بدار السرور ویلور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الرحیم الرؤف بالعباد الذی جعل الاسناد الیہ عین الفوز والمراد والانتماء الی غیرہ نفس الخیبۃ والابعاد والصلوۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد المختار المہدی الہاد وعلی آلہ وصحبہ اولی السداد والرشاد اما بعد فانی تشرفت الآن بمطالعۃ کتاب ملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد فما رائیت کتابا مثلہ فی فضلہ وکمالہ وکانہ لم ینسج احد علی منوالہ صنفہ الفاضل الیلمعی والعالم اللوذعی عمدۃ الواعظین وزبدۃ الکاملین وبلیغ البیان فصیح اللسان شیخنا الموقر المعظم والحبر المبجل المکرم مولینا المولوی الحاج الشیخ عبد الہادی المدراسی ثم الحیدر آبادی لا زال متنعما بالنعم والایادی سلک فی جمع اسانیدہ والمرویات مسلک السلف الصالحین الثقات اللہم اجعلہ خالصا لوجہک الکریم بنبیک الرؤف الرحیم ووفقنا لجمیع

المسلمين ۵ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ۵

انا المذنب العاصي ذو القلب الارعد محمد عبد الصمد ازيل

عند الكمد احد طلبة العلوم للمدرسة المسماة بالباقيات

الصالحات في ويلور يوم السبت سلخ شهر الجمادى الاخرى

سنة ثلاث مائة وست واربعين بعد الالف من الهجرة

النبوية على صاحبها الف تحية

تقريظ مولانا الفاضل الكامل الحضرة الواصل الشيخ الاديب حبيب الرحمن الديوبندي مفتي العدالة العالية بحيدرآباد دكن صانها الله عن الشرور والفتن

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد خاتم الانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين ۵ اما بعد فان الاسناد من الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء وهو من خصائص هذه الامة المرحومة ۵ وان الفاضل العلامة والالمعي اللوذعي حبي القديم ومخلصي الصميم مولانا الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي حفظه الله تعالى اعتنى بجمع اسانيده ومروياته داب العلماء المتقين

والحفاظ النقادین، فی رسالته هادی المسترشدین، فجمع فیها واوعی
واتی فیها من اسانید المشائخ ما یشفی غلة الصدور، وقد طالعتها من اکثر
المواضع فوجدتها کاسمها حاویة لمهمات الاسناد، هادیة للطالبین
الی سبیل الرشاد جزاه الله عنا وعن جمیع المسلمین خیرا وقد اقترح
منی ذالك الفاضل الکریم مع علو قدره وسمو مکانه ان اجیزه بالحدیث
المسلسل بالاولیة وهو الراحمون یرحمهم الرحمن تبارك وتعالی ارحموا من
فی الارض یرحمکم من فی السماء فاجزته کما اجازنی به الامام
الهمام، قدوة علماء الاسلام، الحجة الرحلة سند المحدثین، وخاتمة
المحققین، قطب العالم سیدی وسندی مولانا الشیخ رشید احمد
الکنکوهی قدس الله سره وافاض علینا من برکاته عن مشائخه الاعلام
قدس الله اسرارهم وانا العبد الضعیف حبیب الرحمن الدیوبندی
العثمانی کتبته یوم الخمیس لاربعة وعشرین من جمادی الثانیة
سنة اربعین بعد الف وثلثمائة حین کنت نزیلا ببلدة حیدرآباد

تقریظ مولانا العلام قدوۃ العلماء الکرام الفاضل الاجل الشیخ الاکمل
محمد یعقوب شیخ الحدیث وصدر المدرسین بالمدرسۃ النظامیہ
لازالت فیوضہ فی کل بکرۃ وعشیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اما بعد فقد طالعت اکثر الکتابین للعلام عبد الہادی مدظلہ العالی
ہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم
وہادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد
فی رفع الاسناد جدّ واجتہد المؤلف العلام فی سعیہ فی الکتابین
غایۃ الاجتہاد فی تالیفہ وتنقیحہ ہمتہ العلیۃ الکلام فی تصحیح الاسناد
احسن فی الدین القویم وہو مخصوص بہذہ الامۃ جعل اللہ ہذہ
الامۃ وسطا لیکونوا شہداء علی الناس الاسناد کالجبال تکون
اوتادا للارضین خصوصا مسلسلات الاولیات بالنبی الامین
صلی اللہ علیہ وسلم جمعت فی سلک واحد فی ہذا الکتاب
ہی احسن الترتیب فی الجمع والانتخاب ہی من اللطیفۃ العجیبۃ

ومن حسن الاتفاق انه اختار سبعين حديثا تاسيًا لما اختار موسى قومه
سبعين رجلا لميقات ربه هي من جودة طبع المؤلف العلام۵ كما
اجتهد بالكتابة القلمية لابد له ان يجتهد فی ادارة طبعه ليكون له
في اثره وعقبه العمل الصالح والاحسان فی مرور الدهور والازمان۵ وعلى
الله التكلان۵ ولا حول ولا قوة الا بالله العظيم ؕ

نمقه العبد الكئيب محمد يعقوب عفا الله عنه صدر مدرس
مدرسه نظاميه

تقريظ مولانا العلامه الحبر الفهامه جامع المنقول والمعقول الحاوى
على الفروع والاصول العالم الاجل الفاضل الاكمل ابي الفيض وابي
الفضل السيد محمد مخدوم الحسيني الحسني المدرس والمفتی
بالمدرسة النظاميه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادی الی سبیل الرشاد ۔ والصلوٰة والسلام علی
عبده الهادی بخیر الارشاد۵ سیدنا ومولانا محمدن الموعود بالبعث
فی المقام المحمود للشفاعة یوم التناد۵ وعلی آله واصحابه خیر المتادین

بآداب السالكين مسلك السداد وخير المنتسبين اليه بافضل الاسناد الى ما بقيت سلاسل النسبة والاسناد اما بعد فقد تصفحت الكتاب المستطاب هادى الطالبين الى مسلسلات النبى الامين المعروف بمسلسلات المسكين وتفحصت هادى المسترشدين الى اتصال المسندين الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد للعالم العابد الناسك الزاهد الواعظ الراشد اشرف الحاج مولانا المولوى ابوسعيد محمد عبد الهادى متع المسلمين بطول بقائه ربه ذو الفضل والايادى فوجدتهما كاسميهما هادى الطالبين وهادى المسترشدين لان المؤلف العلام جمع فيهما الاحاديث والاخبار العلية والمسلسلات الجلية مثل المسلسل بالمشابكة والمصافحة والاولية وغيرها الى ختم المجلس بالدعاء فبجمع هذه المسلسلات وروايه اتصال المسندات المرويات صار المؤلف الجامع حريا جديرا وحقيقا مستحقا بدعاء خير البرية عليه الوف الوف التحية كما روى عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نضر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه فرب مبلغ اوعى من سامع رواه ابوداؤد والترمذى

وابن حبان فی صحیحہ الا انہ قال رحم اللہ امرأ وقال الترمذی حدیث حسن صحیح وروی عن ابن عباسؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارحم خلفائی قلنا یا رسول اللہ ومن خلفائک قال الذین یاتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونہا الناس رواہ الطبرانی فی الاوسط فجعلنا اللہ وجعلنا من خلفاء خاتم النبیین المرحومین من رب العالمین وحشرنا فی زمرتہ واوردنا حوضہ وسقانا بکاسہ ورحم اللہ امرأ سعی فی طبع ھذہ التالیفات اللطیفۃ والمسلسلات الشریفۃ ونشرھا واشاعتھا قولاً وفعلاً وجعل سعیہ مشکورا واجزاہ جزاء موفوراً وذنبہ مغفوراً واٰخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین مادام رب العالمین ؎

قررہ ببیانہ وحررہ ببنانہ خادم العلوم من الافتاء الدینی
ابو الفضل والفیض السید محمد مخدوم الحسینی الحسنی
القادری النظامی نسباً ومشرباً والحنفی مذھباً عاملہ اللہ
بفضلہ السامی وحماہ بفیضہ الحامی
۲۵ شوال ۱۳۲۶ھ ہجری

تقريظ العلامة النبيل الفهامة الجليل الداعی الی الله بلسانه وارکانه الصادق فی ذالك الموزع فی جميع ازمانه بقية السلف عمدة الخلف الصالح الاسمى والبركة العظمى مولانا الجبيب احمد البرزنجى

ادام الله فيوضاته الی يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی اورث الکتاب من اصطفی من عباده السابقين بالخيرات باذن الله والصلوٰة والسلام علی حبيبه الذی بلّغ وامر الشاهد ان يبلغ الغائب وعلی آله واصحابه الذين امتثلوا امر رسول الله فبلغوا فی الارض ادانيها واقاصيها علم الله ورسوله مسنداً الی رسول الله صلی الله عليه وعلی آله واصحابه وسلم اما بعد فان مما خص الله به هذه الامة هو علم الاسناد وفی هذا فليتنافس المتنافسون فانه من اعظم الموهوبات الالهية للامة المحمدية وهو قوائم العلم وميزانه ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء کما قاله الامام ابن المبارك وليس لاحد من الامم کلها قديمها وحديثها منذ خلق الله آدم اسناد موصول ولا امناء يحفظون آثار نبيهم وانساب

خلفهم سوا هذه الامة كما قاله محمد بن حاتم المظفر ابو حاتم الرازی
حتی بلغوا فی فحص الاسناد والبحث عنه الی الغاية القصوی بان
حدثوا عن الثقة المعروف فی ازمنتهم بالصدق والامانة عن مثله حتی
تتناهی تحديثهم ثم بحثوا اشد البحث حتی عرفوا الاحفظ فالاحفظ و
الاضبط فالاضبط والاطول مجالسة لمن فوقه ای شيخه ممن كان
اقصر مجالسة ثم كتبوا الحديث من عشرين وجها واكثر لكی يهذبوا
الحديث من الغلط والزلل ويضبطوا حروفه ولعيدوه عدا وقد
جعلهم هذا العلم الشريف رحالة فی الارض جوالة سيارة بلغوا
فی الارض حيث بلغ الاسلام فكان التاريخ والجغرافيا فی مطاوی
علمهم هذا ولكنهم لما اخلصوا نياتهم لهذا العلم الشريف ولم يكن
فی قلوبهم الالهية التی يسعها الله تعالی شیء من الوقعة لشیء من
اشياء الدنيا وان كان من علومها وفنونها وما كان رضاهم واطمينانهم
الا بالله تعالی وحاشاهم ان يطمئنوا بالدنيا ويرضوا بها فلهذا
لم يرض قلبهم العلوی الالهی بشیء من هذه الدنيويات السفليات
وان كانت متعلقة باذيال علمهم الشريف فتركوها لغيرهم وحصروا

انفسهم فی سبیل اللہ لهذا العلم الشریف حتی احکموا دین اللہ القیم
به فاستوی العلم علی سوقه فی حدود سنة ثلثمائة فاخذ الخلف
هذا العلم عنهم کاملاً میسراً وکان لهم المثل الاسنیٰ فی الدنیا والعلیا
فاقتفی الخلف من ائمة العلم والدین آثارهم فی هذا العلم النفیس
وانتسبوا فی علمهم ودینهم اخذاً وتحصیلاً الی کبرائهم حتی حصل
لهم علو الاسناد وانتهی علمهم الی مجتهدی هذا العلم ومجاهدیه
فبطریقهم وصل علمهم ودینهم الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
منهم العالم الکامل والقدوة الفاضل الذی شاع علمه
فی الحاضر والبادی المولوی الحاج الواعظ محمد عبد الهادی فانه
من فرسان هذا الوادی فی علمه الغزیر بالمعارج العالیة الاسنادیة
حتی استقرت الی عرشه الاعلی النبوی هو المنتهی فیاله من علم مثله
کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین
باذن ربها ؕ

١٩ ذو الحجه سنة ١٣٢٦

العبد الملتجی حبیب احمد برزنجی

تقریظ العلامہ الحبر الفہامہ الفاضل اللبیب الادیب الاریب فصیح اللسان طلیق البیان مولانا الحافظ الحکیم عنایۃ اللہ خان ادام اللہ فیضہ العالی مادامت الایام واللیالی -

الحمد لولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ

اما بعد فانی رائیت کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین وقرأت اکثر من احادیثہ فوجدتہ من الاعاجیب فی فن الحدیث مارائیت قط قبل ذالک بہذا الاسلوب کتابا فیہ فللہ درہ مولفہ الذی اجاد فی تحقیقہ و بذل الجہد فی تدقیقہ اورد فیہ مسلسلات الاحادیث متنوعۃ الاحادیث کما ان روی عن شیخہ الحنفی فاخذ الاحناف فی جمیع سندہ کابرا عن کابر و ہکذا شافعیا عن شافعی ومالکیا عن مالکی وحنبلیا عن حنبلی وحافظا عن حافظ وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعر ہکذا اورد مسلسلات الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانیدہ لو اطلعت علیہ لملئت منہ فرحًا وانبساطا ولو قلبت اوراقہ تجدہ مملوا من الاکسیر الاحمر رموزا ونکاتا بارک اللہ المؤلف فی عمرہ وحیاتہ ومتع اللہ

المسلمین بطول بقاءہ ومد ید شاباتہ وھو مولینا و مولی المسلمین عالم
الشریعۃ شیخ الطریقۃ محقق الحقیقۃ عارف معارف النبوۃ والولایۃ
وحید الدہر قدوۃ العصر الحجاح الحسیب الوذعی المصقع المنجد
الشہم الغشمشم الواعظ الدال علی الحسنات ومکارم الاخلاق
الداعی الی الخیر من سنن سید الموجودات محی السنۃ قامع البدعۃ
خادم الملۃ المصطفویۃ مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولینا
الشیخ عبد الھادی ھدی اللہ تعالی بہ المسلمین ھدایۃ التوحید
ومحا بہ رسوم الشرک المبید لہ

وانا العبد الضعیف الحلیم عنایت اللہ خان عفا اللہ عنہ
ماجنی فی دنیاہ بالتعلق عن ماسواہ

ایضاً ولہ

الحمد لولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ اما بعد فانی رائیت کتاب
ھادی المسترشدین بحصصہ الثلاث من تذکرۃ الشیوخ الکرام
واتصال اسانید الکتب المشہورۃ من التفاسیر وکتب الحدیث
والفقہ من مذاھب الاربعۃ الحنفیۃ والشافعیۃ والمالکیۃ والحنبلیۃ

الی مصنفیها العظام واسانید المسلسلات الی النبی الامین سید
الموجودات وقرأت من بعض مقامات الکتاب فوجدته من أعاجیب
موروداته وابلغ بیاناته وبذل جهد المصنف العلام فی حضرة
شیوخه ببسط ذیوله عند کرام الناس بابا بابا وطول قعوده علی
رجلیه فی مجالس هذه الابرار ادبا ادبا وحضوره فی اوقاتهم کصغار
الناس عند عظام الناس فجاء بکم من اللآلی المتلالیة والیواقیت
الغالیة فوضع بین ایدینا افادة خیر المنزلین بلا اعادة وافاضة
خیر المخلصین بلا استفادة فبشری للطالبین الذین ماتحرکوا
من مقامهم وصلوا الی هذه النعمة غیر مترقبین وفازوا غیر مجتهدین
فهذه التذکرة تذکرة اولی الالباب مجالسهم خیر المجالس وابوابهم
خیر الابواب۔ ذکرهم یورث محبة محبوب رب العلمین واتباع
سنن سید المرسلین ورضاء رب العباد من الحاضر والباد۔
اجاد المصنف العلام بغایة سعیه فی تحقیقه وبذل جهده فی
احسن تدقیقه وخاصة ما اورد فی مسلسلات الاحادیث متنوعة
الاسانید کما ان روی عن شیخه الحنفی فاخذ الاحناف فی جمیع

دفع دخل مقدر ۱۲ منه

سنده کابرا عن کابر وهکذا شافعیا عن شافعی وما لکیا عن مالکی وحنبلیا عن
حنبلی وحافظا عن حافظ وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعر
هکذا اورد مسلسلات الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانیده
لو اطلعت علیه لملئت منه فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقه
تجده مملوا من الکبریت الاحمر موزا ونکاتا بارک الله المؤلف
فی عمره وحیاته ومتع الله المسلمین بطول بقائه ومد مدید
ثباته وهو مولینا ومولی المسلمین وهادی المسترشدین عالم
الشریعة شیخ الطریقة محقق الحقیقة - عارف معارف النبوة
والالوهیة - وحید الدهر قدوة العصر الواعظ الدال علی
الحسنات ومکارم الاخلاق الداعی الی الخیر من سنن سید
الموجودات محی السنة قامع البدعة خادم الملة المصطفویة
مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولانا الشیخ محمد عبد
الهادی هدی الله تعالی به المسلمین هدایة التوحید
ومحا به رسوم الشرک المبید -
وانا العبد الضعیف الحلیم عنایت الله خان عفا الله عنه ما جنی من دنیاه بالتعلق عما سواه

تقریظ مولانا العلامۃ الحبر الفہامہ عمدۃ علماء الزمان السابق بین الاقران المکرم المحترم محمد تجمل حسین خان الکوفاموی المدرس دام فیضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الملک الوھاب والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد المبعوث علی الکافۃ المنعوت بفصل الخطاب وعلی آلہ واصحابہ الذین ہم خیر آل واصحاب۔ اما بعد فانی طالعت من کثیر مواضع کتابین للعلامۃ الفہامۃ الفاضل النحریر العریف الشہیر الجامع لعلوم الشرعیۃ البارع فی الحدیث والعربیۃ عمدۃ الواعظین وزبدۃ العلماء العاملین مولانا الحاج محمد عبد الہادی امتع اللہ ببرکاتہ کل حاضر وبادی۔ ھادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد۔ وھادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین۔ جمع فیہما اسانیدہ الی الجوامع والمسانید۔ واورد مسلسلاتہ ومروباتہ۔ فوجدتہما احسن کتب صنفت فی ھذا الباب فیہما فوائد کثیرۃ نافعۃ لاولی الالباب فجزاہ

اللہ تعالی خیرا الجزاء عنی وعن جمیع المسلمین والحمد للہ رب العلمین
وانا العبد الفقیر الی ربہ المنان تجمل حسین خان آن یمانی غفر اللہ ولوالدیہ والاسلام

تقریظ السید العارف المتحقق بالاسرار والمعارف العلامۃ الفاضل حسن الاخلاق والشمائل الحضرۃ الشیخ السید محمد رشید القادری البغدادی متع المسلمین بطول بقائہ ربہ ذوالایادی خطیب مکہ مسجد بحیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین ٭ اما بعد فانی طالعت من بعض مواضع الکتابین الجلیلین ہادی المسترشدین وہادی الطالبین الذین حاویین لعلم الاسناد ومسلسلات النبی الامین للعالم الزاہد الواعظ الراشد الدال علی مکارم الاخلاق والحسنات الداعی الی سنن سید الکائنات محی السنۃ قامع البدعۃ خادم الملۃ المصطفویۃ صاحب الاخلاق المرضیۃ عمدۃ الاقران

الذی للواعظین سلطان مولانا الحاج القاری محمد عبد الهادی
المحدث الحیدرابادی متع المسلمین بطول حیاته ربہ ذو الایادی
فوجدت هذین الکتابین ما احد سبقہ فی مثلہما فی هذا الباب
اورد المؤلف فیہما فوائد کثیرة نافعة لاولی الالباب فللہ در
المؤلف العلام وجزاہ اللہ تعالی خیر الجزاء عن اهل الاسلام ہ
الراقم خادم العلماء العاملین السید محمد رشید البغدادی القادری
ربیع الآخر سنة ۱۳۲۷ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل منور الحوالک والظلام مولانا
الحاج ابی المکارم محمد عبد السلام الهزاروی الکرنولی صدر المدرسین
بالمدرسة العربیة بہا

مبسملاً ومحمدلاً ومصلیاً ومسلماً

الحمد للہ الذی نور السماء بکواکب الثوابت والسیارات - وزین
الارض باقمار الکمالات - وشموس البراعات - والصلوات
الزاکیات والتسلیمات العاطرات علی واسطة هذا النظام

المطرب الاتقن - وعلی آله وصحبه الذین اقتفوا اثره علی الطریق
المعجب الاحسن وبعد فانی طالعت هذه الرسالة السامیة
والحدیقة الزاهرة المسماة بهادی المسترشدین فوجدت نکاتها
مستبشرة ضاحکة - ودقایقها مبتهجة باسمة - فتکاد القلوب
تشرق بهذه المناظر الجمیلة المعجبة - وبالصفات المطربة
البهجة - لعمری جمال خرائد ازهارها مغناطیس لقلوب
البارعین - وحسن نواهد اثمارها عقار لعقول الفاضلین -
فتری وجوه حسانها باسمة - والخدود ناضرة - والقدود
مائسة - والعیون ناعسة - والمسرات بروئیتها تدخل علی العقول
من ابواب الحواس الظاهرة والباطنة فشکر سعی مؤلفه المولانا
الحاج عبد الهادی - وصب علیه مالا تحصی من الایادی -
بحرمة النبی وآله بحار المکرمات والغوادی -

کتبه احقر الانام ابو المکارم محمد عبد السلام سلیم

هزاروی

تقریظ علامة الدهر فهامة العصر عمدة العلماء زبدة الفضلاء معظم کل شیخ وشاب الحضرة العلامة الشیخ سالم باحطاب الشافعی دام مجده شیخ الشافعیة بالمدرسة النظامیة۔

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الملک العلام۔ والصلوٰة والسلام علی خیر الانام۔ سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم الهادی الیٰ یوم القیام۔ وعلیٰ اٰله واصحابه الذین نهجوا نهجه بالکمال والتمام۔ وبعد فان الفاضل المحترم۔ حمید الخصائل والشیم۔ المولوی عبد الهادی۔ سلمه الباری۔ اتیٰ لدیّ بکتابه هادی المسترشدین الیٰ اتصال المسندین للتقریظ ولکن لم تمکنی مطالعته لاسباب عرضت فلذلک اعتمدت علیٰ تقریظ الفاضل الجلیل۔ والعالم النبیل المولوی محمد یعقوب صدر المدرسین بالمدرسة النظامیه فوافقته علیه فجزی الله کل من اتی منه خیر۔ وجنبه کل ضیر۔ املاه المفتقر الیٰ رحمة ربه الوهاب الشیخ سالم باحطاب شیخ الشافعیه بالمدرسة النظامیه

حرر ۲۵ رمضان ۱۳۲۸ھ

تقریظ العلامۃ الادیب الفہامۃ اللوذعی الاریب مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولانا الشیخ عبد اللہ العمادی ناظر الکتب المذھبیۃ الاسلامیہ بدار الترجمۃ السرکار العالیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وبارک وسلم کفی بالحدیث شرفا ان موضوعہ ذات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ ومتن تخرّج فیہ واسند الی نبیہ النبیہ صلوات اللہ علیہ سیدنا عبد الہادی الحیدرآبادی جعل اللہ سعیہ مشکورا ولقّاہ نضرۃ وسرورا فقط لثلاث خلون من ذی القعدہ ۱۳۲۷ھ

عالم

تقریظ واقف رموز الشریعۃ کاشف اسرار الحقیقۃ العلامۃ المحقق والفہامۃ المدقق الحضرۃ الفاضل الماہر الادیب الاریب الباہر مولانا محمد عبد القادر الصوفی واعظ سرکار نظام ادام اللہ فیوضہ الی یوم القیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یستند الیہ کل من یستند ویستند الہادی

الذی یهتدی الیہ کل من یهتدی ویرشد والصلوة والسلام
علی النبی الامجد سیدنا ومولانا محمد وعلی اله واصحابه هداة الشرع
المتین والدین الممجد الی امد لا یحد ولا یحد اما بعد فقد طال لعت
الرسالة الملقبة بتقریب المراد فی رفع الاسناد ووجدتها غایر
منهمة ولا مثیلة حاویة فی الباب لجمیع مایراد واما المسند الیه
الحقیقی فی باب الاسناد فهو الذات الواحد الاحد رب العباد
لانه مشید أهذا الامر باظهار کمالاته وانتهی الی حضرة الانسان
الکامل والمرءاة المحمول الحامل لذاته وصفاته وکذلک کل احد
من المرکبات والبسائط فی طریق الوصول الی المجرد المحض ذرائع ووسائط
واسباب ومعدات وشرائط لا یصل احد منها الی مناها الا بالاسناد
بها والاسناد الیها فهو مراد قوله تعالی وابتغوا الیه الوسیلة فی باب
الرشد والتعلیم والهدایة والارشاد فمنه بدء والیه یعود وهو المبدء
والمعاد واما هذا الامر الجلیل الفخیم فقد خصه الله الجلیل العظیم
فضلا وکرما منه الامة المرحومة امة نبیه الکریم علیه افضل
الصلوة والتسلیم فما عند النصاری والیهود ولا عند المجوس والهنود

شيأ من هذا الامر ليشد ازرهم ويقوى ارشهم فهم فى هذا الباب
حيارى وفى ميدان التمحيص والتنقيد سكارى لا تجدهم فى طرق
التنقيد الا كحاطب الليل بل تجدهم عن الصراط السوى يميلون
الى الاعوجاج كل الميل فلله در المصنف العلامة الفهامة
الذى من على اهل الزمان باحسن الايادى اعنى مولانا المولوى
محمد عبد الهادى المدراسى ثم الحيدرآبادى فشكر الله سعيه
الجميل وبارك فى حياته وفيوضاته العلمية والعملية الى يوم
التناد فانه قد جمع فى هذا الكتاب مع انه مختصر موجز ولكنه بحر قد
اندمجت فى الجامع تباين اسنادات مشائخنا العظام فوائد
جليلة وعوائد جميلة لا توجد فى تميفة مختصرة السلف فضلا عن
الخلف الا فى المطولات بعد مطالعة كثيرة وجهد بليغ وحمل
المشقة الخطيرة وارجو من الله تعالى لها بعد ان تحلت بحلية
الطبع ليتميل اليها الطبع ميل الفراش الى الشمع وليس فى وسعى
ان اسع حق مدحها ومدح مصنفها الا ان اختم بالدعاء اللهم
اجعلها تذكار المصنفها ومصباحا لسالكى طرق الرشد والالارشاد

آمين آمين بالنون والصاد وصلى الله عليه وسلم على سيدنا محمد وآله واصحابه الامجاد۔

حرره الفقير الحقير المفتقر الى الله الغافر محمد عبد القادر

واعظ سرکار نظام ٢١ ربیع الثانی ١٣٢٧ھ

تقريظ العالم النبيل الفاضل الجليل مولانا محمد غوث الترفاتوری المقرر للاسلاميات العربية والفارسية بمسلم هائی اسکول ببلدة مدراس ادام الله فيوضاته الى يوم يقوم الناس

هو الله الحكيم العليم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فاقول ان الكتاب الموسوم بهادى المسترشدين الى اتصال المسندين للفاضل الجليل المحقق القمقام والحافظ النبيل المدقق الهمام مولانا الهمام البارع المولوى عبد الهادى المدراسى الحيدرآبادى لقد وصلنى من معرفة بعض الخلان وطالعته فى بعض اهم مقامات بحسب الدعة ولله دره المصنف انى وجدته

جامعا ليواقيت علم الاسناد فكانه شمس بازغة تتلألأ انوارها
وعين نابعة تنشق منها انهارها فاين طلاب العلوم المشتاقين
الى الاستنشاق منها۔ فبادروا من حيث همكم العليا۔
قصيدة فى شأن ذالك التصنيف الانيق الغطريف وسموّ قدر
المصنف دامت بركاتهم۔

فيا قدوة العلماء رأس الاخاضم — لقد فقت بالامجاد لعد المكارم
دعا الناس عند الوعظ خير المصاقع — واصبحت فى الاقران اهل الكرائم
فطالعت ما صنفتم من مجلة — لقد فزتم فيها بقصوى العزائم
ولاشك ان السعى هذا مبارك — فانما مه يرجى بافضال راحم
وجدناك فى اعلاء حق مجاهدا — كحبر بقصد النشر للدين جازم
لدى الخطبة ارتاع العداة ذعرهم — وقد اثرتهم نحو وقع الصوارم
اقمت عماد الدين الطهر سره — على الامة المرحومة من مراحم
كثير من الخطباء للنصح ابلغوا — قدمت فريدا حيث اجلى المكارم
تقمعت اس البدعة والغوايت — من العلم والعرفان للجهل هادم
قد استرحم الغازى الى الله تائبا — كعبد من العصيان فى الذنب نادم

ميخائيل

فیا ارحم العباد ارحم با حمد	فزعنا علی النفس بکل المظالم

حرره افقر العباد الاحقر محمد غوث التوماوری احد متعلمی الکلیة العربیة الاسلامیة الشهیرة الدیوبندیة والمقرر للاسلامیات العربیة والفارسیة بمسلم هائی اسکول ببلدة مدراس یوم الخمیس لثلاثین من جمادی الثانیة سنة سبع واربعین وثلاث مائة بعد الالف۔

تقریظ العلامة الجلیل الفهامة النبیل مولانا محمد صدیق البهاری دام فضله وتطمنا حین کان نازلاً فی بمبئی مع مولانا ابی الکلام آزاد دامت فیوضاتهم

الحمد لله عظیم الشان	رب الموالی المنعم المنان
الواحد الصمد الذی هو لم یلد	الواجب والخالق الاعیان
معطی البریة کل شیٔ خلقه	ووجوده بالروح والجسمان
شتان بین وجوده ووجودنا	لیساهما والله یتحدان
ثم الصلوة مع السلام علی الذی	هو صاحب المعراج والاحسان
بلغ السموات العلی بکماله	فی ساعة اولحظة او آن

وعلى الذين هم الصحابة كلهم | محيي رسوم العلم والاتقان
خير الخلائق خلقة وخلائقا | اهل التقى والمجد والايمان
وبعد فهذا كتاب اقول | في جنس الفاظ ونوع معاني
فيه اتصال المسندين برفعهم | بعضا الى بعض بحسن بيان
قد زين الاسناد فيه مسلسلا | احدا الى احد كعقد جمان
هو من تصانيف النبيل الفاضل | اللوذعي ذي قاطع البرهان
هو عبده الهادي بليغ بالغ | والمرجع بهداية الخلان
لازال مسرورا باليسر قلبه | ما هزت الاوراق في الاغصان

هذا تقريظ لائق للعالم الفطن الخبير والاديب البصير مولانا المسمى عبد الرحمن الراولفندوی

الحمد لله الذي اعطى لنا شرف الهدى | البارئ الحق الذي القى بنا الحب العـ
فرد قديم ناصر عدل لطيف ناصر | اسناده متعارف بين الخلائق وا
قد اخبر الانسان مما قبله من قدره | ذاته مما ابعده انظر بفهوم الضحـ
لاريب في اخباره لاريب في انذاره | لاريب في اسراره ما بين جمع الانبـ

قد خص منهم من اتى من علمهم بالاصطفى | اعنى حبيب الكبريا خير الورى نور الهدى

اصحابه كانوا هداة الناس فى احوالهم | لا شك فى اسنادهم كانوا كنجم فى السما

اقوالهم قول النبى افعالهم فعل النبى | احوالهم حال النبى اسرارهم بدر الدجى

استمسك القوم التقى من جاءهم فى قرنهم | بالسنة المشروعة لا شك فى اثباتها

حتى كذا من قرنهم اعدادا الى هذا الزمان | جاءت الينا طبقة من طبقة من مصطفى

من ادرك الطبقات منهم او سعى من خلفهم | قد ادرك الانوار من مشكوة فيض المجتبى

منهم رأينا مشفقا او مخلصا الى صادقا | او متقيا عالما متشرعا مستبصرا

من عبده هادى اسمه اخلاقه معروفة | اشياخه مشهورة لا شك فى اسنادها

من ادرك الاخبار منهم بالشروط الكاملة | كل سعوا اولا الى رشد النبى المقتدا

له او باعتبار ما لغة الخلفاء على سبيل العموم ١٢
له ارجع ضمير الموصول باعتبار الصفة والصفة بتاويل الجماعة ١٢

هذا ما قرظه العلامة الحبر الفهامة عين العلم والدراية ينبوع الحكم والرواية مولانا الاعظم مقتدانا الافخم الشيخ الفاضل الواصل الكامل المولوى محمود حسن الطونكى مؤلف معجم المصنفين ادام الله فيوضاته الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى بعث النبى الامى وعلم به القرآن وامر الناس باقتدائه

وارسل رسوله الكريم بدين الحق ومكارم الاخلاق وجعل لنا فيه اسوة حسنة **اما بعد** ان علم الاسانيد من خصائص هذه الامة المرحومة، ومزاياها التي خص الله تعالى بها علماء هذه الامة، صيانة لدينه وحفاظة لاسوة نبيه الكريم صلى الله عليه وسلم، مضى ما مضى من الايام وخلت ما خلت من الدهور، الى من قرن الى قرن، وقد كسدت اسواق العلوم الدينية وانطفأت مشارق انوارها، حتى لا يوجد في هذا الزمان عالم يعتني بالاسانيد وعلومها كما كان يعتني بها اسلافنا الكرام، ولكن الله حافظ لسنن نبيه، واحكام دينه كما قال انا له لحافظون. فخلق في كل الزمان والدهور رجلا من رجال دينه يشيد به بنيان علوم دينه، فالله تبارك وتعالى خص به في هذه الايام العلامة الفهامة الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي فجمع اسانيد الحديث واتى باحسن ما امكن له جزاه الله تعالى ونفع به الآتي من بعده والحاضر بين يديه - آمين - والله ولي التوفيق يوفق من يشاء بما يشاء

محمد حسن غفر الله له ولوالديه وليمهم احسن - ١٠ ربيع الثاني سنة ١٣٥٥ھ

تقريظ العلامة الفهامة مولانا الفاضل الحاج السيد جليل القادري الموسوي دام الله فيوضاته

احمد اللہ العظیم و اصلی و اسلم علی نبیہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ و محبیہ و اتباعہ فی الشان

الفخیم فقد طالعت الکتاب المسمی بہادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب

بتقریب الجواد فی رفع الاسناد للعالم الفاضل الواعظ الحاج عبد الہادی سلمہ ربہ و الایادی

بجملتہا فوجدتہ کاسمہ ہادیا للمسترشدین جما جزی اللہ تعالی مصنفہ عن جمیع المسترشدین

منہ جزاء کبیرا و اجرا کثیرا ط

و انا المفتقر الی فضل اللہ المجید عبد رسولہ الحمید السید حبیب اللہ القادری الموسوی کان اللہ لہ و رحمہ

تقریظ عالم عامل فاضل کامل مولانا الحافظ المولوی غلام محمد صاحب

ادام اللہ فیوضاتہم فی الیوم و الغد خطیب مکہ مسجد مدرس مدرسہ نظامیہ

کتاب مستطاب ہادی المسترشدین تالیف فاضل اجل واعظ بے بدل حاجی حافظ مولانا مولوی عبد الہادی صاحب کے بعض مقامات مطالعہ میں آئے۔ واقعی یہ کتاب ایک قابل قدر چیز ہے۔ مولف نہام کی عرق ریزی قابل داد ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

نظم

وہ بات کیا پسند ہو جو بے دلیل ہے
اثبات مدعی کی یہی اک سبیل ہے

ارشاد مصطفیٰ سے تجاوز نہ چاہئے
فرمان یونہی حضرت رب جلیل ہے

قرآن بھی سمجھ نہیں سکتے ہیں بے حدیث
قائل ہے اس بیان کا جو مرد نبیل ہے

لیکن حدیث کیلئے اسناد ہے ضرور — اسکے سوا حدیث بھی اک قال قیل ہے
موضوع وہ حدیث ہے جسکی سند نہ ہو — اصحاب فن کے پاس یہ حرف دخیل ہے
اسناد میں لکھی ہے جو یہ بے بہا کتاب — ہو جسقدر ثنا سے مؤلف قلیل ہے
دنیا میں ذکر خیر مؤلف ہے پائدار — عقبیٰ میں اُنکے واسطے اجر جزیل ہے
یارب ہو جلد طبع یہ نایاب یادگار — تو کارسازِ خلق ہے سبکا کفیل ہے

المرقوم ۲۷ محرم ۱۳۴۷ھ روز دوشنبہ

خاکسار - غلام محمد خطیب مکہ مسجد

تقریظ مولانا المحدث السابق بین الاقران - العلامۃ الادیب الحکیم عبدالرحمٰن السہارنفوری

احقر نے ہادی المسترشدین فی الاسناد کا جابجا سے مطالعہ کیا مصنف علّام کی محنت اور عرق ریزی کی جسقدر تعریف کیجاسے وہ کم ہے مصنف نے نہایت قابلیت سے اس مجموعہ کو مرتب کیا ہے - ابتدا میں رفع اسناد کی غرض سے مشہور مفسرین اور محدثین کا تاریخی تذکرہ بھی کیا ہے - اور اُن کے ضروری و دلچسپ واقعات کو بھی کہیں کہیں زیب قلم کیا ہے جس سے کتاب کی یبوست میں ایک حدتک کمی آگئی اور مذاق عصریہ کے لحاظ سے بھی قابل قدر ہوگئی اسکے بعد مولانا موصوف نے نشر احادیث

مسلسلات کامع رواۃ و مشائخین کے ذکر کیا ہے جس سے اس فن کی قدر و قیمت اور علوم رتبت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کتاب کسی صاحب خیر یا سرکار کی مدد سے طبع ہو جائے تو امید ہے کہ بہت لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچیگا۔ فقط۔

حکیم عبدالرحمٰن سہارنپوری

جناب حکیم صاحب مرحوم کی رائے سے مجھے بھی اتفاق ہے — مجھکو بھی اس سے اتفاق ہے۔ فقط۔

عبدالحی عفی عنہ
پروفیسر دارالعلوم حیدرآباد دکن

عبداللطیف
پروفیسر تفسیر دارالعلوم حیدرآباد دکن

تقریظ عالم باعمل فاضل بے بدل حامی دین متین متبع سنن سید المرسلین مولانا الحافظ غلام محمود صاحب ادام اللہ افاداتہم خطیب مسجد جامع عثمانی (سلطان بازار) رزیڈنسی حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الفتن

حامدًا و مصلیًا

برادر مکرم رفیق محترم قاری خوش الحان واعظ شیریں بیان عالم باعمل فاضل اجل حاجی حرمین شریفین مولانا مولوی حافظ محمد عبدالہادی متّعَ اللہُ بطُولِ حَیاتِہٖ اَھْلَ الاَمْصَارِ وَالْبَوَادِیْ نے نہ صرف اس لحاظ سے کہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں

بلکہ اس وجہ سے کہ اِس وقت میری آنکھ کا علاج جاری ہے اور مجھے پڑھنے لکھنے سے
پرہیز ہے) اپنی تصنیف لطیف ھادی المسترشدین الی اتصال المستدین
کے مختلف مقامات پڑھکر مجھے سنائے اِس عمدۃ التصانیف سے فاضل مصنف کے
اُس تبحرِ علمی کا پتہ چلتا ہے جو جملہ علوم دینی میں عموماً اور فن حدیث شریف میں خصوصاً
انہیں حاصل ہے۔ مصنف علاّم کی فضیلت اِنکے معلومات کی وسعت اور اُنکی تصنیف
کی اہمیت و مقبولیت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ انکی تعریف و توصیف
میں نہ صرف مشاہیر علماء ہندوستان رطب اللسان ہیں بلکہ مقتدایان عالم فضلاء
حرمین شریفین نے بھی بہ اظہار مدارج و فضائل انکی مدح و ثنا فرمائی ہے۔ سچ تو یہ ہے
کہ مجموعی حیثیت سے اِس نوعیت کی کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی اور یہ بے نظیر
تصنیف شرفِ اوّلیت سے مشرف ہے۔ فی الحقیقۃ فاضل مصنف کی محنت و عرقریزی
قابل قدر و اجر ہے۔ جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین بجاہ سید المرسلینؐ
وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین ۞

راجی رحمۃ الملک المعبود غلام محمود۔ خطیب مسجد جامع عثمانیہ رزیڈنسی حیدرآباد

تقریظ علامۂ زمانہ فہامۂ یگانہ واعظ شہیر مقرر خوش تقریر عین العلم والدرایہ ینبوع الحکم والروایہ سابق فی میدان الفنون سابح فی بحار العلوم مولانا احمد ابوالکلام لازالت فیوضاتہ الیٰ یوم القیام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ۔ جناب مولوی عبدالہادی صاحب نے از راہ عنایت مجھے اپنی تالیف کا مسودہ دکھلایا جسمیں انہوں نے اپنی تمام اسناد تعلیم وکتب نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ جمع کردی ہیں اور کوشش فرمائی ہے کہ تمام سلاسل اسناد اس طرح مرتب کردئے جائیں کہ انکے مطالعہ سے انکی تاریخی حیثیت بھی واضح ہو جائے۔ علم الاسناد علوم اسلامیہ کی اُن خصوصیات میں سے ہے جنکی نظیر دنیا کی کسی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کرسکتا یہی وجہ ہے کہ علماء سلف اسے نہایت عزیز رکھتے تھے اور اسے منجملہ مہمات دینیہ کے سمجھتے تھے بعض اکابر سلف کی نسبت منقول ہے کہ انہوں نے صرف کسی ایک سند جید واقرب کے حصول کیلئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اُسکی صعوبتیں برداشت کی تھیں۔ افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ میں علوم اسلامیہ کے درس و تدریس کے تنزل سے حفظ اسناد وسلاسل کا ذوق بھی ناپید ہو رہا ہے اور اسماً و رسماً بھی اخذ سند و اجازات کی بہت کم پروا کی جاتی ہے۔ اِن حالات میں مولوی صاحب موصوف کا یہ اہتمام یقیناً نہایت درجہ مغتنم ہے۔

اللہ تعالی انکی سعی مشکور فرمائے ۔ اور اس رسالہ کا مطالعہ طلاب علم کے لئے موجب برکت بصیرت ہو ۔ فقط

فقیر احمد المدعو بابی الکلام کان اللہ لہٗ ۔ مدراس ۔ ۱۹ ؍ جمادی الثانیہ ۱۳۴۷ھ

مولینا و اولینا مولوی دہادی یقینی کی کتاب لا جواب فی الحقیقت ہادی الی حسن المآب ہے ۔ بمشار مقبولہ منقولہ ۔ ھذہ

کل اناء یترشح بما فیہ ۔ وھذا التمثیل صحیح آثار فیہ

فللہ درہ وعلی اللہ برہ فضلا واحسانا ۔

کتبہ العبد المھین الشھیر بسید شاہ مجد الدین شطاری القادری سند یاب ۱ علوم عربیہ و سجادہ نشین آبائی منظور شاہ صاحب نیز جاگیردار موروثی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واستغفر

الحمد للہ الذی منّ علینا بفضلہ الفخیم ۔ وجعل العلم روضۃ عالیۃ ورفع درجات اھلہ بکرمہ العمیم ۔ وسلک باحبابہ نھج الصراط المستقیم ۔ واختص بالعنایۃ من اتی جنابہ بقلب سلیم ۔ وقسم بنی اٰدم الی ذی حظ وحرمان ۔ یتواصون بعضھم بعضا بالتقوی والفضل والاحسان واحسن الینا باتصال السند الی اشرف العباد ۔ وجعل علماء امتہ خلفاء لنبیہ وخصھم بحفظ الاسناد ۔ وجعل لنا الیہ طریقا وسبیلا ۔ واقام لنا علی معرفتہ حجۃ ودلیلا ۔ والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان الادومان علی سیدنا ومولانا محمد رحمۃ للانام ۔ مھبط الروح الامین والمظلل بالغمام ۔ والمختص بشریعۃ محتویۃ علی الاحکام ۔ افضل الخلق ومصباح الظلام ۔ صلی اللہ تعالی وسلم وانعم وبارک علیہ وعلی اٰلہ الفخام ۔ واصحابہ النجباء البررۃ الکرام ۔ اما بعد فیقول عبد ذلیل ۔ لرب جلیل ۔ غبار تراب اقدام العلماء الکرام ۔ خادم العلم والاسلام ۔ الراجی عفو ربہ

ذی الایادی ÷ ابو سعید محمد عبد الهادی ابن الحاج مولانا محمد عبد الکریم
تغمدهما الله بفضله العظیم ÷ لما کان علم الاسناد و حفظه من خصوصیات
هذه الامة المرحومة ÷ الذی به تتصل مسانید سننه علیه الصلوة و
السلام لطرق معروفة معلومة ÷ بها یحصل لنا الامتیاز بین الاحادیث
الصحیحة والسقیمة ÷ غیر اهل الهواء والبدع فانهم حرموا من هذه
النعمة العظیمه ÷ کما قال العلامة ابن حجر فی کتاب مسانید المصنفات ما نصه
ومن عجیب الاستقراء انه کشف لی ان ذوی البدع الاعتقادیة فاتهم
هذا الاتصال من اصله فلا یروون حدیثا ولا یذکرون مسئلة فقهیة
عن احد من ائمتهم الا بمجرد تقلید لواحد او اثنین واما لو طلبت منه
اتصالا بسند معروف او طریق موصوف لم یستطع لذلک سبیلا ÷ لم
یجد بدا من ان یکل امره الی تقلید لا تقتید ولا یعول علیه تعویلا ÷ وقد
صرح ائمتنا بانه لا یجوز تقلید غیر الائمة الاربعة قالوا العلم الثقة
بنسبتها الی اربابها باسانید تمنع التحریف والتبدیل بخلاف المذاهب
الاربعة فان ائمتنا جزاهم الله عن الاسلام والمسلمین خیرا بذلوا انفسهم
فی تحریر اقوالها وبیان ما ثبت من قائله عن قائله وما لا فامن اهلها کل

تهذیب وعلموا الصحیح من الضعیف کما علیہ المحدثون والسلف الصالح والخلف
المتاخرون فتراهم علی غایۃ من الاحتیاط فی نقل مذاھبھم وبھایۃ من
الانضباط لکل ما اشتملت علیہ من مطالبھم حتی لوقلت لاحدھم اذکرلی
سندك فی ھذہ المسئلۃ باما مك لسردہ علیك علی الفور مبینا مابین
رأیك وعظیم أوامك انتھی وقال فی الفتاوی الحدیثیۃ قال الحافظ
ابن جبر الاشبیلی المالکی خال الحافظ السھیلی صنا الروض فانہ قال اتفق
العلماء علی انہ لا یصح لمسلم ان یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذا حتی
یکون عندہ ذالك القول مرویا ولو علی اقل وجوہ الروایات ولوافق ذلك
ولیشرحہ قول بعض الحفاظ ان المحدثین لا یلتفتون الی صحۃ النسخۃ
الا ان یقول الراوی انا اروی مافیھا بسندی المتصل انتھی مختصرا
وعن الامام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ الذی یطلب الحدیث بلا اسناد
کحاطب لیل یحمل الحطب وفیہ افعی وھو لا یدری اھ وعن الامام ابن المبارك
رضی اللہ عنہ الاسناد من الدین ولولاہ لقال من شاء ما شاء وعنہ
ایضا طالب العلم بلا اسناد کراقی السطح بلا سلم اھ وعن الامام سفیان
الثوری الاسناد سلاح المؤمن فاذا لم یکن لہ سلاح فبای شیئ یقاتل

اوام بالضم تشنگی یا حرارت ۱۲ منتخب

وقال حافظ المغرب ابن عبد البر الاجازة فى العلم رأس مال كبير او كثير
وقال بعض المشايخ الاسناد الى المشائخ انساب العلماء العاملين فانهم
الآباء فى الدين وقال العلامة عبد الرحمن بن محمد الكزبرى رحمه الله تعالى
فى ثبته العلم هو مادة النور فى الدنيا والآخرة وبه حياة الارض بذكر الله
عز وجل وذكر رسوله وبقاؤه بقراءته وكتابته بدون تعد ولا طغيان
بالاضاعة واخذه عن غير اهله وصرفه فى غير محله ورفع القرآن
وكتابة الاسناد من اعظم اشراط الساعة وعندها موت الخضر عليه السلام
ونزول عيسى عليه السلام لقتل الدجال ، وفى اوائل سورة العلق
ما يشير الى ان اهم الامور قراءة العلم وكتابته لبقاء الذكر والاجر والله
اعلم اهـ ولا يخفى عليك ان ما ذكره الاعيان محمول على الاستحسان
فان الاجازة من الشيخ ليست بلازمة فى جواز رواية الحديث
والعمل به بل الشرط ان يكون اهلا لذلك الا انها كماله مهما هو صحح
فى محله ولم يريدوا صور العلم وكتابة الاسناد ، بل قصدوا احقاقها
التى بها الرشاد ، وغرضنا فى هذا الكتاب ذكر الطرق التى منها وصلت
الينا احاديث النبى صلى الله عليه وسلم ولو لم يكن الاسناد اصلا

لم تبق الشريعة ـ وكذا النسخة التى لم تصح على اصلها ولم يعرف صحة
اصلها لا يعتمد عليها ـ فلذا قال العلامة العجلونى محدث الشام فى
ثبته ما نصه والاسناد من خواص هذه الامة المحمدية ، فينبغى الرحيل
لتحصيله ولو الى اقصى البلاد الهندية اه واذا اجتمع الدراية مع الرواية
فتكون ذلك نورا على نور ، والعلو فى الاسناد امر محبوب ومرغوب فيه
عند المحدثين ، بحيث يحصل بالسند العالى القرب من رسول رب العلمين
ولهذا الوجه قد اخذ الاكابر عن الاصاغر ، وعدوه من الفضائل والمفاخر
وقد حضرت يوم عيد حين اقامتى بمكة المكرمة عند شيخى المفضال ، مولانا
الشيخ صالح كمال ، المفتى وشيخ العلماء والامام ، والخطيب والمدرس
بالمسجد الحرام ، وقلت له يا سيدى جئتك لاسمع منك الحديث المسلسل
بيوم العيد فقال لى انى لم اسمعه من احد بشرطه ثم بعد وقفة قليلة
سألنى عن الفاظ ذالك الحديث فقرأته عليه فسألنى رحمه الله هل
سمعته اليوم من احد فاجبته بانى قد سمعته اليوم من شيخى الحبيب حسين
الحبشى فقال انت سمعته منه فهو شيخك وانا سمعت منك فانت شيخى
فقلت له يا سبحان الله كيف اكون شيخك يا سيدى وانا من ادنى

لامیذک فقال لا بأس بذالک فانی کنت بحر وما من نعمة فحصلت منه فلی

انتهی قوله رحمه الله تعالی - فتنبیهکم

یا اخوانی قدر هذا العلم الشریف، وركدت الهمم عن هذا العلم مع

هذا العلو المنیف حتی صار نسیا منسیا قال المحدث ولی الله فی الارشاد صفحه ۳

ان هذا العلم صار فی عصرنا نسیا منسیا، وکاد اهل العصر لجهلهم بفضله

یتخذونه سخریا، اهـ اردت ان اجرب نفسی واجرانیا جبسی علی الدخول

فی تیلک المسالک، وان کنت لست اهلا لذالک، کما قیل شعر -

فتشبهوا ان لم تکونوا مثلهم، ان التشبه بالکرام فلاح، وقصدت

ان اذکر ما ظفرت به وتلقیته من اشیاخی واساتذتی مما وقع لی

منهم من الاجازات وذکر اتصالاتهم لما فیه من الفوائد التی بها

یستفاد، ویسهل بها سبیل الرشاد، ویبقی نبذة بینه ذکرهم - اذمن

حقوق الشیوخ علی التلامذة حفظ علومهم وابلاغها الی من بعدهم

ورد فی الخبر عن النبی الصادق الامین الابر صاحب القبر الاعطر علیه

الصلوة والسلام من الله الاکبر انه قال نضر الله امرأ سمع مقالتی

فوعاها واداها کما سمعها و لله در سیدنا ابن خطیب داریا -

لم اسع في طلب الحديث لسمعة / او لاجتماع قديمه وحديثه
لكن اذا فات المحب لقاء من / يهوى تعلل باستماع حديثه

قال الحافظ ابو القاسم ابن عساكر رحمه الله القادر

واطلب على جمع الحديث وكتبه / واجهد على تصحيحه في كتبه
واسمعه من اربابه نقلا كما / سمعوه من اشياخهم تسعد به
واعرف ثقات رواته من غيرهم / كيما تميز صدقه من كذبه
فهو المفسر للكتاب وانما / نطق النبي لنا به عن ربه
وتفهم الاخبار تعلم حله / من حرمه مع فرضه من ندبه
وهو المبين للعباد بشرحه / سير النبي المصطفى مع صحبه
وتتبع العالي الصحيح فانه / قرب الى الرحمن تحظ بقربه
وتجنب التصحيف فيه فربما / ادى الى تحريفه بل قلبه
واترك مقالة من لحاك بجهله / عن كتبه او بدعة في قلبه
فكفى المحدث رفعة ان يرتضى / ويعد من اهل الحديث وحزبه

ومن المعلوم ان طلب العلم اشرف الطاعات كما هو منصوص عليه الائمة

الثقات - اذ به يكون تمييز الانسان من بين انواع الحيوان - وينال به
علو الشان - اذا كان خالصا لوجه الله المنان نعوذ بالله من شرور انفسنا
ومن سيئات اعمالنا * وقسوة قلوبنا وطول امالنا * والله المسئول متوسلا
بسيد البريات * واشرف الكائنات * وافضل الموجودات * عليه وعلى
اله وصحبه ازكى التحيات * وانمى التسليمات * ان يسهل علي ذلك من
انعامه * ويعينني على اكماله واتمامه * وان يستر عثراتي * ويمحو هفواتي
فاني ما ابرئ نفسي ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي ان ربي غفور رحيم

وما ابرئ نفسي انني بشر	اسهو وانسى اذا لم يحلني قدر
وما ارى عذرا اولى بذي زلل	من ان يقول مقرا انني بشر

واسئل الله تعالى خاشعا متضرعا ان يتقبل مني هذا التاليف وسائر
تاليفاتي ويجعلها خالصة لوجهه الكريم * وذخيرة يوم عظيم * يوم لا ينفع مال
ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم * ويسلك بي وجميع المسلمين نهج الصراط
المستقيم * وينفع بها العباد * في عامة الاقطار والبلاد * وينشر بها خصائص
السنة في كل مجمع وناد * فانه على ذلك قدير * وبالاجابة جدير * و
كان ذلك في الثالث عشر والعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية

فی زمان اقامتی بحیدر آباد الدکن، صانه الله عن البدع والشرور والفتن

حین کنت مغبوطا بین الاقران، وممنونا بالمنن الفائضة علی من حضرة

السلطان، ناصر الاسلام والمسلمین، رافع اعلام العلماء والصالحین

سه اقامت فی الرقاب له ایادی هی الاطواق والناس الحمام

باسط بساط الجود والانصاف، هادم قصر الجور والاعتساف، ممدوح

الزمن، سلطان بلاد الدکن، هو الذی ضرب به المثل فی حسن الانتظام

اعلیحضرة آصفجاه النظام، الفائق بین الاقران، المستنصر المستعان

سلطان ابن السلطان میر عثمان علی خان، لازال

مجتهدا فی نشر الامن والامان، وامنا من جمیع الآفات والاحزان،

وادام الله مدار دولته ما دار الدوران، ووضع شانئه فی الخذلان

والخسران، ولازالت اقمار سلطنته لامعة، وشموس اقباله بازغة

اللهم کما منحت علی عبادک بفضله ولطفه واحسانه، فامنن علیه

بعلو درجته بین اقرانه، وارزقه الحج الاکبر وزیارة صاحب الکوثر

صلی الله وسلم علیه وعلی آله وصحبه فی الاصائل والبکر، واحفظه

واولاده لاسیما ولی العهد الفائق بین الاقران، نواب اعظم جاه بهادر

اعظم جاہ بہادر میر حمایت علی خان بحفاظتک من حوادث الزمان

بحرمۃ نبیک سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام الی یوم الدین ۔ شعر

یاربنا احفظ لنا سلطاننا عثمان علی	وادم لنا ایامہ	بالفرح والکرم الجلی
واجعل لہ اعدائہ یارب درک الاسفل	واحفظ لہ اولادہ	بالعز والشان العلی

وقد من اللہ تبارک وتعالی علی ہذا الحقیر ۔ المعترف بالذنوب والتقصیر ۔ مع تاخر عصری وقصر باعی ۔ وکساد متاعی ۔ باجتماع شیوخ اجلۃ کرام ۔ وسادات عظام ۔ والمشائخ کما قیل اشجار الوقار ۔ ومنابع الاخبار ۔ لا یطیش سہمہم ولا ینحط لہم وہم ۔ ان رأوک فی قبیح صدوک ۔ وان الجوک علی امر امدوک ۔ نفعنی اللہ بہم ۔ ونور قلبی بانوار فیوضہم ۔ وجمعنی وایاہم فی دار السلام ۔ ویمن علینا بحسن الختام ۔ عند حلول الحمام ۔ وہذا اوان الشروع فی ذکرہم لعل اللہ یکرمنا الہم ویفیلنا منالہم ۔ انہ رؤف رحیم ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

الحصۃ الاولی من ہذا الکتاب فی ذکر مشائخ الکرام دامت برکاتہم الی یوم القیام

فمن مشائخنا المکیین عماد العلماء زبدۃ الفضلاء العلامۃ الاجل الفہام الاکمل الفقیہ المحدث المفسر مولانا الحافظ الشیخ محمد عبد الحق الحنفی النقشبندی المجددی ابن الشیخ مولانا شاہ محمد بن یار محمد الالہ آبادی

الشیخ الاول ۔ ۱

[illegible]

المهاجر الى بلد الله الامين، شيخ الدلائل بمكة المكرمة زادها الله تشريفا وتكريما لازالت شموس فيوضاته بازغة، وبدوره كما لاتة لامعة، حضرت كثيرا من مجالسه وانتفعت به قرأت عليه الاوائل السنبلية، وسمعت منه الحديث المسلسل بالاولية، والمسلسل بيوم العيد وسورة الفاتحة وسورة الصف وشبك بيدى وآضافنى على الاسودين واجازنى بالقرآن العظيم وحديث النبى الكريم عليه الصلاة والتسليم وغيرهما من بقية العلوم اجازة عامة تامة عن مشائخه الاعلام منهم العلامة الفهامة مولانا محمد قطب الدين الدهلوى المكى عن العلامة الشهير فى الآفاق مولانا المحدث محمد اسحاق المتوفى سنة ١٢٦٢ه بمكة المكرمة عن العلامة الفهامة عمر بن عبد الكريم العطار المكى عن شيخه العلامة محمد طاهر بن العلامة الشيخ محمد سعيد سنبل عن والده الشيخ محمد سعيد سنبل عن الشيخ عيد بن على الازهرى البرلسى الشافعى عن شيخه خاتم المحدثين ببلد الله الامين عبد الله بن سالم البصرى المتوفى سنة ١١٣٤ه عن العلامة شمس الدين محمد بن علاء الدين البابلى عن الشيخ محمد حجازى الواعظ الشعراوى عن المعمر المسند محمد بن احمد كماش الحنفى

مشائخ البابلى

عن حافظ العصر ابی الفضل احمد بن علی بن محمد العسقلانی الشهیر بابن
حجر باسانیده المذکورة فی ثبته **المعجم المفهرس** ویروی البابلی ایضا
عن المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن کل من المسندین یوسف
ابن زکریا ویوسف بن عبد الله الارمیونی کلاهما عن الحافظ محمد بن
عبد الرحمن السخاوی عن الحافظ ابن حجر ویروی ایضا عن خاله سلیمان ابن
عبد الدائم وابی النجا سالم بن محمد السنهوری وعبد الرؤف المناوی الشهاب
احمد ابن الشلبی کلهم عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن
الحافظ ابن حجر **ویروی السنهوری** عن الشهاب احمد بن حجر الهیتمی
عن شیخ الاسلام زکریا وعبد الحق بن محمد السنباطی عن الحافظ ابن حجر
ویروی محمد حجازی الواعظ شیخ البابلی ایضا عن النجم الغیطی
ویروی ایضا عن احمد بن خلیل السبکی عن الجمال ابراهیم بن احمد بن
اسماعیل القلقشندی عن الحافظ ابن حجر **ومن مشائخ الشیخ**
عبد الله بن سالم البصری الشیخ علی بن عبد القادر الطبری وهو
یروی عن العلامة عبد الواحد ابن ابراهیم الحصاری عن الشمس
محمد بن ابراهیم العلقمی عن الحافظ ابن حجر ویروی عبد الواحد ایضا

مشائخ الحجازی الواعظ

مشائخ ابن سالم البصری

مشائخ عبد الواحد الحصاری

مشائخ عیسیٰ بن محمد الثعالبی

عن الجلال عبد الرحیم العباسی عن الحافظ الجلال السیوطی ویروی
عبد الواحد ایضا عن الحافظ الجلال السیوطی بالاجازة العامة لمن ادرک
حیاته کما ذکرہ ابن حجر المکی فی مسانیدہ وولادة الحصاری سنة تسع
وتسعمائة ۹۰۹ ووفاة السیوطی سنة احدی عشرة وتسعمائة ۹۱۱ ومن مشائخ
الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری الشیخ عیسی بن محمد بن محمد
ابن احمد بن عامر الثعالبی الجعفری المغربی الجزائری المالکی وهو یروی
عن العلامة ابی الارشاد نور الدین علی بن محمد بن احمد بن عبد الرحمن الاجهوری
عن نور الدین علی بن ابی بکر القرافی عن ابی الفضل الحافظ جلال الدین
السیوطی ویروی الشیخ عیسی ایضا عن قاضی القضاة شهاب الدین
احمد بن محمد بن خفاجی المصری الحنفی الشهیر بالخفاجی عن البرهان
ابراهیم بن ابی بکر العلقمی عن الحافظ السیوطی واخذ ایضا عن ابی
الحسن علی بن محمد المقری عن ابی المنجا سالم السنهوری عن النجم الغیطی
عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری واخذ ایضا عن الشیخ ابی العزائم
سلطان بن احمد بن سلامة بن اسماعیل المزاحی القاهری المتوفی ۱۰۷۵ھ و
اخذ الشیخ سلطان ایضا عن نور الدین علی الزیادی وسالم السنهوری

عن الشيخ احمد بن خليل السبكي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا
الانصاري **ومن مشائخ الشيخ عبد الله بن سالم البصري**
الشيخ علي بن الجمال الانصاري وهو يروي عن والده عن الشيخ محمد
ابن احمد الرملي عن القاضي زكريا **ومن مشائخ الشيخ عبد الله**
البصري الشيخ منصور الطوخي وهو اخذ عن الشيخ سلطان المزاحي
ومن مشائخ الشيخ عبد الله البصري الشيخ محمد بن سليمان المغربي
وهو يروي عن جماعة منهم شيخ الاسلام ابو عثمان سعيد بن ابراهيم
الجزائري عرف بقدوره عن ابي عثمان سعيد المقري عن الحافظ ابي
الحسن علي بن هارون وابي زيد عبد الرحمن بن علي بن احمد العاصمي الفاسي
الشهير بسقين عن الزين زكريا **ومنهم** شيخه المعمر ابو مهدي السجستاني
عن المنجور عن النجم الغيطي عن الزين زكريا **ومنهم** ابو الارشاد علي بن
محمد الاجهوري وقاضي القضاة احمد بن محمد الخفاجي كلاهما عن
الشمس محمد بن احمد الرملي عن الشيخ زكريا **ومنهم** السراج عمر الجابري
والشيخ بدر الدين الكرخي والشمس محمد بن احمد العلقمي جميعا
عن الزين زكريا والجلال السيوطي **وللشيخ محمد طاهر سنبل مشائخ**

مشائخ محمد بن سليمان
هذا النقل من الارشاد ۱۲

بضم السين المهملة وفتح القاف ۱۲ الارشاد

مشائخ محمد طاهر سنبل

اخرسوی والده منهم خاله الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن الشیخ حسن العجیمی الآتی ذکره ومنهم الشیخ احمد الجوهری الکبیر المصری المتوفی سنة ۱۱۸۱ وهو اخذ عن الشیخ محمد الزرقانی واحمد النفراوی ومحمد بن عبد الله السجلماسی المغربی وعید النمرسی والشیخ ابی المواهب البکری وعبد الحی بن عبد الحق الشرنبلالی الحنفی والشهاب احمد النخلی وعبد الله ابن سالم البصری وعبد ربه بن احمد الدیوی الآخذ عن الشرنبلالی وامام الازهر رضوان الطوخی الآخذ عن الشبراملسی والشمس محمد بن منصور الاطفیحی الاخذ عن البابلی وعن المزاحی وعن الشوبری وغیرهم ومنهم الشیخ منصور المنصوری الازهری المصری عن العلامة سلیمان المنصوری عن الشیخ عبد الحی الشرنبلالی عن الشیخ سلطان المزاحی والشیخ احمد بن محمد الخفاجی والشیخ علی الشبراملسی وهو عن الشیخ علی الاجهوری عن نور الدین القرافی عن السیوطی واخذ الشبراملسی ایضا عن الشیخ ابراهیم اللقانی عن ابی المنجا سالم السنهوری عن الغیطی عن القاضی ذکریا الانصاری ویروی ایضا عن الرملی بالاجازة العامة فان الرملی اجاز اهل عصره وکان اذ ذاک عمر الشبراملسی

مشائخ الشبراملسی

الشیخ الرملی اجاز لاهل عصره

اربع سنين **ومنهم** الشيخ اسماعيل النقشبندي عن الشيخ ابي طاهر الكردي
المدني **ومنهم** العلامة السيد عبد الله مير غني عن الشيخ احمد النخلي

وممن اخذ عنهم الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار الشيخ

مشائخ الشيخ عمر العطار

العلامة السيد على بن عبد البر الحسني الوناني المتوفى سنة ١٢١١ عن العلامة شهاب
الدين احمد جمعة البجيرمي عن المعمر احمد بن رمضان ابن عزام الشافعي
الازهري عن الشمس البابلي عن الشمس الرملي والعارف بالله عبد الوهاب
الشعراني عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري **ومنهم** العلامة مفتي
الحجاز الشيخ عبد الملك ابن عبد المنعم بن تاج الدين القلعي الحنفي المتوفى سنة ١٢٢٨
عن الشيخ عبد المنعم عن والده الشيخ تاج الدين عن الشيخ حسن العجيمي
والشيخ عبد الله البصري **ومنهم** الشيخ محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبري
المتوفى سنة ١٢٢١ عن والده المتوفى سنة ١١٨٥ عن الشيخ محمد ابن عقيلة عن الشيخ احمد بن
محمد الشهير بابن عبد الغني عن المعمر محمد بن عبد العزيز المنوفي عن
المعمر ابي الخير عمر بن عموس الرشيدي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري
واخذ الشيخ محمد الكزبري ايضا عن الامام الكبير والعارف بالله
الشهير عبد الغني النابلسي عن شيخ الاسلام الحافظ نجم الدين محمد الغزي

عن والده بدر الدين محمد الغزی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری

واخذ ایضا عن الشیخ احمد المنینی وعن خال والده الامام الشهیر
ای الشیخ محمد الکزبری ۱۲

بالشافعی الصغیر الشیخ علی بن احمد الکزبری **واخذ** الشیخ عبد الرحمن

والد الشیخ محمد الکزبری ایضا عن الامام الفقیه الشیخ محمد الکاملی و

الشیخ محمد ابی المواهب الحنبلی والشیخ عبد القادر المجلد التغلبی الحنبلی

والشیخ المعمر الشیخ عبد الرحمن المجلد الحنفی السلیمی وغیرهم مما هو مذکور

فی کراسة له جمع فیها بعض اسانیده فی الصحیحین وبعض الکتب

ومنهم الشیخ احمد بن عبید العطار المتوفی سنه ۱۲۲۸ھ عن الشیخ اسمٰعیل العجلونی

والشیخ محمد الغزی والشیخ احمد المنینی وهم یروون عن محدث الشام

محمد ابی المواهب الحنبلی البعلی عن الشیخ تقی الدین عبد الباقی الحنبلی

البعلی عن المعمر المسند ابی عبد الرحمن محمد حجازی الواعظ **وروی**

الشیخ ابو المواهب عن الشیخ محمد العبشی عن الشیخ الامام مفتی الانام

علی مذهب ابی حنیفة بدمشق الشام عبد الرحمن بن علاء الدین بن عماد الدین العمادی

عن محمد محب الدین عن محمد البدر الغزی عن القاضی زکریا ح والشیخ

محمد العبشی یروی عن الشمس محمد المیدانی عن الشیخ محمد الرملی عن

ثبت ابن عابدین ۱۲

مشایخ الشیخ ابی المواهب

الشيخ زكريا الانصاري **ويروي** الشيخ ابو المواهب ايضا عن الشيخ
خير الدين شيخ الافتاء بالديار الرملية وكانت تاتيه الاسئلة من سائر
الاقطار عن الشيخ احمد امين الدين عن والده عبد العال الحنفي
عن القاضي زكريا الانصاري **ومن مشائخ الشيخ اسمعيل العجلوني**
الشيخ محمد الوليدي المكي المتوفى سنة ١٣٣٢ وهو يروي عن الشيخ احمد البنا
الدمياطي عن شيخه الشيخ محمد بن عبد العزيز المنوفي المعمر عن الشيخ
ابي الخير بن عموش الرشيدي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري **و**
يروي عن الشيخ احمد بن محمد النخلي المكي عن مشائخه الآتي ذكرهم
ومن مشائخ العجلوني الشيخ محمد الضريري الاسكندراني وهو
اخذ عن الشيخ عبد الباقي الزرقاني والشيخ ابراهيم الشبرخيتي ثبت ابن عابدين
والشيخ يحيى المغربي الشاوي والشيخ محمد الغرنبالي جميعهم
عن الشيخ سلطان المزاحي **ومن مشائخ العجلوني** الشيخ ابو مشائخ العجلوني
طاهر بن ابراهيم الكوراني المدني والشيخ ابو الحسن السندي المتوفى سنة ١١٣٩
والشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ تاج الدين القلعي والشيخ محمد
عقيلة المكي والشيخ عبد الغني النابلسي والشيخ الياس الكردي والشيخ

يونس المصري الكفراوي والشيخ عبد الرحيم الازبكي والشيخ اسمعيل الحائك
والسيد نور الدين الدسوقي وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ عمر بن**
عبد الكريم الشيخ محمد الشنواني عن ابي العزائم عيسى بن احمد البراوي عن
الشيخ احمد الدفري عن الشيخ سالم البصري عن والده الشيخ عبد الله بن سالم
البصري **ومن مشائخ** الشيخ العلامة السيد محمد مرتضى الزبيدي
كما بتة المتوفى سنة ١٢٠٥ وهو يروي عن الشمس محمد بن احمد بن حجازي العشماوي
والشيخ الشهاب احمد بن عبد المنعم الدمنهوري وهما عن الشيخ عبد الله
ابن سالم البصري **واخذ** الشيخ عمر ايضا عن الشيخ صالح الفلاني عن مشايخه
الآتي ذكرهم **ويروي العلامة مولانا محمد اسحاق** عن جده لامه
العلامة مولانا الشيخ عبد العزيز المحدث الدهلوي عن والده العالم الكبير
والفاضل الشهير المفسر المحدث مولانا ولي الله الدهلوي عن الشيخ ابي
طاهر محمد بن ابراهيم الكردي عن ابيه عن الامام صفي الدين احمد
ابن محمد القشاشي المدني المتوفى سنة ١٠٧١ عن الشيخ ابي المواهب احمد الشناوي
المتوفى سنة ١٠٢٨ عن جماعة من المشائخ منهم ابوه علي بن عبد القدوس عن الشيخ

ذكر مشائخ احمد الشناوي

تلميذ السيد صبغة الله البروجي والبروج بلدة من صوبة كجرات والشناوي بكسر الشين المعجمة
وتشديد النون نسبة الى بعض الامكنة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

احمد ابن حجر المکی والشیخ عبد الوهاب الشعرانی کلاهما عن الزین زکریا ومنهم
الشیخ محمد بن ابی الحسن البکری عن والده عن الزین زکریا ومنهم الشمس
محمد بن احمد الرملی عن والده عن الزین زکریا وعن الزین زکریا بلا واسطة
ومنهم الشیخ حسن الدنجیهی عن الجلال السیوطی واخذ الشیخ احمد
القشاشی[١] بالاجازة العامة عن الشمس الرملی عن الزین زکریا و
من مشائخ الشیخ ابراهیم[٢] الکورانی الشیخ ملا محمد شریف بن ملا یوسف
ابن القاضی محمود بن ملا کمال الدین الکورانی الصدیقی المتوفی سنة ١٠٧٨ ببلدة اب
من اعمال تعز بالیمن وهو اخذ عن الشیخ عبد الباقی بن عبد الباقی البعلی
ثم الدمشقی الحنبلی عن الشیخ علاء الدین البابلی واخذ ایضا عن الفقیه
علی بن علی بن محمد الحلبی عن الشیخ ابن حجر المکی ومن مشائخ الشیخ الکورانی
الشیخ نجم الدین محمد ابن الشیخ بدر الدین محمد بن الشیخ رضی الدین
محمد العامری الغزی ثم الدمشقی المتوفی سنة ١٠٦١ وهو اخذ عن والده عن القاضی

روایة القشاشی عن الرملی بالاجازة العامة

---

[١] روایة القشاشی عن الرملی بالاجازة العامة ذکره الشاه ولی الله فی الارشاد والبدیری فی ثبته ا عبد ربی العالی الغفور
[٢] والشیخ ابراهیم ممن اجاز اهل عصره ذکره العلامة ابن عابدین فی ثبته ناقلا من القول السدید باتصال الاسانید ثبت الشهاب احمد المنینی فانه قال فیه وقد اخبرنی باذنه لاهل عصره الشیخ محمد بن الطیب المغربی نزیل المدینة المنورة وهو ثقة ثبت والله تعالی اعلم ١٢ عبد الهادی غفر الله له ولوالدیه

ذکریا **ومن مشائخ الکورانی** الفاضل ملا عبد الکریم بن الملا ابی بکر الکورانی
المتوفی سنة ۱۰۵۰ خمسین الف وهو اخذ عن الشمس الرملی عن الزین زکریا **ومن مشائخه ایضا**
الشیخ ابو العزائم سلطان بن احمد المزاحی السابق ذکره **وروی الشیخ محمد ابو طاهر**
المدنی الکورانی عن العلامة الشیخ عبد الله البصری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی المکی والشیخ حسن
بن علی العجیمی والشیخ احمد النخلی وغیرهم فاما الشیخ عبد الله البصری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی فقد
تقدم ذکر مشائخهما **واما الشیخ ابو الاسرار** حسن بن علی العجیمی المکی الحنفی
المتوفی بالطائف سنة ۱۱۱۳ فله **مشائخ شهیرة منهم** الشیخ محمد بن علاء الدین
البابلی والشیخ الامام صفی الدین احمد بن محمد القشاشی المدنی و
الشیخ عیسی بن محمد الثعالبی الجعفری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی
والشیخ علی بن الجمال والشیخ منصور الطوخی والشیخ علی الشبراملسی
وقد سبق ذکر هؤلاء الاعلام **ومنهم** الامام زین العابدین بن عبد القادر
الطبری عن والده عن الشمس محمد الرملی عن القاضی زکریا واخذ
ایضا عن الشیخ عبد الواحد الحصاری عن شمس الدین محمد الغمری والشرف
عبد الحق السنباطی کلاهما عن الحافظ ابن حجر **ومنهم** الشیخ المعمر العارف

مشائخ حسن العجیمی

مشائخ زین العابدین الطبری

سنه وفی العجالة النافعة الباهلی وفی حاشیتها باهل قریة من قری مصر والله تعالی اعلم ۱۲ عبد الهادی

احمد بن محمد العجل[1] عن جماعة منهم البدر محمد بن رضى الدين الغزى والامام
كتابة ١٢
يحيى الطبرى كلاهما عن الحافظ السيوطى ومنهم الشيخ قطب الدين محمد بن
احمد الحنفى المكى عن الشرف عبد الحق السنباطى **ومن مشائخ الشيخ**
حسن العجيمى الشيخ العلامة جمال الدين محمد بن رسول البرزنجى
الحسينى المتوفى سنة ١١٠٣ عن جماعة من العلماء المشاهير منهم الملا محمد شريف الكورانى
والشيخ احمد القشاشى المدنى والشيخ ابراهيم الكورانى واخذ بدمشق
عن الشيخ عبد الباقى الحنبلى وببغداد عن الشيخ مدلج وبمصر عن الشيخ
محمد البابلى وعلى الشبراملسى وسلطان المزاحى ومحمد[2] الغانى وبالحرمين
عن الوافدين اليهما كالشيخ اسحاق بن جمعان الزبيدى وعلى الربيعى[3]
وعبد الملك السجلماسى وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ العجيمى**
الشيخ عبد الرحيم بن الشيخ الصديق الخاص جازمراسلة من زبيد و
هو خاتمة الرواة عن السيد طاهر بن الحسين الاهدل بالاجازة

[3] زبيد ومعناه [illegible] الابيض [illegible] الشاذ ١٢ عبد الهادى

---

[1] العجل بكسر الجيم ـ ابن عابدين ـ عجل كعذر ـ حسن الوفا ١٢ عبد الهادى غفر الله له ـ
[2] وهو اخذ عن الشيخ على الحلبى عن الزيادى عن الشمس الرملى عن شيخ الاسلام زكريا واخذ الغانى ايضا عن البرهان اللقانى بسنده كذا فى الجواهر الغوالى فى ذكر الاسانيد العوالى للعلامة محمد البديرى الدمياطى الشافعى ١٢ عبد الهادى ـ

عن الحافظ الديبع عن الحافظ السخاوي(١) عن الحافظ ابن حجر. **ومنهم** الشيخ الفاضل المعمر الملا يعقوب الكردي الخطيب ببلده المجاور بالمدينة المنورة وهو قد شملته الاجازة العامة من الشيخ احمد بن حجر الهيتمي فان مولده كان قبل الالف بخمس وثلاثين سنة ووفاة ابن حجر في سنة ٩٩٥ **ومنهم** الشيخ العلامة ابراهيم بن محمد الميموني والشيخ الامام ابو الارشاد علي بن الاجهوري المالكي وهما اخذا عن جماعة من الافاضل **منهم** العلامة شمس الدين

---

(١) هو الحافظ شمس الدين محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابي بكر بن عثمان السخاوي نسبة الى سخا قرية من قرى مصر المصري المقري الشافعي الاثري ولد في الربيع الاول سنة ٨٣١ اخذ عن جماعة لا يحصون تزيد ون على اربع مائة وسمع الكثير على الحافظ ابن حجر العسقلاني واقبل عليه اقبالا كليا ولم يفارقه الى ان مات وارتحل الى حلب ودمشق والقدس ونابلس والرملة وبعلبك وحمص وغيرها وحج بعد وفاة شيخه ابن حجر واخذ عن ابي الفتح والبرهان الزمزمي والتقي بن فهد وابن ظهيرة ورجع الى القاهرة ثم توجه الى الحج سنة ٨٧٠ وحدث هناك باشياء من تصانيفه ولما رجع بالقاهرة شرع في املاء تكملة تخريج شيخه للاذكار ثم حج سنة ٨٨٥ وجاور الى سنة ٨٨٧ ثم حج سنة ٨٩٢ وجاور الى سنة ٨٩٤ ثم حج في سنة ٨٩٦ وجاور الى اثناء سنة ٨٩٨ ثم جاور بالمدينة الى ان توفي في شعبان سنة ٩٠٢ هناك ومن تصانيفه فتح المغيث بشرح الفية الحديث والمقاصد الحسنة في بيان الاحاديث المشتهرة على الالسنة والقول البديع في الصلوة على الحبيب الشفيع والضوء اللامع وتحفة المحتج في حكم الشطرنج والمنهل العذب الروي في ترجمة النووي والجواهر والدرر في ترجمة شيخه ابن حجر والفوائد الجليلة في الاسماء النبوية والفخر العلوي في المولد النبوي ورجحان الكفة في مناقب اهل الصفة والاصل الاصيل في تحريم النقل من التوراة والانجيل وغير ذلك كذا في النور السافر في اخبار القرن العاشر قال الجامع المسكين ومن تصانيفه ارتياح الاكباد بارباح فقد الاولاد ظفرت على مطالعته بمدينة المنورة سنة ١٣٢٣ وجدته مفيدا جدا في بابه

محمد عبد الهادي غفر الله له.

محمد بن الشهاب احمد الرملي والشيخ حسن الكرخي والعلامة عمر بن الجائي ثلاثتهم
عن قاضي القضاة زكريا بن محمد الانصاري **ومن مشائخ الشيخ العجيمي**
الشيخ محمد بن احمد الشوبري الحنفي عن الشمس محمد بن احمد الرملي **ومنهم**
العلامة الشيخ عبد الغني بن الشيخ اسمعيل النابلسي الحنفي فان المترجم له
اجتمع واخذ عنه في رحلته الى الحجاز واستدعى منه الاجازة له ولاولاده
وطلبها منه نهار السفر في العشرين من ذي الحجة نظما ونثرا وله مجموعة
فيها اجازاته المثبتات الجامعة لخطوط مشائخه الثقات فكتب له
الاستاذ فيها بديهة **قوله**

اجازة العلامة عبد الغني النابلسي للشيخ حسن العجيمي

الحمد لله رب الفضل والمنن ... وحافظ العبد في سر وفي علن
معلي الاساس بالتقوى لعارفه ... وفاتح الكنز بالذكر لمؤتمن
ثم الصلاة على المختار سيدنا ... مع السلام الذي يسمو مدى الزمن
وبعد فالكامل البحر الخضم ومن ... شاعت فضائله في الشام واليمن
علامة الوقت ان تصغي لمنطقه ... وجدته بلبلا يشدو على فنن
وهو العجيمي تعظيما لصغره ... قد فاق في اسم لدين ابي حسن

ع الخضم بالفتح وبالضاد المشدد مر بار عطاء ١٢ وقس

اراد منی له ابدی الاجازة عن ... مشائخی فی طریق العلم والسنن

وان اجیز له فیما به سمحت ... بذل العنایة مع ضعفی ومع وهنی

من التصانیف ان کان ذلک او ... نظم الذی کل علم فی الانام سنی

وحیثما قد رأنی اهل ذاک فقد ... اجزته وبنیه عامری السکن

محمد وکذا بنتاه صالحة ... ایضا وعائشة صینت من المحن

بکل ما قد رویناه عن مشائخنا ... من العلوم التی تسمو ولم تهن

منهم امام التقی والفضل نسبته ... لشبراملسی علی الاسم واللسن

عن احمد بن خلیل من قد اشتهر ... السبکی عن نجمنا الغیطی ذی الفطن

عن شیخه زکریا ذی الفضائل عن ... رکن التقی العسقلانی زهرة الزمن

وفی تالیفنا نثرا ومنتظما ... فی کل فن کروض فی الکمال جنی

واننی لابن اسماعیل مشتهر ... أدعی بنابلسی باسم عبد غنی

ومولدی کان فی الخمسین منضبطا ... من بعد الف عسی مولای یرحمنی

نظمت هذا له فی جمعة حصلت ... بمکة یوم سیر الحاج للوطن

نهار عشرین من ذی حجة مائة

وخمسة بعد الف عام مد لدنی

فلما رأى صاحب الترجمة سرعة اجابته الاستاذ وبداهته كتابته لنظم المزبور عجب من ذلك الى الغاية وقال ما رأيت مثل هذه البداهة بحيث يجيز لي نظما بداهة ويذكر اسمي واسم اولادي والسند ويكتب ذلك مبيضا في المجموعة من غير توقف ولا اهمال فكر في وقت رحيله من مكة المكرمة واشتغال فكره في امور السفر ما هذا الا فتوح واعتناء من الله تعالى به كذا في الورد القدسي والوارد الانسي. **وللشيخ عبد الغني** رحمه الله تعالى مشائخ اجلة كثيرون **منهم** شيخ الاسلام ومسند بلاد الشام الحافظ نجم الدين محمد الغزي كما تقدم **ومنهم** العلامة شيخ الاسلام تقي الدين عبد الباقي الحنبلي البعلي عن المعمر المسند ابي عبد الرحمن محمد حجازي الواعظ **ومنهم** العلامة الشيخ عبد القادر ابن الشيخ مصطفى الصفوري الفرا الشافعي وهو يروي عن الشيخ القاضي المولى عبد الرحيم الشعراوي عن العارف الكبير الشيخ محمد البكري عن شيخ الاسلام **ومنهم** العلامة السيد محمد ابن كمال الدين محمد بن حمزة الهاشمي الحنفي نقيب السادة الاشراف بدمشق الشام والشيخ محمد المحاسني الحنفي خطيب دمشق الشام والعلامة الشيخ كمال الدين الفرضي الشافعي والعلامة الشيخ محمد الاسطواني

مشائخ الشيخ عبد الغني النابلسي

والعلامة محمود الكردی **ومن مشائخ الشيخ العجيمی** الشيخ عفيف الدين
ابو سالم عبد الله بن محمد العياشی المغربی المالكی سمع عليه اطرافا من كتب
شتی واستفاد منه علوما غريبة ولبس منه الخرقة وتلقن منه الذكر و
اجاز له وكانت بينهما خصوصية حتی ان العياشی لما وصل الی طرابلس
المغرب عام رجوعه الی بلاده كتب اليه مؤرخا يوم السابع والعشرين من
رجب سنة فذكر فی اثنائه ما صورته واعلمك ايها الخليل انی
قد اتخذتك دون كل من احببته خليلا ولم اكتب بلفظ الخليل
لاحد قبلك ولا اكتب بها لاحد بعدك اذ لم ترعينی ولا اعتقد قلبی
احدا وفی بحق الخلة والاخوة غيرك ثم كتب اليه كتابا صورته من العبد
الفقير الی الله تعالی ابی سالم عبد الله بن محمد بن ابی بكر العياشی المغربی
كان الله له آمين الی الاخ فی الله تعالی العالم الكامل الواصل العارف
بالله تعالی حبيبنا الوافی وخليلنا المصافی الشيخ حسن بن علی العجيمی المكی
الحنفی فسح الله فی مدته وردفنی نصيبا وافرا من مودته سلام الله
تعالی ورحمته وبركاته علی اخی وخليلی وحبيبی ومونسی فی غربتی و
خليفتی فی الحرم الشريف بعد وبتی من اتخذت معه فی ذات الله

اتحاد الروح والجسم واللفظ بالمعنى حتى صح ان ينشد في حقي وحقه

انا من اهوى ومن اهوى انا * نحن روحان حللنا بدنا

فاذا ابصرتني ابصرته * واذا ابصرته ابصرتنا

تشامت روح مشرقية ومغربية فحنت كل واحدة الى الفها في عالم الارواح الذي خلق قبل عالم الاشباح بالفي عام فاسئل الله ان يحقق لي ذلك حتى يشرق في قلبي بعض ما اودعه الله الى اخر ما ذكره هو اي العياشي اخذ عن مشائخه العظام **منهم** الشيخ ابو مهدي الثعالبي الجعفري وللعياشي رحلة في المجلدين مطبوعة بالمغرب ذكر فيها اشياخه واجازاتهم له مفصلا وفيها فوائد كثيرة ظفرت على مطالعتها بمكة المكرمة نفعنا الله بها وبفيوضه امين **ومنهم** اي من مشائخه الشيخ حسن العجيمي الشيخ احمد البري المدني والشيخ محمد المرابط بن الشيخ محمد بن ابي بكر الدلائي والشيخ علي بن محمد الربيع الزبيدي والشيخ عبد الباقي المزجاجي والشيخ محمد التنفيري والشيخ المفتي عبد الفتاح ابن الشيخ صديق الخاص والقاضي اسحاق جمعان والشيخ ابو زكريا يحيى الشاوي المغربي والعلامة الشيخ ابراهيم جمعان

وجدت هذا الشعر في الجزء الاول من كتاب وفيات الاعيان لابن خلكان صفحة ٢١٣ ١٢ عبد الهادي نجا غفر له

اجازة لكتابته والسيد الصوفى ابوبكر بن سالم شيخان والسيد
محمد بن عبد الرحمن العيدروس والشيخ حسن بن عمار الشرنبلالى
وغيرهم **واما الشيخ احمد النخلى المتوفى** سنة ١١٣٠ فهو اخذ عن الشيخ
صفى الدين احمد القشاشى والشمس البابلى والشيخ عيسى الثعالبى
والشيخ محمد بن سليمان والشيخ على بن الجمال والشيخ خير الدين الرملى
وقد سبق ذكر هؤلاء الاعلام واخذ ايضا عن الشيخ عبد الله بن سعيد (بتخفيف الميم ١٢)
باقشير عن العلامة السيد عمر بن عبد الرحيم البصرى عن العلامة
شمس الدين محمد بن احمد بن حمزة الانصارى الرملى **واخذ**
ايضا عن الشيخ محمد بن علان البكرى الصديقى عن محمد حجازى
الواعظ **ومن مشائخ الشيخ احمد النخلى** الشيخ سليمان الضيلى
القرشى والسيد عبد الكريم الكورانى الحسينى والشمس الميدانى
والشيخ ابراهيم الحلبى الصابونى والشيخ عبد الرحمن العمادى **ويروى
الشيخ احمد ولى الله** ايضا عن الشيخ تاج الدين القلعى الحنفى
عن الشيخ حسن العجيمى **ويروى** ايضا عن الشيخ عبد الرحمن بن
الشيخ احمد النخلى عن ابيه **قال** الشيخ ولى الله رحمه الله تعالى

مشائخ ولى الله غير ابى طاهر الكردى

ثبته المسمى بالارشاد الى مهمات علم الاسناد وقد اخذت معظم هذا الفن
ن ابي طاهر محمد بن ابراهيم الكردي الهمداني وسمعت من الشيخ تاج
لدين القلعي الحنفي مفتي مكة اوائل الستة وشيئا من مسند الدارمي
وموطأ محمد واثاره واجازني لسائرها في جميع ما تصح له روايته
من العجيمي وقال فيه ايضا اما النخلي فله رسالة جمع فيها اسانيده
جازني بها ابو طاهر عنه وناولنيها الشيخ عبد الرحمن النخلي ابن
الشيخ احمد النخلي المذكور واجازني بها عن ابيه انتهى

تتمة في ذكر اتصال اسانيد شيخ الاسلام القاضي
زين الدين زكريا الانصاري وحافظ عصره الشيخ
جلال الدين السيوطي رحمهما الله تعالى قال الشيخ

ولي الله رحمة الله عليه في الارشاد سند هذين الامامين ومن
في طبقتهما ينتهي الى ثلثة من المسندين الكبراء الذين بهم اتصلت
اسانيدهم من بعدهم بمن قبلهم احدهم المسند المعمر الصالح
شهاب الدين احمد بن ابي طالب الحجار المعروف بابن شحنة
والثاني العالم الفقيه رحلة الآفاق مسند العصر فخر الدين

ابوالحسن علی بن احمد بن عبدالهادی المعروف بابن البخاری والثالث
الحافظ الثقة الامین شرف الدین عبدالمؤمن بن خلف الدمیاطی اما
ابن شحنہ فاخذ الزین عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامی عنہ
والسیوطی عن ابن مقبل عن ابن البرهان الشامی عنہ واحمد الجوخی عنہ واما
ابن البخاری فالزین اخذ عن ابن الفرات والحافظ ابن حجر و
محمد بن مقبل جمیعا عن عمر بن الحسن الصلاح بن ابی عمر کلاهما عنہ
والسیوطی عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنہ واما الدمیاطی
فالزین اخذ عن ابن فرات عن محمود بن خلیفۃ المنبجی عنہ والسیوطی
عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنہ انتہی واتصال اسانید هؤلاء المشائخ الثلاثۃ
یعلم فیما نذکر اسانید الکتب والمسلسلات ان شاء اللہ تعالیٰ ۔ ومن
مشائخ شیخنا محمد عبدالحق العلامۃ المفسر المحدث الشیخ
عبدالغنی المجددی الدهلوی المدنی المتوفی سنہ ١٢٩٦ وهو یروی عن الد
العارف باللہ الشیخ ابی سعید بن الصفی الدهلوی وعن شیخہ مولانا
المحدث محمد اسحق کلاهما عن العلامۃ الاجل الشیخ عبدالعزیز الدهلوی
المتوفی سنہ ١٢٣٩ واخذ الشیخ ابوسعید ایضا عن خالہ الشیخ سراج احمد عن

ابيه محمد مرشد عن ابيه محمد ارشد عن ابيه فرخ شاه عن ابيه
خازن الرحمة محمد سعيد عن ابيه العارف المجدد احمد السرهندي
عن يعقوب الصيرفي الكشميري عن العلامة ابن حجر المكي بسنده
واخذ ايضاً عن قطب وقته العلامة غلام علي الدهلوي عن العارف
بالله مظهر جان جانان عن العلامة الحاج محمد السيالكوتي عن
الشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ عبد الاحد ابن خازن الرحمة
عن والده بسنده السابق ذكره **ومن مشائخ الشيخ عبد الغني**
الشيخ مخصوص الله ابن الشاه رفيع الدين ابن الشاه ولي الله
الدهلوي **ومن مشائخ عبد الغني** العلامة المحدث بدار الهجرة
الشيخ محمد عابد بن احمد علي السندي المدني عن مشائخه الآتي
ذكرهم **ومن مشائخ عبد الغني** الشيخ ابو زاهد اسمعيل بن
ادريس الرومي المدني وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ
محمد طاهر سنبل المكي والشيخ صالح الفلاني والشيخ عبد الملك القلعي
مفتي مكة المكرمة والشيخ محمد بن عبد الرحمن الكزبري الدمشقي
وقد سبق ذكر هؤلاء الاعلام **ومنهم** اي من مشائخ ابن ادريس

مشائخ الشيخ عبد الغني

مشائخ ابن ادريس الرومي

الرومی العلامة الشیخ عبد اللہ الشرقاوی المتوفی سنہ ۱۲۲۷ عن الشیخ محمد الحفنی
المتوفی سنہ ۱۱۸۱ عن الشیخ محمد البدیری الدمیاطی الشہیر بابن المیت عن الشیخ
ابراھیم الکورانی والشیخ نور الدین ابی الضیاء الشیخ علی الشبراملسی
وعن شیخ القراء محمد بن قاسم البقری والشیخ عبد المعطی البصیر المالکی
کلاھما عن البرھان ابراھیم اللقانی وعن امام الازھر الشیخ منصور
الطوخی والشہاب احمد البشبیشی والعلامۃ زین الدین الدمیاطی ثلاثتہم
عن العلامۃ الشیخ سلطان بن احمد المزاحی واخذ الحفنی ایضا
عن الشیخ محمد بن عبد اللہ السجلماسی المغربی والشیخ عید بن علی
ابن عساکر النمرسی المصری الاخذین عن عبد اللہ بن سالم البصری
واخذ الشیخ عبد اللہ الشرقاوی ایضا عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ
عطیۃ الاجہوری کلاھما عن الشیخ محمد العشماوی عن الشیخ عبد اللہ
البصری واخذ ایضا عن الشہاب احمد الجوہری السابق ذکرہ وعن
الشہاب احمد بن عبد الفتاح المجیری الشہیر بالملوی الشافعی الازہری
المتوفی سنہ ۱۱۸۱ وھو اخذ عن الشہاب احمد بن الفقیہ وھو عن الشبراملسی

مشائخ الحفنی

ثبت ابن عابدین

ولادتہ کان عکلا رحمہ اللہ تعالیٰ فی سنہ ۱۱۰۰ ۔ کذا فی ھامش ثبت الامیر ۱۲ عبد الھادی غفرلہ

عن الجمال منصور المنوفي عن الشرنبلالي وآخذ الشهاب الملوي ايضا عن الشيخ احمد غانم النفراوي الآخذ عن عبد الباقي الزرقاني وعن خليل اللقاني وعن عبد الجواد بن القاسم المحلي الآخذ عن الشبراملسي وعن الشيخ سلطان المزاحي وعن الشمس البابلي واخذ الشهاب ايضا عن محمد بن عبد الباقي الزرقاني شارح المواهب والموطا الآخذ عن ابيه وعن الاجهوري واخذ الشهاب ايضا عن العلامتين المكيين الشهاب احمد النخلي وعبد الله بن سالم البصري واخذ الشهاب ايضا عن العابد الزاهد المنلا الياس الكوراني واخذ ايضا عن ابي العز محمد ابن الشهاب العجمي الآخذ عن والده وعن البابلي وعن ابن سليمان المغربي واخذ ايضا عن ابي الانس محمد بن عبد الرحمن المليجي الآخذ عن الصفي القشاشي وعن البابلي ومنهم الشيخ ابراهيم النابلسي حفيد قطب العارفين الشيخ عبد الغني النابلسي عن جده

ومن مشائخ شيخنا الشيخ عبد الحق العلامة الشيخ تراب علي ابن شجاعت علي آخذ عنه شيخنا اكثر العلوم فقها وحديثا وغيرهما ا ه

عه نسبة الى قرية من قرى مصر كذا في حاشية العجالة النافعة لعبد الهادي مسكين عفي له

صورة اجازة الشيخ عبد الحق

قرأ عليه الامهات الست وهو اخذ عن مشائخ كثيرين من اجلهم العلامة المحدث

مولانا محمد اسحق الدهلوى واخذ بمكة المكرمة عن العلامة الفهامة الشيخ

الاجل عبد الله سراج وسيأتى ذكر مشائخه الاعلام بحول الله وقوته

وهذه صورة الاجازة التى كتبها لى شيخنا العلامة محمد عبد الحق النقشبندى ادام الله فيوضاته

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف

المرسلين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين **اما بعد** فيقول عبده الضعيف

محمد عبد الحق ابن مولانا المولوى شاه محمد بن يار محمد عاملهم الله

بفضله العميم ان الصالح الاسمى والبركة العظمى المولوى الحاج

عبد الهادى سلمه الله الازلى الابدى قد سمع منى سورة الفاتحة

وسورة الصف وكتبت له سند القرآن المجيد واجزت له رواية

سورة الفاتحة وسورة الصف وغيرهما واجزت له بكل ما يأتى

اجازة عامة تامة اللهم زده علماً وفهماً ووفقه لما تحب وترضى

وعافه فى الدنيا والآخرة واجعل خاتمتنا على الخير والسعادة۔

حرره فى التاسع عشر من محرم الحرام سنة الرابع والعشرين

وثلثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية على صاحبها الف الف صلوة وتحية بمكة المكرمة زادها الله تعظيما وتشريفا واجلالا ومهابة والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا كثيرا

(ختم: محمد عبد الحق ١٣٨١)

الشيخ الثاني

٢ ومن مشائخنا المكيين استاذنا العلامة الحبر الفهامة مجمع محاسن الخصال مطلع صبح الفضل والافضال الشيخ صالح[له] ابن العلامة الصديق كمال الحنفي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام وشيخ العلماء بمكة المكرمة متع الله المسلمين بفيوضاته۔

يزدحم الناس على درسه ولاسيما العامة وتستفيد بافاداته فائدة تامة وقد حضرت فى درسه الحديثية والفقهية وانتفعت بلطائفه

له صفحہ ٢٢٢
وله شان نبيه وذكر شريف وهذا هو الذى ذكره الشيخ الصديقى البوفانى فى كتابه الروض المطور فى علماء شرح الصدور وشكرا لله تعالى على حصول نعمة شركته فى درس حديثه رحمه الله تعالى وله مولفات مفيدة منها تبصرة الصبيان وتذكرة الاخوان ومعاشه كفاية العلام للامام عبد الغنى النابلسى طبع بمصر منها عقود الدر النضيد فى مناقب سيدنا الحسين الشهيد طبع سنة ١٣١٢ بمكة المكرمة ١٢ المسكين محمد عبد الهادى غفر الله ولوالديه ولمشائخه امين۔

القدسیة وحضرت فی سماع اوائل الحدیث للامام العلامة اسمعیل العجلونی
رحمه الله تعالی وقرأت علیه شیئا من اوائل صحیح البخاری رحمه الله
الباری وقد لقننی واجازنی بالتفسیر والحدیث والفقه والمعقول
والاذکار والاوراد وغیرها مما تجوز له روایته وکتب لی اجازة
بخطه المبارک مع ختمه فی اخرها وهو اخذ عن مشائخ کثیرین منهم
والده العلامة المفضال الشیخ صدیق کمال عن شیخه العلامة المحدث
مشائخ عبدالله سراج
المفسر الشیخ عبدالله سراج المتوفی سنة ١٢٦٤ عن عمر بن عبدالکریم العطار المکی و
قد مر ذکره انفا وعن محمد بن هاشم عن محدث دار الهجرة الشیخ
مشائخ صالح الفلانی
صالح الفلانی المتوفی سنة ١٢١٨ عن مشائخه الکرام منهم العلامة الشیخ محمد بن
محمد بن سنة العمری عن الشریف ابی عبدالله محمد بن علی الوولاتی
عن الشیخ محمد بن محمد بن خلیل عرف بابن ارکماش الحنفی عن الحافظ
ابن حجر العسقلانی ومنهم الشیخ محمد سعید سفر عن الشیخ تاج
الدین محمد بن عبدالمحسن القلعی الحنفی عن الشیخ حسن العجیمی ویروی
الشیخ محمد سعید ایضا عن الشیخ ابی طاهر ابن الشیخ ابراهیم الکورانی
الشیخ محمد بن عبدالله المغربی المدنی عن الشیخ عبدالله البصری

ومنهم الشيخ الشريف سليمان الدرعي عن الشيخ حسن العجيمي واخذ

الشيخ صديق كمال ايضاً عن العلامة المسند عبد الرحمن

ابن العلامة المحدث محمد الكزبري الدمشقي عن مشائخ اجلاء منهم والده الشيخ

الامام محمد بن عبد الرحمن الكزبري المتوفي سنة ١٢٢١ عن الامام الكبير والعارف بالله الشهير الشيخ عبد الغني

النابلسي عن الامام العارف الشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي عن الائمة الثلاثة المكيين من ثبت ابن عابدين

ابي الاسرار الحسن بن علي العجيمي وعبد الله بن سالم البصري والشهاب احمد بن محمد

النخلي ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد بن عبيد العطار المتوفي سنة ١٢٢٨

المتقدم ذكره ومنهم الشيخ الامام صفي الدين خليل بن عبد السلام

المتوفي سنة ١٢٠٠ عن والده الشيخ عبد السلام بالاجازة العامة عن والده الشمس

محمد الكاملي عن الحافظ نجم الدين محمد الغزي والشيخ تقي الدين

عبد الباقي الحنبلي ومنهم الشيخ العلامة المقدام الشيخ بدر الدين

محمد بن احمد المقدسي الشهير بابن بدير المتوفي سنة ١٢٢٠ عن الشيخ شهاب الدين

احمد الراشدي المصري عن شيخ الاسلام عيد النمرسي عن حافظ

الامة الشمس محمد البابلي ومنهم العلامة الشيخ حسين المغربي

مفتي المالكية بمكة المشرفة عن الشيخ محمد بن الطيب المغربي عن

مشائخ عبد الرحمن الكزبري

عن الشيخ حسن العجيمي باستجازة ابيه له منه ومنهم العلامة الشيخ
مصطفى[1] زين الدين ابو البركات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن
ابن جمال الدين الأيوبي الانصاري الحنفي الدمشقي الشهير
بالرحمتي المتوفى سنة ١٢٠٥ وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عبد الغني
النابلسي والشيخ محمد الغزي والشهاب احمد المنيني والسيد عمر بن احمد
ابن عقيل السقاف باعلوي سبط العلامة عبد الله بن سالم البصري والشيخ
محمد سعيد سنبل والشيخ عبد الرحمن الفتني والشيخ محمد بن الطيب
المغربي وخاتمة العلماء المحققين ببغداد الشيخ عبد الله السويدي
ورحل الى مصر واخذ عن علمائها منهم الشيخ المعمر الشهاب
احمد الملوي والشيخ حسن بن علي المدابغي والعارف الشيخ محمد بن
سالم الحفني والشيخ محمد الدفري وغير هؤلاء كذا في ثبت ابن عابدين
وفيه ايضا واجاز (اي الرحمتي) لاهل عصره ومن ادرك جزءا من حياته
بجميع مروياته كما رأيته في اجازة منه للسيد محمد كمال الدين
الغزي مفتي الشافعية بدمشق مكتوبة بخطه ضمن مكتوب للمجاز المذكور
سنة[2] ١٢٠٥ وكانت وفاته بعد العصر في خامس ذي الحجة سنة ١٢٠٥ خمس وعشرين

[2] كذا رأيته في الاصل ولعله سنة ١٢٠٠ تأمل ١٢ محمد عبيد

[1] ولد بدمشق ليلة الاربعاء رابع عشر محرم سنة ١١٣٥ كذا في ثبت ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

مائتين والف بعلة الاستسقاء ودفن بمنزلة يقال لها السيل فانه
ذهب الى الطائف لزيارة سيدنا ابن عباس رضى الله تعالى عنه
ثم قصد الحج فادركته المنية فى الطريق ودفن هنالك رحمه الله تعالى
وله حاشية على شرح التنوير للعلائى مفيدة كتب منها ثلاثة اجزاء
جزآن من الاول وجزء من الاخير ولم يتيسر له اتمامها وحاشية
على المنح ولم تتم ايضا وغير ذلك انتهى ومنهم السيد الامام والسند الهمام
نور الدين على بن عبد البر الحسينى الشهير بالونائى والشيخ صالح الفلانى
والشيخ عبد الملك ابن الشيخ عبد المنعم ابن الشيخ تاج الدين القلعى والشيخ
محمد طاهر سنبل والشيخ عبد الله الشرقاوى وقد تقدم ذكر هؤلاء الاعلام
ومنهم سيد شهاب الدين احمد بن علوى باحسن الشهير بجمل الليل المتوفى سنة ١٢.. والشيخ
الامير الكبير والشيخ زين الدين عبد الغنى ابن محمد هلال المتوفى سنة ١٢١٢ والامام المعمر السيد
ابراهيم بن محمد ابن اسمعيل الامير الصنعانى المتوفى فى سنة ١٢١٣ والشيخ عبد اللطيف الزمزمى والشيخ عبد القادر
الصديقى المكى والشيخ عبد الرحمن الديار بكرلى الاصل المكى المولد والمنشاء
والشهاب احمد العروسى وغيرهم ومن مشائخ شيخنا صالح
كمال عمدة الاقران ونخبة الاوان السيد احمد بن السيد زينى

دحلان المتوفى سنة ١٣٠٤ وهو يروي عن الشيخ عثمان الدمياطي عن العلامة محمد
ابن محمد بن احمد بن عبد القادر الامير وعن الشيخ محمد بن الشيخ علي بن الشيخ
منصور الشنواني والشيخ عبد الله بن حجازي بن ابراهيم الازهري الشهير
بالشرقاوي فاما العلامة الشيخ محمد بن محمد الامير المتوفى سنة ١٢٣٢ فله مشائخ
اجلة منهم السيد العلامة نور الدين ابو الحسن علي بن احمد بن مكرم
الله الصعيدي العدوي المالكي المتوفى سنة ١١٨٨ عن الشيخ محمد عقيلة المكي عن الشيخ
حسن بن علي العجيمي ومنهم العلامة الشيخ ابو الحسن سيدي علي بن محمد بن علي السقاط
المالكي عن الشيخ محمد الزرقاني عن والده الشيخ عبد الباقي عن
الشيخ علي الاجهوري (ه) عن الشيخ محمد بن احمد الرملي عن شيخ الاسلام
زكريا الانصاري واخذ الشيخ السقاط عن الشيخ عبد الله بن سالم
البصري والشيخ احمد النخلي ومنهم الشيخ حسن بن ابراهيم الجبرتي الحنفي
المتوفى سنة ١١٨٨ عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ احمد النخلي والشيخ
عيد النمرسي ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد الجوهري (ط) الكبير والشيخ

مشائخ الامير الكبير

(ه) كان الاجهوري ضريرا وسبب كونه ضريرا مذكور في النصف الاول من رحلة العياشي ١٢ عبد الهادي

(ط) هو ابو محمد احمد بن حسن بن عبد الكريم بن محمد بن يوسف الخالدي الجوهري ولد سنة ١٠٩٦
اجازه ابن سالم البصري ومحمد الزرقاني توفي سنة ١١٨١ ١٢ عبد الهادي غفر له

To: www.al-mostafa.com

احمد الملوى والشيخ محمد بن سالم الحفنى والسيد[له] محمد بن محمد بن محمد الحسنى البُلَيدى المغربى المالكى وغيرهم واما الشيخ محمد الشنوانى فهو يروى عن العلامة الشيخ ابى العزائم عيسى بن احمد البراوى عن الشيخ احمد الدفرى عن الشيخ سالم البصرى عن والده الشيخ عبد الله بن سالم البصرى ويروى ايضًا عن الشيخ محمد الفارسى والشيخ عطية الاجهورى والشيخ احمد الراشدى وهم يروون عن الشيخ محمد العشماوى عن البصرى ويروى ايضًا عن الشيخ محمد السمانوى المشهور بالمنير عن العلامة الشيخ محمد بن محمد البُدَيرى المشهور بابن الميت ويروى ايضًا عن العلامة السيد محمد مرتضى بن محمد الزَّبيدى عن ائمة مشاهير منهم العلامة الشيخ سابق بن رمضان ابن عزّام الزعبلى الشافعى عن محمد بن علاء الدين البابلى ومنهم الشيخ عمر بن احمد بن عقيل السقاف باعلوى المكى والشيخ احمد بن عبد الفتاح الملوى والشيخ احمد بن حسن بن عبد الكريم الخالدى الجوهرى

مشايخ الشيخ الشنوانى

مشايخ السيد مرتضى الزبيدى

له ولد رحمه الله تعالى سنة ١٠٩٦ اخذ عن محمد بن قاسم بن اسمعيل البقرى وغيره وتوفى فى سنة ١١٧٦ كذا فى حاشية ثبت الامير الكبير رحمه الله تعالى ١٢ محمد عبد الهادى غفر له۔

وعبدالله بن محمد بن عامر الشبراوی کلهم عن الشیخ عبدالله المصری
ومنهم العلامة المسند محمد بن علاء الدین المزجاجی عن الشیخ حسن
العجیمی ومنهم الشیخ العارف عبدالله میرغنی المکی عن الشیخ احمد النخلی
ومنهم العلامة الحبیب عبدالرحمن بن الحبیب مصطفی بن شیخ العیدروس
المتوفی بمصر سنة ١١٩٢ عن جده شیخ بن مصطفی عن السید عبدالله بلفقیه
عن الشیخ احمد القشاشی والشیخ عیسی بن محمد بن محمد الثعالبی الجعفری
المغربی والشیخ زین العابدین واخیه الشیخ علی ابن عبد القادر الطبری
وقد مر سابقا ذکر مشائخ هؤلاء الاعلام واخذ السید شیخ
ابن مصطفی عن السید الجلیل علی بن عبدالله العیدروس صاحب
السورة عن العلامة عبدالله بن ابی بکر الخطیب عن العلامة عبدالعزیز
الزمزمی المکی والشیخ احمد القشاشی المدنی وغیرهم واخذ السید
عبدالرحمن ابن مصطفی عن الشهاب احمد الملوی والشهاب الجوهری
والعارف سیدی مصطفی البکری والعارف محمد الحفنی والشیخ محمد
بن الطیب المغربی والشیخ محمد حیاة السندی وغیرهم واما
الشیخ عبدالله الشرقاوی فقد تقدم ذکره فی ذکر مشائخ الشیخ

٥١ باب القشاشیه ١٣

بلد فی الهند مشهور ١٢

اسماعيل بن ادريس الرومي شيخ الشيخ عبد الغني الدهلوي **ومن مشائخ السيد احمد دحلان** العلامة محدث اهل الشام الشيخ عبد الرحمن الكزبري المتقدم ذكره والشيخ ابو علي ارتضا عليخان العمري اجازه في ذي القعدة سنة ١٢٤٠ بمكة المكرمة عن الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار **ومن مشائخ شيخنا الشيخ صالح كمال** العلامة السيد ابو الانوار محمد علي بن طاهر الوتري الحنفي المدني وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم العلامة الشيخ عبد الغني المجددي المدني والعلامة الشيخ احمد منة الله المالكي الازهري وهو يروي عن العلامة محمد الامير الكبير — **وهذه صورة الاجازة التي كتبها لي شيخنا الشيخ صالح كمال الحنفي الامام الخطيب بالمسجد الحرام شيخ العلماء بمكة المكرمة اعاد الله علينا من بركاته** —

الحمد لله واصل من انقطع الى علي جنابه ۶ ورافع من وقف على فسيح عتابه

له المتوفى في التاسع والعشرين من الجمادي الاولى سنة اثنين وعشرين بعد الالف وثلثمائة يوم الجمعة وقت الاشراق والمدفون في البقيع الغرقد امام قبة امهات المومنين عند قبورها لدير حمهم الله تعالى كذا في الباقيات الصالحات ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

والصلوة والسلام الأتمان الأكملان على سيدنا محمد المرسل لتشريع
شرائع الاسلام، وعلى آله واصحابه الفخام، ومن تبعهم من العلماء
الكرام، **اما بعد** فقد سألني العلامة الفاضل والجهبذ الكامل
الشيخ **عبد الهادى** الحنفى الحيدرآبادى ان اجيزه بجميع مروياتي
فى الحديث والفقه والتفسير وغير ذلك فاقول اجابة لسؤاله وجبر الخاطره
قد اجزت العلامة المذكور بجميع ما تجوز لى روايته من فقه وحديث
وتفسير ومعقول ومنقول واوراد واذكار وغيره بشرطه المعتبر عند
اهل الحديث والاثر وهو كمال التثبت والتحرى وان يقول فيما لا
يدريه لا ادرى كما اجازنى بذلك مشائخى الثقات منهم والدى
المرحوم بكرم الله الشيخ صديق كمال الحنفى ومنهم سيدنا العلامة
وحيد الزمان مولانا السيد احمد بن زينى دحلان ومنهم مولانا العلامة
ابو الانوار السيد على طاهر الوترى الحنفى وغيرهم من المشائخ الاعيان
الذين هم بركة الزمان واوصيه بتقوى الله فى جهره وسره وحلو الزمان
ومره وان لا ينسانى من دعواته فى خلواته وجلواته بحسن الختام
والوفاة على طريقة اهل السنة والجماعة انه على ما يشاء قدير

كتبه بقلمه الراجي عفو ربه ذي الجلال محمد صالح ابن المرحوم صديق
كمال الحنفي المكي الشاذلي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام
مفتي الاحناف بمكة سابقا كان الله له آمين وما هو الواقع جرى
وحرر يوم عشرين من محرم الحرام سنة ١٣٢٤ (محمد صالح كمال)

٣ الشيخ الثالث

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل المجتهد الكامل
علامة الاوان فهامة الزمان شيخنا المعظم
استاذنا المفخم سيدنا المحدث الحبيب حسين ابن العلامة
الحبيب محمد الحبشي العلوي الشافعي مد ظله العالي
على رؤس المسترشدين آمين - حضرت كثيرا من مجالسه
السنية وانتفعت به وبعلومه وحصلت لي بركته العلية ولله الحمد
على ذلك في كل بكرة وعشية - وحضرت من دروسه في تفسير الخطيب
الشربيني رحمه الله تعالى وتيسير الاصول وقرأت عليه أوائل الكتب
الشيخ الامام الكامل النبيه محمد سعيد سنبل الفقيه - رحمه الله تعالى وحدثني بالحديث

كانت ولادته سنة ١٢٥٨ ثمانية وخمسين ومائتين بعد الالف في شهر الربيع الاول وكانت
وفاته في شوال سنة ١٣٣٠ بمكة المكرمة ١٢ محمد عبد الهادي كان الله ذي الايادي -

المسلسل بالاولية وهو اول حديث حدثني به وذلك في شهر الربيع الثاني سنة ١٣٢٢ اربع وعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية وحدثني بالمسلسل يوم العيد وصافحني وشبك بيدي واضافني على الاسودين ولقمني ولقنني الذكر وناولني السبحة والبسني الخرقة وقال لي انا احبك فقل اللهم اعني الى اخره وسمعت منه سورة الصف وبسائر مروياته وكتب لي اجازة بخطه الشريف ومشائخه رضي الله عنه ونفعنا به كثيرون منهم والده العلامة مفتي مكة المشرفة الحبيب محمد ابن حسين بن عبد الله الحبشي المتوفي سنة ١٢٨١ عن جماعة من العلماء منهم العلامة السيد طاهر بن حسين بن طاهر المتوفي سنة ١٢٤١ عن السيد الامام عبد الرحمن بن علوي مولى البطيحاء المتوفي سنة ١٢١٦ عن السيد حسن بن القطب الفرد السيد عبد الله الحداد المتوفي سنة ١١٨٨ عن والده السيد عبد الله الحداد المتوفي سنة ١١٣٢ عن السيد الامام ابي بكر بن عبد الرحمن بن شهاب الدين المتوفي سنة ١٠٦١ عن العلامة الشيخ عبد العزيز الزمزمي عن الشيخ محمد بن احمد الرملي المتوفي سنة ١٠٠٤ والشيخ احمد بن حجر المكي المتوفي سنة ٩٧٤ عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري سنة ٩٢٦ **واخذ** السيد عبد الله الحداد عن العلامة السيد الامام محمد بن علوي بن محمد بن ابي بكر بن علوي بن احمد بن

مشائخ الحبيب محمد الحبشي

مشائخ السيد عبد الله الحداد

ابي بكر بن الشيخ عبد الرحمن السقاف نزيل مكة المكرمة عن السيد
عبد القادر بن شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى باحمد آباد
سنة ٩٩٠ عن والده شيخ الاسلام شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى
عن العلامة ابن حجر الهيتمي **ومنهم** العلامة السيد احمد بن عمر بن
سميط المتوفى سنة ١٢٥٧ والعلامة السيد حسن بن صالح البحر المتوفى سنة ١٢٧٣ وهما اخذا عن
العلامة السيد عمر ابن العلامة السيد سقاف بن محمد بن عمر الصافي عن
والده السيد سقاف المتوفى سنة ١١٩٥ عن السيد احمد بن زين الحبشي والسيد
الفاضل العارف يوسف بن عبد الله الفاسي كلاهما عن السيد عبد الله
الحداد بسنده المتقدم **ومنهم** العلامة السيد عبد الله بن علي
ابن شهاب الدين المتوفى سنة ١٢٦٥ وهو اخذ عن العلامة الحبيب ابي بكر
ابن الحبيب عبد الله بن احمد الهندوان عن السيد العلامة حامد بن
عمر بن حامد المتوفى سنة ١٢٠٩ عن والده السيد عمر بن حامد المتوفى سنة ١١٥٤ عن الحبيب عبد الله الحداد
ومنهم الشيخ منصور بن يوسف البديري وهو اخذ عن السيد الامام مُشَيَّخ[1] بن علي

---

[1] مُشَيَّخ بضم الميم وفتح الشين المعجمة وكسر الياء المثناة من تحت المشددة كذا في ثبت ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له.

باعبود باعلوى ومن اجل مشائخه الحبيب عبد الله الحداد والحبيب احمد ابن هاشم الحبشى قرأ عليهما فى علوم الشريعة والحقيقة والبساه الخرقة ولقناه الذكر بالطريقة العلوية بحق اخذهما لذلك عن شيخه السيد حسين ابن بكر بن سالم عن ابيه السيد ابى بكر بن سالم بسنده الطويل الآتى ذكره واخذ بالمدينة المنورة عن السيد الامام عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه عن الشيخ ابراهيم بن حسن الكردى المدنى بسنده **ومنهم** العلامة السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل المتوفى سنة ١٢٥٠ وهو اخذ عن والده السيد سليمان عن شيخه العلامة السيد احمد بن محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن شيخه السيد العلامة ابى بكر ابن على البطاح الاهدل عن شيخه السيد العلامة يوسف بن محمد البطاح عن شيخه السيد العلم طاهر بن الحسين الاهدل عن شيخه الحافظ الديبع عن الحافظ السخاوى عن الحافظ ابى الفضل ابن حجر العسقلانى **وقد اخذ** السيد ى بن عمر مقبول الاهدل عن الشيخ الامام عبد الله بن سالم البصرى الشيخ حسن العجيمى والشيخ احمد بن محمد النخلى **واخذ** السيد عبد الرحمن

الاهدل عن الشيخ عبد القادر بن خليل كدك زاده المدنى والشيخ
امر الله بن عبد الخالق المرجاجى فالاول يروى عن الشيخ محمد حيات
السندى عن الشيخ عبد الله بن سالم البصرى والثانى عن الشيخ العارف
محمد بن احمد بن سعيد المعروف بابن عقيلة المكى المتوفى بمكة المكرمة سنة ١١٥٠
عن الشيخ عبد الله البصرى **واخذ** ايضا عن السيد عبد الرحمن
ابن مصطفى العيدروس المتقدم ذكره **ومنهم** العلامة الشيخ محمد صالح
الريس المتوفى سنة ١٢٤٠ عن الشيخ العلامة السيد على ابن عبد البر الحسنى الونائى
والشيخ صالح بن محمد الفلانى والسيد محمد ابن عبد الرحمن الكزبرى
والشيخ احمد بن عبيد العطار الدمشقى وهؤلاء المشائخ قد سبق
ذكرهم **ومنهم** الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار المكى عن مشائخه الكرام
ومن مشائخ شيخنا العلامة الفاضل السيد عيدروس
ابن العلامة السيد عمر بن عيدروس الحبشى المتوفى سنة ١٣١٤ وهو اخذ عن كثير
من المشائخ **منهم** والده العلامة الحبيب عمر بن عيدروس المتوفى سنة ١٢٥٠
عن الحبيب عمر بن احمد بن حسن المتوفى سنة ١٢٠٢ عن والده الحبيب احمد المتوفى سنة ١٢٢٦
عن والده الحبيب حسن عن والده الحبيب عبد الله الحداد و

مشائخ محمد صالح الريس

اخذ السید عمر بن عیدروس ایضا عن العلامة السید یٰس ابن السید الامام العارف عبد الله میرغنی عن والدہ عن الشیخ احمد النخلی واخذ السید یٰس عن الشیخ محمد طاہر سنبل والشیخ عبد الملک القلعی والشیخ مصطفی الرحمتی والشیخ صالح الفلانی والشیخ عبد الرحمن دیار بکری والشیخ عثمان الشامی والشیخ عبد الغنی هلال والشیخ عبد الرحمن المغربی التادلی والشیخ ابراهیم الفتنی وغیرہ واخذ السید عمر بن عیدروس ایضا عن العلامة عمر ابن عبد الکریم العطار والشیخ محمد صالح بن ابراهیم الریس الزبیری الزمزمی المکی والشیخ منصور بن یوسف البدیری والسید عبد الرحمن ابن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل ومنهم عمہ العلامة الحبیب محمد بن عیدروس المتوفی ۱۲۴۷ھ وهو یروی عن السید الامام یوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السید سلیمان بن یحیی مقبول الاهدل ویروی عن الشیخ عبد الباقی بن محمد صالح الشعاب الانصاری المدنی عن الشیخ الاجل محمد ابن عبد الکریم القادری الشهیر بالسمان عن السید مصطفی البکری عن الشیخ عبد الله بن

مشائخ السید ...

سالم البصري والشهاب احمد النخلي والشيخ اسمعيل العجلوني والامام
نجم الدين بن خير الدين الرملي والشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي
والشيخ عبد الغني النابلسي وغيرهم ويروي عن السيد الامام
زين العابدين بن علوي جمل الليل عن الشيخ صالح الفلاني وعن
الشيخ محمد بن سليمان الكردي المدني عن الشيخ ابي طاهر بن ابراهيم
الكوراني واخذ السيد زين العابدين عن العارف بالله سيدي
احمد الدردير العدوي المالكي عن الامام محمد الدفري عن الشيخ
علي الاجهوري المالكي عن القرافي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام
زكريا الانصاري ويروي عن الشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح
الريس والشيخ عبد الرحمن الاهدل وغيرهم ومنهم السيد الامام
الامجد المفسر المحدث عفيف الدين عبد الله بن الحسين بن عبد الله
بلفقيه وهو اخذ عن والده العلامة السيد حسين بن عبد الله
بلفقيه عن والده عن العلامة الوجيه السيد عبد الرحمن ابن الشيخ
عبد الله بلفقيه عن مشائخ كثيرين منهم والده العلامة السيد عبد الله
بلفقيه المتوفى سنة ١١٢٢ وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد القشاشي والشيخ

مشائخ السيد زين العابدين

مشائخ السيد عبد الله بلفقيه

عيسى بن محمد بن محمد بن احمد بن عامر الثعالبي والشيخ زين العابدين بن
عبد القادر واخيه الشيخ علي بن عبد القادر واخذ الشيخ عبد الله
بلفقيه عن الشيخ الجامع للعلوم والمتفنن في جميع الفنون السيد
ابي علوي محمد بن ابي بكر الشلي عن والده السيد ابي بكر المتوفى سنة ١٠٢٨
عن السيد عمر بن عبد الرحيم البصري واخذ السيد ابو علوي محمد
الشلي عن العلامة ابي عبد الله محمد بن علاء الدين البابلي والشيخ عبد الله
ابن سعيد باقشير والشيخ علي بن الجمال والشيخ محمد بن محمد بن سليمان
المغربي واخذ الشيخ عبد الله بلفقيه عن الشيخ المعمر عبد العزيز الزمزمي
والشيخ اسحق بن ابراهيم ابن جمعان الزبيدي واخذ السيد
عبد الله بلفقيه عن السيد عبد الرحمن بن ابراهيم المتوفى سنة ١٠٥٧ وهو
اخذ عن الشيخ احمد الشناوي٥ عن ابيه الشيخ علي الشناوي عن
الشيخ عبد الوهاب الشعراني عن الحافظ السيوطي ومن مشائخ
السيد عبد الرحمن بلفقيه العلامة الحبيب عبد الله الحداد وبالحرمين
الشهيرين الشيخ ابراهيم بن حسن الكوراني المدني والسيد الشهير

مشائخ محمد الشلي

مشائخ السيد عبد الرحمن بلفقيه

٥ الشناوي بكسر الشين المعجمة وتشديد النون نسبة الى بعض الامكنة كذا في سبحة المرجان
محمد عبد الهادي غفر له

محمد بن رسول البرزنجي المدني والشيخ حسن بن علي العُجيمي والشيخ احمد بن
محمد النخلي والشيخ عبد الله ابن سالم البصري **ومنهم** السيد الامام
الفاضل محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحدادؒ
وهو اخذ عن الحبيب العلامة عمر بن طه بن عمر البار عن والده السيد طه
عن والده الحبيب عمر عن الحبيب عبد الله الحداد **ومنهم** الشيخ المحقق
في علوم الشرائع والعرفان عبد الله ابن احمد باسودان المتوفى سنة ١٢٦٦ وهو
اخذ عن العلامة المحقق الحبيب عمر بن عبد الرحمن بن القطب الحبيب
عمر بن عبد الرحمن البار المتوفى سنة ١٢١٢ عن عمه السيد حسن بن عمر البار عن
ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار عن الحبيب عبد الله الحدادؒ
واخذ الشيخ عبد الله بن احمد باسودان بزبيد عن السيد عبد الرحمن
ابن سليمان **الاهدل** وبالحرمين الشريفين عن الشيخ عمر بن عبد الكريم
والشيخ محمد صالح الرئيس والسيد احمد بن علوى باحسن جمل الليل **ومن**
مشائخ شيخنا العلامة الشريف محمد بن ناصر وهو اخذ
عن مشائخ كثيرين **منهم** العلامة محمد عابد بن احمد علي السندي نزيل

سنة ١٢٥٧ له ولده تصانيف كثيرة مفيدة منها ثبته المسمى حصر الشارد وهو كبير ومنها المواهب اللطيفة في الحرم
المكي على مسند ابي حنيفة من رواية الحصكفي ظفرت على مطالعة جزئه الثاني بمكة المكرمة عند
محبي في الله المدعو مولانا الحافظ نظر احمد وهو نسخة قلم سنة ١٣٥٠ ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

المدينة المنورة المتوفى (سنة ١٢٢٥) وهو اخذ عن الشيخ صالح الفلانى والشيخ محمد طاهر
سُنبل والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والشيخ حسين المغربى
مفتى المالكية بمكة المشرفة **واخذ** الشيخ عابد عن عمه العلامة الشيخ
محمد حسين بن الشيخ مراد بن يعقوب الانصارى الخزرجى عن والده
عن العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التَّتَوى وله ثبت مشهور و
يروى الشيخ محمد حسين عن السيد سليمان بن يحيى بن
عمر مقبول الاهدل عن السيد العلامة المقبول بكادى الاهدل
اليمنى والشيخ محمد بن سالم السفارينى النابلسى الحنبلى المتوفى (سنة ١١٨٨)
وهما عن الشيخين المعروفين احمد النخلى وعبد الله بن سالم البصرى
ويروى ايضا عن الشيخ ابى الحسن بن محمد صادق السندى
عن الشيخ محمد حيات السندى عن الشيخ عبد الله البصرى والشيخ احمد النخلى
ويروى ايضا عن الشيخ محمد السمان المدنى اجازة عن الشيخ عبد الله

مشايخ الشيخ عابد السندى

مشايخ الشيخ محمد حسين

---

(١) وهو عم الشيخ محمد عابد السندى (٢) عبد (٣) الشيخ محمد السفارينى المولد بسفارين قرية من قرى نابلس ولد سنة ١١١٤ ونشأ بها ثم رحل الى دمشق فاخذ بها عن الشيخ عبد الغنى النابلسى وشيخ الاسلام الشمس محمد بن عبد الرحمن الغزى واحمد المنينى وغيرهم من العلماء الاعلام ورجع الى بلده ثم توطن نابلس واشتهر بالفضل والذكاء ودرس وافتى واجاد وله مولفات لطيفة منها غذاء الالباب لشرح منظومة الاداب فى مجلدين. لما التقيت عند اخى فى الله الشيخ صديق النابلسى تلميذ شيخنا عبد الله القدومى النابلسى

في جمادى الاولى سنة [illegible]

البصری ویروی ایضا عن الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی عن والده
عن ابی الاسرار حسن بن علی العجیمی واخذ الشیخ عابد عن الشیخ یوسف
ابن محمد بن علاء الدین المزجاجی عن والده محمد بن علاء الدین وهو
اخذ عن والده علاء الدین المزجاجی عن عبد اللہ بن سالم البصری
والشیخ علاء الدین قد طلب الاجازۃ لولدہ الشیخ محمد من الشیخ
عبد اللہ البصری فیروی الشیخ محمد بن علاء الدین عن البصری اجازۃ
بلا واسطۃ واخذ الشیخ عابد ایضا عن العلامۃ السید احمد بن
سلیمان ھجام عن السید العلامۃ صفی الدین احمد بن محمد شریف
مقبول الاھدل عن الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ احمد النخلی
والشیخ ابی طاہر ابن الشیخ ابراھیم الکورانی ومنھم العلامۃ یوسف
ابن مصطفی الصاوی المصری والشیخ ابو الفوز احمد المرزوقی مفتی
المالکیۃ بمکۃ المکرمۃ کلاھما عن العلامۃ محمد بن محمد بن احمد بن
عبد القادر الامیر الکبیر صاحب الثبت الشہیر عن مشائخہ الذین
تقدم ذکرھم ومنھم العلامۃ الشیخ عبد الرحمن الکزبری الدمشقی
والعلامۃ السید عبد الرحمن الاھدل وقد مر سابقا ذکر مشائخھما

شیوخ الشیخ عابد السندی

ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين الحبشي الشيخ الامام محمد
ابن محمد المغربي الدمياطي وهو يروي عن ائمة اعلام منهم الشيخ
محمد فتح الله بن محمد السمديسي والشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ
مصطفى البولاقي المالكي وهؤلاء كلهم عن الشيخ محمد الامير الكبير
ومنهم الشيخ احمد بن علي الدمهوجي الشافعي وهو عن الشيخ محمد
ابن عبد السلام الناصري الدرعي المقدادي عن الشمس محمد بن
قاسم جسوس عن الامام محمد بن عبد السلام البناني عن الشهاب
احمد بن ناصر الدرعي عن والده محمد بن ناصر عن الشمس البابلي
بسنده واخذ الدمهوجي ايضا عن الشهاب احمد بن احمد جمعة
البجيرمي وعن الشيخ عبد العزيز بن عباس المطاعي المراكشي و
منهم الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ محمد صالح البخاري وهو
اخذ عن الشيخ رفيع الدين القندهاري عن الشريف الادريسي
عن الشيخ عبد الله البصري. ومن اشياخ البصري الشيخ محمد الملتبي
ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين العلامة السيد احمد
ابن عبد الله بن عيدروس البار وهو عن مشائخ كثيرين منهم

مشائخ الشيخ الدمهوجي

الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح الرئيس

ومن مشائخ الحبيب حسين العلامة السيد محمد نور الادريسي

المغربي المدني والعلامة المسند المعمر الشيخ فالح بن محمد الظاهري

المدني وهما اخذا عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي بن السنوسي

الشريف الخطابي الحسني السلفي بالشين المعجمة نسبة الى شلف

نهر بالمغرب الاوسط عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عمر بن عبد الكريم

ومنهم العلامة المحقق حمدون ابن عبد الرحمن ابن الحاج السلمي الفاسي

عن العلامة سيد محمد التاودي ابن الطالب شارح تحفة الحكام

عن العلامة عبد العزيز بن احمد الهلالي شارح خليل عن العلامة محمد

ابن ابي الاسرار حسن بن علي العجيمي عن والده حسن ابن علي العجيمي

ومنهم الشيخ علي الميلي المالكي الازهري عن السيد مرتضى شارح القاموس

ومنهم العلامة الجمال عبد الحفيظ العجيمي المكي عن الشيخ محمد هاشم بن

عبد الغفور السندي والشيخ محمد طاهر سنبل ومنهم العلامة المعمر ابو

المواهب المزوني عن الملا ابراهيم الكوراني ومنهم العلامة ابو العباس

العرائشي عن سيدي عبد الوهاب التازي الشريف الحسني عن الشيخ

مشائخ السيد محمد السنوسي

حسن العجيمي **واخذ** الشيخ عبد الوهاب التازي ايضا عن الشيخ ابي
سالم العياشي ومنهم العلامة المعمر المعداني عن محمد بن عبد السلام البناني
شارح الاكتفاء وسيرة الكلاعي عن الملا ابراهيم الكوراني **واخذ**
الشيخ فالح ايضا عن العلامة المسن البركة السيد ابو موسى عمران
اليا صلي الشريف الحسني وهو يروي عن الاستاذ ابي العباس احمد
ابن عبد الرحمن الطبولي المعمر بروايته عن العلامة على ابن مكرم الله
العدوي الصعيدي المصري المالكي المتوفي وتلامذته العارف الدردير
والمرتضى والامير ومحمد بن عرفة الدسوقي وعن الاستاذ الحفني
واخذ ايضا عن العلامة سيدي محمد طاهر الغاني عن الشيخ مصطفى
البولاقي عن الامير وطبقته **واخذ** ايضا عن العلامة عبد الله
سراج والشيخ عبد الغني المجددي الدهلوي المدني **ومن مشائخ**
الحبيب حسين العلامة السيد احمد بن زيني دحلان وقد مر ذكره

وهذه صورة الاجازة التي كتبها الى شيخنا وسندنا

الحبيب حسين علوي الحبشي متع الله المسلمين بفيوضاته

امين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله وسلم على رسوله سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وكل سالك في خير مقصد. وبعد فيقول الفقير المقصر حسين بن محمد بن حسين الحبشي طلب مني الاجازة الشيخ الفاضل ابو سعيد عبد الهادي ابن عبد الكريم حسن ظن منه بالفقير ورجاء اتصاله وارتباطه باهل الفضل والعلم فاسعفته بمقصوده رجاء لصالح دعوته والدخول في عموم مشيخته واجزته بما تجوز لي روايته وتصح درايته مما تلقيته واجزت به عموما وخصوصا وقد سمع مني المسلسل بالاولية وغيره من المسلسلات اجزته بكل ذالك من معقول ومنقول اجازة عامة يرويها عني كما احب واوصيه بالتمسك بالعروة الوثقى وهي التقوى المنجية من البلوى واجزت كذالك ولده عبد المجيب بما اجزت به والده واسألهم الدعاء لي ولاولادي بصلاح الحال والمآل وصلى الله وسلم على النبي والآل على ممر الايام والليال

كتبه حسين بن محمد الحبشي

الشيخ الرابع

ومن مشائخنا المكيين شيخنا وسيدنا العلامة المحقق والفهامة المدقق العالم العامل الزاهد الكامل فخر العلماء

شیخ الخطباء بالمسجد الحرام مولانا الشیخ احمد ابو الخیر
ابن عبد الله میرداد الحنفی المکی ادام الله فیوضاته۔

قرأت علیه اوائل[له] الشیخ اسمعیل العجلونی رحمه الله تعالی وسمعت من لفظه ابوابا من صحیح البخاری تجاه بیت الله الباری وانتفعت بمجالسه الشریفه ولطائفه المنیفه فاجازنی بکل مرویاته وکتب لی اجازة بخطه الشریف وزینها بختمه المنیف وهو یروی عن العلامة السید عبد الله ابن المرحوم السید محمد کوجک عن العلامة الشیخ محمد عابد السندی وعن العلامة ابی علی محمد بادرتضا العمری عن العلامة الشیخ عمر بن عبد الکریم المکی وغیره۔ **وهذه صورة اجازة شیخنا الشیخ احمد ابی الخیر میرداد ادام الله برکاته**

بسم الله الرحمن الرحیم

حمداً لمن اسند الامور جمیعها الیه۔ وجعل صحیحها وضعیفها عائدة علیه وصلاة وسلاما علی النبی الهاشمی جد الحسن۔ وعلی آله وصحبه البالغ

[له] جمع رحمه الله تعالی فیها اربعین حدیثا من اربعین کتابا من اول کل کتاب حدیثا واحدا الا من صحیح البخاری ومصنف عبد الرزاق فذکر فیها من کل واحد منهما حدیثین وقد یذکر من اواخر الکتب وسماها رسالة عقد الجوهر الثمین فی اربعین حدیثا من احادیث سید المرسلین وحل غرضه من جمعها تسهیل قرأتها علی الشیوخ لطلبا للاجازة منهم بهذه الکتب ١٢
محمد عبد الهادی کان الله له ذی الایادی

ماجاء فی فضلهم وعلو مرتبتهم حد التواتر فی کل زمن صلاة وسلاما دائمین

الی الیوم المشهور ـ وعلی من تبعهم باحسان علی توالی الایام والدهور

اما بعد فقد طلب منی الفاضل الادیب ـ المجتهد للوذعی الاریب

الباذل وسعه فی طلب الحدیث وسند رجاله ـ البازغة

شمس فضله فی ذلک کما علم من قاله وحاله ـ المکرم

ابوسعید محمد عبد الهادی ـ بن محمد عبد الکریم بن احمد

المدراسی الحیدرآبادی ـ بعد ان قرأ علیَّ اوائل الکتب الاربعین المندرج

فیها اوائل الکتب الستة بالمسجد الحرام ـ تجاه البیت الامین ان اجیزه

بما انا مجاز به فالعبد العاجز الضعیف لم اکن اهلا للاجازة ـ ولا ممن

یحوم حول هذا المیدان ویسلک فجاجه ـ ولکن لما کان الطالب المذکور

زاده الله تعالی نورا علی نور ـ اهلا لکل فضیلة ـ ومحلا لکل خصلة جمیلة

ولاح لی حسن نیته وطویته ـ من ضیاء فجرا غرته وطلعته ـ ولم یکن بد

من اجازته ـ تجاسرت واجزته بجمیع ما اجازنی به شیخی المرحوم العلامة

السید عبد الله بن المرحوم العلامة السید محمد کوجک امکنا البخاری

من جمیع ما اجازه به شیخه المرحوم العلامة الشیخ محمد عابد بن محمد

الانصاري من كل ما هو مذكور في سنده المشهور بحصر الشارد - الراوي
لكل صادر ووارد - ومن جميع ما اجازه به شيخه المرحوم الفهامة ابو علي
محمد بن مرتضا العمري من كل ما هو محرر بسنده المسمى بمدارج الاسناد -
الحاويات هذان السندان للعلوم النقلية والعقلية - والاذكار والادعية
واوصيه بتقوى الله تعالى في السر والعلانية - وان يدخلني في دعائه
بالخير بحسن توجه ونية صافية - وقد اجزته ايضا بان يجيز بكل ما
ذكر من يراه اهلا - وصلى الله تعالى على خاتم النبيين وعلى اله وصحبه
صلاة وسلاما متتابعين الى يوم الدين

رقمه الراجي من المولى الكريم الفوز في يوم التناد - احمد
ابو الخير بن عبد الله ميرداد - خادم العلم والخطيب والامام
بالمسجد الحرام (١٤ جمادى الثانية سنة ١٣٢٤)

احمد ابو الخير ميرداد

الشيخ الخامس ٥

ومن مشائخنا المكيين شيخنا وسندنا العلامة
الحبر الفهامة المفسر المحدث الشيخ محمد بن

(١) ومن مصنفاته فيض المنان بشرح فتح الرحمن في فقه الشافعي مطبوع بمصر - هداية العوام في اركان الايمان والاسلام ابتداءه التوحيد وآخره الفقه ومنها حاشية على مناسك الخطيب الشربيني

(بقيه بر صفحه دیگر)

سليمان حسب الله الشافعى المدرس بالمسجد الحرام نفعنا
الله به وبعلومه آمين ـ سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية
الحقيقية بالمشافهة حين اجتماعى به فى البلدة المكرمة فى المسجد الحرام
فى الخامس عشر من شهر الجمادى الأخرى سنة ١٣٢٤ الرابع والعشرين وثلثمائة
بعد الالف وسمعت بقرأة الغير عليه اوائل العجلونى رحمه الله تعالى وحضرت
من دروسه فى الجامع الصغير للامام السيوطى مع شرحه المسمى بعزيزى
وصافحنى وشابكنى واضافنى على الاسودين واجازنى ولولدى ايضا
بسائر ما تجوز له روايته وهو اخذ عن كثير من مشائخ الاعلام ائمة
الهدى ومصابيح الظلام منهم العلامة الشيخ عبد الحميد الداغستانى الشروانى
عن الشيخ ابراهيم الباجورى عن الشيخ محمد الفضالى عن الشيخ عبد الله الشرقاوى
والشيخ محمد الامير الكبير واخذ الباجورى عن الشيخ حسن القويسنى عن
داؤد القلعاوى عن احمد السحيمى عن عبد الله الشبراوى عن الشيخ
عبد الله البصرى ويروى الشيخ عبد الحميد عن الشيخ عبد القدوس

٢

(بقيه حاشيه صفحه ١٠١)
صاحب التفسير وغيرها وكان رحمه الله ضريرا وزاهدا فى الدنيا وكانت حلقة درسه فى التفسير
والحديث كبيرة بالحرم المكى ١٢ عبد الهادى كان الله له ذى الايادى

عن الشيخ حسن القويسنى **ويروى** ايضا عن الشيخ ابراهيم السقا **ومنهم**
العلامة الشيخ ابراهيم السقا وهو اخذ عن العلامة ثعيلب
عن شيخيه الشهاب احمد الملوى والشهاب
احمد الجوهرى عن شيخهما عبد الله بن سالم البصرى واخذ الشيخ
ابراهيم السقا عن الشيخ محمد بن محمود الجزائرى عن الشيخ على بن عبد القادر
ابن الامين عن احمد الجوهرى عن الشيخ عبد الله البصرى **ويروى** عن
الشيخ محمد صالح البخارى عن الشيخ رفيع الدين القندهارى عن الشريف
الادريسى عن الشيخ عبد الله البصرى **ويروى** عن الشيخ الامير الصغير
عن والده الامير الكبير **ويروى** عن الشيخ الفضالى والشيخ القويسنى
المتقدم ذكرهما **ومنهم** العلامة الشيخ عبد الغنى الدمياطى وهو عن
الشيخ عبد الله الشرقاوى والشيخ محمد الامير الكبير **ومنهم** العلامة الشيخ
احمد الدمياطى مفتى الشافعية بمكة المكرمة وهو اخذ عن الشيخ حسن القويسنى
والشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ عبد الغنى الدمياطى المذكور **ومنهم**
العلامة الشيخ مصطفى المبلط عن الشيخ محمد الشنوانى المتقدم ذكره **و**
منهم العلامة الشيخ احمد منة الله وهو عن الشيخ محمد الامير الكبير وابنه

الامير الصغير وعن الشيخ القويسنى والفضالى والدمهوجى وحسن
العطار وغيرهم ومنهم العلامة الشيخ احمد النحراوى عن شيخيه الجمال
الفضالى والشهاب احمد الدمهوجى كلاهما عن الشرقاوى ومنهم
العلامة الشيخ عبد الغنى بن ابى سعيد المجددى الدهلوى المدنى و
منهم العلامة الشيخ محمد القاوقجى الطرابلسى الشامى عن مشائخه
الكرام منهم المحدث بدار الهجرة الشيخ محمد عابد السندى المدنى والشيخ
ابراهيم الباجورى والشيخ احمد الصعيدى المالكى والشيخ محمد بن احمد
الحليلى التميمى مفتى الحنفية فى الديار المصرية والشيخ محمد بن احمد بن
يوسف البهى المصرى والشيخ محمد صالح السباعى العدوى وقد ذكر الشيخ
القاوقجى مشائخه وما اجازوه من الكتب والتاليف فى ثبته المسمى
بمعدن اللآلى فى الاسانيد العوالى ـ وصورة اجازة شيخنا و
سيدنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله الشافعى دامت
بركاته ما نصه ـ بسم الله الرحمن الرحيم ـ احمدك اللهم
يا مجيب من دعاك وامّلك ـ ومجيز من قصدك وامّلك ـ واشكرك على
مزيد نعمك التى جعلت المزيد منها على شكرها اجازة ـ وتفضلك

على الطلبة العالم حتى يختم حقيقة السعادة وحصلت لكل منهم مجازه - وا صلى
واسلم امتثالاً لامرك يا على يا مسند على نبيك اعلى مرجع ومستند -
سيدنا محمد صاحب الشرايعة المطهرة - والسنة الواضحة المحفوظة النيرة
الواصلة الينا بالاسناد على وجوه وانواع من اجازة وكتابة وقراءة
ومناولة وسماع وعلى اله سفن النجاة والهدى - واصحابه نجوم الاهتداء والسنة
فى الاقتداء - وبعد فقد جمعنى الله تعالى بالاخ الفاضل ابى سعيد الشيخ
محمد عبد الهادى بن محمد عبد الكريم ابن الشيخ احمد سلمه الله تعالى
فالتمس منى ان اقتدى باشياخى واجيزه - ولو بعبارة وجيزه فقلت
فى نفسى لقد استسمنت ذا ورم - ونفخت فى غير ضرم - لكن حسن
ظنه حمله على هذا السؤال - فلزمت اجابته بمجرد الاشارة فضلاً عن
المقال - وبمقتضى ذلك قلت قد اجزت الاخ الفاضل المذكور عفا
الله لنا جميعا ان الاجور بجميع ما تجوز لى روايته - او تصح عنى
درايته من منقول ومعقول - وفروع واصول - بشرط ان يتثبت لما
يرويه - او ينقله او يحكيه - وان لا يقدم على شىء حتى يعلم حكم الله
فيه - وعند التوقف ان يراجع المشايخ المهرة - والكتب الصحيحة

محرره حسبما اجازني بذلك اشياخي العظام جمعنا الله واحبتنا بهم
في دار السلام ـ وهم كثيرون فمنهم شيخنا الشيخ عبد الحميد الداغستاني
الشرواني عن اشياخه كالشيخ ابراهيم الباجوري عن شيخيه الشيخ
محمد الفضالي والشيخ حسن القويسني الفضالي عن الشيخ عبد الله الشرقاوي والشيخ محمد الامير
الكبير وثبتاهما مشهوران والقويسني عن داود القلعاوي عن احمد
السحيمي عن عبد الله الشبراوي المتوفى سنة ١١٧٢ وثبته مشهور ويصل سند
كل من هؤلاء الى الشيخ عبد الله بن سالم البصري وثبته مشهور بل اخذ
الشبراوي عن البصري بلا واسطة وكالشيخ عبد القدوس عن شيخه القويسني
السابق وكالشيخ ابراهيم السقا وستاتي اشياخه ومن اشياخي
ايضا شيخنا الشيخ احمد الدمياطي مفتي الشافعية بمكة المعظمة ودفين
المدينة المنورة عن اشياخه كالشيخ القويسني والشيخ الباجوري
السابقين وكالشيخ عبد الغني الدمياطي الآتي ذكره على الاثر ومن
اشياخي ايضا شيخنا وشيخ شيخنا الشيخ عبد الغني الدمياطي عن
اشياخه ومنهم الشيخ الشرقاوي والشيخ الامير الكبير السابقان ومن
اشياخي ايضا شيخنا الشيخ احمد العدوي عن شيخيه الجمال الفضالي

السابق والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوی السابق ومن اشیاخی ایضا شیخنا الشیخ عبد الغنی الهندی النقشبندی دفین المدینة المنورة عن اشیاخه ومن اشیاخه الشیخ عابد السندی المدنی وثبته کبیر مشهور یسمی حصر الشارد ومن اشیاخی ایضا الشیخ مصطفی المبلط عن اشیاخه کالشیخ الشنوانی عـه صاحب حاشیة مختصر ابن ابی جمرة وثبته مشهور ومن اشیاخی واشیاخ اشیاخی ایضا الشیخ ابراهیم السقا عن اشیاخه کالشیخ ثعیلب عن شیخیه الشهاب الملوی والشهاب الجوهری وثبت کل منهما مشهور وکالشیخ الامیر الصغیر عن والده الامیر الکبیر وثبته مشهور کما تقدم وکالشیخ الفضالی عن الشرقاوی وثبته تقدم انه مشهور وکالشیخ القویسنی عن شیخه احمد جمعه البجیرمی الحافظ وثبته مشهور وکالشیخ محمد الجزائری عن عمه عن الشهاب الجوهری ومن اشیاخی ایضا الشیخ احمد منة الله عن الشیخ الامیر الکبیر وابنه الامیر الصغیر وعن الشیخ الشافعی الفیومی وعن الشیخ القویسنی والفضالی ومن اشیاخی الشیخ محمد القاوقجی الطرابلسی الشامی عن الشیخ عابد السندی وعن الشیخ الباجوری وعن الشیخ

عـه له مؤلفات منها حاشیة علی مختصر البخاری ١٢ عبد الهادی غفر له

محمد البصري قدس الله اسرارهم وافاض علينا انوارهم - واعلا اسانيدي في صحيح البخاري ما ارويه من طريق الختلاني وهو اعلى سند يوجد في الدنيا كما قاله الاشياخ فاني ارويه عن الشيخ احمد منة الله والشيخ عبد الغني الدهلوي عن الامير الكبير عن علي العربي السقا عن عبد الله البصري عن ابراهيم الكوراني عن ابن سعد الله اللاهوري عن محمد بن احمد النهروالي عن ابيه عن ابي الفتوح احمد الطاوسي عن بابا يوسف الهروي المعمر ثلاثمائة سنة عن محمد بن شاذبخت الفرغاني المعمر ح وارويه عن الامير بسند اعلا من هذا بدرجة والامير يرويه عن الشيخ علي الصعيدي العدوي عن محمد عقيلة المكي عن الشيخ حسن العجيمي عن الشيخ احمد العجل اليمني عن يحيى بن مكرم الطبري عن ابراهيم بن صدقة الدمشقي وغيره بروايتهم عن عبد الرحمن بن عبد الاول الفرغاني المعمر مائة واربعين سنة عن محمد بن شاذبخت الفرغاني ح وارويه بسند اعلا من هذا بدرجة عن الشيخ عبد الغني الهندي والشيخ محمد القاوقجي كلاهما يرويه عن الشيخ عابد المسندي عن صالح الفلاني عن محمد بن سنة الفلاني عن احمد بن محمد العجل عن احمد النهروالي

عن ابی الفتوح الطاوسی عن بابا یوسف الهروی عن محمد بن شاذ
بخت الفرغانی عن یحیی بن عمار الختلانی المعمر مائة وثلاثا واربعین سنة
عن محمد بن یوسف الفربری عن امیر المؤمنین فی الحدیث ابی
عبد الله محمد بن اسماعیل البخاری رضی الله عنه وعنهم اجمعین فبینی
وبین البخاری فی السند الاخیر احد عشر وفی الذی قبله اثنا عشر و
وفی الذی قبله ثلاثة عشر واعلا اسانید البخاری الثلاثیات واطولها
تسعة فبینی وبین النبی صلی الله علیه وسلم فی سند الشیخ عابد اربعة
عشر فی الثلاثیات وفی سند الامیر عن العدوی خمسة عشر وعن السقاط
ستة عشر.

قاله بفمه وامر برقمه الراجی من الله رضاه **محمد بن سلیمان**
حسب الله المکی الشافعی المدرس فی حرم مکة المعظمة عامله الله
برضوانه ووالدیه وذریته واشیاخه واحبته فی الیوم الحادی
والعشرین من جمادی الثانیة سنة ١٣٢٤ اربع وعشرین بعد الالف وثلاثمائة
من الهجرة النبویة علی صاحبها افضل الصلاة والسلام وآله واصحابه
الکرام والتابعین لهم باحسان الی یوم الدین والحمد لله رب العالمین

الشيخ السادس عشر

ومن مشائخنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل
عين العلم والدرايه ـ ينبوع الحلم والروايه ـ الحافظ
العلامه الحبر الفهامه فريد العصر محدث الدهر
مولانا واستاذنا المتقن الشيخ شعيب المالكي المغربي
المكي المدرس والامام بالمسجد الحرام نفع الله به الاقطار
والبلاد ونظم به خصائص السنة في كل مجمع وناد
حضرت ـ درسه في صحيح البخاري وسمعت املاءه في النحو من شرح
الفية ابن مالك وحصصا عديدة من مؤطاء امام دار الهجرة الامام
مالك كان يزدحم على درسه من الخواص والعوام وكان حافظ القرآن
والحديث كان يحفظ خمسين الف حديثا وما وجدت له نظيرا قط
فاقتبست من مشكوة فوائده وتحليت من عقود فرائده واستفدت
منه علما كثيرا فهو من اجل مشائخي في الحديث ـ وقد حدثني بالحديث
المسلسل بالاولية والمسلسل بيوم العيد والمسلسل بيوم عاشوراء
واضافني على الاسودين ولقمني واجازني بسائر مروياته باللفظ والكتابة
وهو اخذ عن كثير من المشائخ منهم الشيخ سليم ابن ابي فراج ابن سليم

البشری المصری عن الشیخ ابراهیم بن محمد الباجوری ومنهم الشیخ منة الله
عن الامیر ومنهم الشیخ عبد الله القدومی النابلسی وأروی عنه بلا
واسطة فانی اخذت عنه حین قدم مکة المکرمه قاصد الحج سنة ۱۳۲۴
اربع وعشرین بعد الف وثلثمائة من الهجرة النبویة وهو یروی عن
الشیخ حسن بن عمر الشطی عن الکزبری ومنهم الشیخ محمد بن ابراهیم السباعی
عن الشیخ محمد بن عبد الرحمن الفیلالی عن الشیخ ابی حفص الفاسی
عن محمد بن عبد القادر الفاسی عن ابی سالم العیاشی وهذه صورة

عـه والشیخ القدومی عنه بلا واسطة ۱۲ عبد الهادی۔

الاجازة التی کتبها لی مولانا الحافظ المحدث المتقن الشیخ شعیب المذکور متع الله المسلمین بطول حیاته امین

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی استخلص العلماء بعنایته من غیاهب الجهالات
وجعلهم امناء علی خلقه یقومون بحفظ شرایعه حتی یؤدوا الخلق
تلک الامانات۔ فهم مصابیح الارض وخلفاء الانبیاء۔ ویستغفر
لهم کل شیئ حتی الحیتان فی البحر ویحبهم من فی السماء۔ والصلوة والسلام
علی سید الاولین والاخرین وعلی اله واصحابه ما تعاقبت

سـه ولد سنة ۱۲۳۶ھ ومن تصانیفه الرحلة الحجازیه ۱۲ عبد الهادی غفر له۔

الايام والليالى - اما بعد فقد استجاز منى الحاج الابر الشيخ الابر
الناسك الازكى عبد الهادى بن عبد الكريم بعد ان
سمع منا دروسا فى مؤطا الامام مالك وحديث الرحمة المسلسل بالاولية
والمسلسل بيوم العيد واول الصحيح للامام البخارى وشيئا من الفية
ابن مالك فاجزته بكل ما سمعه منى بل اجزته اجازة عامة فى كل ما
يجوز عنى روايته من معقول ومنقول - وفروع واصول - كما اجازنا
بذلك مشائخنا الكرام - ائمة الهدى ومصابيح الظلام - من المشارقة
والمغاربة فمن المشارقة الشيخ سليم البشرى عن الشيخ منة الله عن
الشيخ الامير الصغير عن والده العلامة الامير الكبير الى اخر ما ذكره
فى ثبته ومنهم الشيخ عبد الله القدومى النابلسى عن الشيخ حسن بن
عمر الشطى عن الشيخ الكزبرى الخ ومن المغاربة الشيخ محمد بن ابراهيم
السباعى عن الشيخ محمد بن عبد الرحمن الفيلالى الدمشقى [۱۲] عن الشيخ ابى حفص
الفاسى عن محمد بن عبد القادر الفاسى عن ابى سالم العياشى الى
اخر ما ذكر فى ثبته - واوصى المجاز المذكور بتقوى الله فى السر والعلانية
وان يسهم لى من دعواته فى خلواته وجلواته وصلى الله على سيدنا محمد

ه ... الشيخ عبد الرحمن ابن محمد
... الشيخ القدومى
... كزبرى و الشيخ عبد الرحمن
... عن الشيخ عبد الرحمن
... كزبرى بلا واسطه [۱۲]
... عبد الهادى

وآله- وحرر في العشرين من شوال الابرك عام اربعة وعشرين و

ثلثمائة والف

شعيب بن عبد الرحمن المغربي المدرس بالحرم الشريف المكي

شعيب بن عبد الرحمن ١٣١٨

الشيخ السالم

ومن مشايخنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل الجامع بين شرفي العلم والنسب السيد سالم بن عيدروس

البار الشافعي مذهبا والعلوي طريقة وقد حسّن ظنّه فيّ

فسمع مني واسمعني وولدي محمدا عبد المجيب اصلح الله حاله واحسن

مآله الحديث المسلسل بالاولية في العشرين من الجمادى الاخرى

سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة بعد الالف واستجازني واجازني بكل

ما يجوز له روايته واعطاني الاجازة وهي بخط ابنه- وهو اخذ

عن العلامة السيد عمر بن احمد بن عبد الله ابن عيدروس البار

عن والده السيد احمد واخذ عن الشيخ العلامة السيد احمد بن

زيني دحلان واخذ عن السيد علي طاهر المدني وعن الشيخ فالح

وكذلك اجاز لولدي محمد عبد المجيب ومحمد عبد الرقيب اسعدهما الله تعالى في الدارين و

رزقهما علما نافعا وفهما كاملا- وكان رحمه الله تعالى خليقا متواضعا زاهدا في الدنيا

راغبا في الآخرة ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له-

المدنى وعن العلامة السيد محمد ابى النصر الخطيب بن السيد عبد القادر الخطيب ابن السيد صالح الخطيب الحسنى الجيلانى الشافعى خطيب الجامع الاموى بدمشق الشام وهو اخذ عن كثيرين منهم والده السيد عبد القادر المتوفى سنة ١٢٨٨ عن والده السيد صالح المتوفى سنة ١٢٥٧ عن ابيه السيد عبد الرحيم المتوفى سنة ١١٩١ عن الشيخ سعيد سنبل واخذ السيد صالح عن الشيخ محمد طاهر سنبل واخذ ايضا عن الشيخ خليل الخشه عن الشيخ محمد خليل الكاملى واخذ ايضا عن الشيخ محمد بن يوسف الشمسى الشيخ سعيد الحلبى والشيخ الفضالى وتلميذه الباجورى واخذ ايضا عن الشيخ محمد بن مصطفى الرحمتى عن والده واخذ ايضا عن الشيخ عبد القادر الميدانى عن الكاملى ومنهم الشيخ محمد العزب الدمياطى المدنى والسيد اسماعيل البرزنجى والسيد زين العابدين جمل الليل والشيخ عبد الرحمن الكزبرى والشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ السقا والشيخ محمد الدمنهورى ومنهم الشيخ احمد بن سليمان الاحمدى النقشبندى الخالدى الاكبرى الروادى عن العلامة السيد محمد امين عابدين ومنهم الشيخ احمد الحجار المعروف لبشنون عن الشيخ خليل الخشه والشيخ سعيد الحلبى ومنهم الشيخ عمر افندى الغزى ابن عبد الرحمن افندى الغزى

العامري المتوفي سنة ١٣... عن الشيخ عبد القادر النابلسي عن جده اب ابيه عن
عبد الغني النابلسي **ومنهم** العلامة السيد محمد بن حسين الكتبي المكي
عن محشي الدر العلامة السيد احمد الطحطاوي **ومنهم** الشيخ احمد
الدهان والشيخ يوسف الغزي والشيخ حسين الدجاني مفتي يافا
والشيخ احمد التمرتاشي والشيخ حامد العطار والشيخ عبد الله بن
الشيخ سعيد الحلبي **ومنهم** والدته الشيخة فاطمة بنت الشيخ الخليل
الخُشة المعمرة مائة وسبع سنة عن والدها الشيخ الخليل الخُشة **ومنهم**
جده السيد صالح وقد اجازه وعمره ثلاث سنين. **واخذ شيخنا** ايضا
عن السيد محمد بن عبد الكبير الكتاني واخيه السيد محمد عبد الحي وهما
عن والدهما السيد عبد الكبير المذكور عن الشيخ عبد الغني المدني
وعن الشيخ ابراهيم السقا. **وهذه صورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي اوصل من اليه استند. واجاز الى مطلوبه من عليه
اعتمد. والصلاة والسلام على من منه المدد. سيدنا ومولانا وحبيبنا
وقرة اعيننا محمد. الواسطة العظمى لديه. وعلى آله المنتسبين اليه.
الآخذين بالحظ الاوفر بما اتى عن الله وعن اكرم الخلق عليه. عن

الصحابة والتابعين - ومن اقتفى اثرهم من العلماء العاملين اما بعد فقد
طلب منى الحديث المسلسل بالاولية الشيخ العلامة ابو سعيد محمد
المدعو بعبيد الهادى المدراسى الحيدرآبادى له ولولده محمد عبد
المجيب سلمهما الله تعالى فحدثتهما بذلك امتثالا لقول النبى صلى الله
عليه وسلم المرء مع من احب واحب الخلق الى الله انفعهم لعياله وان لم اكن
اهلا لما ذكر - ولكن للصحبة والاحاديث التى يرحل اليها - وارويه
عن جملة مشائخ منهم السيد على ظاهر المدنى كما هو فى ثبته ومنهم
الشيخ فالح الحجازى المدنى كما هو فى ثبته - ومنهم الشيخ عبد الرحمن
سراج مفتى الاحناف بمكة ومنهم السيد عمر بن احمد لبار عن والده عن
مشائخه ومنهم الشيخ اسماعيل بن محمد نواب عن السيد الشريف
محمد ناصر عن مشائخه ومنهم الشيخ ابو النصر الشامى ومنهم السيد
محمد بن عبد الكبير الكتانى واخوه السيد محمد عبد الحى عن مشائخهم
كما هو مذكور فى ثبتهم - واجيزهما ايضا فى الحديث والتصوف
والتفسير وغير ذلك من العلوم النافعة عن سيدى وشيخى مفتى
مكة العلامة سيدى احمد بن زين دحلان كما اجازنى

بشرطه المعتبر عند اهله وهو التثبت في العلم وعن سيدي مفتي مكة السيد
احمد بن عبد الله الميرغني الحنفي وفي الاوراد والاذكار والتصوف
خصوصا احياء علوم الدين والطريقة العلوية ـ اجيزهما بما ذكر
عن سيدي وشيخي واستاذي الحبيب فضل بن علوي بن سهل مولى الدويله
وعن سيدي وشيخي الحبيب عبد الله بن محمد الحبشي وعن سيدي
عمر بن حسن الحداد وعن سيدي العلامة السيد عيدروس بن
حسن العيدروس وغيرهم فهما مجازان في الاذكار والاوراد
كما هو منقول في سيرهم وطريقتهم ولا ينساني من صالح دعواتهما في
خلواتهما وجلواتهما واوصيهما ايضا بما اوصى به الله انبياءه و
اولياءه وكافة عباده المؤمنين وهي تقوى الله في السر والعلن وهي
له ولاولاده ومن يحبه ممن له اسوة وقدوة ـ وآخر دعوانا ان
الحمد لله رب العالمين اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد ـ قاله
بفمه وامر برقمه راجي العفو من ربه وشفاعة جده المختار
سالم بن عيدروس البار العلوي طريقة الشافعي مذهبا
كان ذلك في بلد الله الحرام بجبل كعبة في شهر رجب سنة ١٣٢٢

الشيخ الثامن

ومن مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل المجتهد الكامل
الشيخ محمد سعيد بن عبد الله القعقاعي القرشي الأزدي
المدرس بالمسجد الحرام ادام الله افاضاته سمعت
منه الحديث الاولية الحقيقية بالمشافهة وهو يرويه كذلك عن
الشيخ جمال الحنفي عن الشيخ عبد الله سراج عن الشيخ عمر بن عبد الكريم
العطار بسنده واجازني وولدي بمروياته كلها واذن لي في اجازة
من شئت وذلك في الثامن من رجب سنة الف وثلثمائة واربعة وعشرين
وهو اخذ عن الشيخ السيد عبد الله بن محمد كوشك المكي السابق

كوچك

ذكره واخذ عن الشيخ علي بن احمد حبيش الرهبيني الشافعي عن
الشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ مصطفى المبلط والشيخ ابراهيم السقا
والشيخ محمد الدمنهوري الازهري واخذ عن الشيخ محمد سعيد
المعروف بقاضي المخا عن مفتي زبيد السيد سليمان بن محمد ابن
العلامة السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل
الزبيدي عن ابيه السيد محمد عن جده باسانيده وقد سبق ذكرهم
وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين

والصلوة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا وسندنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين وعلى التابعين وتابعيهم باحسان الى يوم الدين **اما بعد** فقد حضر عندى وسمع منى وتلقى عنى اخونا **الفاضل عبد الهادى وابنه عبد المجيب سلمهما الله تعالى** ونفع بهما وطلبا منى ان اجيزهما بما قرأ وسمع خصوصا وبجميع مروياتى عموما فاجبتهما واجزتهما بجميع ما تجوز لى روايته وتصح لى درايته من تفسير وحديث وفقه واصول ونحو وصرف ومعانى وبيان وزهد وتصوف وبجميع كتب المعقول والمنقول حسبما رويته ما بين قرأة وسماع واجازة عن المشائخ الاجلاء الاعلام النبلاء الكرام منهم الشيخ العلامة والقدوة الفهامة مولانا السيد عبد الله بن محمد كوشك المكى الحنفى الامام بالمسجد الحرام والعلامة الفهامة الشيخ محمد سعيد المعروف بقاضى المخا والعلامة الاستاذ على بن احمد حُبيش التوهبينى الشافعى وغيرهم رحمهم الله تعالى ونفعنا بعلومهم يروى **الاول** عن الشيخ عابد السندى المدنى وغيره باسانيده المذكورة فى ثبته المسمى بحصر الشارد ح

ويروى الثاني عن مفتي زبيد السيد سليمان بن محمد بن العلامة الفهامة
المسند السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل الزبيدي
بروايته عن ابيه عن جده باسانيده المذكورة في كتابه النفس اليماني
وفي ثبت جده السيد يحيى وغيرهما ح ويروى الثالث عن البرهان
ابراهيم السقا الازهري والبرهان الباجوري والشمس الدمنهوري
وغيرهم واسانيدهم معلومة مشهورة بين العلماء الاخيار اشتهار
الشمس في رابعة النهار اجزت المذكورين برواية جميعها عني
اجازة عامة مطلقة تامة بالشرط المعتبر عند اهل الحديث والاثر
واوصيهما بما اوصي به نفسي من ملازمة التقوى في السر والنجوى
وان لا ينساني ومشايخي من صالح دعواتهما في خلواتهما وجلواتهما
بحسن الختام والفوز برضى الملك العلام وصلى الله وسلم على خاتم
الانبياء والمرسلين وعلى ال كل منهم وصحبهم اجمعين والحمد لله رب العالمين
املاه بفمه وامر برقمه المفتقر الى رحمة ربه القريب المجيب محمد سعيد
اديب بن المرحوم عبد الله اديب المكي الحنفي خادم العلم بالمسجد الحرام

القريب المفتقر الى ربه محمد سعيد اديب ١٣٢١

٩ الشيخ التاسع

وممن اجازني باللفظ والكتابة من مشائخنا المكيين

مولانا الفاضل الورع الارشد الشيخ اسعد ابن العلامة

المرحوم العارف الشيخ احمد الدهان الحنفي دامت بركاته

عـ٥ سمعت منه الحديث الاولية واجازني بسائر مروياته مرتين كما اجازه

بذلك شيخه الشيخ محمد ابو النصر بن السيد عبد القادر بن السيد صالح بن

السيد عبد الرحيم الخطيب الجيلي الحسني الدمشقي الشافعي عن والده

السيد عبد القادر عن جده لامه الشيخ خليل الكشر عن الشيخ محمد خليل

الكاملي عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلوني عن مشائخه الاعلام

عـ٥ ١٣ رمضان ١٣٢٣ يوم الاربعاء ٢١ اپريل

واخذ شيخنا اسعد الدهان عن العلامة الشيخ حسين الجسر

الطرابلسي عن العلامة الفاضل السيد علاء الدين عابدين عن

والده خاتمة المحققين السيد محمد امين عابدين مؤلف رد المحتار حاشية

الدر المختار عن مشائخه الاعيان **منهم** العلامة خاتمة المحدثين الشيخ

محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبري **ومنهم** الشيخ الهمام والمسند الامام

العلامة احمد بن عبيد الله العطار **ومنهم** الامامان العلامتان الشيخ

له الجسر هو المشهور بهذا اللفظ كما هو المذكور في صورة اجازته في ١٢ عيد

ابراهيم النابلسي وشقيقه الشيخ عبد القادر النابلسي وهما يرويان
عن جدهما الشيخ عبد الغني النابلسي **ومنهم** العلامة الشيخ محمد
سعيد الحموي وهو اخذ عن الشيخ احمد الملوي والشيخ محمد الحنفي والشيخ
احمد الجوهري والشيخ ابي الطيب المغربي المدني والشيخ عبد الرحمن
العيدروس وعن الشيخ علي افندي بن صادق بن محمد بن ابراهيم
الداغستاني المتوفى سنة ١١٩٩ وهو اخذ عن الشيخ محمود بن عبد الله الانطاكي
عن الشيخ محمد بن علي الكاملي عن الشيخ خير الدين الرملي واخذ
الشيخ علي افندي ايضا عن الشيخ عبد الكريم الآمدي والشيخ ايوب
الداغستاني ثم رحل الى الحجاز وجاور مدة واخذ عن الشيخ محمد حياة
السندي عن الشيخ عبد الله البصري واخذ الشيخ محمد سعيد الحموي عن
الشيخ محمد التافلاتي المغربي الآتي ذكره وعن حسن الحموي بن كليهم
مصغرا والشيخ منصور الحلبي الخلوتي والشيخ صالح الجينيني **ومنهم**
العلامة الشيخ الامير الكبير والشيخ صالح الفلاني المدني **ومنهم**
العلامة الفقيه الشيخ هبة الله البعلي شارح الاشباه والنظائر
وهو عن الشيخ صالح الجينيني **ومنهم** الامام الكامل والهمام الفاضل

العلامة الشيخ ابو الفضل محمد شاكر بن علي بن سعد بن علي بن سالم العمري
الحنفي الشهير والده بالعقاد المتوفى سنة ١٢٢٢ قال الشيخ ابن عابدين رحمه الله
تعالى في ثبته لازمته مدة مديدة - وخدمته اياما سعيدة - وقرأت
عليه كتبا عديدة - ورسائل مفيدة - وكان احفى بي من الوالد على الولد
واراني اكراما لم اره قط من احد - وبذل جهده في نفعي واسدا لي
ما اشكره ليس في وسعي - وادناني منه دون غيري - وصار اولى
مني بامري - فجزاه الله تعالى عني كل خير - ووقاه كل اسى وضير
واحسن الله تعالى اليه وكثر خيره - وجعل في اعلى الفراديس مقامه
ومقره - وبارك للمسلمين في حياته - وفي ايامه السعيدة واوقاته
وجعلني لا اخرج يوما عن امتثال امره - وادام لساني رطبا
بثنائه وطيب ذكره - وبالدعاء له عقيب الصلوات - وفي
الاماكن المطهرات والاوقات الفاضلات - وقال في موضع آخر في
ترجمته هو الشيخ الامام الاوحد - والفاضل الهمام الامجد -
فريد العصر - ويتيمة الدهر - من انتهت اليه الرياسة في العلوم
وصار المرجع فيهما من منطوق ومفهوم - سليل السادة الامجاد

وملحق الاحفاد بالاجداد - المحقق المدقق مولانا وشيخنا المرحوم السيد
محمد شاكر بن علي بن سعد بن علي بن سالم العمري الشهير والده بالعقاد
وبابن مقدم سعد الحنفي الدمشقي الخلوتي يتصل نسبه بسيدنا عمر بن
الخطاب رضي الله تعالى عنه الى ان قال والحاصل انه كان من افراد
عصره - وبركة اهل مصره - وقد من الله تعالى علي بخدمته سبع سنين
وقرأت عليه كتبا عديدة وكان يحبني حبا شديدا - ويكرمني اكراما
مزيدا - واستم لي مرارا اني اعز عليه من اولاده - وقصد مرة ان
يزوجني بنته فما قدر الله ذلك لامتناع والدي خوفا على ان
اغضبتها يوما ان اقع في غضبه مما لا تخلو عنه الجبلة الانسانية وكان
قائما باموري ومهماتي فجزاه الله تعالى عني خير الجزاء وجمعني واياه
تحت ظل عرشه يوم لا ظل الا ظله وجعل قبره روضة من رياض الجنة
آمين انتهى وهو اخذ عن مشائخ اجلة كثيرين - منهم العلامة الامام
الشيخ عبد الرحمن بن محمد بن زين الدين الدمشقي الشافعي الشهير
بالكزبري المتوفى سنة ١٢٨٥ ومنهم ابنه العلامة محدث زمانه - وفريد عصره
واوانه - بركة اهل الشام - وعمدة السادة الاعلام - الشيخ محمد بن

عبد الرحمن الكزبري المتوفى سنة ١٢٢١ لازمه مدة تقرب خمسين عاما وقرأ عليه كتبا عديدة ومنهم الشيخ الامام فقيه زمانه ووحيد اوانه المنلا علي بن محمد بن سالم التركماني الحنفي امين فتوى بدمشق الشام المتوفى سنة ١١٨٢ وهو اخذ عن الشيخ عبد الغني النابلسي وعن الشيخ محمد عقيلة الحنفي المكي وعن الشيخ صالح الجينيني وهو عن والده الشيخ ابراهيم عن العلامة الشيخ خير الدين ومنهم الشيخ احمد بن عبد الله بن احمد البعلي مفتي الحنابلة في دمشق المتوفى سنة ١١٨٩ وهو اخذ عن الشيخ محمد ابي المواهب في سنة ١١٢٥ وعن حفيده بعد وفاته الشيخ محمد المواهبي وعن الشيخ عبد القادر التغلبي وعن الشيخ عواد الكوري وعن الشيخ مصطفى اللبدي وعن الشيخ اسماعيل العجلوني وهؤلاء المشائخ كلهم اخذوا عن الشيخ ابي المواهب المذكور واخذ الشيخ احمد البعلي ايضا عن الشيخ عبد الغني النابلسي والشيخ محمد الكاملي وولده الشيخ عبد السلام وغيرهم ومنهم العلامة الشيخ المعمر علي بن محمد ابن علي بن سليم الشافعي الدمشقي الصالحي الشهير بالسليمي المتوفى سنة ١٢٠٠ وهو اخذ عن علماء معتبرين وجهابذة متفننين كالاستاذ الشهير والعارف

ای بعد وفاة الشيخ محمد ابي المواهب ١٢ سنة الشيخ محمد بن عبد الرحمن حفيده ١٢ عبد الهادي غفر له

الكبير سيدى عبد الغنى النابلسى وولده الشيخ اسماعيل والشيخ
محمد بن عقيلة والشيخ احمد المقدسى وغيرهم ومنهم الشيخ العلامة ابرهيم
ابن خليل بن ابراهيم الغزى الشهير بالصايحانى المتوفى سنة ١١٩٧ وهو اخذ عن
الشيخ سليمان المنصورى الآخذ عن الشيخ عبد الحى عن الشرنبلالى
واخذ ايضا عن الشيخ محمد ابى السعود محشى مسكين الآخذ
عن ابيه وهو عن الشيخ شاهين عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن
الشيخ حسن المقدسى الآخذ عن الاسقاطى عن الشيخ عبد الحى
عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن الشيخ حسن الجبرتى الحنفى والشيخ
عمر الطحلاوى المالكى ومنهم الشيخ الامام الحبر الهمام الشيخ مصطفى
ابن احمد بن محمد بن سلامة المعروف باللقيمى الدمياطى ثم الدمشقى
المتوفى سنة ١١٧٨ وهو اخذ عن جده لامه العلامة محمد بن محمد البديرى الدمياطى
الشهير بابن الميت وارتحل لدمشق وتوطنها وللحجاز ومصر والقدس
واخذ عن الشيخ عبد الله البصرى والشيخ محمد الوليدى والشيخ محمد
ابن الطيب المغربى واحمد بن عبد الفتاح الملوى ومحمد بن سالم الحفنى
والعماد اسماعيل العجلونى واخذ عن سيدى عبد الغنى النابلسى

وسيدى مصطفى البكرى الصديقى وغيرهم ومنهم الشيخ الامام العلامة
محمد بن احمد بن محمد بن خير الله البخارى الاصل والشهرة الحنفى
الاثرى المحدث نزيل بلدة نابلس المتوفى سنة ١٢ وهو اخذ عن جماعة
معتبرين منهم الشريف الفاضل حسن بن عبد الرحمن عيديد العلوى
نزيل ثغر مخا الآخذ عن الشيخ حسن العجيمى وعبد الله بن سالم البصرى
ومنهم الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجى عن الشيخ ابراهيم الكورانى
ومنهم السيد المحدث نفيس الدين ابو الربيع سليمان بن يحيى بن عمر
الاهدل الحسنى الزبيدى ومنهم الشيخ محمد جمال الدين بن محمد
الواسطى الزبيدى الحنفى والامام المسند المعمر الشمس محمد بن عبد
ربه المليكى المالكى القاهرى الشهير بابن الست والمسند المعمر عفيف الدين عبد الله بن
موسى الحريرى الشافعى المحلى والشمس محمد بن محمد الباقانى الشافعى النابلسى وغيرهم
ومن مشائخ العلامة محمد شاكر الفقيه الفاضل المعمر السيد منصور بن
مصطفى السرميني الحسنى الحلبى الخلوتى النقشبندى الحنفى المتوفى سنة ١٢٠ و
هو اخذ عن الشيخ احمد الملوى والعارف محمد الحفنى وعن الشيخ محمد
حيات السندى نزيل المدينة المنورة وغيرهم ومنهم العلامة

شيخ الاسلام حافظ اسماعيل بن محمد بن محمد القسطنطيني الحنفي الشهير بتاب
زاده المتوفى سنة ١٢٠ ومن اجل مشائخه الشيخ محمد بن حسن بن همات الحنفي
الشامي والشيخ عمر بن احمد باعلوي السقاف ابن بنت الشيخ عبد الله
ابن سالم البصري وهما يرويان عن الشيخ عبد الله البصري ومنهم العلامة
الشيخ ابراهيم بن مصطفى بن ابراهيم الحلبي المتوفى سنة ١١٩٠ وهو اخذ عن
السيد علي ابن مصطفى بن حسن السيواسي الحنفي الضرير المصري وعن
الشيخ محمد ابي المواهب الحنبلي وعن الملا الياس الكوراني عن الشيخ
عبد الغني النابلسي وعن الشيخ احمد الغزي وتوجه الى الحج فاخذ
عن الجمال عبد الله ابن سالم البصري المكي والشيخ ابي طاهر بن
ابراهيم الكوراني المدني والشيخ محمد حيات السندي واخذ
في مصر عن الشيخ موسى الحنفي والشيخ سليمان المنصوري مفتي الحنفية
وعن الشيخ سالم النفراوي والشهاب احمد الملوي وغيرهم ومنهم العلامة
الشيخ عطية بن عطية البرهاني الشافعي المصري الاجهوري البصير
المتوفى سنة ١١٩٠ كان علامة فقيها متبحرا في العلوم قيل انه كان يحضر في
درسه ما ينوف خمسمائة طالب وله مؤلفات نافعة منها

حاشية عظيمة على تفسير الجلالين وحاشية على مختصر السنوسي في المنطق و
حاشية على شرح الفية العراقي في مصطلح الحديث لشيخ الاسلام وحاشية
على شرح السلم للملوي وهو اخذ عن الشهاب احمد الملوي والسيد علي
الضرير السيواسي وعن الشمس محمد بن احمد حجازي العشماوي عن
ابي العز العجمي وغيرهم ومنهم الامام العلامة والاوحد الفهامة خاتمة
المحققين الشيخ محمد بن احمد بن سالم بن سليمان السفاريني النابلسي
الحنبلي المتوفي سنة ١١٨٨ وهو اخذ عن العارف الشيخ عبد الغني النابلسي والشمس
محمد بن عبد الرحمن الغزي والشيخ عبد الرحمن المجلد الحنفي والشيخ مصطفى
ابن مصطفى السواري وغيرهم وله مؤلفات كثيرة منها شرح ثلاثيات
مسند الامام احمد في مجلد ضخم المسمى بنفثات صدر المكمد لشرح ثلاثيات
المسند وكشف اللثام بشرح عمدة الاحكام مجلدان ومختصر موضوعات ابن
الجوزي في مجلد ضخم ومعارج الانوار في سيرة النبي المختار شرح نونية
الصرصري مجلدان وتحبير الوفا بسيرة المصطفى صلى الله عليه وسلم مجلد ضخم
والبحور الزاخرة في علوم الاخرة ونتائج الافكار لشرح سيد الاستغفار
والجواب المحرر في الكشف عن حال الخضر والاسكندر والدر المنظم في

هو شيخ الاسلام ١٢ عبد

مؤلفات الشيخ مصطفى

فضل شهر المحرم وقرع[١٠] السياط في قمع اهل اللواط والتحقيق[١١] في بطلان

التلفيق وبغية[١٢] النساك في فضل السواك ورسالة[١٣] في بيان الثلاث

وسبعين فرقة والكلام عليها واللمعة[١٤] في فضائل وخصائص يوم الجمعة

وله مؤلفات[١] غير ذلك ومنهم العلامة الشيخ محمد بن محمد التافلاتي

المغربي المالكي ثم الحنفي مفتي القدس الشريف المتوفي[سنة ١٢٠٩] وكان عجيبا

في الذكاء والفهم وسرعة التاليف والنظم قال العلامة محمد ابن

عابدين في ثبته حتى اخبرني سيدي انه مرة ضاف في حلب عند

تلميذه العلامة الشيخ محمد العقاد فقلق ولم ينم تلك الليلة فجعل يدور

في صحن الدار فوائة الجارية فاخبرت سيدها بذلك فسأله فقال له قلقت

في هذه الليلة فنظمت عقود العهود في ستمائة بيت وانه قلب الفية

ابن مالك وجعلها مدحا في سيدي العارف السيد مصطفى البكري

في يوم وليلة وله تاليف كثيرة ناهزت الثمانين منها كتاب في الفقه

---

[١] منها القول العلي في شرح اثر امير المؤمنين علي رضي الله عنه وشرح منظومة الكبائر الواقعة في الاقناع ونظم الخصائص الواقعة فيه ايضا والمنح الغرامية في شرح منظومة ابن فرح اللامية ولوائح الافكار السنية في شرح منظومة الامام الحافظ ابي بكر بن ابي داود الحائية مجلد وغير ذلك وقد مر ذكره في بيان سند شيخنا الشيخ الحبيب حسين الحبشي رحمه الله تعالى ١٢

عبد الهادي غفر الله له آمين

سماه منهج النعمان من مذهب النعمان نحو عشرين كراسا الف في تسعة وثلاثين يوما في اسلامبول واخذ العلوم عن مشائخ معتبرين كالشهاب احمد الملوي والشهاب احمد الجوهري والعارف محمد الحفني والشيخ عمر الطحلاوي المالكي وهذه صورة الاجازة التي اجاز للشيخ محمد شاكر نظما بسم الله الرحمن الرحيم ـ

سأحمد رب العرش حمد مبادر ... واشكره شكرا جميل المآثر
واهدي صلوة مع سلام مؤبد ... لاحمدنا المحمود شمس المظاهر
وآل وصحب ما تواتر عنهم ... حديث صحيح بين اهل المحابر
وبعد فعلم الدين اجمل مقتنى ... واحسن مكسوب لاهل البصائر
ولاسيما علم الحديث فانه ... محط رحال الراسخين الافاخر
ولازالت الاعلام تسعى بهمة ... الى نيله كي يغنموا للمفاخر
وكان النجيب البهنسي محمد ... لبيب الحجا قد لقبوه بشاكر
له همة حسناء في نيل رفعة ... وتحصيل علم الدين منهاج فاخر
وجاء لدينا كي يجوز اجازة ... بمروينا في كل باد وحاضر
وما كنت اهلا للاجازة انما ... اذا قل طل تام وبل لناظر

اجازة العلامة محمد الدنانازي للعلامة الشيخ محمد شاكر شيخ العلامة محمد امين عابدين نظما

واشهد ربي قد اجزت بما لنا	روايته من كابر بعد كابر
ومالي من نثر ونظم وان يكن	كلا شيئي بالشرط البهي لباصر
وارجو دعاء منه على تنالني	عناية لطف بين اهل المخابر
والى الفقير التافلاتي محمد	سنا حمد رب العرش حمد مبادر

في ٢ شعبان سنة ١١٧٥ انتهى

مشائخ الشيخ محمد شاكر

ومن مشائخ العلامة محمد شاكر - الشيخ محمد بن سليمان الكردي المدني الشافعي والسيد عبد الرحمن بن مصطفى العيدروس والشيخ محمد ابن محمد بن عبد الله المغربي المدني المالكي والشيخ ابو الحسن بن محمد صادق السندي الصغير المدني والشيخ عبد الرحمن بن محمد المفتي الحنفي المكي والشيخ شهاب الدين احمد الملوي والشهاب احمد بن عبد الكريم الخالدي الشهير بالجوهري والشيخ محمد بن سالم الحفناوي وكتب الشيخ محمد شاكر للشيخ محمد امين عابدين اجازتين احداهما نظم والاخرى نثر - وصورة النظم بسم الله الرحمن الرحيم -

اجازة الشيخ محمد شاكر للعلامة محمد امين عابدين نظما

الحمد لله المجيد الهادي	حمدا ابديا جل عن نفاد
ثم صلوة مع سلام ابدا	على النبي المصطفى محمد

وآله وصحبه الكرام … أولي التقى والفضل والإنعام
وبعد فاعلم أيها المهذب … بأن علم الدين أصل طيب
لا سيما علم الحديث والأثر … وفقه نعمان الإمام المعتبر
وكان ممن جد في ذا الشان … السيد المفضال ذو الإتقان
محمد أمين ابن عمرا … من جده بعابدين اشتهرا
لازمني في مدة مديده … قراءة لكتب عديده
ما بين فقه وحديث شافي … وعلم نحو وبيان صافي
ومنطق وعلم آداب جلا … وضع عروض والقوافي قد تلا
ثم ابتغى مني أن أجيزه … وأن أبين في الورى بريزه
هذا وإني لست من فرسانها … ولا من الحائم في ميدانها
لكنما التشبيه بالكرام … أهل التقى والسادة الأعلام
طريقة مسلوكة مندوبه … وبغية محموده مرغوبه
هذا وإني قد أجزته بما … أرويه حقا عن فحول العلما
من الصحيحين وما في السنن … ومسند النعمان ذي القدر السني
عن شيخنا العلامة المعروف … بالكزبري محمد الموصوف

عن شيخه والده الامام	عن شيخه قطب الورى الهمام
عبد الغني العارف النابلسي	حاوي المعالي والمقام القدسي
عن نجم افق الشام عن بدر السما	عن شيخ الاسلام رئيس العلما
عن خاتم الحفاظ ذاك ابن حجر	اعني الامام المغني والمعتبر
بالسند المتصل المختار	الى النبي الهاشمي المختار
كذاك بالفقه العظيم الشان	فقه الامام الاعظم النعمان
ارويه عن شيخي امين الفتوى	منلا علي الحاوي الهدى والتقوى
عن شيخه عبد الغني النابلسي	ذي الرتبة العليا فقيه النفس
عن شيخه والده اسماعيلا	العادم النظير والمثيلا
عن شيخه العلامة الاجل	شرنبلالي امام الكل
بالسند المتصل البيان	الى الامام الاعظم النعمان
وانني اوصيه بالاخلاص	وبالدعاء لي بالاخلاص
من آفة الريا وقصد السمعة	فانها مطفئة للشمعة
وانني محمد الملقب	بشاكر بين الورى نتسب
ابن علي بن سعد بن علي	السالمي الحنبلي العمري

وحين اتمامى القوانى كالدرر		نادميث ارخ جلالا يمن ظهر ١٢١٧ه	

فى صفر سنة ١٢١٧ه وختمه مكتوب فيه عبده شاكر

صورة الاجازة

وصورة الاجازة النثرية فى مسلسلات ابن عقيلة قوله بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذى انار بسلسلة مشكوة انوار جماله الكائنات وعمت
مسلسلات رحمته جميع افراد الموجودات والصلوة والسلام على
من هو الواسطة العظمى فى وصل كل منقطع بامدادات الربانيات
وعلى اله واصحابه اولى المآثر الفاخرات صلوة وسلاما دائمين
بدوام الارض والسماوات ما كان الاسناد للرجال اقوى
من الانساب الجليات ـ اما بعد فقد سمع منى ولدى القلب الزكى
الالمعى والحافظ اللوذعى المستمسك بالعروة الوثقى من الدين
السيد محمد عابدين جميع هذه المسلسلات بصفات تسلسلها
حسب الامكان فصافحته وشابكته وقرأت عليه سورة الصف
وهو ليسمع واضفته على الاسودين ولقنته الذكر والبسته الخرقة
وناولته السبحة وعددت فى يده وغير ذلك مما امكن واذنت له
ان يرويها عنى بحق روايتى لها عن الشيخ الامام المحدث

البحر الذي بجواهر الآثار والاسناد هو الحري سيدي الشيخ محمد
الكزبري متعني الله تعالى والمسلمين بطول حياته واعاد علي وعليهم
من صالح دعواته بحق روايته لها عن والده المرحوم المسند
الجامع الشيخ عبد الرحمن الكزبري بحق روايته لها عن مؤلفها الشيخ
الامام المسند المحدث الشيخ محمد عقيلة امدنا الله تعالى بامداداته
ووالى علينا جميع هباته واذنت له ان يروي عني ايضا كل
ما يجوز لي روايته عن شيوخي الاعلام - بلغهم الله الجنة دار
المقام - وحشرنا في زمرتهم تحت لواء المظلل بالغمام - عليه افضل
الصلوة واتم السلام - واوصيه بتقوى الله تعالى في سره وعلانيته
والقيام على محافظة شريعته - وارجوه دوام تذكري ومن ينتمي
الي واحبائي بالدعوات الصالحة على الدوام - لا سيما بالعفو
والعافية وحسن الختام - نعم الامر كما ذكر

الفقير محمد شاكر بن علي العقاد عفي عنه

يقول الجامع المسكين ومن حسن الاتفاق ان شيخي اسعد الدهان
ايضا كتب لي الاجازتين كما كتب الاجازتين الشيخ العلامة محمد شاكر

للعلامة محمد عابدين رحمهم الله تعالى - **وهذه صورة الاجازة**
الاولى التي كتبها لي شيخنا العلامة الشيخ اسعد الدهان
دام مجده بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة
والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين و
بعد فقد وصل الى **مولاي العالم العامل الشيخ ابو سعيد محمد**
عبد الهادي ابن الشيخ عبد الكريم المدراسي الحيدرآبادي
وطلب مني ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية وغير ذلك من
مطلوبه واني اجزت العلامة المذكور بعد ان اسمعته الحديث
الاولية - واني سمعته عن سيدي العلامة السيد محمد ابي
النصر ابن العلامة السيد عبد القادر ابن السيد صالح ابن السيد
عبد الرحيم الخطيب الجيلاني الحسني الدمشقي عن والده السيد عبد
القادر المذكور عن جده لامه الشيخ خليل الخشة عن الشيخ محمد
خليل الكاملي عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلوني بسنده
وقد اجزت الزاهد المتواضع المذكور اجازة عامة بجميع مروياتي

صورة الاجازة الاولى من شيخي اسعد الدهان

له وقد حفظ اثنى عشر الف حديثا كذا قال شيخنا الحبيب حسين الحبشي رحمة الله عليه
محمد عبد الهادي غفر له

والمرجو منه ان لاينساني من صالح الدعاء لاسيما بحسن الختام - و
حمد الله في البدء والختام - وحرر في ١٤ من رمضان من
سنة ١٣٢٤ من الهجرة النبوية على مهاجرها افضل الصلوة وازكى
السلام - الامر كما ذكر فيه وانا الفقير راجي اللطف الخفي

اسعد بن احمد الدهان الحنفي المكي عفى الله عنه -

١٣٠٩
اسعد الدهان
راجي الغفران

صورة الاجازة الثانية

وصورة الاجازة الثانية بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين - الحمد لله
وصلى الله على سيدنا محمد رسوله وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد
فقد اجزت العالم العامل الفاضل الكامل **الشيخ عبد الهادي**
ابن الشيخ عبد الكريم المدراسي بثبت خاتمة المحققين المرحوم المبرور
الشيخ محمد امين عابدين رحمه الله تعالى كما اجازني به شيخي
وسندي الشيخ حسين الجسر الطرابلسي عن الشيخ علاء الدين عابدين
عن والده الشيخ محمد امين عابدين المذكور واوصيه بتقوى الله تعالى
وحفظ شرف العلم الشريف وذكري بالاعوان الصالحين نفعه الله
تعالى ونفع به امين - ٢١ شوال سنة ١٣٢٤ه - راجي الغفران

اسعد بن احمد الدهان عفی اللہ عنہ

(مہر: اسعد دھان)

منها الشيخ العاشر

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل التقى الكامل مولانا المعظم وشيخنا المكرم الشيخ محمد سعيد بن محمد اليمنى المكى الشافعى الامام بمقام ابراهيم على نبينا وعليه الصلوة والسلام المدرس بالمسجد الحرام دامت بركاته - سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه واجازنى بجميع مروياته باللفظ فقط وذلك فى يوم عيد الفطر سنه ۱۳۲۴ه اربع وعشرين وثلثمائة بعد الالف وهو اخذ عن الشيخ السيد احمد دحلان وعن تلميذه الشيخ بكرى شطا وعن الشيخ عبد الحميد الداغستانى والشيخ ابى خضير وهو عن الشيخ عبد الفتاح الكفراوى عن الشيخ الشرقاوى وقد مر ذكر مشائخ هؤلاء الاعلام -

العلامة الشيخ السيد عمر بن السيد محمد شطا الدمياطي
المكي الشافعي اعاد الله علينا بركاته - اخذ اكثر العلوم من
الصرف والنحو والاصول والفروع والفقه والحديث والتفسير وغير
ذلك من بقية العلوم والفنون عن علامة الزمان السيد احمد بن
زيني دحلان شيخ العلماء بالبلد الحرام زادها الله تشريفا وتكريما الى
يوم القيام - قال شيخنا مد ظله وقد لازمته رحمه الله تعالى حضرا
وسفرا وانا ابن خمس عشرة سنة الى ان هاجر الى المدينة المنورة
وتوفي بها وقد غسلته وكفنته ودفنته بقيرة بيدي وهو ادبني سنة ۱۳۰۴
وعلمني واخذت عنه الطريقة الخلوتية وغير ذلك من الطرق
والاذكار انتهى وقد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية اول
ساعة اجتمعت به فيها في المسجد الحرام يوم الجمعة سيد الايام
تجاه البيت الامين وذلك في التاسع من رجب الاصم سنة ۱۳۲۴
اربع وعشرين وثلثمائة والف ودفع الى كتابه عقد اليواقيت الجوهرية
بيده وقال هذا الكتاب اجازني بجميع ما فيه شيخي عيدروس صاحب
الكتاب فاجزتك ان تروي عني بكل ما فيه من حديث وتفسير

وفقه وفروع واصول وغير ذلك من الطرق والاوراد والاذكار
فطالعته من اوله الى اخره بالاستيعاب وانتفعت به جدا بمنحة
الله الوهاب ولله الحمد على هذه النعمة العظيمة والشكر له على حصول
هذه البركة الفخيمة وهو يروى عن العلامة السيد احمد دحلان
عن العلامة عثمان الدمياطى عن اشياخه الشيخ الامير الكبير والشيخ الشنواني
والشيخ الشرقاوى ويروى ايضا عن العارف بالله السيد عيدروس
ابن السيد عمر عن والده عن الشيخين الامامين الشيخ ذى العوارف
والاسرار عمر بن عبد الكريم العطار والشيخ الامام امام المقام ومفتى
الشافعية الشيخ محمد صالح الرئيس كلاهما عن السيد على بن عبد البر
الونائى وغيره كما تقدم . وهذا ما كتبه صاحب الكتاب اليواقيت
اجازة الى شيخنا العلامة المذكور . الحمد لله الذى جعل حسن الظن
مغناطيس الاسرار وخص به من عباده المتقين الاخيار . و
صلى الله وسلم على سيدنا محمد القائل لو اعتقد احدكم فى حجر لنفعه
وعلى آله وصحبه وتابعيه ممن كان معه . من الفقير الى عفو ربه
القدوس . عيدروس بن عمر بن عيدروس . الحبشى عفى الله عنه

ما كتب الشيخ السيد عيدروس الى الشيخ السيد عمر بن شطا

يخص الجناب الفخيم والمقام الكريم السيدان العلامتان من نورهما
اشرق وسطا عمر وابوبكر ابناء السيد محمد شطا حفظهما الله و
متع بهما واجزل لهما العطا – آمين رب العلمين – السلام عليكم و
رحمة الله وبركاته وعلى من لديكم من الال ولاد الامجاد وكافة اهل المحبة
والوداد – وقد وصلني كتابكم الكريم – الذي هو ابهى من الدر النظيم –
وطلبتم من الحقير الاجازة وليس هو بالأهل فيمن درى حقيقة
الامر ولكن حسن ظنكم اوجب علينا الاسعاف وصدر رقم ما طلبتم
نغضوا اعين الفضل عن ما فيه من الخلاف – ولا تزالوا باذلي الدعا
في مواطن الاجابة خصوصا في الملتزم جوار بيت الله المكرم – و
اطلبوا لنا ممن توسمتم فيه الصلاح هذا ودمتم في حفظ الله
وزين رعايته – ويسلموا عليكم من لدينا الولد العلامة علي بن محمد
الحبشي وولدنا محمد وابنه احمد والسيد ابوبكر بن عبد الرحمن
الملقب منصب السواحلي وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله
وصحبه وسلم – تم تحريره يوم الاربعاء حادي عشرين شوال سنة ١٣
ستة وثلثمائة والف – **وهذه صورة اجازته له**

صورة اجازة السيد عبد الرحمن
لشيخي السيد عمر شطا

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذی جعل الاسناد ورفعه الی شرف العباد من اجل المطالب للطالب - اذ هو من النعم التی اختصت بها الامة المحمدیة وکان من اسنی المطالب - واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له ولا نظیر ولا مغالب - واشهد ان سیدنا محمد الذی اختصه الله بما لم یعط لسواه من الاقارب والاجانب صلی الله وسلم علیه وعلی آله الاطائب - وصحبه النجوم الغیاهب

اما بعد فانه لما کان اهل الفضل والعلم وارباب الاجازات والافادة والحکم یتنافسون فی اتصال الاسناد وتقویة ما لدیهم وکانوا فی غنیته بما یتفضل الله به علیهم وجاد - سألنی الاجازة السادة القادة ارباب الکمال والافادة عمر وابو بکر ابناء السید محمد شطا اجزل الله لنا ولهم من فضله وجوده العطا وطلبوا ان تکون اجازة خاصة وعامة فی سائر العلوم والاذکار والاوراد - وذلک حسن ظن منهما ان الحقیر لذلک الشان اهل - وانه من اهل الحجی والفضل - ولیس الامر کذلک ولکن اجبت مطلبهما - وسالت الله ان لا یخیب ظنهما - فاقول وعلی الله

ای العقل ۱۱ عبد

التكلان وهو المستعان انى اجزت السيدين المذكورين واولادهم
اجازة شاملة كاملة فى كل ما تجوز روايته وتنفع درايته
من منقول ومعقول وفروع واصول سيما علوم التفسير والتاويل
وعلوم السنة سيما الامهات الست وفى سائر العلوم فقهها
ونحوا وغيرهما من العلوم الشرعية كل ذلك بشرطه المعتبر عند
اهل الحديث والاثر وكذلك اجزت المذكورين فى سائر الاذكار
النبوية وفى الاحزاب السلفية من كل الاوراد المنسوبة الى
المشائخ الامجاد كما اجازنى بذلك عدة من العلماء الاعيان
باسانيدهم الثابتة القوية الحسان المتصلة بارباب الاثبات
من الائمة الثقات فمن اشياخنا سيدى ووالدى عمر بن
عيدروس عليه رحمة الملك القدوس فانى اروى عنه جميع
العلوم على سبيل العموم وهو يروى كذلك عن الشيخين الامامين
الشيخ الامام ذو المعارف والعوارف والاسرار عمر بن عبد الكريم
ابن عبد الرسول العطار والشيخ الامام الحبر الرئيس امام
المقام ومفتى الشافعية على مذهب ابن ادريس محمد صالح

الرئيس - رضى الله عنهما واخذهما معلوم لدى المجازين - واجل
من اخذ عنه السيد الامام على بن عبد البر الونائى - واسانيده
شهيرة - وله اثبات كثيرة - فليرجع اليها من اراد رفع الاسناد
والمسئول من سادتى ان لا يخلوا الفقير وذويه من الدعاء
بالجوامع الكوامل خصوصا فى اوقات الاجابة ومحالها - واوصيهم
بتقوى الله تعالى التى هى عبارة عن امتثال اوامره واجتناب نواهيه
مع احسان العمل واكماله واخلاص القصد لله فيه - والحمد لله
رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين -
قاله بفمه وامر برقمه الفقير الى عفو ربه القدوس - عيدروس بن عمر
بن عيدروس - الحبشى علوى عفى الله عنه بتاريخ يوم الاربعاء عشرون
من شوال عام الف وثلثمائة وست انتهى - وهذه صورة اجازة

صورة اجازة الشيخ عمر شطا ١٢

مولانا السيد عمر شطا المكى دام فيضه - بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله و
صحبه اجمعين اما بعد فقد اجزت العالم الفاضل الكامل
اخى الشيخ محمد عبد الهادى ابن عبد الكريم بكل ما ذكر فى

هذا الكتاب من طريقة السادة العلوية كما هو مقرر ومعلوم واجزته ايضا بكل ما يجوز لي روايته ودرايته من معقول ومنقول بشرطه المعروف عند اهله على ما هو مسطور كما اجازني بذلك بالكتابة قطب الواصلين وامام العارفين الحبيب العارف بالله عيدروس بن عمر بن عيدروس الحبشي صاحب التاليف وكذلك اجزته بما اجازني به العارف بالله والدال عليه شيخ العلماء ومفتي الشافعية السيد احمد بن السيد زيني دحلان المكي مولدا المدني وفاة كما اجازه به شيخه الشيخ عثمان الدمياطي عن اشياخه الشيخ الامير الكبير والشيخ الشنواني والشيخ الشرقاوي على ما هو مسطور في اسانيدهم واوصي اخي بتقوى الله تعالى في السر والعلن ولا ينساني واشياخي من صالح دعواته في خلواته وجلواته واسئل الله تعالى ان يطيل في عمره ويديم النفع به ويوفقني واياه بالعلم والعمل والزيادة منه وان يمن علينا الجميع بحسن الختام عند حصول الحمام وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى اله وسلم وذلك في الثاني والعشرين من شوال سنة ١٣٢٤ امر برقمه تراب اقدام طلبة العلم

والفقیر محمد عمر بن محمد شطا الدمیاطی۔

۱۲ الشیخ الثانی عشر

و۱۲ممن اجازنی من مشائخنا المکیین مولانا العالم

الفاضل والفقیہ الکامل الشیخ محمد بن عبد اللہ المنصوری

مفتی المالکیۃ الخطیب الامام المدرس بالمسجد الحرام نفع

اللہ بہ المسلمین۔ اجازنی باللفظ اجازۃ مطلقۃ تامۃ بکل

ماتلقاہ من مشائخہ الاعلام منہم العلامۃ الشیخ احمد الدمیاطی

مفتی الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ ۱۲

والعلامۃ الشیخ احمد النحراوی واذن لی فی اجازۃ من شئت

ودعالی بالبرکۃ والعلم والعمل الصالح وغیر ذلک من حصول المراد۔

وذلک فی الخامس من شعبان المعظم فی الحرم المحترم سنۃ ۱۳۲۴

اربع وعشرین وثلثمائۃ والف من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبھا الف

الف صلوٰۃ وتحیۃ۔

یروی عن الشیخ ابراہیم الباجوری وغیرہ ۱۲

۱۳ الشیخ الثالث عشر

و۱۳من مشائخنا المکیین زبدۃ الافاضل جامع الفضائل

العالم العامل۔ الصالح المتورع مولانا الشیخ محمد تفضل

الحق الحنفی المہاجر المکی دامت برکاتہ۔ اجازنی بمرویاتہ کلھا

وھو اخذ عن العلامۃ المحدث الشیخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری

الخزرجي السهارنفوري المكي عن خاتمة المحققين العلامة الشيخ عبد الله سراج عن محمد بن هاشم الفلاني عن مشائخه المذكورين سابقا۔

وهذه صورة اجازته بخطه المبارك۔ الله اكبر بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله وصحبه اجمعين اما بعد فقد طلب مني العالم الفاضل المدقق الكامل الواعظ الناصح التقي الناسك مولانا الشيخ عبد الهادي ابن الحاج عبد الكريم المدراسي سلمه الله تعالى ونفع به المسلمين آمين۔ ان اجيز له بالكتب الستة وبكل ما يجوز لي روايته۔ فاقول تحسينا لظنه وان كنت لست اهلا لذلك قد اجزت له بان يروي عني الكتب الستة وغيرها من كتب الحديث والتفسير وسائر ما يجوز لي روايته ودرايته اجازة عامة كما اجازني بذلك مشائخي الاعلام منهم العلامة المحقق والفهامة المدقق المهاجر الى بلد الله الحرام

الفلاني نسبة الى فلان موضع بالسودان واقليم واسع بها يقال له فلانة اه
عبد الهادي عن القاضي

الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري الخزرجي وهو يروي عن علامة الآفاق مولانا الشيخ محمد اسحاق المتوفى سنة ١٢٦٢ عن جده لامه العلامة الشيخ عبد العزيز عن والده مولانا الشيخ ولي الله الدهلوي بسنده المشهور ويروي شيخنا المرحوم ايضا عن علامة وقته وخاتمة المحققين مفتي مكة المكرمة الشيخ عبد الله سراج المتوفى سنة ١٢٦٤ عن الشيخ ابن هاشم الفلاني عن الشيخ صالح الفلاني باسانيده المذكورة في ثبته المسمى بقطف الثمر واعلى سندنا في صحيح البخاري برواية الفربري عن الختلاني[١] عن شيخي العلامة محمد بن عبد الرحمن الانصاري عن[٢] شيخه عبد الله سراج عن[٣] العلامة ابن هاشم الفلاني عن[٤] الشيخ صالح الفلاني عن[٥] الشيخ محمد سعيد سفر المدني عن[٦] مفتي مكة القاضي محمد تاج الدين ابن عبد المحسن بن سالم الحنفي الشهير بالقلعي عن[٧] علامة وقته خاتمة المحدثين الشيخ حسن العجيمي عن[٨] ابي الوفا احمد بن محمد بن العجل عن[٩] مفتي مكة قطب الدين محمد بن احمد النهروالي[٢] الشهير بالقطبي صاحب التاريخ

---

[١] الختلاني - نسبة الى الختل بضم الخاء المعجمة وتشديد الفوقية المفتوحة بلدها لام شعب من الترك كذا ضبط ابن خلدون كذا في حسن الوفا لاخوان الصفا لثبت الشيخ فالح المدني ١٢ عبد الهادي غفر له

[٢] النهروالي باللام نسبة الى نهروالة بلد بالهند حسن الوفا ١٢ عبد الهادي غفر له

عن الحافظ نور الدين ابی الفتوح احمد بن عبد اللہ ابن ابی الفتوح الطاؤسی
عن المعمر بابا یوسف الهروی عن محمد ابن شاد بخت الفارسی الفرغانی
بسماعہ بجمیعہ علی الشیخ احد الابدال بسمرقند ابی لقمان یحیی بن عامر بن
مقبل بن شاهان الختلانی المعمر مائة وثلاث واربعین سنة وقد
سمع جمیعہ عن محمد یوسف الفربری بسماعہ علی مؤلفہ وجامعہ
امیر المؤمنین فی الحدیث الحافظ العالم الهمام ابی عبد اللہ محمد بن
اسماعیل بن ابراهیم ابن المغیرة بن بردزبہ الجعفی مولاهم البخاری
رحمہ اللہ تعالی ونفعنا بہ۔ هذا ونسئل اللہ تعالی ان ینفعہ وینفع
بہ المسلمین واوصیہ بالتقوی فانها السبب الاقوی وان لا ینسانی
من صالح الدعوات فی الخلوات والجلوات حرر ذلک فی شهر شعبان
المکرم ۱۳۲۴ھ ۔کتبہ بقلم العبد الراجی الی ربہ القوی احقر الخلق
تفضل الحق عفا اللہ عنہ وعن والدیہ وعن مشائخہ وعن تلامذتہ اجمعین

١٤ الشیخ الرابع عشر

ومن مشائخنا المکیین مولانا القاری العلامة الفهامة
الشیخ علی عبد اللہ الطیب النزلی المصری الشافعی المکی
منع اللہ المسلمین بطول بقائہ۔ اجازنی وولدی بجمیع

ماتجوز له روايته وهو يروى عن العلامة الشيخ عبد الرحمن
الشربيني الشافعى الازهرى شيخ العلماء بالجامع الازهر وهو
عن الشيخ ابراهيم السقا والشربيني ايضا عن العلامة الذهبى
وهو عن الامير الكبير وقد مر ذكرهم مرارا **وصورة اجازته**
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الرقيب الشاهد على ما ابلغه للغا
الشاهد ـ ونضره بما رعاه ـ الى ان اداه كما وعاه ـ بدراية
مسترسلة ـ ورواية متسلسلة ـ والصلوة اللائمة الواصلة
والسلام المستتبع كلما ذكر مثله على الصدوق ـ والسند المصدوق ـ
الواسطة العظمى ـ التى من وردها لايظما ـ وعلى اله وصحبه حملة اثاره ـ وحزبه نقلة
اخباره ـ اما بعد فان مما تناقلته الاكابر وتداوله كابر عن كابر ـ بصريح الابرام
وصحيح الاسناد ـ وسارت به الركبان فى كل زمان ـ و
تواترت وتيرته ـ وتاثرت سيرته ـ وتطاول له الفرقدان
وتواصل له المشرقان مواصلة المدد ـ باتصال السند ـ لان
مما ينفر منه الطبع ويأباه ـ ان لا يعرف الانسان اباه ـ و
بها يخرج من شرذمة الدعاه ـ ويدرج فى زمرة الوعاه ـ و

يومن لفظه وخطه - ولو من حفظه وضبطه - وتثق الرواة عنه
بما رواه - طلب مني الشيخ محمد عبد الهادي ابن
محمد عبد الكريم وابنه محمد عبد المجيب المدراسيان
اجازة ليتصل بسند سادتي سنده - ولا ينفصل عن مددهم
مدده - فاجبته وان لم اكن لذلك اهلا - رجاء ان ينشر العلم
وانال من الله فضلا - وانجو يوم القيمة مما للكاتمين من الضرر
فقلت اجزته بما يجوز لي رواية - او تصح عني دراية من كل حديث واثر
ومن فروع واصول - ومنقول ومعقول - وفنون اللطائف والعبر - كما اخذت
عن استاذنا العلامة الشيخ عبد الرحمن الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء مع الجامع
الازهر - عن شيخه واستاذه العلامة الشيخ ابراهيم السقا
عن شيخه الفهامة الشيخ ثعيلب الخ - ويروي الشيخ ابراهيم السقا
ايضا عن محمد الامير عن والده الشيخ الكبير عن اشياخه الذين
حوى ذكرهم ثبته الشهير - ح ويروي شيخنا الشربيني ايضا عن
استاذه العلامة الذهبي عن شيخه الشمس الامير الى آخره
هذا واوصى المجاز بالتحلي بالديانة والتحري مع الامانة

وفقهم الله وإيانا لما يحبه ويرضاه سنة ١٣٢٤ الف وثلاثمائة واربع وعشرين هجرية على صاحبها افضل الصلوة والسلام كاتبه الفقير علي عبد الله الطيب۔

الشيخ الخامس عشر ١٥

ومن[١٥] مشائخنا المكيين العلامة الفاضل الفهامة الكامل العالم العامل الصالح الابر التقي مولانا الحافظ الشيخ محمد[١] عبد الله ابو البركات ابن الشيخ محمد غازي المكي نفع الله المسلمين بطول حياته۔ وله عدة مشائخ منهم العلامة المحدث الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري السهارنفوري المكي المتقدم ذكره ومنهم العالم الفاضل السيد عبد الله النحاري الكتبي اليمني المكي المتوفى سنة ١٣١٥ وهو عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم القاوقجي الطرابلسي الشامي وقد مر سنده ومنهم العلامة الحبر الفهامة الشيخ عبد الله بن عودة بن

[١] رجل بر قانع عابد خاشع تقي متواضع صديقي وخليلي وحبي في الله ولد بمكة المكرمة و اقام بها واخذ عن اشياخ اجلة كثيرة وله يد طولى في علم الحديث وسند رجاله الف كتبا عديدة نافعة جدا وقد الف كتابا جامعا الاسانيد شيخي وشيخه الحبيب حسين الحبشي المذكور وذكر فيه اشياخه مع اتصالاتهم مفصلا والف كتابا جليلا في احوال مكة المكرمة في مجلدات سماه افادة الانام بذكر اخبار بلد الله الحرام ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له۔

عبدالله القدومی الحنبلی المدنی وهو عن العلامة الشیخ حسن بن عمر الشطی
وهو اخذ عن اشیاخ کثیرین منهم الشیخ مصطفی الرحیبانی عن الشیخ احمد
البعلی عن الشیخ عبد القادر التغلبی والشیخ ابی المواهب البعلی وهما
عن الشیخ عبد الباقی الاثری الحنبلی ومنهم الشیخ ملا علی الشهیر
بالسویدی وهو عن والده المنلا محمد سعید عن والده ناصر السنة
ملا عبدالله عن الشیخ اسماعیل العجلونی ومنهم الشیخ خلیل الخشه
الدمشقی وهو عن الشیخ یوسف الشهیر بالشمسی عن الشیخ علی الشهیر
بالسلیمی عن الشیخ عبد الغنی النابلسی ومنهم الشیخ عبد الرحمن
الطیبی الدمشقی والشیخ غنام الزبیری وهما عن الشیخ احمد العطار
عن الشیخ العجلونی ومنهم العلامة الشیخ سلیم العطار وهو اخذ
عن جده الشیخ حامد العطار عن والده الشهاب احمد بن عبید العطار
الدمشقی عن العجلونی واخذ العلامة القدومی عن العلامة المسند
المعمر الشیخ فالح ابن محمد الظاهری المدنی السابق ذکره ومن
مشائخ الشیخ عبدالله الغازی السید عیدروس بن حسین
ابن احمد العلوی الحسینی الحضرمی وهو اخذ عن مشائخ کثیرین منهم

عمر اخذ الغنام عن السید مرتضی الزبیدی عن عبد

العلامة السيد زين العابدين بن احمد بن الحسين العيدروس عن
والده السيد احمد عن والده السيد حسين ابن مصطفى وعمه الوجيه
عبد الرحمن بن مصطفى العيدروس دفين مصر هما عن والدهما
مصطفى ابن شيخ عن والده العلامة السيد شيخ وقد سبق ذكر مشايخهم
ومنهم العلامة السيد محمد بن ابراهيم بن عيدروس بن عبد الرحمن
ابن عبد الله بلفقيه عن والده ابراهيم وعمه احمد وهما عن والدهما
عيدروس عن والده عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه بسنده و
اخذ السيد محمد بن ابراهيم عن السيد يوسف البطاح
والشيخ منصور بن يوسف البديرى نزيل المدينة المنورة والسيد عمر
ابن عيدروس والد السيد عيدروس صاحب العقد اليواقيت الجوهرية
وعمه السيد محمد بن عيدروس الحبيب عبد الله بن على بن شهاب الدين
والحبيب احمد بن عمر بن سميط والحبيب طاهر بن حسين بن طاهر والشيخ عبد الله
ابن احمد باسودان وقد مر ذكر هؤلاء المشائخ ومنهم السيد عيدروس
ابن عمر صاحب العقد اليواقيت والسيد حسن بن صالح البحر السابق
ذكره ومن اشياخ شيخنا عبد الله المذكور العلامة

الكامل والولى العابد الزاهد السيد الشريف محمد عبد الحى ابن الولى الشهير السيد عبد الكبير الكتانى الفاسى عن مشائخ كثيرين منهم والده الشريف عبد الكبير عن الشيخ ابراهيم السقا والشيخ عبد الغنى المجددى الدهلوى واخذ شيخنا الشيخ عبد الله عن مشائخنا المكيين كالشيخ عبد الجليل براده المدنى والشيخ السيد حسين الحبشى والشيخ محمد حسب الله والشيخ محمد سعيد القعقاعى والشيخ محمد عبد الحق وغيرهم فاجازنى شيخنا الشيخ عبد الله الغازى بجميع مروياته عن اشياخه المذكورين وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى رفع منزلة العلماء من بين الانام خصهم بمزايا الكرم والانعام - والصلوٰة والسلام على سيدنا ومولانا محمد المظلل بالغمام وعلى آله وصحبه الذين قاموا بنصرة الدين اتم قيام - اما بعد فقد من الله تعالى علي بالاجتماع مع العالم الفاضل - والعابد الزاهد الكامل - الفائق بين اقرانه بالكمالات والفضائل مولانا الشيخ ابى سعيد محمد عبد الهادى ابن الحاج محمد عبد الكريم سلمهما الله الرب الرحيم فاستفدت منه

فوائد كثيرة ـ وانتفعت به وبمجلسه مرارا عديدة ـ فلله الحمد على هذه النعمة العظيمة ـ ولقد كلفني مولانا المذكور على امر لست اهلا لذلك ولا ممن يسلك تلك المسالك ـ وهو ان اكتب له الاجازة ـ فاعتذرت منه بانى لست اهلا بالاستجازة فكيف بالاجازة ـ ولكني ما وجدت بدا غير امتثال امره فاقول قد اجزت مولانا الشيخ عبد الهادي المذكور بجميع ما تجوز لى روايته ـ او تصح عنى درايته ـ اجازة عامة بحق روايتي لذلك عن مشائخي الاعلام ـ منهم[1] العلامة المحقق مولانا الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري السهارنفوري المكي عن الشيخ عبد الله سراج عن ابن هاشم الفلاني عن الشيخ صالح الفلاني ومنهم[2] الشيخ عبد الله النهاري الكتبي اليمني عن العلامة شمس الدين ابي المحاسن محمد خليل القاوقجي الطرابلسي الشامي عن الشيخ عابد السندي ومنهم[3] الشيخ عبد الله[5] القدومي الحنبلي عن الشيخ حسن بن عمر الشطي عن الشيخ خليل الخشه الدمشقي عن الشيخ يوسف الشهير بالشمسي عن الشيخ علي الشهير بالسليمي عن الشيخ عبد الغني النابلسي ومنهم[4] العلامة السيد عيدروس بن حسين

---

[5] هو ابن عوده اروى عنه بغير واسطة فاني اخذت عنه بمكة المكرمة حين قدم بها قاصدا الحج سنة ١٣٢٤ كما سياتي ذكره في اجازته ١٢ عبد الهادي عفى عنه

العلوى عن السيد محمد بن ابراهيم ابن عيدروس بن عبد الرحمن بلفقيه
عن السيد محمد بن عيدروس الحبشى عن الشيخ ابى حفص العطار
والشيخ صالح الرئيس والسيد ميرغنى ومنهم العلامة المحدث السيد
الشريف عبد الحى ابن العلامة السيد عبد الكبير الكتانى الفاسى
عن السيد احمد بن اسماعيل البرزنجى المدنى عن والده عن
الشيخ صالح الفلانى بسنده وبرواية السيد عبد الحى عن ابى
العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسى ثم الفاسى عن العارف
ابى عبد الله محمد بن على السنوسى الخطابى ـ هذا وارجو من المجاز
ان لاينسانى من صالح دعواته فى خلواته وجلواته لاسيما بالعفو
والعافية وحسن الختام ـ كتبه الراجى رحمة ربه البارى
ابو البركات محمد عبد الله بن محمد غازى عفى عنه فى الخامس
والعشرين من ذى القعدة الحرام عام اربعة وعشرين وثلاثمائة ـ

الشيخ ... (في الهامش)

وممن اجازنى من مشائخنا المكيين عين العلم والرواية
ينبوع الحكم والدراية ملحق الاصاغر بالاكابر مولانا

ع ـــ ٥ اروى عنه بلا واسطة بالاجازة العامة ١٢ عبد ـ

العلامة الفهامة شيخنا الشيخ احمدٌ ابو الخير جمال بن
عثمان بن علی المکی الاحمدی عمت فیوضاته - سمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية وكذلك ولدی محمد عبد المجيب
سمعه منه وهو اول حديث سمعناه منه حين اجتمعنا به بالمسجد
الحرام تجاه البيت الامين ما بين العشائين ليلة الاربعاء العاشرة
من شهر ذی القعدة سنة اربع وعشرين وثلثمائة والف وهو
اخذ عن كثير من العلماء الاعلام والفضلاء الكرام - نيفا من
سبعين شيخا من المكيين والمدنيين والمصريين والدمشقيين
وغيرهم من الاشياخ المتقنين - منهم شيخه علامة زمانه
وفهامة اوانه قدوة الابرار زبدة الاخيار بقية السلف
وعمدة الخلف مولانا فضل الرحمن العمری مرادآبادی عن
فريد عصره ومحدث دهره خاتمة المحققين زبدة السالكين
قدوة العلماء العاملين زبدة الصلحاء الكاملين مولانا الشيخ

ع صاحب التاليف المفيدة منها اتحاف الاخوان وله ثبت كبير اورد فيه اسماء اشياخه وذكر اسانيدهم على ترتيب حروف الهجاء سماه النفح المسكی بمعجم شيوخ المكی طالعته بدار الكتب الآصفية العثمانية ١٢ عبد الهادی غفر الله له -

عبد العزيز العمری الدهلوی بسنده المذكور فی اتحاف الاخوان ومنهم
شيخی علامة الدهر وفهامة العصر صاحب المقامات العلية والمقالات
السنية مولانا الشيخ السيد احمد دحلان المكی عن اشياخه السابق
ذكرهم ومنهم شيخنا وشيخی نادرة الزمان علامة الاوان سيدنا و
مولانا الحبيب حسين الحبشی عن اشياخه المذكورين سابقا و
منهم شيخی العلامة الفهامة العالم الفاضل المجتهد الكامل
الشيخ ابو الطيب صديق حسن عن الشيخ حسين بن محسن الانصاری
وهو عن الشريف محمد بن ناصر بسنده المذكور سابقا ومنهم شيخنا
وشيخی الشيخ فالح المحدث المدنی بسنده السابق ذكره - ومنهم
فريد عصره مولانا الشيخ محمد سعيد بن بدر الدين ولد المدراسی عن
صاحب الكرامات الظاهرة والمقامات الطاهرة مولانا الشيخ
مظهر المدنی عن والده عن خال ابيه الشيخ سراج احمد عن ابيه

بالاجازة العامة

بالشافهة

عــه والعلامة الشريف يروی عن الشيخ عابد السندی والامام الشوكانی فبينی وبينهما فی هذا السند اربعة وسائط - واروی عاليا منه بدرجتين عن شيخی وسندی العلامة القاضی السيد رحمه الله المحدث الراندیری والحبيب حسين المذكور عن شيخهما الشريف محمد بن ناصر بلا واسطة وهو عنهما وهذا عال جدا فلله الحمد علی ذلك ١٢ عبد الله غفر له

محمد مرشد عن ابيه بالسند المذكور فى المقامات السعيدية وقد مر ذكره فى بيان ذكر مشائخ شيخنا محمد عبد الحق النقشبندى المكي

ومنهم العلامة الخبير الشيخ محمد ابو خضير الدمياطى المدنى الشافعي وهو اخذ عن مولانا السيد محمد صالح البخارى الاوزنقابادى عن العلامة الشيخ رفيع الدين القندهارى عن الشيخ محمد بن عبد الله المغربي وعن الشريف الادريسي كلاهما عن الشيخ عبد الله البصري عن اشياخه

ومنهم العلامة ملحق الاصاغر بالاكابر الشيخ عليم الدين عن ابيه العلامة الشيخ رفيع الدين المذكور آنفا

ومنهم العلامة الشيخ حسين الجسر الطرابلسى عن الشيخ علاء الدين ابن عابدين السابق ذكره فى سند الشيخ اسعد الدهان

ومنهم العلامة شيخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا السيد الشهاب ابو العباس احمد بن زيني دحلان الحسنى الجيلى المكى الشافعي مفتى بمكة وامام المقام بها عن مشائخه المذكورين سابقا

ومنهم العلامة المحدث نصر الدين ناصر الله ابو النصر الخطيب الدمشقى الحسنى الجيلى

ومنهم العلامة السيد الشريف ابو المحاسن

شمس الدين الطرابلسي عن الشمس الغُجيمي بضم المعجمة عن
الشمس الامير الكبير **ومنهم** [١٣] العلامة المحدث نور الدين
ابو الحسن محمد على بن الطاهر الوتري المدني وقد مر ذكرهم مرارا
ومنهم [١٤] العلامة المحدث شمس الدين ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز
الجعفري الزينبي **ومنهم** [١٥] العلامة الشيخ محي الدين بن عليم الدين
الجعفري كلاهما عن الشيخ ابي الفضل عبد الحق العثماني عن
القاضي محمد بن على الصنعاني والسيد الفخر عبد الله بن محمد
ابن اسماعيل الامير الصنعاني باسانيدهما المعلومة

وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الاحد
الفرد الصمد - الذي لم يلد ولم يولد - ولم يكن له كفوا احد - و
اصلي واسلم على السيد السند - ذي الخلق العظيم والقول الكريم
المجيد - سيدنا ومولانا محمد - وعلى آله وصحبه وازواجه
وذريته وحزبه وكل من اليه استند - **اما بعد** فقد اسمعت
الشيخ الصالح ابا سعيد محمد عبد الهادي بن محمد
عبد الكريم بن الشيخ احمد بن الحسين المدراسي الحيدرابادي

وابنه محمد عبد المجيب حفظهما الله تعالى الحديث المسلسل بالاولية
وهو اول حديث اسمعتهما على الاطلاق واولية حقيقية حيث سمعته
ورويته كذلك عن جماعة وافرة منهم وهو اجلهم الشيخ الغنى
لشهرته عن الوصف شيخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا
السيد الشهاب ابو العباس احمد بن زيني دحلان الحسنى الجيلى
نسبا المكى الشافعى مفتى بمكة وامام المقام بها وهو اول حديث
سمعته منه فى اول سنة ١٣٠٠ والسيد العلامة المسند نظر الدين
ناصر الله ابو النصر الخطيب الدمشقى الحسنى الجيلى رحمه الله تعالى
وهو اول حديث سمعته منه بمكة ايضا فى سنة ١٣٠٢ والسيد الشريف
العلامة بركة الخاصة والعامة شمس الدين ابو المحاسن الطرابلسى
رحمه الله تعالى وهو اول حديث سمعته منه بمكة ايضا فى سنة ١٣٠٥
فالاول والثانى يرويانه عن جماعة ايضا اعلاهم الشيخ المسند
المحدث الوجيه ابن الشمس الكزبرى الدمشقى بسنده بل باسانيده
المذكورة فى ثبته ح وبرواية الثانى عن شيخنا الثالث ح ويرويه
الثالث عن غير واحد من الشيوخ اعلاهم سندا محدث دار الهجرة

مولانا الشيخ محمد عابد بن احمد علی بن محمد مراد الایوبی نسبا
السندی ثم المدنی **وهو اول** حديث سمعه منه مرارا بسنده
بل باسانيده المذكورة فی حصر الشارد ح ويرويه شيخنا ابو المحاسن
المذكور عن الشيخ النُجيمی بضم المعجمة **وهو اول** حديث سمعه منه
بسماعه له بشرطه من الشمس الامير الكبير ح وحدثنی به شيخنا
السيد العلامة المحدث المسند المرحوم نور الدين ابو الحسن
محمد علی بن ظاهر الوتری المدنی **وهو اول** حديث سمعته
منه مرارا عديدة **قال حدثنی** به الشهاب احمد منة الله المالكی
الازهری والشيخ محمد التميمی الخليلی نزيل مصر **وهو اول**
حديث سمعته منهما **قالا حدثنا** به الشمس الامير الازهری
بسنده المذكور فی ثبته ح وحدثنی به شيخنا العلامة المحدث
الفهامة ابو الرجال مولانا القاضی حسين بن محسن السبعی
الانصاری الحديدی والسيد الحبيب سيدی الاجل حسين بن
محمد بن عبد الله الحبشی الشافعی فسح الله فی اجلهما والعلامة
المرحوم مصطفى بن محمد العفيفی الشافعی نزيل مكة ودفينها **وهو اول**

حديث سمعته من كل منهم فی مجالس متفرقة فمن الاول فی سنه ١٢٩٦ بهوپال ومن الثانی فی سنه ١٣٠٠ ومن الثالث فی سنه ١٢٩٦ قالوا **حدثنا** شیخنا الشریف العلامة محمد بن ناصر الحسنی وهو اول حدیث سمعه کل واحد منهم عنه **قال حدثنی** به الشیخ العلامة عبد الرحمن بن محمد الکزبری والسید العلامة الاجل عبد الرحمن بن سلیمان الاهدل والقاضی العلامة محمد بن علی الصنعانی والشیخ المسند محمد عابد السندی وغیرهم باسانیدهم المذکورة فی اثباتهم ح **وحدثنی** به ایضا شیخنا العلامة المحدث شمس الدین ابو عبد الله محمد بن عبد العزیز الجعفری الزینبی ونسیبه العلامة الشیخ محی الدین بن علیم الدین الجعفری وهو اول حدیث سمعته منهما فمن الاول بمکة فی سنه ١٢٩٥ ومن الثانی بالهند سنه ١٢٩٧ قالا **حدثنا** الشیخ ابو الفضل عبد الحق العثمانی وهو اول حدیث سمعناه منه قال **حدثنا** القاضی محمد بن علی الصنعانی والسید الفخر عبد الله بن محمد بن اسمعیل الامیر الصنعانی باسانیدهما المعلومة ح **وحدثنی** به العلامة المرحوم المحدث المسند مولانا السید محمد علی الطاهر الوتری المدنی والعلامة المفتی عثمان بن عبد السلام

المدني و السيد الشريف العفيف عبد الله بن ادريس الحسني والسيد الشريف مولاي عبد الكبير بن سيدي محمد الكتاني القاسمي حفظهم الله تعالى وهو اول حديث سمعته من الثلاثة الاول وهو اول حديث اجازني به الاخير من بلدة فاس كلهم عن الشيخ عبد الغني المدني وهو اول للكل منهم عن الشيخ عابد السندي المدني والشيخ اسماعيل بن ادريس المدني بسندهما ح وحدثني به العلامة المرحوم الشيخ محمد سعيد بن واعظ علي العظيم ابادي والعلامة الاجل المحدث المسند مولانا الشيخ فالح ابن محمد بن عبد الله الظاهري المهنوي المدني ابقاه الله تعالى والطال حياته وهو اول حديث سمعته من الاول بالهند في سنة ١٢٩ ومن الثاني بالمدينة في سنة ١٣٢ قالا حدثنا به شيخنا العلامة الحافظ ولي الله تعالى الشمس سيدي محمد بن علي الحسني الخطابي الادريسي قالا وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثني به السراج ابو حفص العطار المكي قال وهو اول حديث سمعته منه عن الشهاب احمد بن عبيد العطار الدمشقي قال وهو اول حديث سمعته منه عن الشيخ محمد بن الطيب المغربي المدني وهو اول بسنده المذكور في محله ح وحدثني ابن العلامة

المعمر الشمس بن البرهان الاحمدى الدمياطى نزيل المدينة المنورة
ود فيهما وهو اول حديث سمعته منه بسماعه له من الشيخ السيد
محمد صالح الرضوى البخارى وهو اول عن ابي حفص العطار المذكور
ح وارويه ايضا عاليا عن المعمر المسن الافندى امين بن حسن
البصنوى المدنى رحمه الله تعالى وهو اول حديث سمعت سنده
منه وقرأت متنه عليه بروايته عن ابيه الشيخ حسن المذكور بسماعه
له بشرطه من الشريف العلامة النور الونائى بروايته عن غير واحد
منهم السيد مرتضى والشيخ سليمان بن عمر البجيرمى والشهاب احمد بن
احمد جمعه البجيرمى ومحمد بن عبد ربه المالكى والشهاب احمد
ابن محمد الدردير باسانيدهم الكثيرة المعلومة لدى الشيوخ
ح وسمعته عاليا من لفظ شيخنا الشمس الدمياطى وهو اول حديث
سمعته منه بالمسجد النبوى فى سنة ١٣٠٥ بروايته عن السيد محمد صالح
الرضوى وهو اول بسماعه من شيخه رفيع الدين العمرى القندهارى
الدكنى وهو اول بسماعه من الشيخ محمد بن محمد بن عبد الله المغربى
ثم المدنى بالمدينة المنورة وهو اول بروايته له عن العفيف

البصری مسند الحجاز بسنده المذکور فی امداده ولی فی هذا الحدیث
طریقة غریبة وهی ما حدثنی بها الشیخ العلامة المحدث المسند الفقیه
المفتی محمد سعید بن الشیخ العلامة المسند بدر الدولة قاضی الملک
صبغة الله بن الشیخ محمد غوث الشافعی المدراسی مفتی حیدرآباد
ودفینها وهو اول حدیث سمعته بها العلی فی سنة ١٣٠١ بسماعه من شیخه الشیخ محمد مظهر
العمری المجددی نسبا وطریقة الدهلوی ثم المدنی رحمه الله تعالی عن ابیه الشیخ احمد سعید
ابن ابی سعید المجددی عن خال ابیه الشیخ سراج احمد المجددی شارح صحیح مسلم
وجامع الترمذی بالفارسیة عن ابیه الشیخ محمد مرشد عن ابیه الشیخ
محمد ارشد عن ابیه الشیخ محمد المعروف بفرخ شاه عن ابیه خازن الرحمة
الشیخ محمد سعید عن ابیه الامام الربانی مجدد الالف الثانی سیدی
الشیخ احمد بن عبد الاحد العمری السرهندی امام الطریقة المجددیة
رضی الله عنه وقدس سره ونفعنا به وارویها ایضا عالیا بدرجتین
عن شیخنا المعمر البرکة المدخر شیخی وسیدی ومولای ومرشدی
حضرة الشیخ فضل الرحمن بن اهل الله البکری الملاوی المرادابادی
قدس الله سره ونور ضریحه وهو اول حدیث سمعته منه فی سنة ١٣٠

ولد شيخنا هذا في عام ١٢٠٨ و توفى ١٣١٣ قال **حدثني** الشيخ العلامة

المحدث الشاه عبد العزيز الدهلوي قال وهو اول حديث سمعته منه

قال **حدثني** والدي الشيخ ولي الله بن عبد الرحيم العمري الدهلوي عن

الحاج محمد افضل السيلكوتي ثم الدهلوي عن الشيخ العارف حجة الله محمد

نقشبندي العمري المجددي عن والده الشيخ العارف بالله تعالى

عروة الوثقى حضرت الشيخ محمد معصوم ابن المجدد عن ابيه المجدد

رضي الله عنه بسماعه عن القاضي بهلول البدخشي عن الشيخ المحدث

عبد الرحمن بن فهد عن والدهما الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد

عن جده الحافظ الرحلة تقي الدين محمد بن فهد الهاشمي العلوي

المكي عن جمع من المشائخ الاعلام اجلهم العلامة برهان الدين

الابناسي والقاضي ابو حامد المطري وهما عن الصدر ابي الفتح محمد

ابن محمد الميدومي الخطيب **وحُدِّثْتُ** عن الحافظ الشمس

ابي عبد الله محمد بن علي الحسني الخطابي الادريسي المغربي عن

ابي حفص العطار المكي عن جماعة وافرة منهم الشمس الشنواني

قال وهو اول حديث سمعته منه في مقام الحنبلي بالمسجد الحرام في

تاسع شوال سنة ١٢٠٠ قال حدثنا به الامام الكبير الشيخ عيسى بن محمد
البراوى وهو اول حديث سمعته منه و الامام المحدث ابو الفيض
محمد مرتضى ابن محمد الواسطى الزبيدى الحنفى وهو اول حديث سمعته
منه الاول عن الامام الفقيه محمد بن محمد الدفرى الشافعى قال وهو اول
حديث سمعته منه والثانى عن المسند الجليل عمر بن احمد بن عقيل
العلوى المكى وهو اول حديث سمعه منه كلاهما عن جد الثانى محدث
الحجاز العفيف عبدالله بن سالم البصرى وهو اول حديث سمعه
منه وحدثنى به ايضا الشمس الطرابلسى هو اول قال حدثنى
به مفتى الاسكندرية الشيخ محمد بن محمود الجزائرى وهو اول
حديث سمعته منه فى منزله فى سنة ١٢٦٣ قال سمعته من الشيخ حمود
ابن محمد مرتضى الزبيدى وهو اول قال حدثنى به ابو المكارم محمد
ابن سالم الحفنى الشافعى فى درب الاتراك بمصر سنة ١١٧٧ وابو المعالى
الحسن بن على بن احمد المنطاوى المدابغى الشافعى فى حارة المدابغ
من مصر فى السنة المذكورة ايضا قال وهو اول حديث سمعته منهما
قالا حدثنا الفقيه المحدث ابو عبدالله محمد بن عبدالله السجلماسى

وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثنا محدث الحجاز عبد الله
ابن سالم البصري المكي وهو اول ح واعلى من هذا ما حدثنا به العلامة
المسند ابو المحاسن الطرابلسي المشيشي الحسني الحنفي والعارف
بالله تعالى فضل الرحمن الصديقي الحنفي رحمهما الله تعالى ورضي عنهما
فالاول سمعه من الشمس البهتي دفين طنطا والثاني سمعه عاليا من
الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن ابيه الشيخ ولي الله الدهلوي كلاهما
سمعاه من السيد عمر بن احمد بن عقيل الحسيني باعلوي المكي عن
جده لامه العفيف البصري قال حدثنا الامام الحافظ ابو عبد الله
محمد بن محمد بن سليمان السوسي الرودانى المغربي ثم المكي ثم الدمشقي
والشيخ العلامة يحيى بن محمد الشاوي تسمية قال وهو اول حديث
سمعته منهما قالا حدثنا ابو عثمان سعيد بن ابراهيم الجزائري الشهير
بقدوره قال حدثنا ابو العباس احمد بن حجي الوهراني قال وهو اول
حديث سمعته منه قال حدثنا ابو ابراهيم بن محمد تازى قال و
هو اول حديث سمعته منه قال حدثنا ابو الفتح محمد بن ابي بكر
المراغي المدني وهو اول قال حدثنا حافظ الوقت زين الدين عبد الرحيم

ابن الحسين العراقي وهو اول ح وبالسند المتقدم آنفا الى السيد عمر
ابن احمد بن عقيل المكي قال حدثنا الشهاب احمد بن عبد الغني
البناء الدمياطي وهو اول عن الشيخ عبد العزيز المنوفي وهو اول عن
ابي الخير بن عموس الرشيدي وهو اول عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري
وهو اول عن الحافظ ابي الفضل ابن حجر وهو اول ح واعلى من هذا
بدرجتين الى ابن حجر ما حدثني به جماعة من شيوخي عن غير واحد
من شيوخهم عن الشيخ صالح بن محمد العمري الفلاني وهو اول لكل
منهم عن شيخه محمد بن سنة العمري وهو اول عن الشريف
ابي عبد الله الوولاتي وهو اول عن محمد بن اركماش الحنفي وهو اول عن الحافظ ابن حجر وهو اول
عن الزين العراقي وهو اول عن الصدر الميدومي ح ومساويا له
من طريق السيوطي ما رويته عن الشمس الطرابلسي عن الشمس الطنطاوي
عن ابي الفيض الواسطي عن داؤد بن سليمان المالكي عن الشمس الفيومي
عن السيد يوسف الارميوني عن الجلال السيوطي وهو اول لكل
واحد من هؤلاء قال حدثني به الجلال ابن الملقن وهو اول حديث
سمعته منه قال حدثني به جدي وهو اول قال ثنا ابو الفتح

الميدومي وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم
الحرانی وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی
وهو اول قال حدثنا ابو سعد اسماعیل بن ابی صالح النیسابوری
وهو اول حدثنی به والدی ابو صالح احمد بن عبد الملک المؤذن
وهو اول ثنا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش[١] الزیادی وهو اول ثنا
ابو حامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال البزاز وهو اول ثنا به عبد الرحمن
ابن بشر بن الحکم العبدی النیسابوری وهو اول قال حدثنا به حافظ
الامۃ سفیان بن عیینۃ والیہ ینتہی التسلسل عن عمرو ابن دینار
عن ابی قابوس مولی عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن عبد اللہ
ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال الراحمون یرحمہم الرحمن تبارک وتعالی ارحموا من فی الارض
یرحمکم من فی السماء حدیث حسن صحیح اخرجہ ابو داؤد والترمذی
والامام احمد والحمیدی وابن ابی شیبۃ والبخاری فی غیر صحیحہ

---

[١] محمش بفتح المیم وسکون المہملۃ وکسر المیم الثانیۃ آخرہ شین معجمۃ کذا ضبطہ الشیخ عابد السندی فی ثبتہ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

لكنهم لم يسلسلوه **وقوله** يرحمكم رويناه بكلا الوجهين بالجزم
على انه جواب الامر وبالرفع على الدعاء **وجملة التنزيه** اثبتها
جماعة واسقطها آخرون لانها ليست من الحديث ح ورويته
ايضا عن شيخنا الشمس الدمياطي المدني وهو اول عن الشيخ عبد الفتاح
الكفراوي وهو اول عن الشيخ عبد الله الشرقاوي وهو اول عن الشمس
الحفني وهو اول عن القاضي شمهورش الجني الصحابي وهو اول
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بلفظ الراحمون يرحمهم الله
والباقي سواء **ولي** في هذا الحديث طرق كثيرة متعددة باسانيد
عديدة مختلفة اعرضت عن ايراد جميعها خوف التطويل وضيق الوقت
قد اجزت كل من سمعه مني بشرطه بجميع تلك الطرق بالشرط
المعتبر عند اهل الاثر راجيا من كل منهم دعوة صالحة تنفعني في حياتي
وبعد مماتي والسنة تجمعنا والبدعة تفرقنا وانا ابرأ الى الله
تعالى من الابتداع واسأله لي وللمسلمين التوفيق للاتباع **هذا**

له وروى ابو خضير عن الشيخ محمد صالح البخاري بسنده ما نصه ورواية شمهورش باسقاط
تبارك وتعالى كما ذكره في اجازته ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

وقد عرض علي الشيخ عبد الهادي بن عبد الكريم المذكور جميع
كتاب العقد الجوهر الثمين للشيخ العلامة مسند الشام اسمعيل بن محمد
جراح العجلوني الدمشقي في مجلسين بالحرم الشريف المكي وكذا الاوائل
السنبليه في مجلس واحد وشاركه في السماع ابنه المذكور وقد
اجزتهما بروايتهما عني وسائر ما تجوز لي روايته ونصح عني درايته
وما الفته وخرجته بشرط الاهلية مني ومنهما وفقني الله تعالى واياهما
والمسلمين لما يحبه ويرضاه في كل وقت وحين بجاه سيد المرسلين
وآخر دعونا ان الحمد لله رب العلمين قاله بفمه وكتبه بقلمه فقير رحمة
مولاه الراجي لطف ربه السهمدي احمد ابو الخير جمال بن عثمان
ابن علي المكي الاحمدي غفر الله لهم ولمشائخهم
اجمعين امين

احمد عبده

ومن اشياخنا المكيين العلامة الفهامة الحبر السفير — ١٧ الشيخ السابع عشر
ملحق الصغير بالكبير مولانا الشيخ محمد عبد الستار الصديقي
الحنفي دامت بركاته وعمت فيوضاته سمعت منه
حديث الرحمة المسلسل بالاولية وانتفعت بمجالسه السنية

وتآليفه البهية - وآجازني واولادي بجميع مروياته اجازة عامة وكتب لي الاجازة بخطه الشريف وزينها في اولها واخرها بختمه المنيف وهو اخذ عن كثيرين من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام فمن اجل مشائخه الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازه بالكتب الستة وغيرها عن شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن الشيخ رفيع الدين الدكني القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث الحجاز عبد الله بن سالم البصري ح والسيد الرضوي عن شيخه السيد عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسماعيل عن احمد المنيني عن عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب الستة ح ويروي الرضوي عالياً الكتب الستة عن شيخه ابي حفص عمر بن مكي بن معطي المالكي عن القاضي شمهورش عن مولفيهما ومن مشائخه الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن الشيخ محمد العطوشي المالكي عن محمد الفاسي عن ابن عجيل اليمني بسنده ومن مشائخه السيد محمد علي ظاهر والسيد عبد القادر الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ

عبد الغنى المجددى وقد مر ذكره مرارا **ومن مشائخه** الشيخ محمد بن
عبد الرحمن الانصارى والشيخ عبد الرحمن سراج مفتى مكة كلاهما عن
الشيخ عبد الله سراج وسنده مشهور والانصارى ايضا عن الشيخ
اسحق الدهلوى عن جده لامه الشيخ عبد العزيز عن والده والشيخ
اسحق عن عمر المكى وقد مر سنده **ومن مشائخه** الشيخ محمد ابو
خضير مفتى الدمياط عن السيد محمد صالح الرضوى عن عبد الفتاح
الكفراوى الخ - ومن اجل **مشائخه** الشمس محمد بن القطب احمد بن
ادريس والمحدث الشيخ صالح السنارى العودى عن الشيخ احمد
ابن ادريس العرائشى بسنده **ومن مشائخه** الشيخ محمد بن جعفر
ابن ادريس الحسنى والشيخ ابو محمد عبد الكبير الكتانى وابناه الشيخ
محمد والشيخ عبد الحى والشيخ محمد صالح الزواوى والشيخ فالح الظاهرى
وقد مر ذكر هؤلاء الاعلام وغير هؤلاء كثيرون ما ينوف عن مائتى شيخ
كما ذكرهم فى مؤلفاته الشريفة وسيأتى ذكر بعض تاليفاته فى صورة
اجازته لى **وصورة اجازته ما نصه** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذى وصل من انقطع لعزجنابه فاتصل بالعروة الوثقى -

ورفع قدر من وقف ببابه فحلا نازل قدره الى مطمح العلو الارتقى۔ والصلوة والسلام على سيدنا محمد القائل اذا كتبتم الحديث فاكتبوه باسناده فكان هذا اقوى دليل على الاعتناء بامر الاجازة فبشرى لنا ثم طوبى صلى الله عليه وعلى آله واصحابه مصابيح الجامع الصحيح واعلام الهدى سما حدث مجيز بما رواه باسناده معنعنا من مبتدا السند الى المنتهى- اما بعد فلما كان من خصائص هذه الامة المحمدية المشهود لها بالخيرية بقاء سلسلة الاسناد ولو المحصل بالاجازة طلب من هذا العبد الذليل ذى الخاطر الكليل الراجى من ربه بلوغ المراد- ابى الفيض وابى الاسعاد عبد الستار الصديقى الحنفى- تجاوز الله عن ذنبه الجلى والخفى- الاجازة فى مروياتى ومسموعاتى وذلك بعد ما سمع منى حديث الرحمة بطرقه المتعددة اعنى به من هو فى وده صحيح الاعتقاد والمحبة- و فى التلقى حازم دون الاحبة- الفاضل الاكمل والعالم الاجل ابا سعيد محمد عبد الهادى بن محمد عبد الكريم ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسى الحيدرابادى فكانه

حفظه واعز شانه واظهر برهانه نظر الی بعين قلبه السليم وما بلغه من
حبه لم يرمنی سوی الفعل الجميل والرای المستقيم امتثلت لكمال
مرغوبه والتحقيق لمطلوبه طمعا فی نيل دعوة صالحة تحصل لی منه
بها بفضل الله عزوجل المرام ولاسيما حسن الختام فاقول انی
قد اجزت الاخ فی الله بلا اشتباه المنوه باسمه اعلاه وابنيه
محمد عبد المجيب ومحمد عبد الرقيب ومن سيولد له بعد ذلك
بحديث الرحمة المسلسل بالاولية وبسائر مقروأتی ومسموعاتی
ومعروضاتی ومستجازاتی علی عادة السلف الصالح اجازة شاملة
كاملة فی كل ما تجوز لی روايته ولقع عنی درايته من منقول
ومعقول من تفسير وحديث وفقه وتصوف وعلوم آلية واذكار
واوراد واحزاب علی اختلاف صنوفها وتباين انواعها وتفاوت
تاليفها علی كثرتها وانشاءها ولاسيما بمؤلفاتی وغير ذلك من الكتب
الستة وغير ذلك من المسانيد وغيرها من الكتب الحديثية حسب
ما اجازنی بذلك جمع من المشائخ الاعلام ذوی الاقدار العلية
بالشروط الجارية بينهم علی الطرق المرضية معتمد واله فی تسطير

هذا الوقوم وتحرير ما ذكر من الرسوم بما لا يعلم الا الله رب الارباب سائلا الى
ولم من يد التوفيق والقبول وان يحفني واياه بلطفه الخفي ويبلغنا
كل مامول انه سبحانه بذلك قدير وبالاجابة جدير **فمن اجل**
مشائخي الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازني بالكتب الستة
مع الموطاء عن شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن رفيع الدين
الدكني القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث
الحجاز عبد الله بن سالم البصري بسنده ح والسيد الرضوي عن
شيخه السيد عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسمعيل عن احمد المنيني
عن عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب الستة
وبهذا السند اروى الاولية والمصافحة ح ويروى الرضوى عاليا
الكتب الستة عن شيخه ابي حفص عمر بن مكي بن معطي المالكي
صاحب الذخيرة عن القاضي شمهورش عن مؤلفي الكتب الستة ومن
مشائخي الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن الشيخ محمد العطوشي
المالكي عن محمد الفاسي احد تلامذة ابن سنة احد من اخذ عن ابن
عجيل اليمني بسنده ومن مشائخي السيد محمد علي الطاهر والسيد

To: www.al-mostafa.com

عبدالقادر الطرابلسى والشيخ منظور احمد النقشبندى كلهم عن الشيخ عبدالغنى
المجددى عن الشيخ عابد السندى مؤلف حصر الشارد ومن مشائخى الشيخ عبدالرحمن
الانصارى والشيخ عبدالرحمن سراج عن مؤلف قطف الثمر الشيخ صالح
الفلانى بسنده والانصارى ايضا عن الشيخ اسحق الدهلوى عن جده
لامه الشيخ عبدالعزيز عن والده ولى الله بسنده ح والشيخ اسحق عن
عمر عبدالرسول المكى بسنده ومن مشائخى الشمس محمد ابو خضير الدمياطى
المدنى وقد سمعت منه الاولية سنة ١٣٠٣ بالمدينة المنورة وهو عن السيد
محمد صالح الرضوى عن عبد الفتاح الكفراوى عن عبدالله الشرقاوى
عن الشمس محمد الحفنى عن القاضى شمهورش عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم كل منهم قال وهو اول حديث سمعته من شيخى ومن اجل مشائخى
الشمس محمد بن القطب سيدى احمد بن ادريس والمحدث الشيخ
صالح السنارى العودى الاول مكاتبة والثانى مشافهة عن الولى الشهير
سيدى احمد بن ادريس العرائشى بسنده ومن مشائخى سيدى
محمد بن جعفر بن ادريس الحسنى الفاسى وابو محمد سيدى عبدالكبير
ابن محمد الكتانى وابناه سيدى الشريف محمد وسيدى عبدالحى

والسيد محمد صالح الزواوى والشيخ فالح الظاهرى السنوسى وغيرهم
من ماينوف عن مائتى شيخ حسب ماذكرتهم فى ثبتى المسمى نثر المآثر فى
ما ادركت من الاكابر وفيض الملك المتعالى بذكر افاضل القرن الثالث
عشر والتوالى وفى مسلسلاتى المسمى بفيض الملك المغيث
فى مسلسلات درر الحديث ولى تآليف اخر منها الآيات العظيمة
الباهرة فى معراج سيد اهل الدنيا والآخرة ومنها ايقاظ الغفلان
وسلوة الاخوان فى قراءة المواعظ فى رجب وشعبان ورمضان و
هو تسعون مجلسا فى مجلدين ومنها سلم الوصول الى اصطلاح احاديث
الرسول ومنها الكواكب السائرة فى علماء المائة العاشرة وهو ذيل على
الضوء اللامع للسخاوى ومنها سرد النقول فى تراجم العلماء الفحول
وهو اربع مجلدات ومنها طبقات المذاهب الاربعة فى اربع مجلدات
كل جلد على حدة فى مذهب وطبقات القراء فى جزء وجزء فى طبقات
الادباء وغير ذلك مما لم استحضره الآن فى عجل واوصى نفسى واياهم
بما اوصى به العلماء فى كتبهم وهو تقوى الله سبحانه عز وجل وحسن السيرة
والسريرة مع الله جل شانه ومع كافة عباده كلا بحسبه وتحرى الصدق

فى المواطن كلها والحياء والمراقبة والحرص على تدبر آيات الله وحسن
تلاوته ظاهرا وباطنا وتفهم احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم
واستظهار معانيها والعمل بها حسب الامكان والمتابعة والمحبة
للنبى صلى الله عليه وسلم قولا وفعلا وعقلا وودا وامر ذكر الله وحسن الظن
بكل مؤمن والنصيحة لله ولرسوله وللمؤمنين وترك الخوض فيما
لا يعنى وعدم التجسس والتحسس ومحبة اهل العلم شيوخا وطلبة
وايثارهم على غيرهم ومحبة اهل البيت النبوى ومراقبة الله عز وجل
فى كل هم وعزم ونعوذ بالله ان ننخرط فيمن يقولون بافواههم
ماليس فى قلوبهم والله شهيد وحفيظ ورقيب واوصيهم
بحسن التوجه الى الله تعالى والرضا بقضائه حلوه ومره والاخلاص
فى العلم والطلب والعبادة وبالملازمة على طلب العلم واستفادته وافادته
ومذاكرته واخذه عن اهله من غير تكبر ولا حياء ولا توان وبالملازمة
على الاستغفار وبالصلوة والسلام على النبى المختار فى جميع الاحوال
والاطوار فان ذلك سبب لشرح الصدور وتيسر الامور هذا
فلنقتصر على ما ذكرنا ونكف عنان القلم عن السبح فى هذا الميدان

لانه لا يسعه هذا المقام وانما ذكرنا منهم النزر القليل للتبرك بذكرهم الجميل والانحياز الى الجناب الاعظم الذى الى غيره لا نميل فنسأل الله العظيم بوجهه الكريم وبجاه حبيبه سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه وشرف وعظم وكرم ان يصل حبلنا بحبال جميع عباده المتقين وان يحقق انتسابنا الى زمرة اصفيائه المقربين ويذيقنا من شرب معارفهم وليعمر بواطننا بعوارفهم وان يحشرنا فى زمرتهم ببركة محبتهم اذ هم القوم لا يشقى جليسهم والمرء مع من احب وان يختم لنا بما ختم لاوليائه وان يجعل خير ايامنا واسعدها يوم لقائه بمنه وكرمه آمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم والحمد لله رب العلمين

كتبه بقلمه يوم العيد اى عيد النحر بمنى عبد ربه واسير ذنبه الراجى ان يغفر ذنبه وخطاياه وان يثبته بالقول الثابت فى الحياة ويوم لقاه من لم يكن وكان وسوف يخلو منه المكان احقر الورى احد ساكنى ام القرى افقر الملك الى المالك الجواد ابو الفيض وابو الاسعاد عبد الستار الصديقى الحنفى عاملة الله بلطفه الوفى ابن المرحوم

الشيخ عبد الوهاب بن خدا يار بن عظيم حسين يار بن احمد يار تغمدهم الله
برحمته واسكنهم بحبوح جنته امين - في ١٠ ا ر ذي الحجه يوم الخميس سنه ١٣٢٢ھ

١٨ الشيخ الثامن عشر

ومن مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل الشيخ

الابرك السيد علوي الشافعي دامت بركاته سمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه تجاه
البيت الحرام بعد صلوة العصر في التاسع والعشرين من رمضان
سنة ١٣٢٤ وهو اخذ عن العلامة الفهامة الشيخ عبد الحميد الداغستاني
والسيد احمد دحلان شيخ العلماء ببلد الله الحرام وقد مر سندهما
وكتب لي اجازة بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا
محمد وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد فقد طلب مني الاجازة اخي
في الله الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم
المدراسي الحيدر ابادي فاقول وانا الفقير علوي بن صالح بن
عقيل بن عمر علوي قد اجزت اخي المذكور بما تلقيته عن اشياخي منهم

شيخي واستاذي امام الحرمين الشريفين وشيخ الاسلام ببلد الله
الحرام المرحوم بكرم الله تعالى السيد احمد بن المرحوم السيد زيني
دحلان تغمده الله بالرحمة والرضوان من قراءة الكتب الستة مع
جملة كتب الحديث والتفسير وغير ذلك من فقه وعقائد وفروع
واصول ومنقول ومعقول بسنده عن شيخه الشيخ عثمان الدمياطي
عن شيخه الشيخ الشرقاوي عن مشايخه الفضلاء العظام اجازة
عامة له ولذريته القائمين بوظيفة العلم والتعليم واسأله ان
لا ينساني من صالح دعواته في خلواته وجلواته واوصيه بتقوى الله
في السر والعلن ـ ربنا يوفق الجميع لما يحبه ويرضاه انه على ما يشاء
قدير وبالاجابة جدير وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه
وسلم كتبه الراجي عفو ربه الجليل علوي بن صالح بن عقيل

علوي بن صالح بن عقيل ١٣١٢

ومن [١٩] مشايخنا المكيين العلامة الكامل والجهبذ الفاضل
مولانا وشيخنا التقي الزاهد الشيخ محمد عمر باجنيد الامام

١٩ الشيخ التاسع عشر

المدرس بالمسجد الحرام دام مجده وعم فيضه حدثني
بالحديث المسلسل بالأولية وهو أول حديث سمعته منه وأجاز
لي ولأولادي بجميع مروياته وذلك في الحادي عشر من ذي القعدة سنة ١٣٢٣
وهو أخذ عن العلامة السيد عيدروس والعلامة السيد أحمد
دحلان وقدمر سندهما مرارا وكتب الإجازة بخطه وصورة
إجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي وفق من عباده
من ارتضاه واختص البعض منهم بانشراح الصدر وتنويره فآثرناه
وانبعثت منه همة للترقي الى نيل المكارم العلية فسارع الى رضاه
باقتناص العلوم الموصلة الى كريم حضرته وسلوك سبيل نبيه و
مصطفاه وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه ومن
والاه وسلم تسليما وبعد فقد طلب مني الإجازة أخي الشيخ
الفاضل الأديب ابو سعيد محمد عبد الهادي بن
عبد الكريم الخطيب حسن ظن بي فأجبته بما طلب رجاء
لصالح دعواته وأجزته بما تجوز لي روايته وتصح لي درايته مما
تلقيته وأجزت به عموما وخصوصا إجازة عامة وكذا أجزت

اولاد الشيخ عبد الهادی وهما محمد عبد المجيب و محمد عبد الرقيب بمثل
ما اجزت به اباهما واسئل مولای ان يجعلهما قرة عين فی الدنيا والدين
آمين واوصی نفسی وایاهم بتقوی الله رب العلمين والتمسك
بطريقة اهل السنة والجماعة وهی ما عليها الائمة الاربعة رضوان
الله تعالی عليهم والدعاء لی ولسائر المسلمين والحمد لله رب العلمين
حرر سنة ۱۳۲۴ قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام عمر بن
ابی بكر باجنيد الشافعی مذهبا

ومن مشائخنا المكيين (۲۰) مولانا العلامة الحبر الفهامة الشيخ
المحدث الملا محمد مراد[1] القازانی صاحب تعريب مكتوبات
الامام الربانی قدس سراهما سمعت منه الحديث المسلسل

الشيخ العشرون

القزانی

الموسوم بالدرر المكنونات النفيسة مطبوعة بمكة سنة ۱۳۱۶ في ثلاث مجلدات ۱۲ منه

[1] هو الشيخ محمد مراد بن عبد الله ولد سنة اثنتين وسبعين ومائتين والف فی منتصف ربيع الآخر يوم الثلاثاء فی قرية المتمن مضافات قصبة منزلة التابعة لولاية اوفا من ممالك قزان المدعوة سابقا بممالك بلغار الشهيرة فی الكتب الفقهية بعدم غيبوبة الشفق لتوغلها فی الشمال - اسلم اهلها طوعا فی حدود سنة ثلاثمائة ايام المقتدر بالله العباسی وقبلها التابعة الآن من حدود سنة احدی وستين وتسعمائة لدولة الروس فلما بلغ رحمه الله تعالی ست سنين شرع فی قراءة العلوم اخذ القرآن المجيد من ابويه ثم من خاله الشيخ الملا حسن الدين الذی هو من اكبر تلامذة المنلا اسمعيل القشقاری المشهور فی تلك البلاد وشرع فی قراءة الصرف فی سن تسع وقرأ عوامل الجرجانی فی سن احدی عشرة ولازم خاله المذكور الی ان بلغ عمره ثمانی عشرة سنة وقرأ فی تلك المدة عليه
(بقيه حاشيه بصفحه ثانی)

بالاولية الحقيقية بمكة المكرمة زادها الله شرفا وتعظيما سنة الف و ثلثمائة وخمس وعشرين وهو عن العلامة السيد عبد الحى الكتانى بسنده المذكور فى سند الشيخ عبد الله غازى وأخذ شيخنا ايضا عن السيد محمد صالح الزواوى عن الشيخ محمد بن ناصر واخذ عن عبد الرحمن سراج

(بقية حاشية صفحه ١٨٨) من النحو والمنطق والاخلاق والفقه الى شرح العقائد النسفية للتفتازانى وكان معينا للدروس وبهذا حصل له ملكة جيدة فيما قرأ ثم سافر الى قزان فى اول ربيع سنة ١٢٩٠ه واختار مدرسة العلامة شهاب الدين القزانى المرجانى صاحب الناظورة وغيرها من التاليف الكثيرة وسافر الى بخارى وما وراء النهر صحبة واحد من السياحين الا انه توقف اثناء سفره هذا فى بلدة لم دبيكى مقدار سنتين واختار للاقامة هناك مدرسة المرحوم الحاج الملا شرف الدين والملا محمد جان وقرأ عليهما شرح العقائد وسلم العلوم فى المنطق مع حواشيه وهو غير السلم المنورق المنظوم المستعمل فى بلاد العرب بل هو منثور واكبر من المذكور واجمع لقواعد المنطق الا انه مخلوط بمسائل الفلسفة خصوصا حاشيته المشهورة للقاضى مبارك الكوپاموى وكان له شغف تام بحق كتبه وحاشيته المذكورة وحاشية الملا حسن بيدلا وحفظه من اوله لكونه رائجا فى بلاده ثم توجه الى بخارى واقام بطاشكند مقدار شهرين وكان يقرأ فى درس شرح العقائد وشرح حكمة العين عند بعض علمائها ثم دخل بخارا سنة ١٢٩٣ه وحضر درس شرح الدوانى على تهذيب المنطق عند الملا عبد الله المقتى السرهادى القزانى والملا التركمانى اسمه عبد الشكور فاتم بحث الحمد فى مدة ستة اشهر بقراءة

اربعة من حواشيه على عادة تلك البلاد فى هذه الازمنة الاخيرة ثم خرج منها فى اول الربيع متوجها الى طاشكند ثانيا فاقام بها مدة ثم سافر الى مكة واقام بها ومن تاليفه تعريبات المذكورة وتعريب الرشحات وذيله وتاريخ بلغار وقزان الموسوم بتلفيق الاخبار وغير ذلك انتهى مختصرا من المقدمة لتعريبات المكتوبات الامام الربانى ١٢ عبد الهادى غفر له-

---

كاتب محمد فياض خان غفر له

وأخذ الطريقة النقشبندية عن مولانا مظهر المدني وسيأتي ذكر
مشائخه في صورة اجازته **وصورة اجازته ما نصه**
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على
عباده الذين اصطفى وخصوصا منهم على نبينا محمد ن المصطفى
وآله وصحبه اهل الصدق والصفا. **اما بعد** فلما كان العلماء لا
يشبعون من العلم ولا يستحيون من طلبه الى اخر انفاسهم ويستجيزون
فيه من مظانه طلب مني **العالم العامل والفاضل الكامل**
الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الشيخ محمد
عبد الكريم ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسي
الحيدر ابادي ان اجيزه في الحديث وسائر العلوم على عادة
العلماء الحريصين في الطلب ظنا منه اني اهل لذلك مع ان الفقير
كما قال الشاعر **شعر** ولست باهل ان اجاز فكيف ان ؛
اجيز ولكن الحقائق قد تخفى ؛ ولكني استحييت ان اخيب ظنه
وان ارده بغير ان اسعفه بمرامه فاجزته بجميع ما يجوز لي
روايته من منقول ومعقول وفروع واصول ومقرو ومسموع

وجميع مصنفاتي المطبوعة الى الآن هي تعريب الرشحات وذيله وتعريب المكتوبات واكثر ما في هامشه وما لم يطبع بعد الى الآن واكبره واهمه تاريخ بلغار وقزان المسمى بتسميته تلفيق الاخبار وتلقيح الآثار في تاريخ بلغار وقزان واحوال تاتار. وقد تلقيت العلم في الحرمين الشريفين بعد ان اتممت مباديه واحكمت مادته في بلاد قزان مسقط راسي وفي بخارا ايضا بالانتخاب من العلماء العاملين والفضلاء الكاملين كما قال الشاطبي رحمه الله تعالى شعر تخيرهم نقادهم كل بارع ؛ وليس على قرآنه متأكلا ؛ حيث لم يكونوا يأكلون الدنيا بدينهم ولا يخافون في الله لومة لائم فمنهم شيخي واستاذي مولانا الشيخ آخون جان المرغينانی المدنی المکی الحنفی النقشبندی المتوفی بمكة المكرمة في اواخر ذي القعدة سنة ١٣٠٢ ومنهم شيخي واستاذي مولانا الشيخ عبد القادر الطرابلسي المدني الخطيب الزاهد الورع المتوفی بالمدینة المنورة سنة ١٣٠١ ومنهم الشيخ المحدث العالم الفاضل الشهير السيد محمد على ابن السيد طاهر الوتري المدني

المتوفى بالمدينة المنورة فى سنة ١٣٢٢ ثلاثتهم عن مسند عصره ووحيد
دهره مولانا الشيخ عبد الغنى ابن مولانا الشيخ ابي سعيد المجددى
الدهلوى المدنى المتوفى بالمدينة المنورة فى اوائل سنة ١٢٩٦ ودفن
يوم دخول الفقير المدينة المنورة اول مرة فلم يتيسر لى ملاقاته
ح ومنهم شيخى وسيدى ومرشدى الى الله مولاى السيد محمد
صالح الزواوى المكى الشافعى النقشبندى قدس الله سره المتوفى بمكة المكرمة سنة ١٣
عن الشيخ الشريف محمد بن ناصر الحسنى الحازمى عن السيد محمد ابن خليل القاوقجى
الحسنى ح واروى عن العلامة الشريف المحدث الشيخ عبد الحى الفاسى الكتانى عن والده
الشريف العلامة المحدث عبد الكبير الكتانى عن الشيخ عبد الغنى المجددى المدنى ح
ومنهم شيخى واستاذى الشيخ عبد الرحمن سراج مفتى مكة المكرمة شهيد الغربة
عن الشيخ جمال مفتى مكة المكرمة كلهم اعنى الشيخ عبد الغنى والشريف محمد بن ناصر
والسيد محمد القاوقجى والشيخ جمال عن مسند عصره وفريد دهره الشيخ عابد بن احمد على
السندى المدنى رحمه الله تعالى مؤلف حصر الشارد واسناده فى جميع
الكتب من جميع الفنون مذكورة فى ثبته المشهور بحصر الشارد
وله وللشيخ عبد الغنى اتصال بسائر ارباب الاسانيد فلا حاجة

الی ذکر من فوقهما من الرواة فانی لما ذکرت اسنادی الیهما
فکاننی ذکرت اسانیدی الی المؤلفین والی رسول الله صلی الله علیه
وسلم ح ویروی الشیخ جمال عن الشیخ عبد الله سراج مفتی مکة المکرمة
عن الشیخ محمد بن هاشم الفلانی العمری عن شیخ الشیوخ العلامة
الاثری الشیخ صالح الفلانی العمری مؤلف قطف الثمر ح ویروی
السید محمد علی الطاهر الوتری عن شیخه احمد منة الله المالکی
الازهری عن شیخه الامیر الکبیر وعن محدث الشام الشیخ عبد الرحمن
ابن محمد الکزبری وثبتاهما مشهوران ح ولی ایضا اجازة عن
مولانا الشیخ برکة مشائخنا الکرام بقیة السلف محمد معصوم المجددی
عن والده مولانا الشیخ عبد الرشید المجددی عن جده مولانا
الشیخ احمد سعید المجددی عن الشیخ عبد العزیز الدهلوی ح
ویروی الشیخ عبد الرشید عن الشیخ محمد اسحق عن الشیخ عبد العزیز
عن والده الشیخ ولی الله الدهلوی واسانیده مشهورة - فاجزت
الفاضل المذکور ان یروی عنی بواسطة هؤلاء العلماء الاجلاء
والکملاء الادلاء بشرطها المعتبرة عند اهل الاثر وان یجیز بروایتی

واجازني لمن شاء بما شاء وكيف شاء بعد رعاية الشروط واهمها
كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا يدريه لا ادري وقد سمع
مني حديث الرحمة المسلسل بالاولية بروايتي عن المحدث الشريف
عبد الحي الكتاني لكون روايتي بكيفية المخصوصة اعني كونه اول
حديث مسموع ممن يرويه مختصة بها ورواياتي الباقية ليس
في واحدة منها هذه المزية وان كانت في بعضها الا انها
ليست اولية حقيقية بل اضافية اعني بالاضافة الى سائر
المسلسلات **هذا** واوصى المجاز المذكور ضاعف الله لي
وله الاجور واياي اولا بتقوى الله تعالى في السر والعلن قال
الله تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله الآية وان لا ينساني
واولادي من صالح دعواته في جلواته وخلواته وسائر حالاته
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على سيدنا
محمد وآله وصحبه اجمعين قاله بلسانه ورقمه ببنانه اسير الذنوب
كثير العيوب مضيع الاوقات العاجز عن تدارك ما فات
محتاج لطف ربه السبحاني الفقير محمد مراد القزاني ثم المكي

ملكه الله سبحانه نواصي الاماني امين بحرمة النبي الامين وذلك
بمكة المكرمة شرفها الله تعالى الى يوم القيمة في ٣ صفر الخير المنتظم
في سلك شهور عام الف وثلاثمائة وخمس وعشرين تم

مراد محمد النقشبندي المظهري

٢١ الشيخ الحادي والعشرون

ومن مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل الجهبذ الكامل الشيخ ابو علي شرف الدين ابن مفتاح الدين المكي القازاني الحنفي صاحب النبراس ادام الله افاداتهم

له الف رحمه الله تعالى كتابا في حالات شيخه الشيخ عباس [illegible] الحنفي سماه النبراس ١٢ منه

سمعت (سمع ١٢) منه الحديث المسلسل بالاولية الحقيقية قبالة بيت الله
الامين ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذي الحجة الحرام سنة ١٣٢٤ (بين العشائين ١٢)
قال سمعته كذلك عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم
القاوقجي الطرابلسي بعد ما طاف وسعى من العمرة في حالة الاحرام
وعن ابي النصر الدمشقي اخذ شيخنا عنهما وعن غيرهما كالشيخ (عطف) يوسف
ابن عبد الستار المدرس ببلدة قزان وكالشيخ (عطف) محمد ذاكر بن
نور محمد التمتاوي والد زوجته المجاور بمكة المكرمة والشيخ

السيد عمر بركات الشامي الازهري المكي الشافعي عن الشيخ ابراهيم
الباجوري والشيخ عباس بن جعفر بن صديق مفتي الاحناف بمكة
وهو عن كثيرين منهم عمر عبد رب الرسول وعن عبد الملك القلعي وطاهر
سنبل ومنهم الشيخ صديق كمال عن عبد الله سراج عن صالح
الفلاني الخ ومنهم الشيخ خليل طيبة النحوي ومنهم والده الشيخ
جعفر بن صديق ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان الخ ومنهم
السيد محمد الكتبي مفتي مكة عن السيد احمد الطحطاوي ويروي
الشيخ عباس بعموم الاجازة عن الشيخ عابد السندي وعن مفتي
زبيد السيد عبد الرحمن الاهدل وعن الشيخ مصطفى فتح الله
البيروتي وكالشيخ السيد احمد دحلان وتلميذه السيد احمد الزواوي
المالكي وكالشيخ محمد شمس الدين الكناني والشيخ عبد الله النهاري
كلاهما عن القاوقجي وكالشيخ مصطفى العفيفي الشافعي شارح المولد
المنظم عن القويسني وكالشيخ السيد محمد مكي الكتبي الحنفي عن
والده عن ابيه عن الطحطاوي ومن مشائخه بركة الدنيا الفقيه
محمد صالح ١٢ منه محمد مفتي مكة ابن حسين ١٢ منه
النبيه السيد عبد القادر الطرابلسي المدني ومنهم رفيقه

السيد علی طاهر **ومنهم** تلميذه السيد سعيد المغربی شيخ الدلائل
بالمدينة المنورة **ومنهم** السيد محمد امين رضوان شيخ الدلائل
بالمدينة الطيبة **ومنهم** الشيخ ابو الخير احمد جمال المكی صنا[ع] المعجم
(وقد اخذت ايضا من هؤلاء الثلاثة الاخيرين) **ومنهم** ابو النصر الد[مشقی]
والشيخ يوسف النبهانی البيروتی صاحب الانفاس اللطيفه
والتآليف الكثيرة المفيدة **ومنهم** الشيخ محمد الانصاری عن
مولانا اسحق والشيخ عبد الله سراج والشيخ عابد السندی
ومنهم الشيخ عبد الرحمن سراج مفتی الاحناف بمكة **ومنهم**
الشيخة خديجه بنت مولانا اسحق **ومنهم** بركة الوقت الحبيب
حسين الحبشی والمقری والمفسر الشيخ محمد الشربينی نزيل مكة
وقد اخذت سنة ١٢ منه
من تلامذة الباجوری وقد مر ذكر هؤلاء الاعلام **واخذ** شيخنا
ايضا عن السيد محمود البغدادی عن السيد داود البغدادی
واخذ عن السيد محمد حقی النازلی مؤلف خزينة الاسرار
واخذ عن عبد الله بن صلاح الاسكندرانی - **وصورة**
اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الصمد والصلوة

والسلام على سيدنا محمد خير المستند والسند - وعلى آله واصحابه
الى ابد الابد - اما بعد فقد اجتمع بالفقير اخونا العالم الفاضل
عبد الهادى بن الشيخ عبد الكريم فى المسجد الحرام وطلب
منى بحسن ظنه سماع المسلسل بالاولية فاسمعته له وقلت سمعته
من جملة من المشائخ الكرام منهم العلامة المحدث السيد محمد
القاوقجى الطرابلسى عن جملة من المشائخ اجلهم الشيخ عابد السندى
المدنى ومنهم الشيخ عبد الله ابن صالح مفتى اسكندرية عن
والده عن الامير الكبير وسنده مضبوط فى ثبته - واجزته
بجميع ما نروى عن مشائخنا الكرام منهم شيخنا الشيخ عباس
الصديقى الحنفى المكى ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان المكى
واوصى المذكور ونفسى بالتقوى وان يدعولى ولوالدى و
لمشائخى بالعفو والغفران وصلى الله عليه وآله وصحبه وسلم
وذلك فى غرة محرم سنة ١٣٢٥ هـ - الفقير ابو على شرف الدين المكى
القزانى

قزانى
شرف الدين
١٣١٥

٢٢ الشيخ الثاني والعشرون

ومن مشائخنا المكيين العلامة الفهامة المحدث الجليل عبد الحميد بن محمد فردوس المكي الافغاني ادام الله افاداته - سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية فاجازني به وبسائر مروياته وهو يروي عن العلامة المحدث الشيخ داؤد جرالزبيدي عن الشيخ محمد العمراني عن مفتي زبيد السيد عبد الرحمن ابن سليمان الاهدل والعلامة القاضي محمد بن علي الشوكاني بسندهما ويروي عن مولانا السيد احمد دحلان عن العلامة الشيخ عثمان والشيخ عبد الرحمن الكزبري والقاضي ارتضا علي الصفوي بسندهم ويروي عن العلامة الشيخ احمد ابي الخير ميرداد والشيخ احمد امين العطار المعروف ببيت المال كلاهما عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد السندي ويروي عن والده الشيخ محمد فردوس عن مفتي مكة الشيخ جمال بن عبد الله عن الشيخ عابد والمحدث الشيخ عبد الله سراج عن الشيخ الفلاني وقد مر ذكرهم مرارا وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم احمدك يا من وصل من انقطع اليه - ودفع من وقف مطية اماله

عليه - حمدا على متواتر النعم والافضال - والصحيح والحسن من الاعمال - واصلي واسلم على حبيبك المرسل - حلال كل مشكل و معضل - وعلى آله سحب الندى - وصحبه شهب الهدى - ما فاح اريج العلوم - من طي كل منتشر ومكتوم - اما بعد - وفي كل ربع بنو سعد - فيقول المرتجي من ربه نيل الاماني - عبد الحميد بن محمد فردوس المكي الافغاني - قدس الله سره عز وجل باجتماعي مع الفاضل الفطن الاريب - الآخذ من كل فن بنصيب ابي سعيد محمد عبد الهادي بن عبد الكريم الخطيب الحيدر ابادي وطنا المدراسي اصلا - سلك الله بي وبه مسالك اهل الحق - ووفقنا لما به النجاة يوم تبعث الخلق وطلب مني ان اسمعه خبر الرحمة المسلسل بالاولية فاسمعته ذلك وهو اول حديث سمعه مني كما سمعته كذلك حقيقة عن العلامة المحدث المعمر الشيخ داود جرجس الزبيدي عن العلامة محمد العمراني عن مفتي زبيد السيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والعلامة القاضي محمد بن علي الشوكاني بسندهما الخ

هذا فلما كانت الاجازة والسند امرهما فخيم وشانهما عند
اهل الحديث عظيم طلب منى الشاب النجيب والفقيه الاديب
الاخ فى الله بلا اشتباه المنوه بذكره اعلاه الاجازة
له ولاولاده فاعتذرت اليه بانى لست من اهل هذا الميدان
ولكن حفظا لبقاء سلسلة الاسناد اجبته الى مرغوبه رجاء
لدعوة صالحة فانها بظهر الغيب نافعة مجابة فاقول قد اجزت الفاضل
المذكور المنوه باسمه فى السطور بجميع الكتب الستة والمسانيد
والمعاجم وغيرها من الكتب الحديثية وبجميع الكتب العلمية
من معقول ومنقول من تفسير وفقه وتصوف وعلوم الية والاذكار
والاوراد والاحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها على
كثرتها واتساعها اجازة عامة شاملة كاملة فى كل ما يجوز لى
روايته وتصح عنى درايته بحسب ما اجازنى بذلك جمع
من المشائخ ذوى الاقدار العلية بالشروط الجارية بينهم على الطرق
المرضية من لزوم التقوى وكمال العناية بمتابعة السنة
النبوية وهم اهل البلد الحرام وزمزم والمقام وعليهم

ترتيبت ومنهم تلقيت اجلهم شيخ الاسلام بالمشاعر العظام العلامة
المرحوم بكرم الله المنان مولينا السيد احمد بن زيني دحلان عن
العلامة الشيخ عثمان الدمياطي والشيخ عبد الرحمن الكزبري والقاضي
ارتضا على الصفوى بسندهم ومنهم العلامة الشيخ احمد ابو الخير بن
الشيخ عبد الله مرداد المكى والمرحوم الشيخ احمد امين العطار المعروف
ببيت المال كلاهما عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد
السندى ومنهم والدى الشيخ محمد فردوس عن مفتى مكة المكرمة
الشيخ جمال بن عبد الله عن الشيخ عابد السندى والمحدث الشيخ
عبد الله سراج المكى عن الشيخ صالح الفلانى واذنته ايضا ان يجيز
عنى كل من سأله فى ذلك بشرطه المعتبر عند اهل الاثر على العموم
والخصوص من كل معقول ومنصوص راجيا منه ان لا ينسانى
واولادى من صالح دعواته فى خلواته وجلواته كما ان ذلك
منا له مبذول ومن الله نرجو القبول انه على ذلك قدير وبالاجابة
جدير والحمد لله رب العالمين

امر برقمه عبد الحميد فردوس خادم العلم والسنة المصطفوية

بالمسجد الحرام في ٣٠ محرم من عام سنة ١٣٢٥ بلغه الله في الدارين
مرامه وسدده واحسن ختامه آمين

(ختم: عبد الحميد ١٣١٠)

٢٣ الشيخ الثالث والعشرون العاقل الزكي ١٢

٢٣ ومن مشائخنا المكيين العالم النحرير الحبر السفيسي
العابد الزاهد مولانا الشيخ محمد بن حامد الحنفي الحسني
المكي المقيم بجبل ابي قبيس دامت بركاته كان رحمه الله
تعالى برا تقيا خاشعا متواضعا تاركا للدنيا راغبا في العقبى معتزلا من
الناس كان يقيم بجبل ابي قبيس فلما سمعت انه من العلماء العاملين
والزهاد العارفين لقيته به فاكرمني واجازني اجازة عامة وكتب
لي الاجازة وهو يروي عن الشيخ ابراهيم السقاء والشيخ محمد الانبابي
والشيخ احمد الرفاعي وغيرهم من الافاضل الكرام وصورة اجازته
بسم الله الرحمن الرحيم وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله
وصحبه وسلم الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا
محمد وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فاقول وانا الفقير الحقير الحقيق
بان اجاز على فرض كوني من اهل العلم محمد بن حامد بن احمد

الحنفي الحسني قد اجزت لا على سبيل الحقيقة بل على سبيل المجاز
حضرة العامل الفاضل الشيخ محمد عبد الهادي بن
محمد عبد الكريم المدراسي اجازة عامة من اجازة العوام
للخواص بما تجوز وتصح روايته ودرايته - وليس لي من هذه
الاجازة الا محض كوني واسطة في ربط سند المذكور بسند من
اجازني من مشائخي الكرام الافاضل كحضرة الشيخ ابراهيم السقاء
والشيخ محمد الانبابي والشيخ احمد الرفاعي ونحوهم ولولا ذلك
لما اجزته واستغفر الله العظيم من اجترائي على مثل ذلك - وأسأل
حضرة المذكور ان لا ينساني من دعائه - واوصيه واياي بتقوى الله
تعالى فانها خير زاد - ليوم المعاد - وصلى الله على سيدنا محمد
خاتم النبيين - وعلى آله وصحبه اجمعين - حرر بمكة المكرمة يوم
الخميس المبارك الموافق ١٣ من شهر صفر سنة ١٣٢٥ محمد احمد

ومن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة[٥]
الشيخ احمد بن محمد بن احمد الحضراوي الشافعي المكي دام
فيضه الملكي وهو يروي عن الشيخ محمد حسن العدوي

[illegible]

٥ وللمذكور الشيخ تاليفات جليلة - منها عقد الثمين ولبشرى المؤمنين في فضائل سيد المرسلين وسراج الائمة
في تخريج احاديث كشف الغمة وتاج التاريخ وغيرها ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

المالكي وعن الشيخ محمد بن احمد مراد الدمياطي الشافعي والشيخ عبد الغني
الرافعي الحنفي والقاضي يحيى بن احمد المجاهد عن والده عن القاضي
محمد بن علي الشوكاني والشيخ احمد بن احمد المقرى التونسي وهو
يروى عن الشيخ احمد بن الحاج وهو عن الولي الكامل المحدث محمد
ابن علي بن السنوسي عن شيخه ابي سليمان عبد الحفيظ بن محمد
العجيمي المكي عن الشيخ محمد طاهر سنبل الحنفي المكي صاحب الاوائل
المشهورة وكتب لي **في الاجازة ما نصه** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين وعلى آله
وصحبه اجمعين اما بعد فقد وافانا **الاخ في الله والمحب الاجل**
ولدنا المكرم الشيخ محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم
المدراسي الحيدرابادي بمكة المكرمة وطلب منا الاجازة فيما
تلقيناه من العلوم العقلية والنقلية لقول بعض السلف رحمهم الله
تعالى الاسناد من الدين فاجبته واني لست من فرسان هذا الميدان
ولا من اهل هذا الشان غير اني احب الله ورسوله وورثته صلى
الله عليه وسلم الصادقين لما ورد عنه صلى الله عليه وسلم المرء

مع من احب وحيث ان للفقير جملة مشائخ اساتذة فخام رحمهم الله

منهم الاستاذ شيخ الاسلام والسنة محمد حسن العِدوى المالكى

الحمزاوى ومشائخه معروفون شهيرون ومولانا المرحوم الشيخ

محمد بن احمد مراد الدمياطى الشافعى المدرس بالمسجد الحرام

والشيخ عبد الغنى الرافعى الحنفى الطرابلسى والقاضى يحيى بن احمد

المجاهد اليمنى عن والده عن القاضى محمد بن على الشوكانى

ومنهم الشيخ احمد بن احمد المغربى التونسى وهو عن شيخه احمد

ابن الحاج بن المهدى وهو عن شيخه الولى الكامل المحدث

محمد بن على بن السنوسى عن شيخه ابى سليمان عبد الحفيظ بن

محمد العجيمى المكى مفتى مكة وقاضيها عن شيخه الشيخ محمد طاهر

سنبل الحنفى المكى المشهور وقد اجزت ولدنا هذا الشيخ عبد الهادى

بما تجوز لى اجازته من سائر مروياتى واجزته بتاليف الفقير

بشرط الوقوف عند الشبهات ومراقبة الله عز وجل ـ

وان لا ينسانى من دعاء الخير ـ وصلى الله على سيدنا محمد وآله

وسلم ـ نعم واجزته بقلمى ونقلته بفمى وكتبته بيدى الفقير احمد بن

محمد بن احمد الحضراوی الشافعی المکی فی یوم الثلاثاء سادس عشر شهر صفر الخیر سنة ١٣٢٥ - (قد تم الی هنا ذکر مشائخنا المکیین - ادام الله فیوضاتهم الی یوم الدین)

واما مشائخنا المدنیون ستذکر اسماءهم العلیة - مع اجازاتهم السنیة - ادام الله افاداتهم البهیة - فی کل بکرة وعشیة -

٢٥ الشیخ الخامس والعشرون

فمنهم[٢٥] عین العلم والدرایة - ینبوع الحلم والروایة الجهبذ المحقق - والسمیدع المدقق - السابح فی بحار العلوم جلها - السابق فی میدان الفنون کلها - العلامة الجلیل - الفهامة النبیل - مولانا الشیخ الافندی عبد الجلیل[له] الحنفی ابن الشیخ عبد السلام بن عبد الله

[له] شیخنا العلامة المجیز الافندی عبد الجلیل - بیت مجد وعلم وفضل - بلدة فاس من اشهر ارض المغرب الفاضل الکامل اعجوبة العصر فی الفضل بالاحمر - ونابغة الوقت فی الکمالات الباهرة بلا عدد - کم من حکمة ابرزها من جوهر معدن العالم فیتلقنها السامعون ویبادر الی استقصائها الاکثرون ولقد کنت ممن حضر مجالسه العلمی فی بیته بمکة المکرمة وانه یحضره الفضلاء من کل ناد فی مجلسه علی قدر هیأتهم العطریة فیملی علیهم من العلوم لاسیما الحدیث ویاخذ فی فن الادب وقصص الاقدمین من اخبار العرب علیا ذلک بجواهر الحدیث فتری الهیبة والخشوع بنادیه ولسان الفضل بما له ینادیه والحاصل انه ولحد الدهر کما قیل شعر - ولو لم تکن الا بنفسک فاخرا لما انتسبت الا الیک المفاخر - ولد رحمه الله بالمدینة المنورة سنة ١٢٤٢ اثنین واربعین ومائتین والف وترقی بها

(بقیة الحاشیة علی الصفحة الآتیة) ٢٠٨

ابن عبد السلام الشهير ببراده المدني عمت البلاد
فيوضاته ودامت علينا بركاته - حضرت في بعض دروسه
وسمعت بقراءة حبي في الله الحافظ الشيخ عبد الله بن محمد غازي المكي دام
فيضه الملكي - عليه مسلسلات ابن عقيلة تمامها وحدثني بالحديث المسلسل

بقية الحاشية السابقة - (٢٠٧) في حجر بعض اهل البوت والاه في مهد العز والكمال فتولاه
الله باللطف والانعام والافضال ثم بعد حفظه لكتاب الله تعالى اخذ في تعلم العلوم النافعة
على يد اكابر حذاق وقته ممن اجتمع بهم في كل عصر - منهم العلامة الشيخ صالح التونسي الكبير
والشيخ محمد العلوشي الطرابلسي المالكي الشهير مجاور المدينة المنورة والشيخ يوسف
الصاوي المالكي والشيخ يوسف الغزي الحنفي والشيخ محمد الحلبي والشيخ عبد الغني الدمياطي
الشافعي عن الشرقاوي والامير الكبير ومنهم الشيخ احمد الشهير بالسائس والشيخ عبد الغني
المحدث النقشبندي والمعمر مفتي المدينة المنورة السيد اسمعيل ابن السيد زين العابدين
البرزنجي الشافعي وهو عن الشيخ صالح الفلاني ودخل في عموم اجازة الشيخ عابد السندي كان
الشيخ عابد يفتخر به ويقول اعلى سند عندي سند شيخنا الشيخ صالح الفلاني ومن مشائخه
ايضا الشيخ محمد عليش المالكي والشيخ المعمر منة الله المالكي الازهري وهو عن الشيخ الامير
الكبير - ومولينا السيد مصطفى الذهبي الشافعي الازهري والشيخ ابراهيم السقا وهو عن الشيخ
ثعيلب عن الشهاب الملوي والشهاب الجوهري - والشيخ محمد الله منهوري الازهري والشيخ
المبلط وهو عن الشنواني وغير هؤلاء من اكابر وقتهم اماثل زمانهم رحمهم الله تعالى آمين
ومن اكثرهم له استفادة مع ملازمته وقد اجازني رحمه الله تعالى مشافهة اجازة عامة
بجميع مروياته بعد ما اخذت وسمعت منه بعض المسلسلات ثم امر ابنه برقم الاجازة
لي ورقم عليه بخطه - وله بالمدينة انجال نجباء اكبرهم الافندي حسين براده ومنهم
علاء الدين وسعد الدين ومحمد احسان واصغرهم محمد طرح الله في الجميع البركة وقد
هرعت اليه الافاضل وتلقوا عنه لانه بركة الوقت منهم الشيخ العلامة احمد الحضراوي
والشيخ محمد العمري والافندي ابراهيم اسكوبي ولد شيخه وغيرهم نفعنا الله به وبعلومه
آمين - وقد انشدت في مدحه قصيدة بالفارسية حين اقامتي بمكة المكرمة وقرأتها عليه
ببيته وكان رحمه الله تعالى ماهرا بالفارسي فدعا لي بالبركة والخيرية في الدارين وها انا انقلها

(بقية الحاشية في الصفحة الآتية)

بالاولية وصافحني وشابكني واضافني على الاسودين ولقنني الذكر وناولني
السبحة والبسني الخرقة وقال لي انا الحبلي فقل اللهم اعني الخ وسمعت
منه سورة الصف واول سورة النحل وقرأت عليه سورة الفاتحة و
واجازني بسائر مروياته وكتب لي اجازة وزينها في الآخر بختمه وهو
اخذ عن العلامة الشيخ عبد الغني ابن ابي سعيد المدني وعن الشيخ

(بقية الحاشية) لمذاق الماهرين بالفارسي وهي هذا - نظم بے نظم - در مدح شمع اہل بزم - سخن سنج - در علم را گنج - اختر برج علوم نقلیہ - گوہر درج فنون عقلیہ - مصدر بوارق معانی - مظہر شوارق بیغرسانی - مطلع التحقیق والدرایہ - ینبوع الحکم والروایہ - المحلی بالمحاسن الغالیہ - والمجلی بالاسانید العالیہ - مطلع الاشعار - مجمع الانوار - نادرۃ زمانہ - عمدۃ اوانہ - ادیب عصرہ - محدث دہرہ - الفاضل النبیل - حری بالتکریم والتبجیل - مولانا الافندی عبد الجلیل الشہیر برادہ المدنی نفعنا اللہ بفیوضاتہ آمین - نتیجہ طبع کمترین - نبذہ عقیدت گزین - خاکروب عتبہ تقدس تبہ کہترین خدام - غلام ناکام - ابوسعید محمد عبد الہادی مدراسی حیدرآبادی کان اللہ ذی الایادی - لی التواب والمبادی المتخلص بہ سکیں -

باسمک یا الٰہنا العلام	والصلوة علی رسول الانام	لائق حمد ہست رب جلیل	قابل نعت مہبط جبریل
پس درود ہست بر ہمہ اعلام	نیز بر آل و تابعین کرام	شکر حق بیشمار نتواں کرد	کہ بمن بے شمار احساں کرد
گرچہ عاصی و بے ہنر ہستم	لیک فضلش بود بوجہ اتم	راہ طیبہ و راہ بیت امیں	کرد آساں تر برین سکیں
آمدم پیش مکۂ اطہر	باز رفتم بہ مدینۂ انور	پس بہر دو مقام پر انوار	یافتم فیض عالمان کبار
پس انا نجد عالم ذیشان	صاحب خلق و منبع احسان	مخزن علم و مطلع اشعار	معدن حلم و مجمع ابرار
اختر برج اہتدا بیشک	گوہر درج اتقا بیشک	زینت جمع و مصدر اعطا	شمع بزم لیاقت و الطاف
اسم سامی آں بزرگ نشاں	بس جلیل و عظیم ہست عیاں	ذکر اسمش کنایةً کردم	کہ ادب ہست نیک و مرغوب
نام پاکش معظم است چناں	کہ بوقت نوشتنش ایجاں	دست خامہ و خامہ کا عذرا	سید ہر بو سراے سخن آرا
نے غلط گفتم اے محب وددد	بلکہ خامہ سرش نہد بسجود	در بخواہی صراحۃً بنگر	نام آں فاضل کرم گستر
شیخ عبد الجلیل برادہ	عارف و زاہد و خدا آگہ	نادر عصر و فاضل دوراں	فن شعر و ادب از و نازاں
خادم و نسبتے کلاں دارم	ذرۂ آفتاب تابانم	ہمہ اولاد نیک و احبابش	ہم تلامیذ او و اصحابش

(بقیہ حاشیہ برصفحہ آیندہ ٥)

احمد منة الله المالكی الازهری وعن مفتی المالكية الشيخ محمد عليش عن شيخه محمد الامير الصغير عن والده الشيخ محمد الامير الكبير واما اسماء باقی اشياخه فلتطلب فی الحاشية۔ وهذه صورة الاجازة التی رقمها لی شيخنا الشيخ محمد عبد الجليل بَرَّادَه المدنی دام فيضه وهی بخط نجله اعنی الشيخ العلامة سعد الدين براده كما اخبرنی بذلك بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله تعالی حمدا متصل الاعانة بالامداد۔ موصول العناية بالاسعاف والاسعاد۔ متكفلا بحصول المراد من علو الاسناد۔

بقیهٔ حاشیه صفحه ۲۰۹

عمر او شان دراز گردانا د
هر یکی در علوم و فضل و کمال
بعد ازین گوش کن بلا تاخیر
از تلامیذ عابد سندی
نیز مفتی محدث بے قیل
احمد ازهری گرامی یک
این مکرم بغیر شبه و نکیر
ذکر او شان طوال خواهد بود
دست بردار و کن دعا آنحال
حاصل آید ترا همه مقصود
نه مرا شعر آید و نه بیان
بلدهٔ پاک و محترم اندر
ختم تحریر شد به ماه صفر

حق تعالے بحق نون و صاد
لائق و فائق اند با اجلال
شیخ مارا شیوخ اند کثیر
بود یک شیخ دهلوی هندی
بود در طیبه سید اسمٰعیل
منة الله مشتهر بیشک
بس روایت کند ز میر کبیر
سامعین را ملال خواهد بود
کای خدای قدیر و متعال
آرزوی دلش بر آید زود
جاهلم بے شعور و هیچمدان
یعنے مکه مبارک و اطهر
بود تاریخ هجیم اشهر

راست خواهی اگر زمن ای جان
در فنون کثیر کامل اند
هر یکے نادر زمانه بود
نام او بود شیخ عبد غنی
نادر عصر بود لا ثانی
بود علامهٔ زمان خود
ذکر اشیاخ مختصر کردم
وصف شیخ جلیل ای امجد
شیخ مارا ز عیب کن یاری
خیر خواهش مدام شادان باد
چه عجب از توجه شیخم
سال هجری هزار و سیصد بود (۱۳۰۰)
کن ای مسکین ذلیل ختم کلام

او ست قمر و نجوم فرزندان
در عبادت مدام شاغل اند
فاضل و نامی یگانه بود
مشتهر با محدث مدنی
شیخ آن صالح است فلانی
نیز فهما مراد ان خود
وز طوالت بسے حذر کردم
از غلام ذلیل کے گردد
دار دائم فیوض او جاری
دشمنش را مدام خسران باد
کر قبول ور سے اشعه نظم
بیست و پنج هم بران افزود (۲۵)
خوانده بر نبی صلوة و سلام

والصلوة والسلام على قمر التمام ـ ومصباح الظلام ـ معلم الخير والحاث عليه ـ وناهج منهج البر والهادی اليه ـ وعلى آله سفينة النجاة ـ و اصحابه نجوم الهداية الهداة ـ وبعد فلما كانت الاجازة فی العلوم مألوفة ـ وطريقة بين العلماء معروفة ـ يرغب فی اخذها ارباب الاخلاق الكريمة ـ واصحاب النية الشريفة السليمة ـ حرصا على ما فيها من البركة والخير ـ ورغبة فيما تحتوی عليه من اليمن والبر ـ بادر لذلك الرجل الصالح والاديب النجيب الفالح اخونا فی الله الشيخ محمد عبد الهادی بن عبد الكريم الهندی المدراسی الحيدرابادی و رغب فی ان اجيزه وهو لما فيه من الاخلاق الحسنة ـ والمزايا الطيبة المستحسنة حریٌّ بان تجاب دعوته ـ وتحصل له مما امّل رغبته ـ فاستخرت الله سبحانه وتعالى وقلت اجزت الفاضل المذكور بكل ما وصل الیّ ـ واتصلت روايته لدیّ ـ مما اجازنی به مشائخی الاعلام وهو محرر فی اثباتهم ـ واجازاتهم وافاداتهم ـ وهم جمّ غفير ـ وعددهم كثير ـ الا انی اقتصر على المشاهير فمنهم شيخنا العلامة مفتی المدينة المنورة مولانا السيد اسماعيل البرزنجی عن شيخه امام

وقته وحبر زمانه الشيخ صالح المعروف بالفلاني بما احتوى عليه ثبته المسمى بقطف الثمر. ومنهم شيخنا المعمر الشيخ منة الله الازهري المصري عن شيخه العلامة افضل عصره واجل ابناء مصره مولانا الشيخ محمد المعروف بالامير الكبير بما اشتمل عليه ثبته الكافل ومجموعه الحافل ومنهم سيد الزهاد. وسند العباد. شيخ الطريقة. و امام الحقيقة. افقه من رائيت من العلماء. واتقى من شاهدت في زماننا من العظماء. مولانا الشيخ عبد الغنى بن ابي سعيد النقشبندي المجددي عن شيخه امام الحديث في عصره. واوحد العلماء في دهره مولانا الشيخ محمد عابد السندي عن شيخه الشيخ صالح الفلاني السالف ذكره وعن باقي مشائخه العظام المذكورين في ثبته المعروف بحصر الشارد وهو كتاب ضخم كبير الحجم. ولي غير هؤلاء شيوخ كبار واساتذة عظام لهم اخطار. استيفاء ذكرهم يطول. وهذا القدر كاف في حصول المأمول. اسأل الله ان يجعلنا من السالكين منهج الهدى المتبعين لسنة المصطفى. وقد اجزت بما سلف بيانه و تقدم شرحه وتبيانه. بالشرط المعروف بين المشائخ في التحري

في الاقوال والافعال لما هو الراجح والراسخ مؤملا منه ان لاينساني
واولادي في خلواته وجلواته من صالح دعواته . سلك الله بنا وبه
طريق الهدى وباعدنا من ارباب الفساد وطرق الردى بمنه
وكرمه وكان ذلك في اليوم العاشر من ذي القعدة الحرام سنة
الف وثلاثمائة واربعة وعشرين من الهجرة النبوية وصلى الله على
سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما كثيرا

امر بكتبه الفقير اليه سبحانه عبد الجليل بن عبد السلام
براده المدني عفي عنه بمكة المشرفة (عبد الجليل ١٢٩٤)

وقد حضرت عنده بولدي محمد عبد المجيب جعله الله تعالى
من العلماء العاملين وطلبت منه الاجازة له ايضا فاجازه بجميع
ما تجوز له الروايته وكتب له بخطه المبارك ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين
وبعد فيقول الفقير اليه سبحانه خادم العلماء وتراب اقدامهم
عبد الجليل بن عبد السلام براده المدني عفا الله عنه
غفله ولوالديه قد حضر عندي الاخ الفاضل والنبيل الكامل

الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي وطلب
مني ان اجيز ولده النجيب محمد عبد المجيب وكان صغير السن دون البلوغ
وتظهر عليه آثار النجابة - انبته الله نباتاً حسناً وكان طلبه ذلك
موافقا لما جرى عليه السلف الصالح من اجازتهم للصغار ولمن لم
يوجد بعد ولم ينكر احد من العلماء الاعلام فبناء على ذلك اجزت
المذكور الشيخ عبد المجيب بكل ما تجوز لي روايته بحق اجازتي
عن المشائخ الكرام راجيا من الله سبحانه تعالى ان يجعله من
اهل العلماء العاملين وتقربه عين والده ويجعله قدوة في الاسلام
بحرمة النبي الاعظم صلى الله عليه وسلم وكان ذلك يوم الجمعة المبارك
الموافق لتاسع عشر ذي القعدة الحرام عام الف وثلاثمائة واربعة
وعشرين. والحمد لله رب العالمين

قاله بفمه وكتبه بقلمه

عبد الجليل ١٢٩٤

٢٦ الشيخ السادس والعشرون

ومن مشائخنا المدنيين

مولانا العلامة القدوة
الفهامة فريد دهره ونادرة عصره شيخنا وشيخ مشايخنا
الشيخ عبد الله[1] بن عودة ابن عبد الله القدومي النابلسي

[1] حاشيته في الصفحة الآتية -

الحنبلي المحدث المدني المدرس بالمسجد النبوي على ساكنه الصلوة والسلام سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية
حين قدم مكة المكرمة قاصدًا الحج ١٢
ببيت شيخنا المحدث الاعظم الشيخ شعيب المغربي في حضور جماعة من العلماء الكرام منهم شيخنا المذكور ومنهم الشيخ محمد بلّو امام الحنابلة بالمسجد الحرام ومنهم الشيخ عبد الله حميد وغيرهم من العلماء المكيين ١٨ من شهر ذي الحجة سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة والف وشيخنا هذا قد لازم الشيخ عبد الرحيم التفال وقرأ عليه جملة صالحة من الفقه الحنبلي ومن الكتب العربية واخذ ايضا عن العلامة الشيخ حسن بن عمر الشطي الدمشقي والشيخ عبد الرحمن الكزبري وقد مرّ ذكرهما وذكر مشائخهما فاجازني بسائر مروياته عن اشياخه المذكورين

(الحاشية) (الصفحة السابقة) ولد رحمه الله سنة ١٢٤٦ ست واربعين ومائتين والف وزار مكة المكرمة في عام ثمانية عشر وثلثمائة والف ودخلت سنة تسعة عشر عليه هو بالمدينة المنورة ثم في اخر سنة ١٣١٩ توجه الى مكة المعظمة وحج ورجع في تلك السنة الى المدينة المنورة فاقام بها الى ان دخلت سنة ١٣٢٠ ففي الثاني والعشرين من ربيع الاول سافر على البلاد الشامية ووصل الى الاوطان بالديار النابلسية وزار المسجد الاقصى والسيد الجليل سيدنا ابراهيم الخليل وكانت اقامته بنابلس نحوا من سنة ونصف ثمانية عشر شهرا ثم رجع قاصدا بالمدينة المنورة فاقام بها اياما ثم توجه على مكة المشرفة لاداء مناسك الحج وبعد اداء مناسكه رجع الى طريق جدة قاصدا للمدينة وركب البابور وبعد ان اقام بها يومين ووصل بها ثم حج مرة ثالثة سنة ١٣٢٤ ورجع الى المدينة وكان ملازما بها واخذ عنه العلماء الكرام والافاضل العظام كالشيخ شعيب المحدث الجليل المذكور وكالشيخ عبد الله الغازي وغيرهما من علماء العرب والغرب رحمة الله عليهم اجمعين عبد الهادي عفي عنه

وكتب لى الاجازة ما نصه - بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله
جزيل النعم - باعث نبيه محمد صلى الله عليه وسلم - بجوامع الكلم و
بدائع الحكم - ارسله للناس بشيرا ونذيرا - وداعيا اليه باذنه وسراجا
منيرا - صلى الله وسلم عليه وعلى آله الذين اذهب الله عنهم الرجس و
طهرهم تطهيرا - اما بعد فيقول الفقير انه لما كان الاسناد من الدين
وهو من خصائص هذه الامة - وقد تشرفت به من قبلنا الائمة - سألنى
حضرة الاخ فى الله صاحبنا الفاضل الشيخ محمد عبد الوهاب الدى
ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرآبادى
ان اجيزه بان يروى عنى الحديث المسلسل بالاولية - المروى عن
سيد العالمين وخير البريه - وهو قوله صلى الله عليه وسلم - الراحمون
يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء
فتعللت فى نفسى بانى لست اهلا لذلك - ولا لسلوك هاتيك المسالك
فالح فى الطلب لما قام به من حسن الظن حتى صار يظن من منعى انه من الضن
فعزمت باذن الله على اجابة طلبه وقلت له انى قد اجزتك ان تروى
عنى الحديث المسلسل بالاولية وغيره من كتب السنة السنية

كما اجازني بذلك مشائخي الكرام واساتذتي الفخام - وذلك بالشرط المعتبر عند علماء الاثر - واوصي المجاز ونفسي بتقوى الله العظيم ولزوم المطالعة لكتب العلوم الشرعية - النافعة المرضية - وان لاينساني من صالح الدعاء وصلى الله على سيدنا محمد النبي الامي وعلى اخوانه النبيين والحمد لله رب العالمين

الفقير اليه تعالى عبد الله القدومي ثم النابلسي الحنبلي

خادم العلم بالحرم النبوي

عبد الله

٢٧ الشيخ السابع والعشرون

ومن مشائخنا المدنيين مجمع الفضائل منبع الفواضل الشيخ الكبير العلامة الخطير الفهامة الشهير ملحق الصغير بالكبير خادم علم الحديث الشريف وشيخ الدلائل في حرم المسجد المنيف السيد محمد امين بن العارف بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان متعنا الله به ونفعنا بعلومه آمين - سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه تجاه البيت الحرام وقت الضحى (لما قدم مكة المكرمة حاجًا للبيت الامين ١٢) ثمانية عشر من شهر ذي الحجة سنة ١٣٢٤ وناولني بيده المباركة ثبته الذي

قد ذكر فيه اسانيد مشائخه الكرام فاجازني بمروياته كلها عن هؤلاء
الاعلام وهو اخذ عن كثيرين منهم الشيخ عبد الغني المدني وسنده
مشهور ومذكور مرارا ومنهم الشيخ عبد الحميد الشرواني الداغستاني
عن مشائخ اجلاء منهم الشيخ ابراهيم الباجوري عن الشيخ عبد الله
بن حجازي الشرقاوي ومحمد بن محمد الامير الكبير عن مشائخهما المذكورين
في ثبتيهما ومنهم الشيخ السيد يوسف بن السيد عثمان الحزبوتي
عن الشيخ محمد فتح الله بن عمر بن محمد سميدس عن الشيخ محمد الامير
الكبير ومنهم الشيخ سرور بن محمد الزاوي الدمنهوري عن السيد
حسن بن السيد درويش القويسني عن الامير الكبير وعن الشيخ
داؤد القلعاوي والشيخ سليمان البجيرمي والشيخ عبد الله الشرقاوي
والشيخ سليمان الجمل والشيخ محمد الشنواني والشيخ احمد يونس
والشيخ عبد الرحمن البجراوي والشيخ محمد الصبان والشيخ عمر الديربي
والشيخ علي الحفناوي والشيخ سليمان البجاتي والشيخ محمد الدسوقي
والشيخ محمد العقاد والشيخ محمد الطحلاوي والشيخ الدردير والشيخ
عبد العليم الفيومي والشيخ محمد بن عبد الرحمن التلمساني واخذ ايضا

الشيخ سرور الزواوى المذكور عن الشيخ احمد الدمهوجي عن شيوخه ومنهم
الامير الكبير واخذ ايضًا عن الشيخ الفقيه المحدث الشيخ محمد بن محمود
الجزائرى عن على بن عبد القادر ابن الامين عن شيوخه ومنهم
الشيخ محمد بن ابراهيم ابو خضير عن شيوخه العظام منهم الشيخ محمد
صالح البخارى عن الشيخ رفيع الدين القندهارى عن الشيخ محمد
ابن عبد الله المغربى عن الشيخ عبد الله بن سالم البصرى وكذلك
اخذ الشيخ ابو خضير عن الشيخ احمد بشارة الشافعى تلميذ الامير
الكبير وعن الشيخ محمد الخضرى واخذ ايضًا عن عبد المولى بن
عبد الله المغربى الطرابلسى بروايته عن الطحطاوى ومحمد الكزبرى
عن مشائخهما واخذ الشيخ ابو خضير عن الشيخ على الخفاجى عن
محمد الصبّان عن شيوخه ويروى شيخ شيخنا ابو خضير المذكور
الصحاح الستة عن الشيخ محمد صالح البخارى عن الشيخ ابى
حفص عمر بن مكى بن معطى النادلى عن القاضى ابى محمد شمهروش شمهورش
الجنى صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضى عنه وعن مؤلفى
الكتب المذكورة ومنهم الشيخ عطية عزة القماش ابن الحاج ابراهيم

المتبولی الدمیاطی وهو اخذ عن الشیخ ابراهیم الباجوری ومصطفی
البلتانی ومصطفی الذهبی واحمد منة الله المالکی واحمد المرصفی و
احمد صالح السباعی عن الامیر الکبیر وعبد الله الشرقاوی ومحمد
الشنوانی ومحمد المهدی ومنهم الشیخ احمد بن محمد المعافی
الضحوی عن الحسن بن احمد بن عبد الله عاکش عن السید عبد الرحمن
ابن سلیمان الاهدل عن شیوخه ومنهم الشیخ محمد بن محمد العزب
الکبیر عن شیوخه منهم الشیخ احمد الدمهوجی والشیخ محمد فتح الله
سمبیدبر کلاهما عن الامیر الکبیر ومنهم الشیخ محمد بن محمد الخانی
النقشبندی عن شیوخه منهم الشیخ عثمان الدمیاطی والشیخ
مصطفی المبلط والشیخ ابراهیم السقا والشیخ التمیمی التونسی
کلهم عن الامیر الکبیر واخذ الخانی ایضا عن الشیخ عبد الرحمن
ابن محمد بن عبد الرحمن الکزبری عن شیوخه واخذ الخانی ایضا
عن السید اسمعیل البرزنجی عن الشیخ خالد النقشبندی عن شیوخه
وعن الشیخ صالح الفلانی عن شیوخه المذکورین فی ثبته و
صورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم حمدا لمن انار طرق الشریعة

بالاسناد والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء والتابعين لهم الى يوم المعاد اما بعد فيقول العبد الفقير محمد امين ابن العارف بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان لما كان العلم اشرف بضاعة - وقد احكمت العلماء الاعلام بالسند اوضاعه - طلب مني ان اجيز بجميع مروياتي الفاضل الكامل الشيخ محمد عبد الهادى ابن الشيخ محمد عبد الكريم المدراسي الحيدرآبادى فاجبته الى ذلك بلغه الله تعالى اسنى المطالب فقلت اجزت المذكور وذريته بجميع مروياتي كما قد اجازني مشائخي العظام رحمهم الله الجميع ونفعنا بهم آمين - واوصى المجاز المذكور ونفسي بتقوى الله تعالى والاخلاص في القول والفعل والعمل وان يدعو لي ولوالدى ولذريتي بالخير وغفران الزلل وحسبنا الله وكفى - وسلام على عباده الذين اصطفى - وصلى الله على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء والتابعين بهم الى يوم الدين والحمد لله رب العلمين - الحقير محمد امين ابن العارف بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان

المدرس وشيخ الدلائل فى المسجد النبوى عفى الله عنه

١٨ ذى الحجة سنة ١٣٢٢

ومن مشائخنا المدنيين الشيخ العلامة القدوة الفهامة الحسيب النسيب شيخ الدلائل بالمسجد النبوى السيد محمد سعيد ابن السيد محمد ابن السيد احمد ابن السيد عبد الرحمن المغربى المدنى نفعنا الله به آمين

[illegible] الثامن والعشرون

سمعت بقرأة الغير عليه نبذا من صحيح البخارى والحزب الاعظم وقرأت عليه دلائل الخيرات واجازنى بها وبما فى كتب الصحاح وغيرها مما تجوز له روايته وهو يروى عن العلامة المحدث نور الدين ابى الانوار السيد محمد على ظاهر الوترى البغدادى الاصل المدنى الدار والوفاة عن مشائخ كثيرين مكيين ومدنيين وشاميين ومصريين ومغربيين كما مر ذكرهم وشيخنا يروى ايضا عن العلامة السيد عبد القادر ابن احمد الطرابلسى المدنى عن محدث دار الهجرة العلامة الشيخ عبد الغنى المدنى وغيره من الاعلام وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين الحمد لله وكفى وسلام على

عباده الذين اصطفى ـ وبعد فقد اجزت اخانا الحاج عبد الهادي
بقرأة الصحاح الست وبالحزب الاعظم وقصيدة البرده كما اجازني
بذلك جملة من مشائخي نفعنا الله تعالى بهم اجمعين ـ قال بلسانه
ورقم ببنانه الفقير محمد سعيد بن السيد محمد المغربي
شيخ الدلائل ـ صدر ذلك مني ونحن في المسجد النبوي
في ١٢ صفر الخير سنة ١٣٢٣ وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم

(محمد سعيد المغربي شيخ الدلائل)

٢٩ ومن مشائخنا المدنيين الجامع بين المعقول
والمنقول والحاوي لزبدة الفروع والاصول العلامة
الفهامة المحدث الاعظم شيخ الحرمين الشريفين
الشيخ محمد الخضر بن مايابي المالكي الشنقيطي منشأً
المدني مهاجرا وقرارا ادام الله فيوضه سمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية وجملة صالحة من شمائل الترمذي

٢٩ الشيخ التاسع والعشرون

له وهذا لما كان نازلا ببيت مولانا الفاضل محب العلماء ملاذ الفقراء الشيخ عبد الباسط خان
صوبه دار ابن مولانا المرحوم باقوخان الوكيل الحيدرآبادي سنة اربعين وثلثمائة والف و
كان دام فيضه العالي متبحرا في العلوم كلها وكاملا في الفنون جلها حافظا للحديث والتفسير
محدثا ليس له نظير ـ ما رأيت مثله بعد شيخي الشيخ شعيب المحدث المكي الغربي اقام الشيخ الشنقيطي
بحيدرآباد مدة قليلة وعين له مشاهرة من حضرة النظام نادرة الزمان السلطان عثمان
عليخان خلد الله ملكه امام دار الدعوات ثم رجع الى المدينة المنورة على من نورها الصلوة والسلام

[illegible] ١٣٢٩

وهو يروي عن المشائخ الاعلام كما ذكرهم في اجازته وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم اجازة عامة في العلوم الشرعية وعلوم الشرع

الحمد لله العلي العظيم والصلاة والسلام على النبي الكريم وعلى آله واصحابه

اولي الفضل العميم هذا ولما كان السند من خصائص هذه الامة

وسنة من سنن سيد المرسلين وقاعدة من قواعد اهل الصلاح

والدين وكانت الاجازة نوعا منه واصح انواعها ما كان من معين لمعين

في معين وطلب مني حضرة الفاضل العالم الشيخ محمد عبد الهادي

ابن محمد عبد الكريم المدراسي وطنا الحيدرآبادي مسكنا

الاجازة راجيا باتصال السند الاتصال لسيد المرسلين والدخول في

اتباع مادونه من مشائخي الاطهرين اجبته لذلك راجيا حصول

النفع له قائلا اني اجزته في جميع مسموعاتي من الستة والموطاء

وغير ذلك من كتب الحديث ومن التفسير تفسير ابن جرير وابن كثير والبغوي

والبيضاوي وروح المعاني للآلوسي وغير ذلك من كتب التفسير ومن اصول الدين

والحديث والفقه ام البراهين اضاءة الدجنة والجوهرة ووسيلة السعادة والمواقف

والمراصد وغير ذلك من كتب اصول الدين والفية العراقي وطلعة الانوار

ونخبة الفكر وتدريب الراوى وغير ذلك من كتب اصول الحديث
وجمع الجوامع والتنقيح والتلويح والاحكام (للآمدى) ومراقى
السعود والمنار واصول الشاشى وغير ذلك من كتب اصول
الفقه ومالم يذكر من جميع العلوم الشرعية وعلوم الشرع بسندى
سماعا من شيخى الشيخ احمد بن محمد عليين عن شيخه الشيخ محمد
محمود بن حبيب الله ابن القاضى عن سيدى عبد الله العلوى
عن شيخه الشيخ محمد بن الحسن البنانى صاحب الثبت الشهير و
كذلك بسندى الى الشيخ محمد الامير صاحب الثبت الكبير و
كذلك بسندى الى الشيخ صالح الفلانى صاحب الثبت المسمى
قطف الثمر وكذلك بسندى الى الشيخ محمد عابد الانصارى
السندى صاحب الثبت المسمى حصر الشارد واوصيه ونفسى
بتقوى الله فى السر والعلن واتقاء الفواحش ما ظهر منها وما بطن
وان يجعلنى منتظما فى سلك اشياخه عيالى فى خلواته وجلواته والصلوة
والسلام على من هدانا بنور هدايته محمد المطاع ربه تعالى بطاعته
فى ٨ من شوال سنة ١٣٤٠ — خادم العلم بالحرمين الشريفين

محمد الخضر بن مايابى الشنقيطى منشا المدنى مهاجرا وقرا...

الى هنا قد تم بحمد الله تعالى ذكر مشائخنا المدنيين مع اسانيدهم واجازاتهم - والآن نذكر الاشياخ غير المكيين والمدنيين فمنهم العلامة النحرير والفهامة السفسير الشيخ محمد بن عبد الرحمن بن حسن عبد البارى اليمنى ادام الله فيوضاته - وهذا الشيخ قد لقيته فى البابور المسمى بالمجيدى ونحن مودعين لارض مكة المقدسة وراجعين الى الهند (حيدرآباد) سنة خمسة وعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية الخامس من شهر الربيع الاول سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية - فاجازنى به وبسائر مروياته وكتب لى الاجازة بقلمه وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ستتلى عليكم اسماءهم فى اجازته - **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى هدانا الى الصراط المستقيم من التمسك بالدين الصحيح والمنهج الحسن القويم - والصلوة والسلام على النبى المبعوث بنفى الضعف والعلل

الشيخ الثامن

ـه البابور بمعناه السفينة وهذا اللفظ بهذا المعنى متداول بين الناس فى العرب ١٢
عبد الهادى غفرله

عن التوحيد - وعلى آله واصحابه الذين شادوا الدين اى تشييد -
اما بعد فقد طلب منى الولد الفاضل محمد عبد الهادى ابن
محمد عبد الكريم الحيدرابادى الاجازة فى الحديث المسلسل
بالاولية وغيره من كتب الحديث والتفسير وسائر الفنون - فاقول
امتثالا لمطلوبه واجابة لمرغوبه وان لم اكن فى الحقيقة اهلا لان
اجيز غيرى شعر

ولست باهل ان اجاز فكيف ان ٭ اجيز ولكن الحقائق قد تخفى

اجزت المذكور بكل ما تصح لى روايته ودرايته من معقول ومنقول
كما اجازنى بذلك شيخى العلامة شيخ الاسلام محمد بن احمد
الاهدل وشيخى العلامة شيخ الاسلام سليمان بن محمد بن عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل فالاول يروى عن سيدى شرف الاسلام سيدى
الجد الحسن بن عبد البارى الاهدل والثانى يروى عن
والده كلاهما عن السيد العلامة عبد الرحمن بن سليمان الاهدل
عن والده السيد سليمان بن يحيى بن عمر عن السيد العلامة احمد
ابن محمد مقبول الاهدل عن السيد العلامة الحافظ يحيى بن

عن الاهدل وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد النخلي والحافظ عبد الله ابن سالم البصري المكيين - واسانيدهما تتصل بالكوراني والبابلي والشيخ عيسى الجعفري وغيرهم واخذت عن الشيخ العلامة محمد بن محسن السبعي الانصاري عن والده العلامة المحدث محسن بن محمد الانصاري عن القاضي العلامة محمد بن علي الشوكاني باسانيده الحاوي لها ثبته المذكور - هذا ووصيتي للولد المذكور بالتمسك بالتقوى فانها السبب الاقوى وهي فائدة العلم وثمرته - وفقه الله للعلم والعمل واصلح له امور دينه ودنياه آمين آمين واوصيه ان لا ينساني من دعوة صالحة وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم كتبه عجلا عجلا محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن عبد الباري عفا الله عنه سنة ١٣٢٥

الشيخ عبد الرزاق البيطار الدمشقي

ومنهم العلامة الفهامة الجامع للمنقول والمعقول والحاوي للفروع والاصول مولانا الشيخ المحدث عبد الرزاق البيطار الدمشقي ادام الله افاداته - وهو يروي عن اشياخه الكرام كما ستذكر اسماءهم في صورة

اجازته وهي هذه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة
والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فقد
اجزت العلامة الواعظ النجيب والفهامة الكامل
الاريب الشيخ محمد عبد الهادى المدراسى بكل ما
تجوزلى روايته وصحت لى درايته من العلوم لاسيما بالحديث
والتفسير والفقه والاصول وغير ذلك اجازة عامة تامة شاملة
بالشرط المعتبر عند اهل الاثر حسب ما اجازنى جمع من مشائخى منهم والدى
السيد حسن البيطار الدمشقى الشافعى عن شيخه الشيخ عبد الرحمن
الكزبرى المحدث وعن شيخه الشيخ حسن العطار الازهرى المصرى
عن العلامة الامير الكبير ومن مشائخى الشيخ ابراهيم السقا شيخ
الازهر والسيد عبد القادر المجاهد الشريف الحسنى واوصيه
بالتقوى فى السر والنجوى وان لا ينسانى من صالح دعائه فى خلواته
وجلواته لاسيما عند حسن الختام والصلوة والسلام على سيدنا محمد و
على آله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العلمين وحرر فى ٢٣ ذى الحجة الحرام
سنة ١٣٢٥ امر برقمه العبد الراجى من ربه لطفه الخفى

عبد الرزاق البيطار (الرزاق عبد ١٣١٩)

٣٢ ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الكامل علامة الزمان الشيخ الثاني والثلاثون

فهامة الاوان المحدث الكبير الشيخ الشهير مولانا

الشيخ القاضي السيد رحمة الله بن القاضي السيد

احمد الله الحنفي القادري الرانديري[1] نور الله ضريحه و

ادام فيوضاته وهو يروي عن اشياخه الكرام الذين هم مصابيح

الظلام وستأتي اسماءهم مع اسانيدهم في اجازته وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي اجاز العلماء العاملين على العمل

الصحيح اجازه ووعد بوجادة ذلك يوم يؤخذ الكتاب باليمين وعدا

لا يخلف انجازه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ولا ضد

ولا ند له شهادة يصير بها الموقوف مرفوعا ويتصل بها ما كان مقطوعا

واشهد ان محمدا عبده ورسوله وصفيه وخليله المنزل عليه الحسن الحديث

المستجل بين الورى في القديم والحديث صلى الله وسلم عليه وزاده

---

[1] الرانديرقصبة معمورة في الحسن والجمال من مضافات سورت على ساحل البحر مساجدها مزينة بآلات الزينة وعامرة بكثرة المصلين وهناك مدارس دينية وعلماء اجلة متبعي الشريعة النبوية وفيها مزار يقال ان صاحب القبر صحابي من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والله تعالى اعلم بالصواب ١٢ ابو سعيد محمد عبد الهادي كان له الله ذو الايادي۔

فضلا وشرفا الدين - وبعد فانه وفد الينا بقصبة رانديه العالم الاعز المحترم المولوى الحاج عبد الهادى المدراسى الحيدرابادى ان اجيز له بمروياتى فى الحديث والتفسير والفقه ومايتعلق بالعلوم الدينية مما استفدت من المشائخ والعلماء العظام فاجزت لان يروى عنى وان كنت لست اهلا لذلك ولا ممن يخوض فى تلك المسالك ولكن تشبها بالائمة الاعلام السابقين الكرام كما شعرا

واذا اجزت مع القصور فاننى	ارجو التشبه بالذين اجازوا
السالكين الى الحقيقة منهجا	سبقوا الى غرف الجنان ففازوا

فاقول قد اجزت لمولانا وبالفضل اولانا المولوى الحاج عبد الهادى المدراسى الحيدرابادى بجميع مروياتى ومسموعاتى وبكل ما تجوز لى روايته وتصح لى درايته من علم التفسير والحديث واصوله كما اخذت وسمعت وقرأت سبقا سبقا على مشائخى الاجلاء الاعلام والسادة الكرام فاروى الامهات الست وغيرها من كتب التفسير والحديث عن شيخنا العلامة الشيخ حسين بن محسن الانصارى وهو عن شيخه العلامة ذى المنهج الاعدل السيد حسن

ابن عبد الباری الاهدل والشریف الهمام والحافظ الامام محمد بن ناصر
الحازمی الحسنی والقاضی العلامۃ الحجۃ احمد بن الامام الحافظ الربانی
محمد بن علی الشوکانی کلهم عن السید العلامۃ وجیه الاسلام ومفتی
الانام عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل الزبیدی الیمنی
عن والده العلامۃ نفیس الدین سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل
عن العلامۃ احمد بن محمد شریف الاهدل عن العلامتین احمد النخلی
وعبد الله البصری الی اخر سندهما ح وبروایۃ السید العلامۃ احمد
ابن محمد شریف الاهدل ایضا عن الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی
وعبد الله بن سالم البصری المکی ایضا عن شیخهما العلامۃ الشمس محمد
ابن علاء الدین البابلی المصری الی الشیخ احمد بن حجر العسقلانی وأروی
عن شیخنا الشریف محمد بن ناصر والقاضی العلامۃ احمد بن الامام محمد
الشوکانی کلاهما عن والد الثانی وهو القاضی محمد الحافظ الشوکانی
عن شیخه العلامۃ السید عبد القادر بن احمد الکوکبانی عن العلامۃ
الشیخ محمد حیات السندی المدنی عن العلامۃ سالم بن عبد الله
البصری عن والده عبد الله بن سالم البصری الی الشیخ ابن حجر العسقلانی

صحيح البخاري

الى آخر سنده ـ واما صحيح البخاري فارويه بالاسانيد المذكورة الى
الحافظ ابن حجر عن شيخه زين الحفاظ ابي الفضل عبد الرحيم العراقي
عن الامام الحجة احمد بن ابي طالب الحجار عن الامام ابي عبد الله
الحسين بن المبارك الزبيدي عن الحافظ عبد الاول بن عيسى السجزي

صحيح مسلم

واما صحيح الامام مسلم فارويه بالاسانيد السابقة الى ابن حجر العسقلاني
عن الصلاح بن عمر الصلاح بن عمر والمقدسي عن ابي الحسن علي بن
احمد المعروف بابن البخاري عن المؤيد بن محمد الطوسي عن فقيه
الحرم ابي عبد الله محمد بن الفضل بن احمد الفراوي عن ابي الحسين
عبد الغافر بن محمد الفارسي عن ابي احمد محمد بن عيسى الجلودي
بضم الجيم بلا اختلاف نسبة لسكة الجلود بنيسابور الدراس
عن ابي اسحاق ابراهيم بن محمد بن سفيان عن مؤلفه الا ثلاثة فوائت
في ثلاثة مواضع لم يسمعها ابراهيم بن محمد بن سفيان من الامام مسلم
فروايته لها عن الامام مسلم بالاجازة او بالوجادة وقد غفل اكثر
الرواة عن تبيين ذلك وتحقيقه في اجازتهم وفهارسهم بل يقولون
في جميع الكتاب اخبرنا ابراهيم بن محمد بن سفيان قال اخبرنا

مسلم بن الحجاج وهو خطأ انبّه على ذلك الحافظ ابن الصلاح كما حكاه
عنه النووی فی مقدمة شرح مسلم رحمه الله تعالی وقد نبّه و
بین الثلاثة الموضع الفائتة الامام النووی فی اول المقدمة
فلیراجعها من اراد الوقوف علیها ط **واما** سنن الامام ابی داؤد
السجستانی فبالاسانید السابقة الی الحافظ ابن حجر بسنده الی مؤلفها — سنن ابی داؤد
واما جامع الامام الترمذی والشمائل له فبالاسانید السابقة الی — جامع الترمذی
ابن حجر الخ **واما** سنن الامام النسائی فبالاسانید السابقة الیه — سنن النسائی
وبسنده الی المؤلف **واما** سنن الامام ابی عبد الله محمد بن یزید بن ماجة — سنن ابن ماجه
القزوینی فبالاسانید السابقة الی ابن حجر وبسنده الی المؤلف۔
واما موطاء امام دار الهجرة مالک بن انس فبالاسانید السابقة — موطاء
الی ابن حجر وبسنده الی المصنف **واما** مسند الامام الدارمی رحمه الله — مسند دارمی
فبالاسانید السابقة الی ابن حجر الی اخر السند **واما** النخبة وشرحها — النخبة
وبلوغ المرام الجمیع للحافظ ابن حجر فبالاسانید السابقة الیه
واما منتقی الاحکام لابن تیمیة فعن شیخنا الشریف محمد بن ناصر — المنتقی
الحازمی عن شیخه الامام الشوکانی عن شیخه السید عبد القادر

ابن احمد الكوكبانى عن العلامة السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد العلامة احمد بن محمد شريف الاهدل عن احمد
ابن محمد النخلى المكى بسنده الى مؤلفه الامام مجد الدين عبد السلام
ابن عبد الله بن ابى القاسم بن محمد الحرانى المعروف بابن تيمية و
اما مشكوة المصابيح للحافظ الخطيب التبريزى فبالاسانيد السابقة
الى الشيخ ابراهيم الكردى المدنى بسنده المار الى مؤلفها و اما
تيسير الاصول للحافظ عبد الرحمن بن على الديبع الشيبانى فعن شيخنا
الشريف محمد بن ناصر الحازمى والسيد حسن بن عبد البارى الاهدل
كلاهما عن العلامة عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل
واما كتاب الحصن الحصين والعدة للامام الحافظ محمد الجزرى فبالسند
السابق فى تيسير الاصول الى الحافظ الديبع عن الحافظ زين الدين
ابى العباس احمد بن عبد اللطيف الشرجبى عن الحافظ محمد الجزرى
مؤلفهما و اما شفاء القاضى عياض فبالسند السابق ايضا فى تيسير
الاصول الى الحافظ الديبع عن الحافظ زين الدين احمد بن عبد اللطيف
الشرجبى عن الامام الحافظ نفيس الدين سليمان بن ابراهيم العلوى

المشكوة
اسناد تيسير الاصول
الحصن الحصين
سند الشفاء

اوليات سنبل

بسنده الى المؤلف واما اوليات العلامة الشيخ محمد سعيد سنبل فعن
شيخنا الشريف محمد بن ناصر قراءة واجازة عن العلامة محمد عابد السندي
عن العلامة محمد طاهر عن والده المؤلف واما ما يتعلق بالتفسير

تفسير الجلالين

فاول ذلك تفسير الجلالين فاروى ذلك عن العلامة الشيخ حسين
ابن محسن الانصاري وهو عن الشريف محمد بن ناصر عن العلامة
عبد الرحمن بن سليمان مقبول الاهدل عن والده العلامة سليمان
ابن يحيى عن والده العلامة يحيى بن عمر عن مشائخه الثلاثة الاعلام
الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ حسن العجيمي
ثلاثتهم عن حافظ عصره الشمس البابلي عن سالم السنهوري و
نور الدين علي الاجهوري فالاول عن الشمس محمد العلقمي والثاني
عن النور علي القرافي كلاهما عن الامام السيوطي والقطعة الثانية
تاليف الجلال المحلي من سورة الكهف الى آخر القرآن ومنها الفاتحة
فعن الحافظ السيوطي عن الجلال المحلي واما تفسير القاضي ناصر الدين

البيضاوي

البيضاوي فبالسند المتقدم في تيسير الاصول الى الحافظ الديبع
عن جده لامه العارف بالله اسمعيل بن محمد بن مبارز الشافعي عن

الخطیب کمال الدین ابی عمران موسیٰ بن محمد الضجاعی عن شیخ الاسلام
القاضی ابی الطاهر مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروزابادی
عن الاستاذ عبد الله بن محمود الاصفهانی ثم الشیرازی عن مؤلف
القاضی البیضاوی واما تفسیر الامام الحافظ محی السنۃ البغوی
تفسیر البغوی
قال شیخی فعن شیخنا الشریف محمد بن ناصر قراءۃ لاولہ واجازۃ
لباقیہ عن شیخہ العلامۃ عبد الرحمن ابن سلیمان مقبول الاھدل
عن والدہ العلامۃ سلیمان بن یحییٰ مقبول الاھدل عن العلامۃ
احمد بن محمد شریف الاھدل عن العلامۃ احمد بن محمد النخلی المکی
عن العلامۃ الشمس محمد البابلی عن العلامۃ ابراهیم الحلبی عن
العلامۃ محمد بن احمد الرملی المصری عن القاضی زکریا عن
العلامۃ عبد الرحیم ابن الفرات عن العلامۃ ابی حفص عمر بن
الحسن المراغی عن الفخر ابن البخاری عن مؤلفہ واما الترغیب
الترغیب والترهیب
والترهیب للحافظ زکی الدین عبد العظیم المنذری فبالاسناد
السابق فی ابی داؤد الی الحافظ ابن حجر عن ابی علی المطرزی
عن یوسف بن علی الحنفی عن مؤلفہ ﷺ وا روی جمیع ما ذکر ایضا

عن شيخي وسندي العلامة الشيخ حسن بن محسن الانصاري فهو عن
شيخه الشريف محمد بن ناصر الحازمي عن العلامة محمد عابد وله ثبت
كبير جامع لكثير من كتب التفسير والحديث وغير ذلك اسمه حصر
الشارد وكذلك اتحاف الاكابر في اسناد الدفاتر للعلامة الشوكاني
فان الثبتين المذكورين قد جمعا كثيرا من اسانيد كتب الحديث
وغيره واني ارويهما عن شيخي العلامة حسين بن محسن الانصاري
وهو عن شيخه الشريف محمد بن ناصر عن كل واحد من المؤلفين
المذكورين فقد اجزت للعلامة المولوي الحاج محمد عبد الرحمن
المدراسي بكل ما تجوز لي روايته وتصح عني درايته من علم
الحديث وغيره اجازة شاملة عامة — واوصيه بمراجعة الكتب
المؤلفة في اسماء الرجال والكتب المصنفة في ضبط الالفاظ المشكلة
في متون الاحاديث وايضاح معانيها وشروح الامهات الست
لاسيما فتح الباري وتامل معاني الاحاديث والتعبير عن كل لفظ بمدلوله
العربي واوصيه بتقوى الله في السر والعلن والمواقبة لله فيما ظهر
وبطن — ومتابعة السنن والحياء من الله وحسن الظن بالله و

بعباد الله - وان لا يغفل عن ذكر الله المطلق وتلاوة كتابه وتدبر
معانيه والمجاهدة بحسب الوسع فيما يقربه الى الله عزوجل وان
لا ينساني ووالدي واولادي ومشائخي وجميع المسلمين من دعائه
في حياتي وبعد موتي ووفقنا الله واياه لما يرضاه وسلك بنا وبه
طريق النجاة اللهم اجعلنا واياه من العلماء العاملين والفقهاء
المحققين وارزقنا واياه خير الدنيا والاخرة يا ارحم الراحمين
والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا ولا حول ولا قوة الا بالله العلي
العظيم وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم مؤرخه يوم
الاثنين ١٦ شهر ذى القعدة سنة ١٣٣٨ من الهجرة النبوية على صاحبها
افضل الصلوة وازكى التسليم والتحية كتبه حرره بنانه وقاله
بلسانه المجيز الفقير الحقير عبد من عباد الله خادم الطلبة القاضي
رحمة الله ابن القاضي السيد احمد الله القادري نسبا
والحنفي مذهبا والرانديري متوطنا عفي عنه وعن والديه وعن
مشائخه وعن جميع المسلمين والمسلمات آمين يارب العلمين ﴿

الشيخ الثالث والثلاثون

ومنهم العلامة الفهامة شيخنا المحترم ومولانا المكرم
عمدة الاوان بركة الزمان الشيخ السيد علي مرتضى
الرفاعي السيوطي المصري الكانجرودي المالكي المعمر
خمس وتسعين سنة ٩٥ نفعنا الله بعلومه وبركاته

ولد بسيوط سنة ١٢٣٢ في شهر محرم يوم الخميس (١١) ساعة من النهار ١٢ واكتسب العلوم بالجامع الازهر - اخذ عن العلامة شيخ
الاسلام بالجامع الازهر الشيخ مصطفى البكري وعن العلامة الشيخ
ابراهيم الباجوري وهو عن الشيخ محمد الفضالي عن الشيخ عبد الله
الشرقاوي والشيخ محمد الامير الكبير صاحب الثبت الشهير
فاجازني بجميع مروياته عن اشياخه الكرام وكتب لي الاجازة
بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده
والصلوة والسلام على من لا نبي بعده - ولما سألني اخي وعزيزي
وقرة عيني الشيخ العالم العلامة الفاضل الكامل
محمد عبد الهادي في اجازة فاني اجبته واجزت له بما اجازني
مشايخي في الله تعالى كالشيخ ابراهيم الباجوري رحمة الله عليه
ونفعني بعلومه والشيخ مصطفى البكري شيخ الاسلام بالجامع الازهر

ع الكانجرود بلدة متصل المنقلور من مضافات كوشين التابعة لولاية مليبار من ممالك مدراس ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

وغيرهما ـ السيد علی مرتضیٰ فی التاريخ الرابع من شهر ربيع الاول سنة ١٣...

ومنهم العلامة المحقق الفهامة المدقق جامع العلوم

والفنون المحدث المفسر مولانا وشيخنا ابو محمد عبد الحق^(له)

ابن محمد امير الحقانی الحنفی الدهلوی دامت بركاته

وفيوضاته وهو يروی عن العلماء الاعلام منهم العلامة القدوة

الفهامة مولانا السيد عالم علی المراد آبادی^(ع) وهو من اجل تلاميذ

العلامة محمد اسحاق المحدث الدهلوی وهو يروی عن مولانا

عبد العزيز المحدث الدهلوی وهو عن ابيه وسنده مشهور فاجاز

بمروياته فی الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية

والحقائق اليقينية وكتب لی الاجازة بخطه الشريف وزينها

بختمه المنيف وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدی ودين الحق ليظهره علی الدين

[illegible]

ع اخذ عنه مولانا السيد حسن شاه المحدث الرامفوری وغيره ١٢ عبد الهادی

له صاحب التصانيف الكثيرة والتاليف المفيدة الشهيرة منها كتاب عقائد الاسلام المقبول بين الاعلام ومنها التفسير القرآن المسمی بفتح المنان فی لتسع مجلدات كبار المعروف بتفسير الحقانی المتداول بين الخاص والعام سلك فيه مسلك التحقيق والدراية باسلوب لطيف وافاد افادة تامة واتی باحسن ما امكن له جزاه الله تعالی عنا ونفع به المسلمين وكان رحمه الله تعالی مناظرا شهيرا وذا خلق حسن ـ قد حضرت عنده فی بيته بالدهلی سنة ١٣٢٠ ١٢

عبد الهادی غفر له

كله وكفى بالله شهيدا ـ محمد رسول الله والذين معه اشداء على
الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من ربهم ورضوانا
اللهم صل وسلم عليه واله واصحابه وسلم تسليما كثيرا كثيرا

اما بعد فقد سألنى الاخ فى الله الاعز المحترم المولوى
الحاج عبد الهادى الهندى المدراسى ان اجيز له بروايتى
فى الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية والحقائق
اليقينية مما استفدت من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام فاجزت
له ان يروى عنى فانه لذلك اهل والامر عليه سهل وخصوصا
ما الهمنى ربى فى تفسيراتى فيما اشكل على القوم فاخلطوا التمويهات
والترهات فى الدرايات والروايات وليس ذلك الا الظن الصحيح
بمن ساق السند ولا يميز بين الغش والحق فكم ممن له الشهرة فى
سرد الحديث ومطايا الاسانيد ملجومة لديه ـ ونوق الروايات
مخطومة بين يديه ـ واجزت له ما افادنى شيوخى من الاعمال
المفيدة ـ وشيوخى كثيرة ـ منهم العالم الفاضل الكامل السيد
السند السيد عالم على المرادابادى وهو من اجل تلاميذ الحاج

اسحاق الدهلوی المهاجر فاجاز له وحصل له الاجازة عن جده
الشیخ عبد العزیز الدهلوی وحصل له الاجازة من ابیه شاه
ولی الله المحدث الدهلوی واسانید شاه ولی الله مشهورة
مذکورة فی الکتب وارجو من الله المنان ان یوفقنی وایاه
بالاعمال الصالحة ویختمنی وایاه بالخیر والسعادة ۔ وانا الفقیر
ابو محمد عبد الحق بن محمد امیر الحقانی ۔ ١٨ جمادی الاولی
سنه ١٣٢٨

٣٥ ومنهم العلامة النبیل الفهامة
الجلیل المحدث الاعظم الفقیه الافخم وحید الدهر وفریدة
العصر الجحجاح الحسیب اللوذعی مولانا وشیخنا
الشیخ محمد قیام الدین عبد الباری اللکنوی نفعنا
الله بفیضه الصوری والمعنوی سمعت منه الحدیث
المسلسل بالاولیة وقرأت علیه بعض المسلسلات من کتاب
مسلسلاته المسمی بالباقیات الصالحات فاجازنی به وبسائر
مرویاته باللفظ وذلك فی شهر ربیع الاول سنة ١٣٤٠ ببلدة حیدرآباد

الشیخ قیام الدین عبد الباری

الذكن صانهما الله عن الشرور والفتن۔ وهو يروي عن العلماء الاعلام منهم شيخنا وشيخه الشيخ السيد محمد امين رضوان والشيخ السيد على طاهر الوترى المدنيان وقد مر ذكرهما سابقا

الشيخ السادس والثلاثون

٣٦ ومنهم مجمع الفضائل منبع الفواضل العلامة الخطير والفهامة النسفسير مولانا المحدث الشيخ عبد المؤمن ابن المنشى فهيم الدين الميرطهى عمت البلاد فيوضاته

قد حدثنى بالحديث المسلسل بالاولية ببلدة ميرتهد ٢ جماد الاول سنة ١٣٢٦ھ۔ وهو يروى عن مولانا المحدث فضل الرحمن المراد آبادى وكذلك اجازنى بجميع مروياته من كتب الصحاح وغيرها من كتب الحديث ومن كتب الاوراد كدلائل الخيرات وحزب البحر عن مولانا المراد آبادى المذكور وهو عن عبد العزيز المحدث الدهلوى لسنده المشهور۔ واجازنى بحديث الجن وهو من قتل فى غير زيه فدمه هدر و لهذا الحديث قصة مشهورة وعلى السنة اهل العلم مذكورة من قتل الشاه اهل الله حية كان جنيا واحضار الجن اياه بين قاضيهم وحكم

القاضی الجنی الصحابی المعمر رضی اللہ تعالی عنہ بہذا الحدیث
یرویہ شیخنا عن[١] مولانا السید احمد الدہلوی عن[٢] خالہ السید محبوب علی
الدہلوی عن[٣] مولانا عبد العزیز الدہلوی عن[٤] مولانا ولی اللہ الدہلوی
عن[٥] الشاہ اہل اللہ الدہلوی عن شمہورش القاضی الجنی رضی اللہ تعالی عنہ

ومنهم العلامة القدوة الفهامة حاوی الفواضل
الشیخ الواصل مولانا وشیخنا السید محمد گل بن السید جان
الکابلی المرادابادی المدرس بالمدرسة الامدادیہ
بمراد آباد۔ لقیتہ بها فی شہور ١٣٢٨ ثمانی وعشرین وثلثمائة
والف واخذت عنہ الاجازة فی الحدیث والتفسیر والفقہ
وغیرها من العلوم الدینیة۔ وقد ناولنی ثبتہ المفید المسمی
باصح الاسانید واجازنی بجمیع ما فیہ من مرویاتہ وهو اخذ
عن عمدة الزمان مولانا المحدث السید محمد المکی الکتبی الخطیب
والامام والمدرس بالمسجد الحرام ابن المرحوم السید محمد الکتبی
ابن مفتی البلد الحرام السید محمد بن حسین الکتبی عن شیخہ ووالدہ
السید محمد الکتبی الخطیب والامام والمدرس بالمسجد الحرام عن

والده مفتي الاحناف بالبلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبي عن
شيخه السيد احمد الطحطاوي محشي الدر المختار عن اشياخه منهم
الشيخ احمد الحماقي عن مشائخه علي العقدي والسيد علي الحنفي السيواسي
البصير عن صدر العلماء الاعلام الشيخ احمد الدقدوسي وعين المفتيين
بالديار المصرية السيد علي الشهير باسكندر واخذ المذكورون عن
الشيخين الجليلين الشيخ محمد شاهين الارمناوي والشيخ
عبد الحي الشرنبلالي وكلاهما اخذا عن الشيخ احمد الشوبري والشيخ
حسن الشرنبلالي صاحب التصانيف وهما اخذا عن الشيخ
محمد المحبي عن الشيخ المقدسي عن الشيخ شهاب الدين احمد بن يونس
الشهير بالشلبي شارح الكنز عن الشيخ عبد البر بن الشحنة عن
المحقق الكمال بن الهمام عن الشيخ سراج الدين عمر قاري الهداية
عن الشيخ علاء الدين السيرامي عن السيد جلال الدين شارح
الهداية عن علاء الدين عبد العزيز البخاري صاحب الكشف والتحقيق
عن الاستاذ حافظ الدين الكبير صاحب الكنز عن العلامة الكردري
عن برهان الدين صاحب الهداية عن فخر الاسلام علي البزدوي

عن شمس الائمة السرخسی عن الامام الحلوانی عن القاضی ابی علی النسفی عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل البخاری عن الامام عبد الله السبذمونی[1] عن الامام عبد الله بن ابی حفص البخاری عن ابیہ عن الامام الاجل محمد بن الحسن الشیبانی عن الامام ابی حنیفة رضی الله تعالیٰ عنہ

٣٨ ومنهم الشیخ الاجل المحدث الاکمل الخبیر الشیخ حسن بن علی النظیر النعمانی القدوسی الجنجوهی[2] دامت برکاتهم وعمت افاضاتهم اعطانی ثبتہ المسمی بالدر الفرید فی معرفة الاسانید اجازنی بما فیہ من مروياتہ عن مشائخہ الاعلام

الشیخ حسن علی الثامن والثلاثون

قال فی ثبتہ واما انا فقرأت الکتب الدرسیة وغیرها علی عدة شیوخ فمنهم الفاضل النحریر الحبر السفسیرسی المحدث المشهور فی الآفاق مولانا محمد اسحاق ومنهم العلامة الاجل الشهیر الجامع

[1] السبذمونی نسبة الی سبذمون قریة من قری بخاری ۱۲ اصح الاسانید [2] جنجوه معرب گنگوه بلیدة بالهند معروفة علی ثلاث مراحل من دهلی ما زالت مسکنا لاهل الفضل والکمال من اجل قدمائها وکملائها الشیخ الاجل العارف الربانی والقطب الصمدانی الشیخ عبد القدوس النعمانی رأس سلسلة الجشتیة القدوسیة الصابریة ومن اشهر ولادة المتاخرین شیخنا الشیخ المحدث العلامة الفهامة الجامع بین الشریعة والطریقة مولانا رشید احمد المتوفی سنة ١٣٢٣ھ ۱۲ الدر الفرید۔

لاصناف العلوم مولانا محمد يعقوب الديوبندي صدر المدرسين
في المدرسة الديوبندية ومنهم العالم الرباني الفاضل الصمداني العارف
بالله الاحد مولانا الرشيد احمد الجنجوهي وقد حصلت لنا الاجازة
والقراءة والسماعة عنه لامهات الكتب الست والموطاء للامام
مالك رضي الله عنه واجازنا بجميع مروياته وتاليفاته ومسموعاته
عدة شيوخ فمنهم المحدث المتقن المتفنن الشيخ حسين بن محسن الانصاري
الخزرجي اليماني نزيل بوفال ومنهم المحدث الاكمل صاحب التاليفات
المفيدة الشيخ ابو عطاء حسن الزمان محمد التركماني الدكني ومنهم
عمدة المشائخ والعلماء الشيخ عليم الدين ابن الشيخ رفيع الدين الدكني انتهى
فاما الشيخ حسين بن محسن الانصاري فيروي عن العلامة المسند
السيد الشريف محمد بن ناصر الحسني والقاضي الهمام صفي الاسلام
احمد بن محمد الشوكاني والسيد العلامة حسن بن عبد الباري
الاهدل المراوعي[1] ونفيس الاسلام مفتي زبيد وابن مفتيها

---

[1] المراوعي نسبة الى مراوعة قرية خارج الحديدة باليمن - بينها وبين الحديدة مسافة ثلاث ساعات كذا سمعت من الشيخ احمد باري بن محمد عبده بن احمد بن عبد الباري الاهدل من افاضل سكان القرية المذكورة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

السيد سليمان بن محمد بن عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل
الزبيدي كلهم عن السيد الاجل وجيه الاسلام عبد الرحمن بن سليمان
الاهدل باسانيده واما العلامة الشيخ حسن الزمان محمد فيروي
عن ابي العناية قال اخبرنا الشيخ محمد ابا عز الدين عن زكي الدين
عن ابي طاهر المدني عن ابيه ابراهيم الكردي الكوراني بسنده المشهور
واما العلامة الشيخ عليم الدين فيروي عن الشيخ عابد السندي باسانيده
المشهورة المذكورة في حصر الشارد

الشيخ ابو القاسم محمد

(٣٩) **ومنهم العلامة الحبر الفهامة مولانا الشيخ الحكيم ابو القاسم**
نور محمد الفتحفوري مولدا الحيدرآبادي موطنا الحنفي مذهبا
الجشتي النقشبندي طريقة دامت فيوضه۔

اجازني بجميع مروياته عن المشائخ الاعيان الذين هم بركة الزمان
وهو اخذ عن العلامة المحدث سيدنا ومولانا رشيد احمد الجنجوهي
المذكور عن مولانا المحدث عبد الغني المدني بسنده المذكور مرارا
واخذ عن مولانا شيخ الهند محمود حسن الديوبندي عن مولانا
محمد قاسم الديوبندي عن الشيخ عبد الغني المذكور **واخذ** ايضا عن

العالم الفاضل ابی الخيرات السيد احمد الدهلوی عن خاله السيد
محبوب علی الدهلوی عن مولانا عبد العزيز الدهلوی وسنده مشهور
واخذ ايضا عن العلامة القاری الحافظ عبد الرحمن الفانی فتحی
عن مولانا العلامة محمد اسحق عن مولانا الشيخ عبد العزيز المذکور
وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله العلی الاعلی
والصلوة والسلام علی سيدنا ومولانا المصطفی وعلی آله واصحابه
الذين اصطفی - اما بعد فان اخی فی الله الباری مولانا
المولوی الحافظ الحاج محمد عبد الهادی المدراسی
ثم الحيدرآبادی قد طلب منی مع کونه صاحب العلم والحلم والاسانيد والمسانيد
ان اجيزه بمرویاتی فی الحديث من کتب الصحاح والتفسير والفقه
وما يتعلق بالعلوم الدينية مما استفدت من المشائخ العظام و
العلماء الاعلام واساتذتی الکرام منهم جامع الشريعة والطريقة
رأس المحدثين والمفسرين سيدی ومولای فی الدنيا والدين
الحافظ الحاج مولانا رشيد احمد الجنجوهی قدس سره وافاض
علينا برکاته وبره - وجامع الکمالات العقلية والنقلية مناحب

القوۃ القدسیہ مولانا المولوی الحاج شیخ الہند محمود حسن الدیوبندی - و العالم
الفاضل الاکمل مولانا المولوی الحاج ابو البرکات السید احمد الدہلوی - و العالم الافخم الافضل
القاری الحافظ عبد الرحمٰن الفانی فتی رحمۃ اللہ علیہم - فانا اجزتہ کما اجازنی بہ ہؤلاء
الجہابذۃ الاکابر - وسندہم معروف عند جماہیر الفضلاء المفاخر - و اوصیہ
کما اوصی نفسی باجتناب الہوی - و ملازمۃ التقوی - فی السر و النجوی - و ان یشتغل
بہذا العلم الشریف و یلقیہ علی الطلبۃ وان لا ینسانی و مشائخی الکرام
من صالح دعواتہ - واللہ ولی التوفیق - و آخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العلمین فقط وانا العبد المذنب ابو القاسم نور محمد
الفتحپوری مولدا الحیدر آبادی موطنا الحنفی مذہبا
الجشتی النقشبندی طریقۃ -

۴۷ ومنہم العالم الفاضل الجہبذ الکامل مولانا التقی الشیخ
عبد اللہ المعروف بفضل محمد الکابلی اللمقانی السفیدکوہی

الشیخ المولوی ارمغان

البہاری عم فیضہ - سمعت منہ انا و ولدی عبد المجیب الحدیث
المسلسل بالاولیۃ بالحرم المکی وقد اجازنا بجمیع ما تجوز لہ روایتہ
وھو اخذ عن شیخہ الشیخ السید الشاہ ابی الحسین احمد النوری المارہروی المتوفی

يوم السبت احد عشر من شهر رجب سنة ١٣٢٤ الرابع وعشرين وثلثمائة
والف[٥] - وهو اخذ عن جده السيد الشاه آل رسول عن المحدث
الجليل الشاه عبد العزيز الدهلوی عن الشيخ الشاه ولی الله واخذ
شيخنا ايضا عن الشيخ احمد علی المحدث السهارنفوری عن العلامة
المحدث الشاه محمد اسحق بسنده المذكور سابقا - **وصورة اجازته**
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله علی ما والاه - والصلوة والسلام علی
مصطفاه - اما بعد فقد التمس منی الاخ الصادق والمحب
الواثق الشيخ محمد عبد الهادی المدراسی الحيدر ابادی
ان اجيز له بالاحاديث المروية لی عن اساتذتی الاعلام فلما رأيته
واوثقت عليه العهد علی الامانة والديانة اجزته منها الكتب
الصحاح الستة بشرط ما ذكر من الديانة والامانة وبذل الجد
والجهد فی تطبيق الروايات المرويات عن خير البرية والعمل
بما حاصلها مطابقا المذهب الحنفية وعدم تحول وصرف الاحاديث
من ظواهرها الى ما لها العاملون بها الفرقة السنية السنية وها انا

---

[٥] ومادة تاريخ وفاته (خاتم اكابر هند) ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له -
١٣٢٤

اجزت بها اخی هذا وابنه محمدا عبد المجیب بشرط الاهلية لتلك
الدرجة العلية لكن بحسب ما ذكر من الشرائط فی حق ابيه على طبق
مرضاة الحضرة الالٰهية وقد زدت فی حقهما اجازة الحديث
المسلسل بالاولية وقد سمعاه منی اولا۔ وقد اجازنی بتلك الكتب
وذلك الحديث شيخی ومولائی وسندی السيد الشاه ابو الحسين
المارهروی رحمة الله تعالىٰ عليه من طريق جده السيد الشاه
آل رسول رحمة الله تعالىٰ عليه وهو من طريق الشاه عبد العزيز
قدس سره العزيز الى آخر السلسلة وقد اجازنی ايضا بالكتب الستة
شيخی ومولائی المولوی احمد علی السهارنفوری من طريق المشتهر فی
الآفاق الشاه محمد اسحاق رحمة الله عليه وارجوا منهما ان
يذكرانی واشياخی فی دعائهما الخير فی الاوقات المقبولة المرضية
وبرز منی ذلك وانا بمكة المعظمة زادها الله تبارك وتعالىٰ شرفا
وتعظيما ومهابة فی اليوم الثلاثاء الثالث من ذی القعدة الحرام سنة
الرابع والعشرين وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية على صاحبها
الف الف صلوة وتحية اللّٰهم صل على محمد طب القلوب ودوائها

وداخر الابدان وشفائهما ونور الابصار وضيائهما برحمتك يا ارحم

الراحمين - آلراقم بخط الراجي رحمة ربه الباري فضل محمد

الكابلي اللمقاني السفيدكوهي البهاري عفا عنه بفضله الجاري

فضل محمد
بر ہمہ عالم

ومنهم العلامة الفهامة العابد الزاهد المحقق

المدقق فريد عصره وحيد دهره شيخي وسندي ووسيلتي

الحافظ الحاج الشيخ على ابن سلطان بن رحمة الشناصي

اللنجاوي الفارسي الشافعي القاسمي لازالت شموس

فيوضه بازغة - ولد رحمه الله تعالى سنة ١٢٧٨ ثمان وسبعون ومائتان

والف في اوائل شهر الربيع الاول في قرية شناص من مضافات قصبة

لنجه التابعة لولاية فارس من ممالك ايران وقاها الله تعالى عن الحدثان

لقيته ببلدة كوشاين (كوچين) التابعة لرياسة مليبار من ممالك مدراس

حين كنت مدرسا واعظا مقيما بها في حدود سنة ١٣٢٨ و٢٩ و٣٠ و٣١ و٣٢ هـ

عند ذوي الهمم العلية والاخلاق السنية زكريا ابن الحاج

سه الشناص قرية قريبا من لنجه - وقرية بفارسي اسمها شناو من مضافات فارس وبلاد ١٢ عبد الهادي

الشيخ الحادي والاربعون

عبد الستار وعمر ابن الحاج ایوب ویونس ابن الحاج هاشم

التجار المشهورین بها وکان الشیخ المذکور متبحرا فی العلوم والفنون

کلها وکان محققا بحاثا صالحا کثیر الاسفار محببا فی الانظار وکان

مقیما عند هؤلاء المذکورین سنین عدیدة وکانوا یعتقدون فیه و

یبجلونه ویعظمونه ویخدمونه ثم رحل الی حیدراباد واقام عندی

مدة ثم سافر الی بلدان شتی ثم رجع الی کوشین واقام بها ثم سافر

الی الحج ورجع الیها وصار مقیما بها الی ان توفی سنة ۱۳۵۳ رحمه الله تعالی

ورضی به امین

اخذ العلوم النقلیة والفنون العقلیة عن العلماء الاعیان منهم

العلامة الشیخ محمد ابن الشیخ زکریا ابن الشیخ یحیی بن محمد کمال

ومنهم الشیخ محمد بن الحسین اللنجاوی وهو یروی عن الشیخ الکبیر

احمد بن عبد الله الکوهجی وهو عن الشیخ ابراهیم الباجوری عن الشیخ

عبد القیوم الاسکندری المکی رحمهم الله تعالی ونفعنا بهم فاجازنی

بجمیع مرویاته عن هؤلاء المشائخ المذکورین وکتب لی الاجازة

بخطه وصورة اجازته ما نصه بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله

الذی خلق الافلاک - واسکنها الاملاک - وزینها للناظرین بالکواکب
وللمعتبرین بالنجوم الثواقب - وخلق الارض مهبطاً الانواره - ومحطاً
لاثار اسراره - والصلوۃ والسلام علی من زیّن اللہ به الوجود غیباً و
شهاده - وجعله الوسیلة العظمی للفوز بالسعاده - وعلی آله وصحبه
الابرار والمقتفین علی آثارهم فی الانوار الذین احیوا آثارهم ورفعوا
منارهم اقتداءً بهم وتمسکاً بحبهم فهم بما قاموا به قائمون - وفی
المجاهدة دائمون - لا تلهیهم تجارة ولا بیع - ولا غرس ولا ریع
عن احیاء الملة الحنیفة - امدهم اللہ بالرغبة والخیفه - واسعدنا بحبهم
وسلک بنا ما سلک بهم - ولما بزغ بدر السعاده - فی سماء
المعالی موذناً بالزیاده - لینور عالم الشهاده بتجلّی
للعالمین ینادی - فوق طور قلب سیدنا اللوذعی
الالمعی الشیخ محمد عبد الهادی - المدراسی الحیدر آبادی
اذ جعله اللہ هادیاً وداعیاً الی اللہ بامره وبالمسلمین حفیا - طلب
جنابه الاکرم منی الاجازة فی التدریس - لیهدی الناس الی طریق
الحق وینقذهم مما یدلس جنود ابلیس - من الاعتقادات الزائغه

اللتي عن سبيل الهدى رائغة - فحمدت حسن نيته - واعتقدت نزاهة
طويته - عن آمال الاغراض النفسانية - من رياء وصيت وسمعة
وتوصل لحظ من حظوظ النفس الامارة - وشكرت سعيه لهذا الاثار
ثبتنا الله واياه على سواء السبيل - واجارنا واياه والمسلمين
اجمعين من العذاب الوبيل - وحيث لم يسعني الحال الا الاجابة
والانعام باجازته - فاجزته واذنته في ذالك - والله يوفقه
لخير المسالك - وذالك بعد ان تحققت فيه الاهلية واللياقة
لما حوى من فنون العلم ومكارم الاخلاق ما شدّ ازره ونطاقه
فالحمد لله الذي كساه حلة العلم الاسنى - وزينه بالاخلاق
الكريمة الحسنى - وخلع عليه خلعة التدريس - وجعله اهلاً لهذا
المقام النفيس - لانه اهل وكفوء لهذا المقام لما برع في العلوم
وكرع من كؤس المنقول والمعقول والمنطوق والمفهوم - وكفى
بحسن سيره واخلاقه - شاهدةً على استحقاقه - فهو ذو الهمة
الباسقة - والعزيمة الصادقة - لا تأخذه في الله لومة لائم
عن اذاعة الحق الفاصم - نور الله به وبامثاله الزمان وجمله

من اهل العرف والعرفان - وبارك فی ذریته - وسلك بهم فی
طریقته - اجازة ماذونا فیها من عدة مشائخ مشهود لهم بالفضل
والكمال منهم الشیخ محمد بن الشیخ زكریا بن الشیخ یحیی بن محمد كمالی
صاحب المدرسة المشهورة بجزیرة القشم فی الخلیج الفارسی
القائمة ترفع منار العلم منذ اربعمائة سنة ومن سیدی سندی
الساقی لی كأس الحیاة الروحانیة الشیخ محمد بن حسین اللنجاوی
ومن شیخی وعمدتی الشیخ احمد بن محمد بن عبد الله بن مظفر الشهیر
باللنجاوی وهو من الشیخ الكبیر احمد بن عبد الله الكوهجی بلد
بفارس قریبة من اصطخر وهو من الشیخین الجاملین سیدی
الشیخ ابراهیم الباجوری بمصر وسیدنا الشیخ صاحب القدم و
الكرامات الظاهرة عبد القیوم الاسكندری المكی ومن غیرهم
من المشائخ - اعرضنا عن ذكرهم استغناء ببركتهم وبرهم رحمهم الله
تعالی ونفعنا بهم وسقانا من مشربهم امین - اثبته بقلم یده الفانیة
العبد الفقیر الی الله الحنان المنان بكل نعمة علی بن سلطان
ابن رحمة القاسمی نسبا والشافعی مذهبا والفارسی

موطنا متوسلا ومتوصلا بذلك الى محبة الاخوان لمع ابرار وقتهم
فى كل آن و زمان و احيى بهم سنة سيد ولد عدنان
صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحبه الكرام

ومنهم مولانا العلامة الحبر الفهامة ملحق الاصاغر بالاكابر
الحاج الحكيم المعمر الشيخ محمد يعقوب على ابن الشيخ حيدر على
الدهلوى المدنى دامت فيوضاته - لقيته بمحروسة حيدر آباد
الدكن. واجازنى بسائر مروياته من الحديث وغيره من العلوم
الدينية وهو يروى عن مولانا المحدث محمد اسحاق الدهلوى عن
مولانا المحدث عبد العزيز الدهلوى بسنده المشهور فبينى وبين الشاه
ولى الله المحدث فى هذا الطريق ثلثة وسائط وهذا عال جدا
ويروى شيخى ايضا عن الشيخ المعمر ستمائة سنة مولانا
المحدث عبد الله الشجرى النجدى اليمنى من اولاد مولانا
الشيخ شريف الشجرى معاصر العلامة الزمخشرى صاحب التفسير
المشهور - اخبرنى شيخى محمد يعقوب على المسطور انى لقيت
الشيخ المعمر المذكور فى زمن الشيخ جمل الليل المكى بمكة المكرمة سنة ١٢٧٣

اربعة وسبعين ومائتين والف وقد شهد الشيخ المذكور عندى
فى حق المعمر المذكور ان له ستمائة سنة وقال قد رأيناه فى السنة
الماضية وكلمنا معه وكان الشيخ الشجرى يمدح الشيخ مولانا
معصوم المجددى وللشجرى شعر

كم من رجال رأينا وما سمعنا   ولكنك سمعنا وما رأينا

والله تعالى اعلم

٣٢ ومنهم العالم البارع المتقن المحدث الحاج محمد محى الدين حسين
الشافعى شيخ الحديث وصدر المدرسين بالمدرسة
اللطيفية بويلور بلدة من مضافات مدراس ادام الله
فيوضاته سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية وهو يرويه
كذلك عن قدوة العلماء شيخ الكل الشيخ محمد لطف الله العلى گڈھی
مفتى العدالت العالية بحيدر اباد الدكن عن مولانا القارى عبد الرحمن
الفانى فتى عن مولانا الشيخ محمد اسحاق الدهلوى عن مولانا
عبد العزيز الدهلوى بسنده المشهور بين المشائخ الكرام وسمعت
منه ايضا الحديث المسلسل بالمصافحة برواية شمهورش الجنى

ترجمة الشيخ محى الدين

الصحابي رضى الله تعالى عنه في سابع ذى القعدة الحرام سنة ١٣٢٥
وقد صافحته في مكان مولانا الحاج الحافظ السيد عبد اللطيف القادري
الحسنى الحسيني المعروف بقطب ويلور وهو صافح مولانا المفتي
المذكور عن الشيخ عبد المحسن بن محمد طاهر سنبل المكي ثم المدني
حين نزولهما ببلدة بارس (٧ شعبان سنة ١٢٥١) عن مولانا السيد صالح
البخاري بسنده المعروف بين العلماء ويروى شيخنا ايضا كتب
الحديث وغيرها من الكتب الدينية من اشياخ الحرمين الذين
اخذت عنهم وقد سبق ذكرهم في هذا الكتاب وصورة الاجازة
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام
على خاتم النبيين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه الهاديين المهديين
اما بعد فيقول عبده المسكين الجانى محمد محى الدين حسين
المدراسى الويلورى غفر الله له ولوالديه بلطفه الخفى
والجلى ان الاخ الاعز المتصف بالخلق الرضى والعمل
السنى المولوى الحاج عبد الهادى سلمه الله البارى
مع كونه حائز الكمال في الاسناد وصاحب الرشاد في مناهج السداد

طلب مني بعض الاجازات تيمنا وتبركا وسمع حديث المصافحة برواية
شمهورش الصحابي الجني رضي الله تعالى عنه والحديث المسلسل
بالاولية مشافهة مني في سابع ذيقعدة سنة ١٣٢٥ھ في مكان قطب ويلور
قدس سره العزيز فاجزت هذا الشيخ العالم الصالح اجازة مصافحة وردا ودعوة وادعوا الله
عز وجل ان يزيده علما نافعا وفهما سليما وطبعا مستقيما كما قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله
بالعبد خيرا يفقهه في الدين امين - انا العبد المسكين [illegible] ه

الشيخ الرابع والاربعون

ومنهم مولانا العالم الفاضل العامل الكامل
الشيخ محمد خورشيد الله المدراسي الحنفي صدر
المدرسين بالمدرسة الخير الجاري الواقعة ببلدة[١]
وشارم دام فيضه - اجازني بمروياته في بعض كتب الحديث
والاوراد كالحصن الحصين وحزب البحر وغيرهما وهو يرويها عن
شيخه الشاه محمد گيسو دراز القادري عن مولانا محمد شهاب الدين
عن مولانا ملك العلماء الاعلام وسند الفقهاء العظام ابي محمد
عبد العلي بحر العلوم اللكنوي بسنده المشهور ويروي ايضا

---

[١] ه قصبة من مضافات صوبة مدراس من ممالك الهند ١٢ عبد الهادي كان الله ذي الايادي

الصحاح الست عن شیخہ مولانا وشیخنا شمس العلماء الفحول الحاج الشیخ
غلام رسول المدراسی الجشتی القادری النقشبندی السہروردی
الآتی ذکرہ۔ وصورۃ اجازتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ خاتم النبیین ورحمۃ للعلمین
وعلی آلہ واصحابہ المیامین امابعد فیقول المفتقر الی اللہ محمد خورشید
اللہ المدراسی عفی عنہ وعن اسلافہ بلطفہ ولطفیل حبیبہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم فلما طلب من الفقیر الحقیر الاخ المکرم والحاج المحترم
محمد عبد الهادی ابن الحاج محمد عبد الکریم وھو موصوف
بالاوصاف الحمیدۃ والاخلاق الکریمۃ سلمہ اللہ تعالی وافاض فیوض
نفسہ مع کونہ صاحب الاسناد وسالک مسالک السداد فاجزت لہ
بعض مرویاتی عن شیخی شاہ محمد گیسودراز القادری بسندہ
واوصیہ وایای اولا بتقوی اللہ واسأل اللہ ان یوفقہ ویوفقنی
وسائر المسلمین بما یرضاہ ویجنبنا ویجنبہ مما لا یرضاہ وارجو ان
لاینسانی واشیاخی بالدعاء فی صالح اوقاتہ وایضا اعطیتہ اجازۃ
الصحاح الستۃ کما اروی عن شیخی المولوی الحاج غلام رسول المدراسی

لا زالت شموس افضاله الى يوم التناد۔ كتبه فى يوم الاثنين خامس
صفر سنه ١٣٢٥ الخامس والعشرين وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية
صلى الله عليه وعلى آله وسلم۔ الفقير الى الله محمد خورشيد الله
عفى عنه وعن اسلافه۔

٢٥ ومنهم مولانا وشيخنا المحدث الجليل العلامة النبيل حافظ الخامس والعشرون
الحديث والقرآن الشيخ محمد عمر الصديقى البصير
الخراسانى ادام الله افاداته۔ قد سمعت منه الحديث
المسلسل بالاولية سنه ١٣١٩ وهو يرويه عن الشيخ السيد شاه محمود عابد
عن مولانا اسحاق الدهلوى لبسنده (واجازنى بمروياته عن اشياخه
الاعلام كما ستذكر فى مواضعها من هذا الكتاب) واجازنى بدلائل
الخيرات وحزب البحر وحزب النصر وقصيدة البردة والقصيدة
الغوثيه وغيرها من الاوراد بعد ما قرأتها عليه وبمروياته كلها
عن اشياخه الاعلام وستذكر اسماءهم فى مواضعها من هذا الكتاب۔

له (كان يحفظه ١٠١١ من الاحاديث) ودلائل الخيرات وحزب البحر والنصر وقصيدة
البردة والقصيدة الغوثية وغيرها من كتب الاوراد وله اشعار كثيرة لا يحصى عددها
محمد عبد الهادى غفر له

الشيخ السادس والعشرون

ومنهم مولانا وشيخنا العلامة الفهامة الواعظ الحاج شمس
العلماء الفحول الشيخ المفتي غلام رسول المدراسي الچشتي
القادري النقشبندي السهروردي خليفة قطب
الزمان العارف بالله شيخ الشيوخ مولانا الحاج امداد الله
المهاجر المكي قدس سره الملكي - اجازني بالقول الجميل و
بدلائل الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة بعدما اسمعتها له في
سنة ١٣١٦ هـ اما القول الجميل فيروي شيخنا عن مولانا الفقيه عبد الرحمن
المدراسي قدس سره عن الشاه السيد محي الدين القطب الويلوري
عن مولانا يعقوب المهاجر المكي عن مولانا عبد العزيز الدهلوي عن
مؤلفه ويرويه شيخنا عن مولانا الحاج امداد الله المذكور آنفا
عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزيز عن مؤلفه - واما دلائل
الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة فعن شيخي وشيخه مولانا
عبد الحق النقشبندي المهاجر المكي المذكور بسنده المشهور الذي ذكرته

الشيخ السابع والعشرون

ومنهم شيخنا العالم الفاضل الحفيل مولانا النجيب السيد الجليل
الشيخ علي بن حسن بن عمر بن حسن الحداد العلوي الحسيني

الحضرمی دامت معالیه۔ اجازنی بکل مرویاته وهو یروی عن
قطب الواصلین وامام العارفین الحبیب عیدروس بن عمر الحبشی صاحب
عقد الیواقیت الجوهریة وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله ۔ وصلی الله وسلم علی سیدنا رسول الله ۔ وعلی آله وصحبه و
من والاه ۔ وبعد فقد طلب منا الاجازة الشیخ الفاضل محمد عبد الهادی
ابن الشیخ محمد عبد الکریم الهندی بما تصح لنا روایته لا سیما
ما اشتمل علیه مسند سیدنا الحبیب القطب الجامع عیدروس بن
عمر الحبشی ولسنا اهلا لما هنالک ۔ ولا من سالکی هذه المسالک
وانما عاملناه بمقتضاء حسن ظنه فنقول اجزنا الشیخ المذکور بما
صحت لنا الاجازة فیه خصوصا وعموما ۔ واوصیه بتقوی الله وان
لا ینسانا من صالح دعائه وصلی الله علی سیدنا محمد وآله وصحبه وسلم
املاء ذلک الفقیر الی کرم الله علی بن حسین بن عمر بن حسن الحداد العلوی الحسینی

الشیخ الثامن والاربعون

ومنهم العلامة الجلیل والفاضل النبیل الجامع بین
شرفی العلم والنسب شمس العلماء مولانا الحاج السید
محمد رکن الدین القادری الویلوری المتوفی سنة ۱۳۲۵ ابن

مولانا المسند الشریف - ذی القدر المنیف - البارع
الفاضل - المجتهد الکامل - جامع العلوم والفنون
واقف السر المکنون - قطب الاوتاد العالم الربانی
الحافظ الحاج السید عبد اللطیف المعروف
بمحی الدین الثانی الحسنی الحسینی القادری الویلوری
المتوفی بالمدینة المنورة سنہ ۱۲۸۹ھ - اجازنی بسائر مروایاتہ ویرویہ عن

والدہ وکتب لی الاجازۃ بالفارسیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ
رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین - وآلہ وصحبہ اجمعین - میگوید
فقیر حقیر رکن الدین سید محمد قادری کان اللہ لہ ولوالدیہ - واحسن الیہما
والیہ - چون صالح متقی متوجہ بسوئے خدائے کریم - سالک سبیل ہادی رحیم -
حاج الحرمین مولوی محمد عبد الہادی صاحب واعظ اجازت
ادعیۂ ماثورہ خواستند وبخلوص نیت وحسن طویت وصدق اعتقاد موصوف
ودر باطن وے انوار محبت محسوس ومشہود بود - لہذا اجازت دلائل الخیرات
وقول الجمیل وحصن حصین وحزب البحر وحزب الاعظم وقصیدۂ بردہ وتودونہ
نام باریتعالیٰ وادعیۂ احادیث نبوی علیہ الصلوۃ والسلام ورد اوراد دعوۃ چنانکہ

باین فقیر از قطب زمانہ فرد یگانہ صاحب الغیبۃ والسکینۃ المتوفی بالبلدۃ الطیبۃ المدینۃ ابی وشیخی ماجی حافظ مولوی شاہ سید عبد اللطیف المعروف بمحی الدین الثانی الحسینی الحسنی قدس سرہ واعاد علینا فیوضاتہ وبرکاتہ رسیدہ است دام والمسئول من اللہ سبحانہ ان یعصمہ عما لا یلیق ویحفظہ عما لا ینبغی وان یثبتہ علی متابعۃ سید المرسلین علیہ وعلیہم من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا

مرقوم ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۲۵ سنہ ہجری

رکن الدین سید محمد خالد عفا اللہ عنہ

۴۹ ومنهم مولانا العلامة القدوة الفهامة المحدث الجليل حافظ الحديث والقرآن الشيخ محمد عثمان[۱] المدراسی ادام الله افاداتهم ـ اخذ العلوم عن اشياخ اجلة منهم مولانا الشيخ عناية الله اللكنوی ومنهم مولانا الشيخ

الشيخ التاسع والاربعون

[۱] قد حفظ (۳۰۰۰۰) حديثا ـ وكان واعظا مشهورا لا نظير له فی وقته وكان حسين الصوت جدا فی قراءة القرآن كان ينزل حين قراءته ـ والشيخ مولانا خان عالم خان المحدث المدراسی صهر هذا الشيخ كان اشترط لتزويج بنته انها لا تتزوج الا بمن كان حافظا لثلاثين الف حديث فما وجد احدا موصوفا بهذا الوصف الا هذا فزوجها اياه ـ ولما لقيته فی كبر سنه بتاج فورة قرية متصلة بدار السلطنة القديمة تسمى اركاث ـ سألته عن الاحاديث التی حفظها فاجابنی بان الآن ليست بمحفوظة الا اثنا عشر الاف حديث فقط والله تعالى اعلم ـ محمد عبد الهادی غفر له

محمد صالح الفنجابی ومنهم مولانا الشیخ محمد حسن الرامفوری ومنهم مولانا
الشیخ خان عالم خان المحدث المدراسی وغیرهم من العلماء العظام
فقد اجازنی رحمہ اللہ تعالی بسائر مرویاتہ عن ھؤلاء الاعلام۔
وصورۃ اجازتہ بالھندیہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ط
الحمد للہ رب العلمین۔ والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین۔ وعلی آلہ اجمعین
جو مرویات اس عاجز خاکسار کے ہیں سب موہوب جناب مولانا مولوی
محمد عبد الہادی واعظ کے تفویض کر چکا ہوں۔ اور میرے چند اشیاخ کے
نام یہ ہیں۔ مولوی عنایۃ اللہ لکھنوی۔ مولوی محمد صالح پنجابی۔ مولوی
محمد حسن رامپوری۔ مولانا خان عالم خان مدراسی محدث۔ فقط محمد عثمان

ومنهم مولانا العلامۃ الحبر الفهامۃ عمدۃ اقرانہ وزینۃ
زمانہ المحدث الجامع الحکیم الشیخ السید عبد اللہ
الدهلوی اسحاق فتنی رحمہ اللہ الغنی للعمر خمس
وثمانین سنۃ۔ تقیۃ سنۃ ۱۳۲۳ھ بشوال فوہ ولد رحمہ اللہ تعالی
بعد ما مضت سبعۃ عشر سنۃ من وفات مولانا شاہ عبد العزیز
المحدث الدهلوی واخذ العلوم عن مولانا محمد اسحاق الدهلوی وعن

قدوة الابرار مولانا رشید احمد الجنجوهی المتوفی سنہ ۱۳۲۳ھ ومولانا
السید محی الدین القطب الویلوری المتوفی سنہ ۱۲۸۹ھ ومولانا الفقیہ
الزاهد فی الدنیا الشیخ محی الدین الویلوری ومولانا اسمعیل الشهید
ومولانا محمد قاسم الدیوبندی المتوفی سنہ ۱۲۹۷ھ ومولانا محمد یعقوب
الدیوبندی ومولانا عبد الغنی الدهلوی ثم المدنی المتوفی سنہ ۱۲۹۶ھ
ومولانا الشیخ محمد حسن الکتکی ومولانا عبد الرب الواعظ
الدهلوی ومولانا عبد الحی المحقق اللکنوی ومولانا قطب الدین خان
الدهلوی والنواب صدیق حسن خان البوفالی وقطب الاوتاد
مولانا الشیخ امداد الله المهاجر المکی وغیرهم من اکابر العلماء
والفضلاء - وقد هاجر مع مولانا الشیخ رحمة الله الی بلد الله
وصحبه فی سفره الی سلطان الروم فعظمهما تعظیما واکرمهما تکریما
فاجازنی بمرویاته کلها عن المشائخ المذکورین رحمة الله علیهم اجمعین

الحمد لله قد تم ذکر مشائخی الکرام الذین تلقیت منهم
واخذت منهم الاجازة بالمشافهة - واما الذین
اروی عنهم بالاجازة العامة فساذکر بعضهم

بعون الله تعالى لاتمام النفع للمسترشدين - وبالله التوفيق

(الشيخ الاول) فالاول منهم العلامة الاجل - الفهامة الاكمل - زبدة

العلماء الاعلام - عمدة الفضلاء العظام - كثير التصانيف

والتاليف المحدث الجليل والفقيه النبيل مولانا

الشيخ يوسف[٥] بن اسماعيل بن يوسف بن اسمعيل

ابن محمد ناصر الدين النبهانى دامت فيوضاتهم -

وهو يروى عن مشائخه الاعيان - منهم استاذه شيخ الكل الامام

[٥] ومن مصنفاته سعادة الدارين فى الصلوة على سيد الكونين - وافضل الصلوات على سيد السادات - وجامع الصلوات والانوار المحمديه من المواهب اللدنيه - وحجة الله على العالمين فى معجزات سيد المرسلين - ووسائل الوصول الى شمائل الرسول ومنها الفضائل المحمديه - وصلوات الثناء على سيد الانبياء وغير ذلك -

قال رحمه الله تعالى فى ذيل كتابه المؤيد لال محمد كانت ولادتى يوم الخميس سنة خمس وستين بعد المائتين والالف فى قرية اجزم الواقعة فى الجانب الشمالى من الارض المقدسة ارض فلسطين وهى الان من اعمال عكا وحينما بلغ سنى سبع عشرة سنة ارسلنى والدى الى مصر بعد ان اقرأنى القرآن واحفظنى بعض المتون فدخلتها يوم السبت غرة محرم افتتاح سنة ثلاث وثمانين بعد المائتين والالف وجاورت فى الجامع الازهر فى رواق الشوام الى رجب من سنة تسع وثمانين وقرأت فى هذه المدة ما قدره الله لى من العلوم النقلية والعقلية على كثير من اكابر علماء الجامع الازهر فى ذلك العصر الانور - فذكر اسماء اشياخه ثم قال ثم فى سنة ٩٠ رحلت الى الشام واجتمعت من علمائها على جماعة احلهم بل اجلهم الامام الفقيه المحدث البارع فى اكثر الفنون مفتيها السيد محمود افندى الحمزاوى وحصلت بينى وبينه مودة فاستجزته بقصيدة فاجازنى انتهى مختصرا ١٢ عبد الهادى غفر الله له.

العلامة الشيخ ابراهيم السقا والشيخ محمد الدمنهوري والشيخ
احمد الاجهوري والشيخ عبد الرحمن الشاهيني والشيخ حسن العدوي
المصري المتوفى سنة ١٣٠٣ ومنهم الشيخ ابراهيم الزرو والشيخ الخليلي
والشيخ عبد الهادي الابياري والشيخ احمد راضي الشرقاوي والشيخ
مصطفى الاشراقي والشيخ عبد اللطيف الخليلي والشيخ صالح الجيباوي
والشيخ محمد العشماوي والشيخ شمس الدين محمد الانبابي شيخ
الجامع الازهر سابقا والشيخ احمد البابي الحلبي والشيخ الشريف
الحلبي والشيخ فخر الدين اليانيه وي والشيخ عبد القادر الرافعي
شيخ رواق الشوام وشقيقه الشيخ عمر مفتي الطنطا سابقا والشيخ
مسعود النابلسي والشيخ الحامدي والامام الفقيه المحدث السيد
افندي الحمزاوي مفتي الشام وغيرهم مشائخ الكرام أئمة الهدى
ومصابيح الظلام -

الثاني مولانا العلامة المحدث الفقيه الشيخ صالح بن محمد الطاهري الحجازي المدني رحمه الله تعالى ونفعنا به -

الشيخ الثاني له

وهو يروي عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي ابن السنوسي

الشريف الخطابي الحسني الشلفي وعن العلامة المسن البركة السيد
ابي موسى عمران الياصلي وعن العلامة محمد طاهر الغاني وعن العلامة
عبد الله سراج والشيخ عبد الغني المجددي وقد سبق ذكرهم وكما
هو مصرح في ثبته حسن الوفاء -

الشيخ الثالث

الثالث مولانا العلامة الفهامة جامع العلوم والفنون
الشيخ الجليل المحدث النبيل السيد محمد علي بن ظاهر الوتري
الحنفي المدني المتوفى سنة ١٣٢٢ شيخ شيخي صالح كمال الحنفي المكي
وهو اخذ عن مولانا الشيخ عبد الغني المدني وعن العلامة الشيخ
احمد منة الله وقد مر ذكرهما مرارًا -

الشيخ الرابع

الرابع العلامة الفهامة بركة الخاصة والعامة المحدث الشيخ محمد
عثمان ابن عبد السلام الداغستاني المدني رحمه الله تعالى
وهو يروي عن مولانا عبد الغني المدني وغيره من المشائخ الكرام

الشيخ الخامس

الخامس العلامة الجليل الفهامة النبيل مولانا السيد
عبد الحي ابن الشيخ الشهير السيد عبد الكبير الكتاني الفاسي
المغربي المالكي ادام الله فيوضاته - يروي عن السيد

احمد بن اسماعیل البرزنجی[٢] عن والدہ عن[٣] الشیخ صالح الفلانی ویروی عن
ابی العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسی الفاسی عن ابی عبداللہ
محمد بن علی السنوسی الخطابی ویروی عن والدہ السید عبد الکبیر المذکور
وقد سبق ذکرھم ۔

وبقی من المشائخ من قرأت علیھم وانتفعت بھم لکن لم یتفق
لی اجازۃ منھم فمنھم[١] والدی رحمہ اللہ تعالی تلقیت منہ القرآن
الکریم وقرأت علیہ بعض الکتب الدرسیۃ فی الھندیۃ والفارسیۃ
ومنھم[٢] مولانا الشیخ عبدالرحمن رحمہ اللہ تعالی قرأت علیہ بعض الکتب
الدرسیۃ الفارسیۃ ومنھم[٣] العالم الجلیل الشاعر النبیل الشیخ ابوالحسن محمد عبید اللہ السبحانی بن
العلامۃ الحافظ الشیخ محمد المدرس بمدرسۃ مفید العام ۔ قرأت
علیہ بعض کتب الصرف والنحو ومنھم[٤] العلامۃ الفقیہ النبیہ مولانا
الابرالازکی الحاج محمد عبدالمجید خان الواعظ[٥] المدراسی الفنکنوری
صدر المدرسین بمدرسۃ مفید العام بقصبۃ وانمباری من مضافات
مدراس ۔ وھو من العلماء العاملین ۔ لہ تالیفات کثیرۃ فی فنون مختلفۃ
قرأت علیہ وسمعت بقرأۃ الغیر علیہ من کتب النحو وتفسیر الجلالین

[٥] الآمر بالمعروف والناھی عن المنکر ۔ لہ فی الوعظ ید طولی وکان یلحقہ الوجد حال الوعظ
یکثر البکاء ١٢ عبدالھادی غفرلہ

ومنهم العلامة الفاضل الفهامة الكامل مولانا الشيخ الابر التقى الزاهد العابد الحاج محمد عبدالله الفشاورى المدرس بمدرسة معدن العلوم الواقعة بوانمبارى وهو ايضا من العلماء العاملين قرأت عليه صحيح مسلم والجامع للترمذى فى مائة درس واحد بحثا والموطأين للامامين الهمامين وكتب الاصول والمعقول وسمعت بقرأة الغير عليه حصصا عديدة من صحيح البخارى وسنن ابن ماجة . ومنهم العلامة والحبر الفهامة الجامع للمنقول والمعقول الحاوى للفروع والاصول مولانا زمان شاه الفشاورى المدرس بمدرسة معدن العلوم صاحب الملكة الكاملة فى جميع العلوم والفنون قرأت عليه من الهداية فى الفقه و نبذة من المعقول ومنهم العلامة اللبيب والفاضل الاديب الحسيب النسيب السيد محمد شرف الدين . المدرس بالمدرسة المذكورة وله يد طولى فى الصرف والنحو خاصة وله تصانيف فى النحو وغيره للعب قرأت عليه بعض كتب الفرائض والمعانى والبيان وسمعت اكثرها بقرأة الغير عليه من الفقه والادب والصرف والنحو والهيئة والحكمة والحساب وغيرها من كتب الالات ومنهم مولانا العلامة الفقيه

الفهامة النبيه العابد الصالح التقي الحاج محمد عبد الرحيم شيخ الكل وشيخ
الشيوخ بمدرسة مفيد العام المذكور وهو ايضا من العلماء العاملين
وقدوة الواصلين قرأت عليه من كتب عديدة في فنون شتى وحصلت
منه فوائد لا تحصى - لا سيما في علم التجويد والتعبير - وما وجد له
فيهما نظير - ومنهم مولانا الاكرم شاه عبد الرزاق الصوفي المدرس
بمدرسة اعظم الواقعة ايضا بقصبة وانم بادى - قرأت
عليه بعض كتب القواعد الطب ومنهم وعاشرهم مولانا الصالح
محمد غوث المدراسي تلقيت منه علم القوافي وقواعد الشعر وغيرها فتلك
عشرة كاملة جزاهم الله عنى خيرا ونفعنا بعلومهم وبركات انفاسهم في الدنيا
والآخرة آمين يا رب العالمين

الحصة الثانية من هذا الكتاب المستطاب فی ذکر
اسانید الکتب المشهورة متصلة من هذا الفقیر الی
مصنفیها مع تراجمهم بالاختصار والایماء الی ما یحصل
به الاستبصار ونقدم سند کتاب الله المجید الذی
لا یأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من
حکیم حمید تیمنا وتبرکا به فنقول - اما القرآن الکریم
فارویه عن شیخنا العلامة العارف بالله والمهاجر الی بلد الله
الشیخ محمد عبد الحق النقشبندی عن شیخه العلامة الشیخ قطب الدین
الدهلوی المکی عن علامة الآفاق مولانا محمد اسحق عن محدث وقته
وفرید دهره مولانا الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار قال اخذت
القرآن العظیم عن جماعة وکذا الحدیث الشریف فاروی القرآن
العظیم قرأة واجازة وسماعا عن ائمة منهم شیخنا وقدوتنا وسیدنا
العلامة الفقیه المحدث القاری المتقن سیدی ابو الحسن علی
ابن عبد البر الونائی الحسنی وهو اخذه عن السید محمد مرتضی
ابی الفیض البلگرامی الحسینی الزبیدی ثم المصری وعن شیخ القراء

والقراءة بالجامع الازهر ابی اللطائف عبد الرحمن بن عبد اللہ بن محمد
الزبیری القرشی الاجهوری قالا رویناه عن الشیخ المعمر محمد بن محمد الحسنی
البلیدی زاد الثانی فقال وعن الفاضل المقری المعمر شهاب الدین
احمد ابی السماح ابن احمد البقری قالا عن شیخ الاقراء بالدیار المصریہ
الشمس ابی عبد اللہ محمد ابن القاسم بن اسماعیل البقری عن شمس الدین
البابلی عن خالہ سلیمان بن عبد الدائم البابلی وغیرہ عن نجم الدین ابی
الاشراق محمد بن احمد بن علی الاسکندری عن شمس الدین محمد بن محمد
ابن عمر النیشلی عن قطب الدین محمد بن محمد عبد اللہ الخیضری عن الشمس
محمد بن ناصر الدمشقی عن العماد ابی بکر بن ابراھیم بن ابی قدامۃ عن
ابی عبد اللہ محمد بن جابر الوادی آشی عن الامام ابی العباس
احمد بن محمد الخزرجی الشهیر بابن الغماز عن ابی الحسن محمد
ابن احمد سلمون البلنسی عن ابی الحسن علی بن محمد بن هذیل عن ابی
داؤد سلیمان بن نجاح الأموی عن ابی عمرو عثمان بن سعید بن عثمان
الدانی عن فارس بن احمد الحمصی عن عبد الباقی بن الحسن المقری
عن احمد بن سالم الختلی عن الحسن بن مخلد عن البزی عن عکرمۃ بن

سلیمان عن[٢٩] اسماعیل بن عبد الله المکی عن[٣٠] عبد الله بن کثیر عن[٣١]
مجاهد عن[٣٢] عبد الله بن عباس عن[٣٣] اُبَی بن کعب رضی الله تعالی عنهم
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اُبی فلما بلغت والضحی قال
کبر حتی تختم مع خاتمة کل سورة صح ویروی مولانا[٣] اسحق الضیاء عن[٤]
العلامة عبد العزیز الدهلوی عن[٥] العلامة الشیخ احمد ولی الله بن
عبد الرحیم قال قرأت القرآن کله من اوله الی آخره بروایة حفص
عن عاصم علی[٦] الصالح الثقة الحاج محمد فاضل السندی[٧] سنة ١١٥٦ قال
تلوته من اوله الی آخره بروایة حفص علی[٨] الشیخ عبد الخالق شیخ
القراء بمحروسة دلی قال قرأت القرآن بالقرآت السبع علی[٩] الشیخ
البقری والبقری تلا بها علی[١٠] شیخ القراء زمانه الشیخ عبد الرحمن[٥] — المقری
الیمنی وقرأ الیمنی بها علی[١١] والده الشیخ شحاذة الیمنی وعلی[١٢] — ٥ المتوفی ١٥ شوال سنه ١٠٥٠ھ
الشهاب احمد بن عبد الحق السنباطی بتلاوته کذلک علی الشیخ شحاذة
المذکور وقرأ الشیخ شحاذة کذلک علی[١٣] الشیخ ابی النصر الطبلاوی
وقرأ الطبلاوی[١٤] کذلک علی شیخ الاسلام زکریا بتلاوته علی البرهان
القلقیلی والرضوان ابی النعیم العقبی وقرأ کل منهما علی امام القراء — القلقشندی

والمحدثين محرر الروايات والطرق ابى الخير محمد بن محمد بن علي بن يوسف
الجزرى صاحب النشر وله طرق كثيرة جدا ذكرها فى النشر قال الجزرى
قرأت التيسير للدانى وقرأت به القرآن كله من اوله الى آخره
على [١٥] شيخى الامام الصالح العالم قاضى المسلمين ابى العباس احمد
ابن الشيخ الامام ابى عبد الله الحسين سليمان بن فزارة الحنفى
بدمشق المحروسة رحمه الله وقال لى قرأته وقرأت به القرآن
العظيم على [١٦] والدى واخبرنى انه قرأه وقرأ به القرآن العظيم على [١٧] الشيخ
الامام ابى محمد القاسم بن احمد بن الموفق اللورقى قال قرأته و
قرأت به على [١٨] المشائخ الائمة المقرئين ابى العباس احمد بن على بن يحيى بن
عون الله الحصار وابى عبد الله محمد بن سعيد بن محمد المرادى و (بن محمد)
ابى عبد الله محمد بن ايوب بن محمد ابن نوح الغافقى الاندلسيين قال
كلهم قرأته وقرأت به على [١٩] الشيخ الامام ابى الحسن على بن محمد بن
هذيل البلنسى قال قرأته وتلوت به على [٢٠] ابى داؤد سليمان بن نجاح
قال قرأته وتلوت به على المؤلف الامام [٢١] ابى عمرو الدانى قال الجزرى
وهذا اعلى اسناد يوجد اليوم فى الدنيا متصلا واختص هذا الاسناد

بتسلسل التلاوة والقرأة والسماع ومنی الی المؤلف کلهم علماء ائمة
ضابطون قال الدانی فی کتاب التیسیر قرأت القرآن کله بروایة حفص
علی[22] ابی الحسن طاهر بن غلبون المقری قال قرأت بها علی[23] ابی الحسن علی
ابن محمد بن صالح الهاشمی الضریر المقری بالبصرة قال قرأت بها علی[24]
ابی العباس احمد بن سهل الاشنانی قال قرأت بها علی[25] ابی محمد عبید
ابن الصباح قال قرأت علی[26] حفص قال قرأت علی[27] عاصم قال الدانی واخذ
صاحب الروایة ١٢ عبد
عاصم القرآن عن[28] ابی عبد الرحمن عبید بن حبیب السلمی وعن[28] زر بن
حبیش اما ابو عبد الرحمن فعن[29] عثمان بن عفان وعلی[29] بن ابی طالب وابی[29]
الاسدی ١٢ عبد
ابن کعب وزید[29] بن ثابت وعبد[29] الله بن مسعود (رضی الله تعالی
عنهم اجمعین) عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم واخذ زر عن[29]
عثمان بن عفان وابن[29] مسعود (رضی الله تعالی عنهم) عن[30] النبی صلی الله
تعالی علیه وسلم عن[31] جبریل علیه السلام عن[32] اللوح المحفوظ عن
رب العلمین

تفسیر[1] الامام الکبیر والعلامة الشهیر من اطبقت الامة
علی تقدمه فی التفسیر الامام ابی جعفر محمد بن جریر الطبری

To: www.al-mostafa.com

المسمى جامع البيان فى تفسير القرآن نفعنا الله بفيوضه

أمين - أوله وبه ثقتي وعليه اعتمادى ربّ يسّر - قرئ على ابي جعفر

محمد بن جرير الطبرى فى سنة ست وثلاثمائة ٣٠٦ قال الحمد لله الذى

حجبت الالباب بدائع حكمه - وخصمت العقول لطائف حججه -

أرويه عن الشيخ عبد الجليل وعن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله

وعن الشيخ صالح كمال كلهم عن احمد منة الله عن الامير الكبير عن

نور الدين ابى الحسن على بن محمد العربى بن على السقاط عن محمد الفاسى

من طريق ابى على الغسانى عن ابن الحذاء عن ابى القاسم عبد الرحمن بن

محمد بن ابى زيد المصرى عن ابى محمد عبد الله بن احمد الفرغانى

عن الامام الهمام ابى جعفر محمد بن جرير بن يزيد ابن كثير بن

طالب الطبرى المتولد سنة ٢٢٤ه والمتوفى سنة ٣١٠ه احد ائمة الدنيا

علما ودينا - له تاليف كثيرة تنبيه نذكر فيه ترجمة مختصرة للامام

المذكور لان ذلك عقب ذكر كل من الائمة الكرام قال ابو حامد الاسفرائنى

لو رحل الى الصين فى تحصيل تفسيره لم يكن كثيرا وقال ابن

خزيمة ما اعلم اديم الارض اعلم منه - كتب كتبا كثيرة ومكث اربعين

سنة يكتب كل يوم اربعين ورقة فقد حسبوا له منذ بلغ الحلم الى ان
مات ثم قسم على تلك المدة اوراق مصنفاته فوجد لكل يوم اربعة عشر
ورقة كذا في ثبت الامير الكبير وذكر الجلال السيوطي رحمه الله تعالى
ان محمد بن جرير الطبري حاسبه الجبار قبل موته على الف رطل حبرا
وثمانية ارطال انتهى كذا في الميزان للامام الشعراني وذكر الامير
في ثبته ايضا انه قال لاصحابه يوما اتنشطون لتفسير القرآن قالوا
كم يكون قدره قال ثلاثين الف ورقة فقالوا هذا يفني الاعمار قبل تمامه
فاختصره في ثلاثة آلاف ثم قال هل تنشطون لتاريخ العالم من آدم الى
وقتنا هذا فقالوا كم قدره فقال نحو التفسير فاجابوه كالاول فقال انا لله
ماتت الهمم فاختصره كالتفسير والطبري منسوب الى طبرية
مدينة بالشام وهي مدينة الاردن وهي في اسفل جبل على بحيرة
جليلة يخرج منها نهر الاردن المشهور وفي مدينة طبرية مياه
حارة تفور في الصيف والشتاء ولا تنقطع فتدخل المياه الحارة
الحمامات فلا يحتاجون لوقود انتهى

تفسير انوار التنزيل واسرار التاويل للقاضي ناصر الدين

البيضاوي - اوله الحمد لله الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين
نذيرا - ارويه عن شيخنا العلامة الحبر الفهامة الحسيب النسيب الحبيب حسين بن
العلامة السيد محمد الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر عن الشيخ عابد
السندي عن الشيخ محمد طاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال
المكي عن الشيخ حسن العجيمي ح ويروي الشيخ عابد ايضا عن الشيخ حسين
المغربي مفتي المالكية بمكة المحمية عن الشيخ محمد بن طيب المغربي عن
الشيخ حسن العجيمي ح وارويه عن العلامة المحقق المفسر شيخنا الشيخ
محمد بن سليمان حسب الله المصري المكي الشافعي عن الشيخ
احمد منة الله عن العلامة محمد بن محمد الامير الكبير عن السيد نور الدين
ابي الحسن علي بن احمد الصعيدي المالكي عن الشيخ محمد عقيلة المكي
عن الشيخ حسن العجيمي عن الشيخ احمد العجل عن امام المقام يحيى بن
مكرم الطبري عن الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد اخبرنا به القاضي
كمال الدين ابو الفضل محمد بن النجم محمد بن ابي بكر المرجاني قال اخبرنا
به المسند ابو هريرة عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن احمد بن عثمان الذهبي
ح ويروي الشيخ حسن العجيمي عن الشيخ محمد الشوبري الحنفي عن الرملي

عن زكريا الانصاري عن ابن حجر عن ابي هريرة عبد الرحمن بن محمد
الذهبي عن عمر ابن الياس المراغي قال اخبرنا به مؤلفه القاضي ناصر الدين
ابو الخير عبد الله ابن عمر البيضاوي المتوفى بتبريز سنة احدى
منسوب الى البيضاء قرية من اعمال شيراز ١٢
وتسعين وستمائة [ف] تنبيه البيضاوي المذكور هو ابو عبد الله محمد بن
عمر بن محمد بن علي بن ابي الخير بن ناصر الدين الشيرازي الشافعي
كان اماما مبرزا نظارا خيرا دينا صالحا متعبدا ولي القضا بشيراز
فعدل وصنف كثيرا كالطوالع اجل مختصر في علم الكلام وتفسيره
الذي سارت به الركبان الى كل جهة وعم نفعه على ما فيه من
معضلات لا تخفى على من خبر زواياه واطلع على خباياه لاسيما
ما وافق فيه اصله وهو كشاف الزمخشري من الاماكن الصعبة
ووقع للتقي المجتهد الامام النور السبكي انه طالع مواضع من الكشاف
فاعجبته كثيرا واغتبط بالكتاب الى ان اطلع على ما فيه من القبائح
لاسيما ما يتعلق بنبينا صلى الله عليه وسلم في آخر سورة التكوير

[ف] كذا في مسانيد ابن حجر وثبت الامير الكبير وقيل خمس وثمانين وستمائة وقيل سنة اثنتين
بدل خمس والله تعالى اعلم ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

وغيره فحلف السبكي حينئذ انه لا ينظر فيه بعد اليوم وانه لا يبقيه بنسخة له فعل ذلك فوقع للبيضاوي سهواً وغيره موافقته في كثير من تلك المعضلات لكن ايقظ الله من بالغ في ردها عليه لما ايقظ جمعاً الى رد جميع سخائم الكشاف وبيان زلله وخطائه وغلطه وخطله وبالغوا في التشنيع عليه بما يستحقه ومن هؤلاء الذين اغلظوا عليه الى الغاية الامام المجتهد شيخ شيوخ مشائخنا امام المتأخرين السراج البلقيني فانه الف على الكشاف كتاباً حافلاً واطلق في تسفيهه وتخسيره وتجهيله في الاعتقاديات عنان القلم فجزاه الله خيراً عن الاسلام والمسلمين ومما يعاب به على البيضاوي ايضاً ما اكثره في تفسيره من علوم الحكمة الواجب ذمهما مثله لا سيما والبيضاوي في كثير من الاحيان يقدمها ويختارها على ما يضادها من القواعد الشرعية وله مؤلفات ايضاً شرح التنبيه في الفقه في اربع مجلدات وله في الفقه ايضاً الغاية القصوى ولما فرغ منها عرضها على والده وكان اماماً في الفقه كغيره فلما اطلع عليها وتاملها قال لولده مؤلفها يا ولدي انك لست بفقيه قال لم قال لانك انما جمعت

فيه فروعا معلومة احكامها مقررة عند الاصحاب نحفظها وجمعها
ليس فيه كثير مزية ولا يدل على فقه نفيس وانما الذى يدل على
ذلك التخريج على القواعد والمدارك والاستنباط الاحكام الحوادث
من ذلك وسبر كلام ائمة اصحاب الوجوه واخذ المقبول منه
وترك المردود وما يناسب ذلك مما لا يخفى على الفقيه انتهى كذا
فى مسانيد العلامة ابن حجر رحمه الله تعالى

٣ تفسير الامام فخر الدين محمد الرازى المسمى بمفاتيح الغيب
المعروف بالتفسير الكبير اوله الحمد لله الذى وفقنا لاداء افضل
الطاعات ـ ارويه عن العلامة الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
عن الشيخ عبد الغنى الدمياطى عن الشيخ محمد الامير عن الشيخ
على بن محمد السقاط عن الشيخ عبد الله البصرى عن الشيخ
محمد بن علاء الدين البابلى عن الشهاب احمد السنهورى
عن الشهاب احمد بن محمد بن حجر المكى عن شيخ الاسلام زكريا
الانصارى ح ويروى البابلى عن الشيخ محمد حجازى الواعظ

عنه وسائر تصنيفاته ايضا ارويها بالسند المذكور فى المتن ۱۲ عبد الحى غفر له

الشعراوی عن النجم الغيطی عن زكريا الانصاری عن التقی محمد
ابن محمد بن فهد عن العلامة مجد الدين اللغوی الفيروزابادی
عن الحافظ سراج الدين القزوينی عن القاضی ابی بكر محمد بن عبد الله
التفتازانی عن شرف الدين ابی بكر محمد الهروی عن مؤلفه الامام القطب
فخر الدين الرازی تنبيه قال العلامة المؤرخ ابن خلكان
فی تاريخه مانصه ـ الامام الرازی المذكور هو ابو عبد الله
محمد بن عمر بن الحسين بن الحسن بن علی البكری الطبرستانی
الاصل الرازی المولد الشافعی المذهب صنف التصانيف المفيدة
فی فنون عديدة منها تفسير القران جمع فيه الغرائب والعجائب
مايطرب كل طالب هو كبير جدا لكنه لم يكمله وشرح سورة الفاتحة
فی مجلد ومنها فی علم الكلام المطالب العالية ـ ونهاية العقول
وكتاب الاربعين والمحصل وكتاب البيان والبرهان فی الرد علی اهل
الزيغ والطغيان ـ والمباحث المشرقية ـ والمباحث العمادية ـ
وتهذيب الدلائل ـ وارشاد النظار الی لطائف الاسرار ـ واجوبة
المسائل ـ وتحصيل الحق والمعالم وغيرها وفی اصول الفقه

المحصول وفی الحکمۃ الملخص وشرح الاشارات وشرح عیون الحکمۃ
وغیر ذالک وفی الطلسمات السر المکتوم وله شرح اسماء الله الحسنی
وشرح الوجیز فی الفقه وشرح سقط الزند للمعری وشرح کلیات
القانون فی الطب وغیر ذالک وکل کتبه مفیدة وانتشرت تصانیفه
فی البلاد ورزق فیها سعادة عظیمة وله فی الوعظ ید طولی ویعظ
باللسانین العربی والعجمی وکان یلحقه الوجد حال الوعظ ویکثر البکاء انتهی مختصرا
وقال العلامة ابن حجر فی مسانیده ان الامام الرازی کان المشهور
بالتحتانی لقب به لانه لما کان بمصر بالمدرسة الظاهریة سکن
بخلوة فوق خلوته شخص آخر یقال له القطب ایضا فمیز وابینهما
بالتحتانی والفوقانی وکان احد ائمة المعقول اخذ عن العضد
وغیره شرح الحاوی الصغیر فی مذهب الشافعی وشرح المطالع الاشارات
وحشی علی الکشاف انتهی وجه تصنیف تفسیره کما فی الکشف انه
قال رحمه الله تعالی اعلم انه مر علی لسانی فی بعض الاوقات ان
سورة الفاتحة یمکن ان یستنبط من فوائدها ونفائسها عشرة
آلاف مسئلة فاستبعد هذا بعض الحساد فشرعت فی تصنیف

هذا الكتاب وقد صنعت مقدمة لتصير كالبينة على ما ذكرناه امر ممكن الحصول الخ انتهى وفيه ايضا وصنف الشيخ نجم الدين احمد بن محمد القمولي تكملة له وتوفي سنة ٧٢٧ وقاضي القضاة (ن الفقهاء) شهاب الدين بن خليل الخويي الدمشقي كمل ما نقص منه ايضا وتوفي سنة ٦٣٩ تسع وثلاثين وستمائة واختصره برهان الدين محمد بن محمد النسفي المتوفي سنة ٦٨٦ وسماه الواضح ولخصه ايضا محمد بن القاضي اياثلوغ والحق به بعضا من الفوائد وبعض تصرفات من عنده وتوفي الرازي سنة ٦٠٦ ست وستمائة انتهى وقال ابن خلكان وكانت ولادته في رمضان سنة ٥٤٤ انتهى

تفسير الكشاف عن حقائق التنزيل للعلامة الزمخشري

عـ٥ وكذا سائر تصانيفه اروي بالسند المذكور في المتن ١٢ عبد الهادي غفر له

اوله الحمد لله الذی جعل القرآن الخ اروبه بالسند المذکور الی الشیخ البابلی عن ابی الامداد ابراهیم اللقانی عن الشمس محمد بن محمد بن عبد الرحمن العقیلی البهنسی عن ابی الحسن البکری عن الزین زکریا بن محمد الانصاری المتوفی سنة ۹۲۶ھ ح واروبه عن العلامة الحبیب حسین الحبشی عن والده محمد الحبشی عن الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار عن الشیخ صالح الفلانی ح واروبه عالیا بدرجة عن العلامة الشیخ عبد الجلیل بن الشیخ عبد السلام الشهیر ببرادہ المدنی عن المعمر مفتی المدینة المنورة السید اسمعیل البرزنجی عن الشیخ صالح الفلانی عن محمد بن سنة عن مولای الشریف عن السنهوری عن النجم الغیطی عن القاضی زکریا الانصاری عن العز ابی محمد عبد الرحیم بن محمد ابن الفرات عن الحافظ ابی عمر عبد العزیز بن محمد بن ابراهیم ابن جماعة عن ابی الفضل احمد بن هبة الله بن عساکر عن زینب بنت عبد الرحمن الشعری عن مؤلفه العلامة ابی القاسم محمود جار الله ابن عمر الزمخشری تنبیه الزمخشری هو محمود بن عمر ابو القاسم جار الله الزمخشری الخوارزمی ذکر العلامة اللکنوی فی الفوائد البهیة

الزمخشری نسبۃ الی زمخشر بفتح الزای وسکون الخاء بینہما میم مفتوحۃ وبعد الخاء شین معجمۃ قریۃ کبیرۃ من قری خوارزم کان امام عصرہ بلا مدافع نحویا ذکیا فقیہا مناظرا بیانیا متکلما ادیبا شاعرا مفسرا من اکابر الحنفیۃ حنفی المذہب معتزلی المعتقد ومن تصانیفہ الکشاف فی التفسیر والفائق فی اللغۃ فی تفسیر الحدیث وغیر ذلک انتہی۔ وفی کشف الظنون وقال السیوطی فی نواہد الابکار بعد ذکر قدماء المفسرین ثم جاءت فرقۃ اصحاب نظر فی علوم البلاغۃ التی بہا یدرک وجہ الاعجاز وصاحب الکشاف ہو سلطان ہذہ الطریقۃ فلذا طار کتابہ وذکرہ فی اقصی المشرق والمغرب ولما علم مصنفہ انہ بہذا لو قد تحلی قال تحدثا بنعمۃ ربہ وشکرا۔ نظم۔

ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد	ولیس فیہا لعمری مثل کشافی
ان کنت تبغی الہدی فالزم قراءتہ	فالجہل کالداء والکشاف کالشافی

وقال العلامۃ ابن خلکان کان الزمخشری معتزلیا فی الاعتقاد وکان استفتح تفسیرہ فی الخطبۃ اولا بقولہ الحمد للہ الذی خلق القرآن فقیل لہ فی ذلک انہ ان ابقیت التفسیر علی ہذہ الفاتحۃ فجعلہ الناس

مهجورا فاورد الزمخشري لفظة جعل عوضا من لفظة خلق - وجعل عند
المعتزلة بمعنى خلق نعوذ بالله منها - ولد سنة ٤٦٧ سبع وستين واربع
مائة ومات سنة ٥٣٨ ثمان وثلثين وخمسمائة وجاور بمكة وتلقب
بجار الله وفخر خوارزم ايضا وقال سمعت من بعض المشائخ ان احد
رجليه كانت ساقطة انتهى مختصرا وسبب سقوطها مختلف فيه ذكره
ابن خلكان وغيره

تفسير معالم التنزيل للامام البغوي

اوله الحمد لله ذي العظمة والكبرياء والعزة والبقاء والرفعة والعلاء والمجد والثناء الخ - ارويه
عن [1] العلامة الحبيب حسين بن محمد الحبشي عن [2] والده وعن [2] شيخه الشريف
محمد بن ناصر عن [3] العلامة السيد عبد الرحمن الاهدل عن [4] الشيخ امر الله
ابن عبد الخالق المزجاجي عن [5] محمد بن احمد عقيلة عن [6] الشيخ ابراهيم
ابن حسن الكردي عن [7] الشيخ احمد القشاشي عن [8] محمد بن احمد الرملي
عن [9] القاضي زكريا عن [10] الحافظ ابن حجر عن [11] الصلاح بن ابي عمر عن [12]
الفخر ابن البخاري عن [13] فضل الله بن ابي سعد النوقاني عن مؤلفه

وكذا سائر تصانيف عـه ارويها بهذا السند ١٢

عـه النوقاني بفتح النون وسكون الواو وقاف بعدها الف فنون ١٢ حسن الوفا لاخوان الصفا للشيخ خالد المدني رحمه الله تعالى :
بلد بطوس ١٢

محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی۔ تنبیہ البغوی قال ابن حجر فی
کتاب مسانید ۱۳۳ ھو ابو محمد رکن الدین الحسین ابن مسعود الشافعی
الفراء البغوی^ل نسبتہ الی بغ من بلاد خراسان بین مرو وہراۃ وقیل
اسمھا بغشور ففی النسبۃ الیھا تغیر خارج عن القیاس تفقہ رحمہ اللہ
تعالی علی استاذہ امام اصحابنا الخراسانیین القاضی الحسین المروزی
فقیہ خراسان۔ قال الرافعی وکان یقال لہ حبر الامۃ ثم حکی عنہ ان
رجلا جاءہ فقال لہ حلفت بالطلاق انہ لیس احد فی الفقہ والعلم مثلک
ایحنث فاطرق ساعۃ وبکی ثم قال ھکذا یفعل موت الرجال لا یقع
الطلاق۔ توفی رحمہ اللہ تعالی بمرو الروذ سنۃ ۵۱۶ھ ست عشرۃ وخمس مائۃ
قال بعضھم وقد اشرف علی التسعین ظنا ودفن عند شیخہ القاضی الحسین
المذکور وھو من اکابر اصحاب الوجوہ فی مذھبنا ای مذھب الشافعی ۱۲۔ ومما اکرمہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی النوم فقال لہ احیاک اللہ کما احییت سنتی انتھی وتفسیرہ
متوسط نقل فیہ عن مفسری الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم واورد فیہ

^ل عرف الفراء نسبۃ الی عمل الفراء وبیعھا ۱۲ ابن خلکان

ل۵ البغوی بفتح الباء وفتح الغین المعجمۃ ۱۲ الکمال۔ منسوب الی البغشور قریۃ بین ہراۃ ومرو
والاغلب فی النسبۃ الی المرکب الامتزاجی النسبۃ الی الجزء الثانی وقد ینسب الی الجزء الاول ایضا
نحو معدی فی معدیکرب وبعلی فی بعلبک والبغوی من ھذا القبیل۔ وقد یقال لتلک القریۃ بغ فی

ھذا الاصاحۃ الی الاعتذار ۱۲ عبد الھادی غفرلہ

الاحاديث باسانيدها وهو جامع للتفاسير السلفية واختصره الشيخ تاج الدين ابو نصر عبد الوهاب بن محمد الحسيني المتوفى سنه ٨٧٥ه ومن تصانيفه مصابيح السنة وسيأتي

تفسير لباب التاويل في معاني التنزيل للامام ناصر الشريعة ومحي السنة علاء الدين علي بن محمد بن ابراهيم البغدادي المعروف بالخازن

- اوله الحمد لله الذي خلق الاشياء فقدرها تقديرا الخ اروية عن العلامة الحبيب الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر عن الشيخ عابد السندي عن الشيخ حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المكرمة عن الشيخ محمد بن طيب المغربي عن الشيخ حسن العجيمي قال اخبرني به النور علي بن محمد الاجهوري عن الشيخ عمر بن الجائي عن الحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي عن مسند الدنيا محمد بن مقبل الحلبي اجازة عن محمد بن علي الحراوي عن الحافظ عبد المؤمن بن خلف الدمياطي عن مؤلفه الامام علاء الدين علي بن محمد الخازن - تنبيه الخازن هو الامام حجة الاسلام قدوة الامة وعلم الائمة ناصر الملة

سنه ٥ وهو من تصانيفه ايضا ١٢ العبد

الدين محی سنة سيد المرسلين علاؤ الدين علی بن محمد بن ابراهيم
المعروف بالخازن البغدادی الصوفی ـ وتفسيره قد بلغ مدی صيته
جميع الاماكن كثير التداول قريب التناول لاحكام مبانيه وسرعة
ادراك معانيه مع كونه محلی بالاحاديث النبويه مطرزا بالاحكام
الشرعيه ـ انتخبه من تفسير البغوی الشهير وزاد فوائد لخصها من
كتب التفاسير فصار تفسيره انفيسا كثير الفوائد جميل العوائد جديرا بان
تشد اليه الرحال ـ ويتسابق فی تحصيله جلة الرجال ـ قال فی كشف
الظنون فرغ من تاليفه يوم الاربعاء العاشر من رمضان سنة ٧٢٥ خمس
وعشرين وسبعمائة ـ

تفسير مدارك التنزيل وحقائق التأويل للعلامة ابی البركات عبد الله بن احمد بن محمود النسفی

اوله الحمد لله
المنزه بذاته عن اشارة الاوهام الخ ارويه عن العلامة الشيخ عبد الحق
وعن العلامة الشيخ محمد حسب الله كلاهما عن الشيخ عبد الغنی
الدهلوی المدنی عن الشيخ عابد السندی ح وارويه عن العلامة الشيخ

ـه وسائر تصانيفه ايضا ارويها بالسند الآتی ١٢ عبد

عبد الجليل براده عن عابد السندی بالاجازة العامة عن الشیخ محمد طاهر سنبل عن الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ احمد بن محمد العجل عن الامام یحیی ابن مکرم الطبری عن الحافظ عز الدین بن فهد عن والده نجم الدین عمر بن فهد عن القاضی جمال الدین محمد بن علی بن احمد العقیلی النویری عن الصغانی محمد ابن محمد بن سعید المکی العمری الحنفی اذ نا عن قوام الدین مسعود ابن برهان الدین ابراهیم بن محمد بن یعقوب الکرمانی عن مؤلفه العلامة النسفی تنبیه فی الفوائد البهیة للعلامة عبد الحی اللکنوی النسفی نسبة الی نَسَف بفتحتین من بلاد السغد فیما وراء النهر وقیل بکسر السین وفی النسبة تفتح انتهی وقال العلامة البدیری فی ثبته هو الامام حافظ الدین ابو البرکات عبد الله بن احمد بن محمود النسفی (الحنفی) صاحب التصانیف المفیدة فی الفقه والاصول له الملتقی فی شرح المنظومة وله شرح النافع سماه بالمنافع وله الوافی وشرحه الکافی ومختصر کنز الدقائق وله المنار فی اصول الفقه وله المنار ایضا فی اصول الدین وله العمدة فی الاعتقاد و

شرحها الا عتماد هو وقال صاحب الكشف فی بیان تفسیرہ وهو کتاب وسیط فی التأویلات جامع لوجوہ الاعراب والقرآآت متضمن لدقائق علم البدیع والاشارات موشح باقاویل اهل السنة والجماعة خال عن اباطیل اهل البدع والضلالة لیس بطویل ممل ولا قصیر مخل بل لطیف العبارۃ وبلیغ المحاورہ یرد فیه علی اهل الاعتزال باقصر عبارۃ ومثال۔ توفی رحمه الله تعالی سنه احدی وسبعمائة وقیل عشرۃ وسبعمائة والله تعالی اعلم انتهی بتغییر یسیر اقول ولشیخنا المحقق عبد الحق النقشبندی حاشیة علی المدارک فی اربع مجلدات سماها الاکلیل علی مدارک التنزیل۔

تفسیر الجلالین للامام جلال الدین المحلی والامام جلال الدین السیوطی۔ والدر المنثور والاتقان فی علوم القرآن للحافظ السیوطی رحمهما الله تعالی۔

وبالسند الی الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی سماعا بقراءۃ شیخه ابی مهدی عیسی بن محمد الثعالبی الجعفری المغربی من اول سورۃ البقرۃ الی المفلحون من تفسیر الجلال السیوطی وتفسیر الفاتحة من تفسیر الجلال المحلی و

سه وکذا اسائر تصانیفهما ۱۲ عبد

الجازة بسائره وبالدر المنثور وبالاتقان عن ابي النجا سالم بن محمد السنهوري
عن الشمس محمد بن عبد الرحمن العلقمي عن الحافظ السيوطي عن شيخه الجلال
ابي عبد الله محمد بن احمد المحلي في تفسيره وعن الحافظ السيوطي في تكملته
وفي الدر المنثور وفي الاتقان — تنبيه الجلالين من اول سورة
الكهف الى اخر القرآن مع سورة الفاتحة تاليف الامام جلال الدين
محمد بن احمد المحلي الشافعي المتوفي سنة ٨٦٤ اربع وستين وثمانمائة
وقد شرع في تكملته الامام جلال الدين عبد الرحمن بن بكر السيوطي المتوفي
سنة ٩١١ بعد وفات الامام المحلي بست سنة في يوم الاربعاء مستهل
رمضان من سنة سبعين وثمانمائة وفرغ من تاليفه يوم الاحد عاشر
شوال من السنة المذكورة في مدة قدر ميعاد الكليم على نبينا وعليه
الصلوة والسلام وفرغ من تبييضه يوم الاربعاء سادس صفر سنة
احدى وسبعين وثمانمائة وهذا التفسير كثير المعنى ولب لباب
التفاسير مع صغر حجمه غاية اختصاره وشهرة هذا التفسير المبارك
وقبوله عند عامة المسلمين مستغن عن بيان فضائله وشرح فواضله
ولا يخفى ان هذين الشيخين لم يتكلما على التسمية وتكلم عليها بكلام

اقل بعض علماء زبيد[١] **فائدة** المحلى نسبته الى محلة كبيرة التى تكون من بلاد
مصرية والسُيوط بضم السين واُسيوط مضموم الهمزة بلدة بالصعيد كذا
فى القاموس **فائدة اخرى** وعلى هذا التفسير حواشى كثيرة منها
حاشية الشيخ شمس الدين محمد بن علقمى المسماة بقبس النيرين اولها
احمدك اللهم حمدا لا انقطاع فرغ منها فى الجمادى الاولى سنة ٩٥٢ ومنها
حاشية الشيخ نور الدين على بن سلطان محمد القارى نزيل مكة المكرمة
المتوفى بها سنة اربع عشر و الف وهذه الحاشية مفيدة جدا اولها
الحمد لله ذى الجلال والجمال والكمال فرغ منها فى اواخر ذى الحجة سنة ١٠١٠ و
منها حاشية الشيخ سليمان الجمل المسماة بالفتوحات الالهية بتوضيح
تفسير الجلالين للدقائق الخفية فى اربع مجلدات فرغ من كتابتها فى المجلد
الاول سنة ١١٩٦ اوله الحمد لله على افضاله وهذه الحاشية احسن حواشى
الجلالين وغير ذلك والله اعلم **فائدة اخرى** الدر المنثور فى التفسير
بالماثور فى ثمانى مجلدات للامام السيوطى اوله الحمد لله الذى احيا
بمن شاء ماثر الاثار بعد الدثور لخصه من ترجمان القرآن له المسمى

[١] قال بعض علماء اليمن عددت حروف القرآن وتفسير الجلالين فوجدتهما متساويين الى سورة المزمل ومن سورة المدثر التفسير زائد على القرآن فعلى هذا يجوز حمله بغير الوضوء انتهى ۱۲ كشف الظنون

التحصيل منه فوقع جامعا للفوائد الفرائد الا انه يحتاج الى التنقيح -

فائدة اخرى الاتقان مجلد اوله الحمد لله الذى انزل على عبده الكتاب الخ

وهو اشبه آثاره وافيدها - **تنبيه** الامام السيوطى هو مجدد المائة التاسعة

خاتم الحفاظ جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن كمال الدين الاسيوطى

الشافعى المتوفى سنة ٩١١ احدى عشرة وتسعمائة - صاحب التصانيف

التى سارت بها الركبان وانتفع بها الانس والجان وقد زادت على

خمسمائة انتهى كذا فى التعليقات السنية - وفى الناضح الكبير ولد

السيوطى سنة ٨٤٩ تسع واربعين وثمانمائة اهـ

تفسير شيخ الاسلام المحقق ابى السعود[١] المسمى بارشاد العقل السليم الى مزايا الكتاب الكريم فى تفسير القرآن العظيم على مذهب النعمان - اوله سبحان من ارسل رسوله بالهدى

ودين الحق الخ اروية بالاجازة العامة عن[١] العلامة الشيخ يوسف

ابن اسمعيل بن يوسف بن اسمعيل بن محمد ناصر الدين النبهانى عن[٢]

---

[١] كذا اسائر تصانيفه ١٢ عبد

السيد محمد ابی الخیر عابدین عن[۲] ابن عمه العلامة السید محمد علاء الدین
ح وارویه ایضا عن[۱] العلامة اسعد بن احمد الدهان عن[۲] العلامة حسین
الجسر الطرابلسی عن[۳] العلامة السید محمد علاء الدین عن[۴] والده السید
محمد امین الشهیر بابن عابدین ح وارویه عالیا عن[۱] العلامة عبد الستار
الصدیقی عن[۲] الشیخ ادریس بن محمد المکی المتوفی سنة ۱۳۰۸ه عن[۳] العلامة
ابن عابدین عن[۴] السید محمد شاکر عن[۵] الامام المحقق علی افندی الداغستانی
عن[۶] الشیخ محمود الانطاکی عن[۷] الشیخ محمد الکاملی عن[۸] الشیخ عبد القادر
الصفوری القرضی عن[۹] القاضی عبد الرحیم الشعراوی عن مؤلفه المولی المحقق
ابی السعود الرومی تنبیه ابو السعود هو شیخ الاسلام مفتی
الانام ابو السعود بن محمد العمادی - قد اشتهر مدی صیت تفسیره
فی الآفاق وانتشر نسخه فی الاقطار - ولما ارسله مع ابنه الی
السلطان سلیمان خان فاستقبله الی باب محله وزاد فی وظیفته
واضعف فی تشریفاته فلما وقع هذا التفسیر لطیفا فائقا علی امثاله
فسمی مؤلفه بخطیب المفسرین توفی رحمه الله تعالی سنة ۹۸۲ه اثنتین و
ثمانین وتسع مائة -

تفسير العلامة الشمس محمد الخطيب الشربيني المسمى بالسراج المنير في الاعانة على معرفة بعض معانى كلام ربنا الحكيم الخبير — اوله الحمد لله الملك السلام المهيمن العلام الخ

ارويه بالسند الذى مر فى تفسير البغوى الى الصفى القشاشى عن ابى المواهب احمد بن زين الدين الخطيب عن مؤلفه العلامة الشيخ شمس الدين محمد بن احمد الخطيب الشربيني الشافعي تنبيه الشربيني هو الامام الخطيب محمد الشربيني الشافعي اخذ فى تفسيره عن الرازى وابن عادل وغيرهما ذكر فيه انه قال لى شخص من اصحابى رأيت فى منامى اما النبى صلى الله عليه وسلم او الشافعى يقول لى قل لفلان يعمل تفسيرا على القرآن ثم سألنى بعد ذلك جماعة من اصحابى المخلصين ان اجعل لهم تفسيرا وسطا بين الطويل الممل والقصير المخل فاجبتهم الى ذلك انتهى ملخصًا توفى سنه ٩٧٧ رحمه الله تعالى فرغ من تاليفه كما ذكر فى تفسيره يوم الاثنين المبارك ثالث عشر صفر الخير من شهور سنه ٩٦٨ ثمان وستين وتسعمائة

ــه وغير ذلك من تصانيفه اروى بالسند المذكور فى المتن ١٢ عبد

١٣ تفسير ابن عطية المسمى بمحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز

اروية عن الشيخ حسب الله عن عبد الغني الدمياطي عن العلامة الامير
الكبير من طريق ابن ابي الاحوص عن ابن الاحوص عن ابن عبد الرزاق عن
ابي حكم عن مؤلفه القاضي ابي محمد عبد الله بن عبد الحق بن ابي بكر بن غالب
ابن عطية الغرناطي المتوفى سنة ٥٤٢هـ تنبيه قال صاحب الكشف قد اثنى
عليه ابو حيان وقال هو اجل ما صنف في علم التفسير وافضل من تعرض
للتنقيح والتحرير وقيل كتاب ابن عطية اقل واجمع واخلص وكتاب
الزمخشري الخص واغوص انتهى

١٤ تفسير الثعلبي المسمى بالكشف والبيان في تفسير القرآن

احمد للامام ابي اسحاق محمد النيسابوري الثعلبي ويقال الثعالبي
وهو لقب وليس بنسب - اوله بحمد الله يفتتح الكلام وبتوفيقه
يستنجح المطلب والمرام الخ اروية وسائر مولفاته بالسند المذكور
آنفا الى الامير الكبير من طريق ابن البخاري عن منصور بن عبد المنعم
وعبد الله بن عمر الصفار والمؤيد بن محمد الطوسي كلهم عن ابي
محمد العباس ابن محمد بن ابي منصور الطوسي عن ابي سعيد محمد بن سعيد

ابن محمد عن مؤلفها ابی اسحاق الثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ ہو ابو اسحاق احمد بن ابراہیم الثعلبی المتوفی سنہ ۴۲۷ سبع وعشرین واربعمائۃ

تفسیر الواحدی ثلثۃ البسیط والوسیط والوجیز وتسمی ہذہ الثلاثۃ الحاوی لجمیع المعانی للامام ابی الحسن الواحدی۔

اروبہا وسائر مصنفاتہ بالسند المذکور من طریق الحاتمی عن عبداللہ ابن عمر الصفار عن عبداللہ بن الحواری عن مؤلفہا ابی الحسن الواحدی تنبیہ الواحدی ہو ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری المتوفی سنہ ۴۶۸ ثمان وستین واربعمائۃ انتہی کشف الظنون۔

تفاسیر ابی حیان الثلاث البحر والنہر والساقیۃ وسائر مصنفاتہ

بالسند المتقدم الی الامیر الکبیر من طریق صاحب المنح عن التنوخی عن اثیر الدین ابی حیان محمد بن یوسف النفزی الغرناطی نزیل مصر تنبیہ ہو الشیخ اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی المتوفی سنہ ۷۴۵ خمس واربعین و سبعمائۃ۔ والبحر المحیط کتاب عظیم فی مجلدات ثم اختصرہ فی مجلدین و سماہ النہر الماد من البحر ومختصر تلمیذہ الشیخ تاج الدین احمد بن عبدالقادر بن مکتوم المتوفی سنہ ۷۴۷ سبع واربعین وسبعمائۃ سماہ الدر اللقیط

اقتصر فيه على مباحثه مع ابن عطية والزمخشري ورده عليهما و
وضع ش علامة للزمخشري وع لابن عطية وح لابي حيان اوله
الحمد لله الذى انزل القرآن وجعله حجة الخ

١٩ تفسير الماوردي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم الى الامير الكبير
من طريق الخشوعي عن ابي محمد الجزيري عن علي بن محمد بن نوح عن
ابي الحسن علي بن محمد بن حبيب الماوردي المتوفى سنه ٤٥٠

٢٠ حقائق التفسير للسلمي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم
الى الامير الكبير من طريق الحاتمي عن السلفي عن محمد بن مصباح البيهقي
عن ابي عبد الرحمن محمد بن الحسين السلمي المتولد سنه ٣٠ المتوفى سنه ٤١٢

٢١ تفسير ياقوت التأويل في تفسير التنزيل للامام الغزالي رح
ارويه عن الحبيب حسين الحبشي عن والده محمد الحبشي عن محمد صالح
الرئيس المكي عن ابن عبد البر الوفائي عن الشهاب احمد جمعة البجيرمي عن
المعمر احمد ابن رمضان بن عزام الشافعي الازهري عن البابلي عن سليمان
ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامين محمد بن احمد
ابن عيسى بن البخاري عن الشيخ جلال الدين بن الملقن عن

الی اسحٰق ابراهیم بن احمد التنوخی عن سلیمان بن حمزة عن عمر بن مکرم الدینوری
عن عبد الخالق بن احمد ابن عبد القادر بن یوسف عن الامام حجة
الاسلام محمد بن محمد الغزالی تنبیه هو ابو حامد محمد بن محمد الامام
حجة الاسلام الغزالی الطوسی مجدد المائة الخامسة صاحب التصانیف
الکثیرة المفیدة فی جمیع الفنون وهذا التفسیر کبیر فی اربعین مجلدا توفی
رحمه الله تعالی سنه ۵۰۵ خمس خمسمائة

۲۲ تفسیر ابن حبان وسائر تصانیفه عن مولانا الحبیب المذکور انفا
عن والده عن عمر العطار عن محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا
الیاس الکورانی عن الملا ابراهیم الکورانی عن النور علی بن مطیر الیمنی
عن الشهاب احمد بن محمد الهیتمی المعروف بابن حجر انا عالیا محمد ابن
مقبل عن الصلاح بن ابی عمر عن ابی الفضل بن عساکر انا ابو روح عبد العزیز
ابن محمد الهروی انا تمیم بن ابی سعید الجرجانی انا ابو الحسن محمد بن
احمد بن هارون الرودنی انا حاتم بن حبان به وبتصانیفه تنبیه
ابن حبان هو ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی الشافعی المعروف
بابی الشیخ الحافظ الفقیه الواعظ القاضی قال الحاکم کان من اوعیة العلم

ه بست بلد من بلاد سیستان ۱۲ بستان المحدثین

في الفقه واللغة والحديث والوعظ المتوفى سنة ۳۵۴ه اربع وخمسين وثلثمائة

تفسير ابن عربي وسائر تصانيفه بالسند المتقدم الى العطار عن

محمد طاهر سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المكي عن حسن العجيمي

عن صفي الدين احمد القشاشي عن احمد بن علي الشناوي عن والده

علي الشناوي عن عبد الوهاب الشعراني عن شيخ الاسلام زكريا عن

ابي الفتح محمد المراغي عن القطب اسماعيل بن ابراهيم الجبرتي عن المعمر

ابي الحسن علي الواني اجازة عن الشيخ الاكبر محي الدين محمد بن عربي الحاتمي

قدس سره العزيز تنبيه هو محمد بن علي بن محمد بن احمد بن عبد الله

الحاتمي الطائي الاندلسي المتوفى سنة ۶۳۸ه وقيل سنة ۶۲۸ه من ولد عبد الله

ابن حاتم اخي عدي بن حاتم يكنى ابابكر ويلقب بمحي الدين ويعرف بالحاتمي

وبابن عربي بدون الف ولام حيثما اصطلح عليه اهل المشرق فرقا بينه

وبين القاضي ابي بكر بن العربي وكان بالمغرب يعرف بابن العربي بالالف

واللام۔ صنف تفسيرا كبيرا على طريقة اهل التصوف في

مجلدات قيل انه في ستين سفرا وهو الى سورة

الكهف وله تفسير صغير في ثمانية اسفار على طريقة المفسرين۔

تفسير الغزی[٢٤] ارویہ اجازة عن السید محمد[١] علی بن طاہر الوتری و
مشایخہ عن الشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المکی وعن[١] الشیخ عبد الجلیل
المدنی کلہم عن[٢] احمد منة اللہ عن[٣] احمد بن عبید العطار عن[٤] محدث
الشام اسماعیل العجلونی عن[٥] محمد نجم الدین عن[٦] محمد بدر الدین
ابن محمد رضی الدین الغزی العامری الشافعی المتوفی سنة ٩٦٠
ستین وتسعمائة قال صاحب الکشف وھو تفسیر منظوم - وانکر
کثیر من العلماء علیہ نظمہ لانہ یودی الی اخراج القرآن العظیم من
نظمہ الشریف لادخالہ فی الوزن ما لم یکن من النظم الشریف
ذکرہ القطب المکی فی رحلتہ -

قلت قال الجنینی فی دستور الاعلام - لہ ثلاثة تفاسیر المنثور
والمنظومان الکبیر فی مائة الف بیت وثمانین الف بیت انتھی
بقدر الضرورة - کذا فی کشف الظنون -

تفسیر علی القاری[٢٥] - اروبہ عالیا عن[١] الشیخ عبد الستار المکی
عن الملا السویدی عن[٣] السید مرتضی الزبیدی عن[٤] المسند
محمد بن علاء الدین المزجاجی عن[٥] الشیخ العجیمی عن[٦] الشیخ محمد حسین

الخافي النقشبندي عن الشيخ المحدث عبد الحق الدهلوي عن المؤلف تنبيه القارئ هو علي بن سلطان الهروي نزيل مكة المكرمة المعروف بالقاري الحنفي احد صدور العلم فرد عصره الباهر السمت في التحقيق ولد بهراة ورحل الى مكة واخذ عن ابي الحسن البكري واحمد بن حجر المكي وعبد الله السندي وقطب الدين المكي واشتهر ذكره وطار صيته والف التآليف المفيدة وسياتي ذكرها وكانت وفاته بمكة في شوال سنة اربع عشرة والف ام كذا في التعليقات السنية قلت وقد زرت قبره الشريف في المعلى بمكة المكرمة۔

قد ذكرنا الى هنا اتصال سندنا ببعض الكتب من كتب التفسير وبقيت منها كثيرة لا تعد ولا تحصى كما قال العلامة الزمخشري۔ ان التفاسير في الدنيا بلا عدد۔ وذلك في زمنه فما بالك الى امتداد زماننا هذا۔ فاقتصرنا على الكتب المشهورة منها وليقاس غيرها عليها۔ وقد

اوردت كثيرا منها فى تاليفى المستقل المسمى ببستان المفسرين — والآن نشرع فى ذكر سندنا فى بعض كتب الحديث المتداولة بين العلماء الكرام — وعلم الحديث وهو المقصود بالذات من ذكر الاسانيد - اعتنى به المحصلون وفاز الشرفة المحدثون فقد اخذناه عن ائمة اعلام واجلة عظام -

واما صحيح البخارى الامام الحجة محمد بن اسمعيل - اروية عن العلامة الامام الفهامة الهمام الحبيب حسين بن محمد بن حسين بن عبد الله الحبشى عن والده عن علامة اليمن القطب العارف وجيه الاسلام ابى زيد السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى الاهدل عن السيد احمد ابن محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى عمر مقبول الاهدل عن السيد ابى بكر بن على البطاح الاهدل عن عمه السيد يوسف ابن محمد البطاح الاهدل عن الحافظ الديبع مؤلف تيسير الوصول الى جامع الاصول عن الحافظ السخاوى عن الحافظ ابى الفضل احمد ابن حجر العسقلانى ح ويروى السيد عبد الرحمن الاهدل اجازة

مکاتبۃً عن[٤] العلامۃ الاکبر امام اللغۃ والحدیث ابی الفیض السید
محمد مرتضی بن محمد الحسینی نزیل مصر اجازۃ عن[٥] الشہاب احمد بن رمضان
ابن عزام الزعبلی الشہیر بالسایق عن[٦] الحافظ شمس الدین البابلی عن[٧]
المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن[٨] کل من المسند بن یوسف بن زکریا و یوسف
ابن عبد الله الارمیونی کلاهما عن[٩] الحافظ محمد عبد الرحمن السخاوی عن[١٠] الحافظ ابن حجر العسقلانی
عن[١١] ابراهیم بن احمد التنوخی عن[١٢] ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار
عن[١٣] السراج حسین بن المبارک الزبیدی عن[١٤] الشیخ ابی الوقت عبد
الاول بن عیسی بن شعیب السجزی الهروی عن[١٥] الشیخ ابی الحسن
عبد الرحمن بن مظفر الداؤدی عن[١٦] ابی محمد عبد الله بن احمد المظفر
السرخسی عن[١٧] ابی عبد الله محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن
بشر الفربری عن مؤلفہ امیر المؤمنین فی الحدیث ابی عبد الله
محمد بن اسمعیل بن ابراهیم بن المغیرۃ ابن بَرْدِزْبۃ[له] البخاری الجعفی
رضی الله تعالی عنه ونفعنا به آمین ح وارویه اعلی من هذا

له بَرْدِزْبہ بموحدۃ مفتوحۃ فراء ساکنۃ فدال مهملۃ مکسورۃ فزای الساکنۃ فموحدۃ مفتوحۃ فهاء تانیث علی ما هو المشهور فی ضبطه وهی لفظۃ بخاریۃ معناها الزراع کذا فی ثبت العلامۃ ابن عابدین ومسانید ابن حجر الهیتمی ۱۲ عبد الهادی غفر له

(کاتب الحروف محمد فیاض خان غفر له)

عن العلامة المحقق الشيخ محمد بن سليمان حسب الله وعن العلامة النبيل الشيخ محمد عبد الجليل برّاده كلاهما عن الشيخ احمد منة الله والشيخ عبد الغنى الدمياطى وهما عن العلامة محمد بن محمد بن احمد بن عبد القادر الامير الكبير عن ابى الحسن على بن محمد السقاط عن الشيخ عبد الله بن سالم البصرى عن الشيخ محمد بن سليمان المغربى عن السراج عمر الاجهورى عن زكريا الانصارى عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامى عن احمد بن ابى طالب الحجار الى آخر السند المتقدم واعلى اسانيدى فى صحيح البخارى ما ارويه من طريق الخُتّلانى وهو اعلى سند يوجد فى الدنيا كما قاله الاشياخ ح فارويه عن العلامة الفقيه شيخ الخطباء بالمسجد الحرام ابى الخير احمد بن عبد الله ميرداد وعن العلامة الجليل محمد سعيد بن عبد الله الاديب القعقاعى كلاهما عن القدوة مولانا السيد عبد الله بن محمد كوجك المكى عن الامام ذى المعارف والاسرار عمر بن عبد الكريم العطار وهو يرويه عن الشيخ صالح الفُلّانى وهو عن

له الختلانى نسبة الى الختل بضم الخاء المعجمة وتشديد الفوقية المفتوحة بعدها لام شعب من الترك كذا ضبطه ابن خلدون ١٢ حسن الوفا لشيخنا العلامة الشيخ فالح المدنى

عبد الهادى غفر له

الشيخ محمد بن سِنّة باجازته من المعمر الشيخ ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل
عن القطب الشيخ محمد النهروالی[ه] عن والده احمد النهروالی ح ويرويه
بسنده عالی من هذا بدرجة عن مولانا الشيخ عبد الجليل برّاده المدنی
المذكور وهو يرويه عن المعمر مفتی المدينة المنوره السيد اسمعيل
البرزنجی الشافعی عن الشيخ صالح الفلانی عن الشيخ محمد بن سِنّة
الفلانی عن الشيخ ابی الوفاء احمد بن محمد بن العجل عن العلامة القطب
النهروالی عن والده عن الحافظ نور الدين ابی الفتوح احمد بن عبد الله
ابن ابی الفتوح الطاوسی عن المعمر بابا يوسف[ه] الهروی عن محمد بن شاذ
بخت الفارسی الفرغانی بسماعه لجميعه علی الشيخ احد الابدال بسمرقند
ابی لقمان يحيی بن عمار ابن مقبل بن شاهان الختلانی المعمر مائة و
ثلاثا واربعين سنة وقد سمعه جميعه عن محمد بن يوسف الفربری بسماعه
عن مؤلفه امير المؤمنين فی الحديث فی القديم والحديث ابی عبد الله
محمد بن اسمعيل البخاری رضی الله عنه وعنهم اجمعين - قال الشيخ
صالح الفُلّانی فی قطف الثمر وقد ذكر بعض اهل الفهارس هو الشيخ عبد الاول

ــه النهروالی نسبة الی نهروالة بلدة من توابع گجرات الهند كذا فی حاشية ثبت العلامة
ابن عابدين الشامی ١٢ عبد الهادی غفر له -

ــه بابا يوسف المشهور بسه صد ساله وهو فارسی ومعناه المعمر ثلثمائة سنة ١٢ ابن عابدين غفر

ابن علی المزجاجی انہ صح ان الشیخ قطب الدین محمد النہر والی روی
صحیح البخاری عن الحافظ نور الدین ابی الفتوح الطاوسی بلا واسطۃ
والدہ انتہی واللہ تعالیٰ اعلم واذا ثبت ہذا فیعلو اسنادی بدرجۃ
فبینی وبین البخاری احد عشر[1] واعلیٰ اسانید البخاری فی الثلاثیات
ثلثۃ واطولہا تسعۃ فتکون جملۃ الوسائط بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی الثلاثیات خمسۃ عشر وہذا عال جداً واعلیٰ اسانیدنا
الشیخ محمد شاکر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری شیخ العلامۃ ابن
عابدین صاحب رد المحتار المتوفی سنۃ ١٢٢٢ اثنتین وعشرین ومائتین
والف ان یکون بینہ وبین البخاری عشرۃ فکانی اخذتہ عنہ والحمد للہ
رب العلمین علی ہذہ النعمۃ العظیمۃ بحیث یحصل بالسند العالی
القرب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعرف ذلک واحرص
علیہ فان العلو فی الاسناد امر محبوب عند المحدثین

قال شیخ مشائخنا الامیر الکبیر فی ثبتہ الشہیر ما نصہ قال فی
المنح البادیہ فی الاسانید العالیہ لسیدی محمد الفاسی شیخ ابن الحاج

---

[1] وہی اثنان وعشر من حاشیۃ ١٢

لذي هو شيخ شيخنا السقاط نقلا عن جده ابي البركات ان رواية ابن سعادة افضل من الروايات التي عند ابن حجر ان ابن حجر لم يعثر عليها وهي المعتمدة عندنا بالمغرب وهي مسلسلة بالمالكية انتهى

طريق ابن سعادة في رواية البخاري

فاقول ارويه من طريق ابن سعادة عن[1] شيخنا عبد الجليل برادة المدني عن[2] منة الله الازهري المالكي عن[3] الامير الكبير عن[4] نور الدين ابي الحسن علي ابن محمد العربي السقاط المالكي عن[5] احمد بن الحاج عن[6] ابي البركات لعبد القادر[7] الفاسي عن[8] والده علي عن والده الامام يوسف بن محمد الفاسي وعن شيخ الجماعة احمد بن علي المنجور وعن الامام محمد بن قاسم الغرناطي الشهير بالقصار كلهم عن[9] ابي عبد الله محمد بن عبد الرحمن اليستيني عن[10] سيدي زروق وعن ابن غازي وهما عن[11] عبد الله القوري عن[12] ابي عبد الله محمد القسانى المكناسي عن[13] القاضي احمد بن محمد بن الغماز الخزرجي عن[14] الرضي الطبري عن[15] ابن خيرة عن[16] عبد العزيز ابن سعادة عن[17] ابي عبد الله بن سعادة عن[18] ابي علي الصدفي عن[19] الامام الباجي عن[20] ابي ذر الهروي عن شيوخه الثلاثة ابي محمد[21] عبد الله بن حمويه الحموي السرخسي وابي اسحق ابراهيم بن احمد بن ابراهيم

ابن داؤد البلخی المستملی وابی الهیثم محمد بن المکی بن زراع کغراب
المروزی الکشمیهنی واخذ الثلاثة عن الامام ابی عبد الله
محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربری عن جامعه وعدد
احادیثه سبعة الاف ومائتان وخمسة وسبعون بالاحادیث
المکررة وقیل انها باسقاط المکررة اربعة الاف حدیث تنبیه
قال ابن حجر فی مسانیده البخاری هو ابو عبد الله محمد بن اسمعیل بن
ابراهیم بن المغیرة بضم فکسر ابن بردزبه بموحدة مفتوحة فراء ساکنة
فمهملة مکسورة فزای ساکنة فموحدة مفتوحة علی المشهور
وهو بالفارسیة الزراع الجعفی مولاهم البخاری مولی اسلام
علی مذهب من یری ان من اسلم علی ید شخص کان ولاؤه له وذلک
لان جده المغیرة کان مجوسیا ثم اسلم علی ید الیمان الجعفی والی
بخاری نسبته الجعفی ابن سعد العشیرة الی قبیلة من الیمن من
مذحج ووهم من قال انه اسم لبلد وجده ابراهیم قال الحافظ
ابن حجر لم اقف علی شیء من اخباره وابوه اسمعیل کان من العلماء
العاملین وروی عن حماد بن زید ومالک وصحب ابن المبارک

وروى عنه العراقيون قال لا اعلم فى جميع مالى درهما من شبهة

توفى ابو البخارى صغيرا فنشأ فى حجر والدته ثم عمى فرأت ابراهيم الخليل

على نبينا وعليه افضل السلام والمرسلين اجمعين قائلا لها قد رد الله

على ابنك بصره بكثرة دعائك له فاصبح وقد رد الله عليه بصره وكانت

نشأته وتربيته فى حجر العلم مرتضعا ثدى الفضل ثم الهم طلب

الحديث وله نحو عشر سنين بعد خروجه من المكتب ولما بلغ

احدى عشر سنة رد على بعض مشائخه غلطا وقع له فى سنده

حتى اصلح كتابه من حفظ البخارى ولما بلغ ست عشرة سنة

حفظ كثيرا من كتب الحديث وفى ثمانى عشرة صنف التاريخ

الكبير وغيره عند قبر النبى صلى الله عليه وسلم فى الليالى المقمرة

وكتبوا عنه الحديث ثم رحل واتسع فى الرحلة فاجتمع باكثر

مشائخ الحديث بعد ان سمع الكثير ببلده بخارى اعظم مدن

ما وراء النهر قال النووى والتاج السبكى وغيرهما ذكره ابو عاصم

العبادى فى طبقات اصحابنا الشافعيين انتهى وسأله اهل بلخ

فى الاملاء عليهم فاملاء عليهم الف حديث عن الف شيخ و

كان مسلم بن الحجاج يقول له دعني اقبل رجليك يا استاذ الاستاذين وسيد المحدثين وكان بسمرقند اربعمائة محدث اجتمعوا سبعة ايام لمغالطته فخلطوا الاسانيد بعضها في بعض وعرضوها عليه فما استطاعوا مع ذلك ان يغلطوه في لفظة لا في اسناد ولا في متن ولما قدم بغداد فعلوا معه نظير ذلك فعمدوا الى مائة حديث قلبوا متونها واسانيدها ودفعوا الكل واحد عشرة ليلقيها عليه في مجلسه الخاص بالناس امتحانا فقام احدهم وسأله عن حديث تلك العشرة فقال له لا اعرفه فقام آخر فسأله عن الثاني فقال لا اعرفه ولا زالوا وزال كذالك الى ان فرغت المائة ثم التفت الى الاول فقال اما صواب حديثك فهو كذا وكذا والى الثاني وقال ذلك هكذا الى ان اتى على المائة فبهر الناس واذعنوا له ولما قدم البصرة نادى مناد يعلمهم بقدومه فاحدقوا به وسالوه ان يعقد لهم مجلس الاملاء فاجابهم فنادى المنادي يعلمهم بانه اجابهم فلما كان الغد اجتمع الوف من المحدثين والفقهاء فاول ما جلس قال يا اهل البصرة انا شاب وقد سالتموني ان احدثكم وسأحدثكم احاديث عن اهل بلدكم

تستفيد منها يعني ليست عندكم واملى عليهم من احاديث اهل
بلدهم ما ليس عندهم حتى بهرهم - وروى وا عنه الصحيح سبعون
الف رجل وكان ورده ختمة كل يوم وثلثها سحر كل ليلة
وصحيحه اصح الكتب بعد القرآن وقال اخرجته من زهاء ستمائة
الف حديث والفته بمكة في ست عشرة سنة وللائمة عليه من الثناء
ما يضيق عنه هذا المحل ومنه ما صح عن احمد بن حنبل ما اخرجت
خراسان مثله وقال غير واحد هو فقيه هذه الامة وجمع رضي الله
عنه من الحياء والسخاء لاسيما للطلبة والشجاعة والورع
والزهد ما لم يجمعه غيره وورث من ابيه مالا كثيرا فتصدق
به لافراطه في الكرم واعطي في بضاعة خمسة آلاف درهم فاخر
فاعطي عشرة آلاف ثم باعها للاول وقال كنت ملت الى بيعه
فلم اغير نيتي وامتحن رحمه الله تعالى بمحن كثيرة حسده جماعة
من اهل عصره له ومن جملتها الواقعة المشهورة لمحمد بن يحيى
الذهلي معه وحاصلها ان اهل بخارى سمعوا بمقدمه اليهم من
نيسابور فقال لهم رئيسهم علما وغيره محمد المذكور انى مستقبل

فمن اراد فليستقبله فاستقبله هو وعامة علمائها ثم قال الذهلي لاصحابه لا تسألوه عن شيئ من الكلام فلعله يجيب بما يخالف فيه فتقع الفتنة بيننا وبينه فنشمت بنا كل مبتدع فلم يكن بأسرع من ان سئل عن اللفظ بالقرآن امخلوق هو فقال افعالنا مخلوقة والفاظنا من افعالنا **والعجب** ان جواب البخاري هذا مع كونه في غاية الصحة والقوة والوضوح والجريان على ما عليه اهل السنة لم يتركه حسدته بل غيروا في وجه الحسن واتوا فيه الاحتمالات البعيدة والتجويزات الغريبة ما ينبئ عن حسدهم وتجاهلهم ولما غلب الحسد على الذهلي و سئل البخاري عن ذلك في حضرته واجاب بنحو ما اجاب به اولا مرة في كلامه وقال القرآن كلام الله غير مخلوق ومن زعم لفظي بالقرآن مخلوق فهو مبتدع لا يجلس الينا ولا نكلم بعد هذا من ذهب الى محمد بن اسمعيل فانقطع الناس عنه الا مسلما فانه ارسل الى الذهلي جميع ما كان كتبه لانه ظهر له ان الحق مع البخاري وان الذهلي انما هو حاسد متعصب بما لا يروج الا على جهلة العوام والحكام الطغام ومن ثم اتبع حسده فقال لا يساكنني محمد بن اسمعيل في البلد فخرج البخاري

منها خوفا على نفسه وكان هذا الفعل من البخاري والذهلي سببا لغاية
رفعة البخاري وامتلاء اقطار الارض بذكره واجلاله وتعظيمه البالغ
لنهايات التعظيم حتى من العامة ولغاية نزول الذهلي وانخفاضه و
انطماس ذكره وعدم معرفة الناس كلهم له الا افراد من ائمة الحديث
فتامل معاملتك مع الله تعالى ومع الخلق وتمسكك بالله واعراضك
عنه لتعلم ما يترتب على كل من هاتين المرتبتين من رفع الذكر وانتشار
العلم وتتابع الناس في الثناء على اهل المرتبة الاولى ومن اضداد
ذلك على اهل المرتبة الثانية وكم وقع للعلماء مع حاسديهم
نظائر لهذه القصة فاياك اياك ان تزل عن الطريقة المثلى وان
تضل عما اوضحه لك نبيك محمد صلى الله عليه وسلم من الكمالات التي
لا يزال صاحبها يترقى ان يكون وارث الخلافة العظمى وفوض
امورك كلها الى الله سبحانه وتعالى فانك ان صدقت في ذلك
زال عنك كل حسد لا سيما للعلماء العاملين والائمة العارفين والخلفاء
الوارثين وتامل ما صح به الحديث القدسي - من[٥] آذى لي وليا فقد حاربته

---

[٥] الله پاک نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا کہ جسنے میرے کسی دوست کے بارے میں مجھکو ایذا دی تو میں اس سے جنگ کرونگا ١٢

ومن المعلوم ان من حارب الله تعالى لا يفلح ابدا ـ وجرت له رحمه الله
تعالى محنة اخرى وهي انه لما رجع الى بخارى زادت شهرته وتعظيم الناس
له اكثر مما كان بمراتب وذلك انهم لما سمعوا بقدومه نصبت له القباب
على فرسخ منها واستقبله عامة اهلها ونثر عليه الدراهم والدنانير فبقى
مدة بجدهم ثم تحرك له امير البلد خالد بن محمد بن احمد الذهلي نائب الخلافة الذهلي
العباسية فارسل اليه من يسأله ويتلطف به ان يأتيهم بالصحيح ويحدثهم
به في قصره فقال لرسوله قل له اني لا اذل ولا احمل الى ابواب السلاطين
فان احتاج لشيئ منه فليحضر في مسجدي او داري فان لم يعجبك
هذا فانت سلطان فامنعني من الجلوس على الناس ليكون ذلك لي عذرا
يوم القيمة عند الله تعالى اني لا اكتم العلم فراسله ان يعقد مجلسا
لاولاده ولا يحضر غيرهم فابى عن ذلك ايضا وقال لا يسعني ان اخص
بالسماع قوما دون قوم فاشتد غيظه فاستعان الامير عليه ببعض
حسدته من علماء بخارى ثم امره بالخروج من بلده فدعا عليه وكان
مجاب الدعوة فلم يأت شهر حتى ورد من الخلافة بان ينادي
على الامير فاركب حمارا ونودي عليه في البلد ثم حبس الى ان مات

ذليلا حقيرا وكذلك لم يبق احد ممن ساعده الا وابتلى ببلاء شديد و

لما خرج من بخارى كتب اليه اهل سمرقند يخطبونه الى بلدهم فسار اليهم

فلما كان بخرتنگ [له] بمعجمة مفتوحة فى الاشهر او مكسورة فراء ساكنة

ففوقية مفتوحة فنون ساكنة مكان وهو على فرسخين من سمرقند وجزم

بعضهم بان بينهما نحو ثلاثة ايام وسألت اهلها عن ذلك فقالوا هذا خطأ والصواب

الاول وعن معنى خرتنگ فقالوا معناه الضيق لكثرة الزائرين فقلت

لهم يلزم حدوث هذه التسمية بعد موت البخارى فقالوا هو كذلك

لانها كانت قبل موته تسمى بغير ذلك - بلغه انه وقع بينهم اى اهل

سمرقند فتنة فقوم يريدونه وقوم يكرهونه وكان له اقرباء بها فنزل بها

حتى يتجلى الامر فاقام اياما فمرض حتى وجه اليه رسول من اهل سمرقند يلتمسون

خروجه اليهم فاجاب وتهيأ للركوب ولبس خفيه وتعمم فلما مشى عشرين

خطوة تقريبا الى الدابة ليركبها قال ارسلونى قد ضعفت فارسلوه فدعا

تحقيق لفظ خرتنگ

[له] وسمعت من بعض شيخى (وهو الشيخ على بن سلطان اللبناوى الفارسى) ان اصل خرتنگ بالفارسى اسم للحزام الذى يشد به بطن الحمار لاثبات الرحل ويحتمل انه سمى ذلك المكان بخرتنگ لكثرة شد الرحال اليه اه والله اعلم بالصواب ١٢

محمد عبد الهادى كان له الله ذو الايادى

بدعوات ثم اضطجع فقضى فسال منه عرق كثير لا يوصف وما سكن عنه العرق
حتى ادرج في اكفانه وقيل ضجر ليلة فدعا بعد ان فرغ من صلوة الليل اللهم
قد ضاقت على الارض بما رحبت فاقبضني اليك فمات في ذلك الشهر
وقت العشاء ليلة السبت ليلة عيد الفطر سنة ست وخمسين ومائتين
عن اثنين وستين سنة الاثلثة عشر يوما لانه ولد يوم الجمعة بعد
الصلوة لثلاث عشر خلت من شوال سنة اربع وتسعين ومائة
انتهى مختصرا — مادة تاريخ ولادته صدق ١٩٤ ومادة تاريخ وفاته نور ٢٥٦ —

واما صحيح مسلم ابن الحجاج بن مسلم بن كوساد القشيري

(٢)

رحمه الله تعالى فارويه عن العلامة الفاضل الشيخ صالح ابن العلامة
صديق كمال عن والده وارويه عاليا عن العلامة الشيخ عبد الله القدومي
كلاهما عن العلامة الشيخ عبد الرحمن بن العلامة محمد بن عبد الرحمن
الكزبري عن والده عن العارف بالله الشيخ عبد الغني النابلسي عن النجم
محمد الغزي عن والده البدر محمد الغزي عن البرهان ابي شريف
عن البدر القبابي عن ابن الخباز عن الامام النووي عن ابي اسحق
ابراهيم ابن ابي حفص عمر بن مضر الواسطي قال اخبرنا الامام ابو الفتح

منصور بن عبد المنعم الفراوی قال[١٣] اخبرنا الامام فقیہ الحرم ابو عبد اللہ محمد
ابن الفضل الفراوی انا[١٤] ابو الحسین عبد الغافر بن محمد الفارسی انا[١٥]
(النیسابوری ١٢ مسانید ابن حجر)
ابو احمد محمد بن عیسی بن عمرویہ الجلودی[١] عن[١٦] ابی اسحق ابراهیم بن محمد بن سفیان
(النیسابوری ١٢ مسانید)
عن مؤلفہ الامام الحافظ مسلم بن الحجاج القشیری الا ان ثلاثۃ فوائت فی
ثلاثۃ مواضع لم یسمعها ابراهیم بن محمد بن سفیان من الامام مسلم
فروایتہ لها عن الامام مسلم بالاجازۃ او بالوجادۃ[٥٢] وقد غفل اکثر الرواۃ
عن تبیین ذلک وتحقیقہ فی اجازاتهم بل یقولون فی جمیع الکتاب
اخبرنا ابراهیم ابن محمد بن سفیان قال اخبرنا مسلم بن الحجاج و
هو خطاء ح وارویہ عالیا منہ عن[١] المحقق الحسیب النسیب الحبیب حسین
ابن محمد الحبشی عن[٢] والدہ عن[٣] العلامۃ ابی حفص عمر بن عبد الکریم
العطار عن[٤] محدث دار الهجرۃ الشیخ صالح الفلانی ح وارویہ عالیا
منہ عن[١] العلامۃ النبیل الشیخ محمد عبد الجلیل عن[٢] السید اسمعیل

---

(١) بفتح الجیم بلا اختلاف نسبۃ لسکۃ الجلود ببین نیسابور الدراسۃ ١٢ محمد عبد الهادی غفر لہ
(٥٢) الوجادۃ فرعوا قولهم وجادۃ فیما اخذ من العلم من صحیفۃ من غیر سماع ولا اجازۃ
ولا مناولۃ من تفریق العرب بین مصادر وجد للتمییز بین المعانی المختلفۃ انتهی مختصرا
وتمامہ فی مقدمۃ ابن الصلاح ١٢ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

البرزنجي مفتي المدينة عن الشيخ صالح الفلاني عن الشريف مولاي سليمان
الدرعي عن الشيخ حسن العجيمي عن الشيخ احمد العجل اليمني عن الامام يحيى
ابن مكرم الطبري عن جده الامام محب الدين محمد بن محمد الطبري عن
زين الدين ابي بكر بن الحسين المراغي عن ابي العباس احمد بن ابي طالب
الحجار عن الانجب ابن ابي السعادات الحماني عن ابي الفرج مسعود بن
الحسن الثقفي عن الحافظ ابي القاسم عبد الرحمن بن مندة عن الحافظ
ابي بكر محمد بن عبد الله الجوزقي عن ابي الحسن مكي بن عبدان
النيساپوري ١٢ ابن حجر
عن مؤلفه الامام مسلم رحمه الله تعالى **تنبيه** الامام مسلم ابن الحجاج هو
القشيري من بني قشير قبيلة من العرب معروفة احد ائمة اعلام
هذا الشان وكبار المبرزين فيه والرحالين في طلبه الى ائمة الاقطار
والمجمع على تقدمه فيه على اهل عصره كما شهد له بذلك اماما وقتهما
حفظا وحديثا ومعرفة ابو زرعة وابو حاتم سمع من مشائخ شيخه البخاري
وغيرهم كاحمد وروى عنه جماعات من كبار ائمة عصره وحفاظه و
منهم مساويه درجة كابي حاتم الرازي والترمذي وامام الائمة
خزيمة وله المؤلفات الكثيرة الجليلة كالمسند الكبير والجامع الكبير

وکتاب الملل وکتاب اوهام المحدثین وکتاب التمییز وکتاب الطبقات
فی المخضرمین وکتاب الاسماء والکنی وکتاب الوحدان وکتاب حدیث عمرو بن
شعیب وکتاب مشائخ مالک وکتاب مشائخ الثوری ولاسیما صحیحه[1] الذی
امتن به علی المسلمین وابقاله بالثناء الحسن الجمیل الی یوم الدین فان من
اطلع علی ما اودعه فی اسانیده وترتیبه وحسن سیاقه وبدیع طریقته
من نفائس التحقیق وانواع الورع التام والاحتیاط والتحری فی الروایة
وتلخیص الطرق واختصارها وضبط متفرقها وکثرة اطلاعه واتساع
روایته علم انه امام لا یلحق وفارس لا یسبق **قال** صنفت المسند
الصحیح من ثلثمائة الف حدیث مسموعة ولما قدم البخاری نیسابور
آخر مرة لازمه مسلم واکثر التردد الیه ومن ثم حذا حذوه فی صحیحه
وکان هذا هو مراد الدارقطنی بقوله لولا البخاری لما ذهب مسلم
ولاجاء **ولد** سنة اربع ومائتین **وتوفی** رضی الله عنه عشیة
یوم الاثنین[2] لاربع بقین من شهر رجب سنة ۲۶۱ احدی وستین ومائتین

---

[1] قال محمد بن اسحاق بن مندة سمعت اباعلی النیسابوری یقول ما تحت ادیم السماء اصح من کتاب مسلم فی علم الحدیث ۱۲ اکمال فی اسماء الرجال

[2] یوم الاحد لست بقین من رجب ۱۲ اکمال –

ودفن يوم الاثنين بنيسابور وقبره بها مشهور يزار ويتبرك به
قيل سبب موته انه عقد له المجلس للمذاكرة فذكر له حديث فلم يعرفه
فانصرف الى منزله فقدمت سلة[۱] تمر فكان يطلب الحديث ويأخذ تمرة تمرة
فاصبح وقد فنى التمر ووجد الحديث وكان ذلك سبب موته
ولذا قال ابن الصلاح وكانت وفاته بسبب غريب نشأ من
غمرة فكرة علمية انتهى ما فى ثبت ابن حجر رحمه الله تعالى

سنن[۲] الامام ابى داؤد السجستانى رضى الله تعالى عنه

اولها الحمد لله الذى هدانا للدين واكرمنا بسنة نبيه ـ ارويها
عن[۱] العلامة الحبيب المذكور عن[۲] والده عن[۳] الشيخ عمر بن عبد الكريم
العطار عن[۴] الشيخ صالح الفلانى ح وارويها عاليا عن[۱] شيخى الشيخ
عبد الجليل عن[۲] العلامة السيد اسمعيل البرزنجى عن[۳] العلامة الفلانى
عن[۴] الشيخ محمد ابن سنه عن[۵] مولاى الشريف محمد بن عبد الله
عن[۶] الشريف المعمر ابى الجمال ابن عبد الكريم عن[۷] الشيخ يس المحلى والبدر
الكرخى[۳] والشيخ احمد الكلبى كلهم عن[۸] الجلال السيوطى عن[۹] ابى بكر

[۱] سلة بالفتح والتشديد لانعرفى الطعام وجامه وميوه در روے نهند ۱۲ منتخب [۲] عدد احاديثه (۴۰۰۸) كشف الظنون صفحه $\frac{۳۲}{۲}$ ۱۲ [۳] الكرخى نسبة الى كرخ محلة ببغداد ۱۲ كذا فى الارشاد

ابن صدقة المناوی عن[۱۰] محمد بن المطرز عن[۱۱] ابی النون یونس بن ابراهیم الدبوسی عن[۱۲] ابی الحسن علی بن الحسین المغیر عن[۱۳] الفضل بن سهل الاسفرائنی عن[۱۴] ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی ح والسیوطی یروی عن[۹] محمد ابن مقبل عن[۱۰] الحراوی عن[۱۱] فخر الدین ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری عن[۱۲] عمر بن محمد بن طبرزد البغدادی قال انا[۱۳] به الشیخان ابو البدر ابراهیم بن محمد بن منصور الکرخی وابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد الدومی[۱] سماعا علیهما ملفقا[۲] قالا اخبرنا[۱۴] به الحافظ الکبیر ابو بکر احمد ابن علی بن ثابت الخطیب البغدادی عن[۱۵] ابی عمر القاسم بن جعفر بن عبد الواحد الهاشمی عن[۱۶] ابی علی محمد بن احمد اللؤلؤی عن مؤلفها الامام ابی داؤد سلیمان بن اشعث (ابن عمرو ۱۲) السجستانی رحمه الله تعالی

تنبیه ابو داؤد هو سلیمان بن الاشعث بن اسحق بن بشیر بن شداد ابن عمرو بن عمر السجستانی بکسر السین الاولی وبفتح وبکسر الجیم وسکون

---

[۱] الدومی بالضم لغة وبالفتح عند اهل الحدیث منسوب الی دومة الجندل موضع بین الشام والعراق ۱۲ ارشاد

[۲] ملفقا ای البعض من ابی البدر والبعض من ابی الفتح ۱۲ ارشاد۔

محمد عبد الهادی غفر له

السین الثانیۃ معرب سیستان من نواحی ھراۃ من بلاد خراسان الازدی صاحب السنن ولد سنۃ ثنتین ومائتین وھو احد ائمۃ المسلمین والحفاظ والجھابذۃ المکثرین الذین یعتمد علیھم ویرجع الیھم قال بعضھم وھو تالی الشیخین فی علمھما وفضلھما سکن البصرۃ وروی سننہ ببغداد فاخذھا اھلھا عنہ وعرضہ علی احمد بن حنبل فاستجادہ واستحسنہ وقال الجلال لم یسبقہ احد فی زمنہ الی معرفتہ بتخریج العلوم وقال غیرہ ھو احد حفاظ الحدیث سندا وعلما وعللا ومتن ثم قال جمع الین لہ الحدیث کما الین الحدید لداود علی نبینا وعلی سائر الانبیاء والمرسلین افضل الصلوۃ والسلام سمع خلائق کاحمد والقعنبی وسلیمان بن حرب وقتیبۃ وروی عنہ خلائق کالترمذی والنسائی قال کتبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمسمائۃ الف حدیث انتخبت منھا ما ضمنتہ کتاب السنن واحادیثہ اربعۃ الاف وثمانمائۃ لیس فیھا حدیث اجمع الناس علی ترکہ قال ابن الاعرابی من عندہ کتاب اللہ وسنن ابی داؤد لم یحتج معھما الی شیئ من العلم وکان لابی داؤد کم واسع وکم ضیق فقیل لہ ما

هذا قال الواسع للكتب والضيق لا يحتاج اليه توفی سنة خمس و
سبعين ومأتين وذكر جماعة من الشافعية في كتبهم انه شافعي و
كان سبب ذلک كثرة اخذه من اصحاب الشافعي وفيه نظر الظاهر
الظاهر انه حنبلي انتهى ما في المسائية وغير ذلك من كتب الرجال۔

الجامع الكبير اعني سنن الحافظ ابي عيسى الترمذي

رحمه الله تعالى ارويه عن شيخنا العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن شيخنا الشيخ عبد الجليل كلاهما عن احمد منة الله عن الا
الكبير عن السيد نور الدين ابي الحسن علی بن احمد الصعيدي
العدوي المالكي عن الشيخ محمد عقيلة المكي عن الشيخ حسن بن
علی العجيمي المكي عن الشيخ احمد العجل عن الامام المحب يحيى بن
مكرم عن جده الامام محمد بن محمد عن الزين المراغي عن احم
ابن ابي طالب الحجار عن ابي المنجا عبد الله بن عمر اللتي عن
ابي الوقت عبد الاول بن عيسى السجزي انا القاضي ابو عامر محمو
ابن القاسم الازدي عن عبد الجبار بن محمد الجراحي عن محمد المحبو

سه ولد ثلث وسبعون سنه ١٢ بستان المحدثين

المروزی عن الحافظ الحجة ابی عیسی محمد بن عیسی الترمذی رحمہ اللہ تعالی

تنبیہ الترمذی هو ابو عیسی محمد بن عیسی بن سورة بن موسی بن الضحاک السلمی والترمذی بتثلیث الفوقیة وکسر المیم او ضمها کلها مع اعجام الذال نسبة لمدینة قدیمة علی طرف جیحون نهر بلخ وهو الامام الحجة الاوحد الثقة الحافظ المتقن اخذ عن البخاری وغیره قال رضی اللہ تعالی عنہ عرضت کتابی ای کتاب[١] السنن المسمی بالجامع علی علماء الحجاز والعراق وخراسان فرضوا به وقالوا من کان فی بیته فکانما فی بیته نبی یتکلم۔ مات[٢] الترمذی بترمذ اواخر رجب سنة تسع وسبعین ومائتین کذا قاله جمع مؤرخون انتهی ما فی مسانید ابن حجر مختصراً ملخصاً

٥ ـه سنن النسائی الصغری المسماة بالمجتبی او المجتنی للامام النسائی رضی اللہ تعالی عنہ۔ ارویها عن شیخنا الحبیب حسین

[١] وله تصانیف کثیرة فی علم الحدیث۔ وهذا کتابه الصحیح احسن الکتب واحسنها ترتیبا واکثرها فائدة واقلها تکرارا وفیه ما لیس فی غیره من ذکر المذاهب وغیرها من الفوائد ١٢ اکمال

[٢] وفی الاکمال لیلة الاثنین لثالث عشرة من رجب سنة ٢٧٩ انتهی واللہ تعالی اعلم

(کاتب محمد فیاض خان غفر اللہ لہ)

عن[۲] والده عن[۳] الشيخ عمر العطار حـ وارويها عن[۱] فقيه عصره الشيخ
احمد ابي الخير شيخ الخطباء بالمسجد الحرام وعن[۱] العلامة الشيخ
محمد سعيد القعقاعي كلاهما عن[۲] السيد عبد الله كوجك عن[۳] الشيخ
عمر العطار عن[۴] الشيخ ابي النور علي بن عبد البر الونائي عن[۵] الشهاب
احمد جمعة البجيرمي عن[۶] المعمر احمد بن رمضان الشافعي الازهري
عن الشمس البابلي حـ ويرويها الشيخ[۳] عمر عن[۴] الشيخ محمد طاهر سنبل عن[۵] الشيخ
محمد عارف عن[۶] محدث وقته الشيخ حسن العجيمي عن[۷] البابلي عن[۸] الشهاب
احمد بن خليل السبكي وابي النجا سالم بن محمد السنهوري عن[۹]
الغيطي عن[۱۰] زكريا عن[۱۱] الزين رضوان بن محمد عن[۱۲] البرهان ابراهيم
ابن احمد التنوخي عن[۱۳] ابي العباس احمد بن ابي طالب الحجار عن[۱۴] ابي طالب
عبد اللطيف بن محمد بن علي القبيطي عن[۱۵] ابي زرعة طاهر بن محمد
ابن طاهر المقدسي عن[۱۶] ابي محمد عبد الرحمن بن احمد الدوني[۱]
عن[۱۷] احمد بن حسين الكسار عن[۱۸] ابي بكر احمد بن محمد بن اسحاق بن السني

---

[۱] الدون قرية بدينور ۱۲ ثبت ابن عابدين - عبد الهادي غفر الله له

الدینوری عن الحافظ ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ تعالی
تنبیہ النسائی ھو احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن عزبن
دینار الخراسانی احد الائمۃ الحفاظ العلماء الفقہاء بل احد ائمۃ الدنیا
فی الحدیث والمشھور فیہ اسمہ وکتابہ سمع من کثیرین من مشائخ
الشیخین البخاری ومسلم ومن ابی داؤد واخرین ببلاد کثیرۃ و
اقالیم مختلفۃ واتسع اخذہ ورحلتہ ولد رحمہ اللہ تعالی بخراسان
سنہ ۲۱۵ وکان شافعیا مذھبا وکان یصوم یوما ویفطر یوما قال
الدارقطنی ھو مقدم علی الحدیث اکثر من ان یذکر ومن نظر فی
کتابہ تحیر فی حسن کلامہ ودخل دمشق فسئل عن معاویۃ ففضل
علیا علیہ رضی اللہ عنھما ولما ذکروا لہ فضائل معاویۃ مریدین
بذلک تفضیلہ علی علی رضی اللہ عنہ قال لھم منکرا علیھم الا
یرضی معاویۃ ان یکون راسا براس حتی یفضل وقولہ راسا براس
انما ھو من باب التنزل مع الخصم لاجماع اھل السنۃ علی ان علیا
رضی اللہ عنہ افضل فاخرج من المسجد ودا سوہ بالارجل حتی
اشرف علی الموت فتوفی رضی اللہ عنہ یوم السبت ثالث عشر من

صفر الخير سنة ٣٠٣ ثلث وثلثمائة فحمل الى الرملة ومات بها ودفن بالبيت المقدس وقيل اوصى ان يحمل الى مكة فحمل اليها ودفن بين الصفا والمروة عن ثمان وثمانين سنة كما قاله الذهبي وغيره وكانه بناه على قول النسائي عن نفسه لیشبه ان يكون مولدي سنة خمس عشرة مائتين ونسا بفتح النون والسين المهملة من كور نيسابور وقيل من ارض فارس والنسبة اليها نسائي بهمزة الالف وقد يقال نسوي قيل وهو القياس وما اشتهر الان من حذف الالف بعد الهمزة لا اصل له الا ان يدعى انه للتخفيف انتهى مختصرا

سنن الامام ابي عبد الله ابن ماجه القزويني رحمه الله تعالى[١]

ارويها عن العلامة الشيخ عبد الحق عن العلامة الشيخ عبد الغني الدهلوي المدني عن العلامة محمد عابد السندي عن الشيخ يوسف المزجاجي عن ابيه الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجي عن الشيخ عبد الله ابن سالم البصري عن الشيخ علاء الدين البابلي عن خاله سليمان ابن عبد الدائم عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري عن ابن حجر

---

[١] عدد احاديثها (٤٠٠٠) ١٢

العسقلانی ح وارویها عالیا بالسند المذکور فی سنن النسائی
الشیخ عمر[٣] العطار عن العلامة محمد[٤] الکزبری والشیخ مصطفی الرحمتی
کلاهما عن[٥] الشیخ عبد الغنی النابلسی عن[٦] نجم الدین محمد الغزی عن
والده[٧] البدر عن[٨] الحافظ السیوطی وشیخ الاسلام زکریا عن[٩] ابن
حجر العسقلانی عن[١٠] الشیخ ابی الحسن علی بن ابی المجد الدمشقی عن[١١]
الشیخ ابی العباس الحجار عن[١٢] الانجب بن ابی السعادات عن[١٣] الحافظ
ابی زرعة عن[١٤] الفقیه ابی المنصور محمد بن الحسین بن احمد القزوینی
عن[١٥] ابی طلحة القاسم بن ابی المنذر الخطیب عن[١٦] ابی الحسن علی
ابن ابراهیم ابن سلمة بن بحر القطان عن ابی عبد الله محمد بن
یزید المعروف بابن ماجه القزوینی رضی الله عنه تنبیه ابن
ماجه هو ابو عبد الله محمد بن یزید بن عبد الله بن ماجه القزوینی
مولی ربیعة بن عبد الله الامام الحافظ احد الاعلام صاحب السنن
التی یکفیها شرفا انها جعلت من الکتب الستة والسنن الاربعة
بعد الصحیحین بعد ان کان المکمل لذلک هو موطا الامام مالک مع
کونها شارحة عما حرض علیها اصحاب الکتب الخمسة من المقاصد

التی یتدبرہا المحدث ومع کثرۃ احادیثہا الضعیفۃ بل فیہا احادیث
منکرۃ بل نقل عن الحافظ المزی ان الغالب فیما انفرد بہ الضعف
ولذا اجری کثیرا من القدماء علی اضافۃ المؤطاء وغیرہ الی الخمسۃ
وطاف (ای ابن ماجہ) البلاد حتی سمع اصحاب مالک واللیث وروی
عنہ خلق کثیر من منہم ابو الحسن القطان توفی لثمان بقین من رمضان
سنۃ ثلاث او خمس وسبعین ومائتین ومولدہ سنۃ تسع ومائتین

المؤطا لامام دار الہجرۃ ابی عبد اللہ مالک بن انس

رضی اللہ عنہ - اخبرنی بہ العلامۃ الشیخ عبد الحق عن العلامۃ الشیخ
عبد الغنی المحدث المدنی عن العلامۃ الشیخ اسحاق المحدث الدہلوی
ح وارویہ عالیا بدرجۃ عن الشیخ محمد یعقوب علی الدہلوی عن
الشیخ اسحاق المذکور وایضا ارویہ مساویا لہ عن الشیخ احمد
جمال المکی عن مولانا فضل الرحمن المرادابادی کلاہما عن مولانا
عبد العزیز الدہلوی عن والدہ قال اخبرنا بجمیع ما فی المؤطا روایۃ
یحیی بن یحیی المصمودی الاندلسی رحمہ اللہ تعالی الشیخ محمد وفد اللہ
المالکی قراءۃ منی علیہ من اولہ الی اخرہ بحق سماعہ لجمیعہ علی شیخ الحرم

المكي حسن بن علي العجيمي و الشيخ عبد الله بن سالم البصري المكي قالا اخبرنا
الشيخ عيسى المغربي سماعا من لفظه في المسجد الحرام بقرأته لجميعه على
الشيخ سلطان بن احمد المزاحي بقرأته لجميعه على [٩] الشيخ احمد بن خليل
السبكي بقرأته لجميعه على [١٠] النجم الغيطي بسماعه لجميعه على [١١] الشرف عبد الحق
ابن محمد السنباطي بسماعه لجميعه على [١٢] البدر الحسن بن ايوب الحسيني
النسابه بسماعه على [١٣] ابي عبد الله محمد بن جابر الوادياشي عن [١٤] ابي
محمد عبد الله بن محمد بن هارون القرطبي سماعا عن [١٥] القاضي
ابي القاسم احمد بن يزيد القرطبي سماعا عن [١٦] محمد بن عبد الرحمن
ابن عبد الحق الخزرجي القرطبي سماعا عن [١٧] ابي عبد الله محمد بن فرج
مولى ابن الطلاع سماعا عن [١٨] ابي الوليد يونس بن عبد الله بن مغيث
الصفار سماعا عن [١٩] ابي عيسى يحيى بن عبد الله سماعا قال اخبرنا [٢٠] عم والدي
عبيد الله بن يحيى سماعا قال اخبرنا [٢١] والدي يحيى بن يحيى الليثي المصمودي
سماعا عن امام دار الهجرة مالك بن انس رضي الله تعالى عنه الا ابوابا
ثلثة من اخر الاعتكاف فعن زياد بن عبد الرحمن عن الامام مالك
ابن انس رضي الله تعالى عنه ح و اروية عن [١] العلامة الحبيب حسين

ابن محمد الحبشي عن [٢] العلامة الشريف محمد بن ناصر عن [٣] العلامة
يوسف بن مصطفى الصاوي المصري عن [٤] العلامة الشيخ محمد بن محمد
ابن احمد بن عبد القادر الامير ح وارويه عاليا عن [١] العلامة الشيخ
محمد حسب الله المكي وعن [١] الشيخ عبد الجليل المدني كلاهما عن [٢] العلامة
عبد الغني الدمياطي عن [٣] الشيخ الامير الكبير عن [٤] الشيخ نور الدين
ابي الحسن علي بن محمد العربي السقاط المالكي عن [٥] شارح الامام
العلامة الشيخ محمد الزرقاني عن [٦] والده العلامة عبد الباقي الزرقاني
عن [٧] الشيخ علي الاجهوري عن [٨] الشيخ محمد بن احمد الرملي عن [٩] شيخ الاسلام
زكريا الانصاري عن [١٠] الحافظ ابن حجر العسقلاني عن [١١] نجم الدين محمد بن
علي بن عقيل البالسي عن [١٢] محمد بن علي المكفي عن [١٣] محمد بن محمد الدلاصي
عن [١٤] عبد العزيز بن عبد الوهاب بن اسماعيل عن [١٥] جده اسمعيل بن
الطاهر عن [١٦] محمد بن الوليد الطرطوسي عن [١٧] سليمان بن خلف الباجي
عن [١٨] يونس بن عبد الله بن مغيث عن [١٩] ابي عيسى يحيى بن يحيى
ابن يحيى عن [٢٠] عم ابيه عبيد الله ابن يحيى عن [٢١] ابيه يحيى
ابن يحيى الليثي الاندلسي عن [٢٢] الامام مالك رضي الله تعالى عنه

ولنا فيه اسانيد كثيرة كما نرويه عن الشيخ عبد الله القدومي والشيخ
صالح والشيخ فالح والشيخ اسعد والشيخ شعيب والشيخ السيد سالم البار
والشيخ السيد محمد امين رضوان والشيخ المنصوري والشيخ احمد جمال
المكي وغير ذلك - لكن التطويل لا يخلو عن الملال والمقصود التبرك
بالانتظام في سلوك هذه المسالك - فاقتصرنا على هذا القدر فانه
كاف في ذلك - تنبيه قال العلامة الامير الكبير في ثبتنا قلا
من المنح البادية في الاسانيد العالية ما نصه وقال ابو زرعة لو حلف
رجل بالطلاق على احاديث مالك التي في الموطاء انها صحاح
كلها لم يحنث - وكان الشافعي يقول ما على الارض كتاب
اقرب الى القران من كتاب مالك بن انس وانما سمي كتابه
الموطاء لانه عرضه على بضعة عشر تابعيا وكلهم واطاه على صحته
والحامل اذا امسكت بيدها وضعت في الحال انتهى وقال فيه
ايضا ويحيى الاندلسي هذا لاروايته له في شيئ من الكتب الستة
وروى الموطاء ايضا عن مالك يحيى بن يحيى التميمي النيسابوري
شيخ الشيخين وغيرهما وهو المروي عنه في الكتب الستة ومن

لاخبرته لم يلتبس عليه هذا بذاك **ومالك** وهو مالك بن انس بن
مالك بن ابي عامر بن عمرو الاصبحي ابو عبد الله المدني الفقيه
امام دار الهجرة راس المتقنين حتى قال البخاري اصح الاسانيد
كلها مالك عن نافع عن ابن عمر من السابقة **وفي كتاب الانساب**
لابن عبد البر ان الامام مالك رحمه الله تعالى سمي عالم المدينة
وانتشر علمه في الامصار واشتهر في سائر الاقطار وضربت له اكباد
الابل وارتحل الناس اليه من كل فج عميق وانتصب للتدريس
هو ابن سبع عشرة سنة وعاش قريبا من تسعين ومكث يفتي الناس
ويعلم الناس نحوا من سبعين سنة وشهد له التابعون بالفقه والحديث اهـ
وفي الروض الفائق انه العالم الذي يشير به النبي صلى الله عليه
وسلم في الحديث الذي رواه الترمذي وغيره وهو قوله صلى الله عليه
وسلم ينقطع العلم فلا يبقى عالم اعلم من عالم المدينة **وفي حديث**
آخر عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه يوشك الناس ان يضربوا
اكباد الابل فلا يجدون عالما اعلم من عالم المدينة **قال** سفيان بن
عيينة كانوا يرونه مالكا وقال عبد الرزاق كنا نرى انه مالك

فلا یعرف هذا الاسم لغیرہ ولا ضربت اکباد الابل الی احد مثل ما ضربت الیه وقال ابن مصعب سمعت مالکا یقول ما افتیت حتی شهد لی سبعون شیخا انی اهل لذالک وقال الشافعی لولا مالک وسفیان لذهب علم الحجاز اھ مات مالک رحمه الله سنة تسع وسبعین ومائة وکان مولده سنة ثلث وتسعین[1] وقال الواقدی بلغ تسعین سنة اھ تقریب التهذیب۔

مسند الامام الهمام ابی حنیفة النعمان رضی الله تعالیٰ عنه

جمع الحافظ ابی محمد عبد الله بن محمد بن یعقوب بن الحارث الحارثی۔ ارویه عن[1] الشیخ صالح کمال عن[2] والده العلامة صدیق کمال عن[3] الشیخ عبد الرحمن ابن الشیخ محمد الکزبری عن[4] والده عن[5] الشیخ عبد الغنی النابلسی عن[6] النجم محمد الغزی عن[7] والده البدر عن[8] زکریا الانصاری عن[9] عبد السلام بن احمد البغدادی عن[10] الشرف ابی طاهر بن الکویک عن[11] ام عبد الله زینب بنت الکمال[12]

---

[1] او خمس وتسعین ۱۲ کمال

المقدسية عن[12] عجيبة بنت الحافظ ابی بکر الباقداری عن[13] ابی الخیر محمد
ابن احمد الباغبانی عن[14] ابی عمرو عبد الوهاب بن ابی عبد الله محمد بن
یحیی بن منده عن[15] ابیه عن[16] مخرجه ابی محمد عبد الله بن محمد بن یعقوب
الحارثی عن[17] ابی الفضل جعفر بن محمد بن احمد بن الولید عن[18] محمد بن یحیی الازدی
عن[19] الهیاج ابن بسطام عن[20] الامام ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه عن[21]
حماد عن[22] ابراهیم عن علقمة عن[23] عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یجمع الله العلماء یوم القیمة
فیقول انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم الا وانا ارید بکم خیرا اذهبوا الی الجنة
فقد غفرت لکم ما کان منکم وبالسند الی ابی حنیفة رضی الله
تعالی عنه عن انس رضی الله تعالی عنه قال سمعت رسول الله صلی
الله علیه وسلم یقول طلب العلم فریضة علی کل مسلم وارویه عن الشیخ
محمد حسب الله عن[2] الشیخ ابراهیم السقا عن[3] العلامة ثعیلب عن[4]
الشهاب احمد الجوهری عن[5] الشیخ عبد الله البصری عن[6] الشیخ محمد بن سلیمان
المغربی عن السراج عمر الالجانی عن[8] الزین زکریا عن[9] ابن الفرات
عن عمر بن الحسن عن[11] ابن البخاری عن[12] ابی الفرج عبد الرحمن بن علی

طس بسند فی المعجم الصغیر ١٢

ابن الجوزی عن[۱۳] الحافظ محمد بن ناصر السلامی عن[۱۴] ابی عمرو عبد الوہاب
ابن ابی عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحیی بن مندہ الی آخر
السند المتقدم

مسند ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ جمع الحافظ الحسین ۹
ابن محمد بن خسرو رحمہ اللہ تعالی ارویہ بالاسناد الی زکریا
الانصاری عن[۹] ابن حجر العسقلانی عن[۱۰] الصلاح ابن ابی عمر عن[۱۱] الفخر
ابن البخاری عن[۱۲] ابی طاہر برکات بن احمد الخشوعی الدمشقی عن[۱۳]
جامعہ ابی عبد اللہ الحسین بن محمد بن خسرو البلخی[۱] قال البلخی اخبرنا[۱۴]
ابو الفضل احمد بن حسن بن محمد بن خیرون عن[۱۵] القاضی ابی سعد
عبد الملک بن عبد الرحمن السرخسی عن[۱۶] ابیہ محمد بن عبد اللہ بن
بنت الوزیر ابی العباس الاسفرائنی عن[۱۷] الحسن بن علی الاسواری
عن[۱۸] جعفر بن محمد عن[۱۹] یونس بن حبیب عن[۲۰] ابی داؤد الطیالسی
عن الامام المسند الہمام ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ تنبیہ

---

[۱] وفاتہ سنۃ ست وسبعین وخمسمائۃ کذا فی ملادج الاسناد ۱۲ محمد عبد الحی العادی غفر اللہ لہ

ابوحنیفه[1] هو النعمان بن ثابت الکوفی ولد سنة ثمانین وذهب ثابت ابوه الی علی کرم الله وجهه وهو صغیر دعا له بالبرکة فیه وفی ذریته فکان هذا الامام من آثار تلک الدعوة وناهیک بذالک شرفا له رضی الله تعالی عنه ومن ثم قدمه الله علی ائمة عصره الذی هو عصر التابعین فانه من اوساطهم ولم یظهر الله لاحد منهم من الاتباع والشهرة والتقدم ما اظهر له وکان رضی الله تعالی عنه عظیم الزهد والورع عرضت علیه الدنیا جذافیرها وولایة بیت المال والقضا قالوا له المرة بعد المرة اما ان تقبل واما ان نضربک مائة سوط فاختار عذابهم علی عذاب الله تعالی وسخطهم علی سخط الله تعالی لانهم ضربوه وکرروا علیه الضرب لیقبل وهو لا یزیدا لا اعراضا وتغلظ علیهم فی الجواب حتی انه قال للخلیفة المنصور وقد قال له اقبل منی ولایة القضاء لا اصلح له فقال له الخلیفة کذبت فقال له لقد قضیت علی نفسک لانی ان صدقت فانا الکذاب وان کذبت فکیف تولینی فسکت المنصور لکنه کان فی نفسه منه

---

[1] من مسانید ابن حجر ملتقطا صه (۲۷) ۱۲

لانہ رمی عندہ بانہ افتی العلویین بجواز الخروج علیہ لظلمہ فتعلل بما ذکر ثم
حبسہ وامر بان یکرر علیہ الضرب الی ان مات شہیدا فی الحبس ببغداد
سنہ ۱۵۰ خمسین ومائۃ علی المشہور وہی سنۃ مولد الشافعی رضی اللہ تعالی
عنہما ودفن بمقابر الخیزران **تنبیہ آخر** اختلف العلماء فی روایۃ
الامام ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی عن بعض الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم
والصحیح انہ رضی اللہ تعالی عنہ تابعی کما اثبت ذلک جماعۃ من
المحدثین والمشائخ المحققین **وفی الامم لایقاظ الھمم** للعلامۃ
ابراہیم الکورانی عن ابی حنیفۃ الامام قال ولدت سنۃ ثمانین
وحججت مع ابی سنۃ ست وتسعین وانا ابن ست عشرۃ سنۃ
فلما دخلت المسجد الحرام رأیت حلقۃ عظیمۃ فقلت لابی حلقۃ
من ہذہ قال حلقۃ عبد اللہ بن جزء الزبیدی صاحب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فتقدمت فسمعتہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من تفقہ فی دین اللہ کفاہ اللہ ہمہ ورزقہ من حیث لا یحتسب
قال الحافظ ابن حجر فی الاصابۃ عبد اللہ بن جزء الزبیدی ہو عبد اللہ
ابن الحارث بن جزء نسب الی جدہ انتہی **وقال الحافظ ابن عبد البر**

المالکی فی الاستیعاب ـ عبداللہ بن الحارث بن جزء بن عبداللہ بن
معدی کرب ابن عمرو بن عسم بن عمرو بن عویج بن عمرو بن زبید الزبیدی
حلیف ابی وداعۃ السہمی سکن مصر وتوفی بہا بعد ان عمر طویلا کانت
وفاتہ بعد الثمانین انتہی مختصرا **اقول** وبہذا تعلم ان اباحنیفۃ تابعی
خلافا لمن انکر تابعیتہ کالنووی فانہ قال ادرک جماعۃ من الصحابۃ
لکنہ لم یلقہم فتدبر **قال محدث الشام العلامۃ العجلونی**
الشافعی فی ثبتہ ان اباحنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی
وہو الصحیح وقد نظم بعضہم الصحابۃ الذین روی عنہم ابوحنیفۃ
رحمہ اللہ تعالیٰ فقال ؎

ابوحنیفۃ زین التابعین روی	عن جابر وابن جزء والرضی انس
معقل وحریثی وواثلۃ[۱]	وبنت عجرد علم الطیبین قس

[۱] ہو ابوالطفیل عامر بن واثلۃ الکنانی ادرک من حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانی سنین نزل الکوفۃ وصحب علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی مشاہدہ کلہا فلما قتل علی انصرف الی مکۃ فاقام بہا حتی مات سنۃ مائۃ اھ الاستیعاب ج ۲ صہ ۷۴۳ ـ

محمد عبدالہادی کان اللہ ذی الایادی

انتهى وقال العلامة ابن حجر فى مسانيده فى مناقبه رضى الله تعالى عنه
اخذ الفقه عن حماد بن سليمان وادرك اربعة من الصحابة بل ثمانية
منهم انس[١] وعبد الله بن اوفى[٢] وسهل بن سعد وابو الطفيل لكن قيل
ادركهم ولم يلق احدا منهم وقد حررت ذلك فى تاليفى المستقل فى
مناقبه انتهى **قلت** ذكر العلامة المذكور مناقبه وغيرها من كراماته
فى الرسالة المستقلة سماها الخيرات الحسان فى مناقب النعمان و
من اراد الاطلاع عليها فليراجعها۔ **وقال فى الدر المختار** ج ١ صفحه
وصح ان ابا حنيفة سمع الحديث من سبعة من الصحابة كما بسط فى
اواخر منية المفتى وادرك بالسن نحو عشرين صحابيا كما بسط فى
اى وجد فى زمنهم وان لم يرهم كلهم ١٢ رد المحتار
اوائل الضياء انتهى وقال العلامة ابن عابدين فى رد المحتار ما نصه
وعلى كل فهو من التابعين وممن جزم بذلك الحافظ الذهبى والحافظ
العسقلانى وغيرهما قال العسقلانى انه ادرك جماعة من الصحابة

---

[١] مات انس بن مالك رضى الله تعالى عنه فى قصره بالطف على فرسخين من البصرة سنه ٩١ احدى وتسعين ودفن هناك ١٢ استيعاب صفحه ٣٤ ج ١
[٢] شهد الحديبية وخيبر وما بعد ذلك من المشاهد ولم يزل بالمدينة حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم تحول الى الكوفة وهو آخر من بقى بالكوفة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مات سنة سبع وثمانين بالكوفة وكان ابتنى بها دارا فى اسلم وكان قد كف بصره (انتهى استيعاب ج ١ صفحه ٣٤٩) ١٢ عبد الهادى

كانوا بالكوفة بعد مولده بها سنة ثمانين ولم يثبت ذلك لاحد من

ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعى بالشام والحمادين بالبصرة والثورى

بالكوفة ومالك بالمدينة الشريفة والليث ابن سعد بمصر انتهى مختصرا

وقال جماعة انه لقى منهم واخذ عنهم وهو الذى صححه على القارى فى

سند الانام شرح مسند الامام وكما تقدم آنفا من كتاب الامم

فالحاصل انه امام يعجز اللسان عن تقرير محامده وتحرير مناقبه

قد صنف جمع من العلماء الاعلام والمحدثين العظام فى فضائله كتبا

نفيسة وزبرا شريفة منهم **الامام الطحاوى** الف مجلدا سماه

عقود المرجان **وموفق الدين الخوارزمى** مناقب النعمان

ومحى الدين عبد القادر القريشى سماه البستان **وجار الله**

الزمخشرى المفسر المشهور الف شقائق النعمان **وعبد الله**

الحارثى الف مجلدا سماه كشف الآثار **وظهير الدين** المرغينانى

الف مناقب النعمان **والمؤرخ** يوسف سبط ابن الجوزى صنف

الانتصار لامام ائمة الامصار **وابو عبد الله** حسين الصيمرى

الف مناقب النعمان **وابو العباس** احمد الحمانى **ومحمد بن محمد**

الكردری وابو القاسم عبدالله السعدی المعروف بابن ابی العوام
والامام الجلال السیوطی الف کتابا سماه تبییض الصحیفه و
ابن کاس الف تحفة السلطان وابو عبدالله محمد الدمشقی
الصالحی الف عقود الجمان وابو یحیی زکریا النیسابوری وابو احمد
محمد الشعیبی وشمس الدین احمد السیواسی والقاضی ابو جعفر
احمد البلخی الف مختصرا سماه الابانة والقاضی ابن عبد البر المالکی صاحب
الاستیعاب الف کتابا فی مناقب ابی حنیفة والشافعی ومالک رحمهم
الله تعالی سماه کتاب الانتقاء والامام الذهبی الف رسالة سماها
مناقب ابی حنیفة والعلامة ابن حجر المکی الف کتابا سماه الخیرات
الحسان وصارم الدین ابراهیم بن محمد الف کتابا فی ثلث مجلدات
فی فضله وفضل صاحبیه سماه نظم الجمان وغیرهم واما الذین ذکروا
مناقبه فی کتبهم فجمع عظیم من اصحاب المذاهب المختلفة وارباب
المشارب المتفرقة لا یمکن عددهم کما لا یخفی علی من یطالع کتب التاریخ
واسماء الرجال وغیرها من کتب الطبقات

ارويه بالسند الى الشيخ عبد الله بن سالم البصري عن محمد بن علاء الدين البابلي عن محمد الحجازي الواعظ الشعراوي عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري عن ابن حجر عن الصلاح ابن ابي عمرو عن فخر الدين ابن البخاري عن القاضي ابي المكارم احمد بن محمد اللبان عن ابي جعفر محمد ابن احمد الصيدلاني عن ابي علي الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابي نعيم احمد بن عبد الله الاصبهاني عن ابي العباس محمد بن يعقوب الاصم عن الربيع بن سليمان المرادي عن الامام المقدم محمد بن ادريس الشافعي رضي الله تعالى عنه ولي فيه طرق اخرى ولكن لما كان التطويل موجبا للملال - فاقتصرت على هذا القدر فانه كاف لنيل الآمال تنبيه قال العلامة ابن حجر في مسانيده - الشافعي رحمه الله تعالى هو ابو عبد الله محمد بن ادريس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبيد بن عبد يزيد بن هاشم بن المطلب بن عبد مناف ابن قصي القرشي المطلبي الحجازي المكي ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم يلتقي معه في عبد مناف افرد الائمة ترجمته بالتاليف فزادت المؤلفات في ذلك على اربعين تاليفا لكن في كثير منها شيئ كثير من الموضوع

المفتري لاسيما تاليف الفخر الرازي بل في تاليف البيهقي مع جلالته في
فن علم الحديث و توابعه لبعض الموضوع فاحذر ذلك **وحاصل** شيئ من
ترجمته لضيق المحل عن استيعاب مقصد من مقاصدها الكثيرة الواسعة
انه قرشي مطلبي اجماعا وامه ازدية وقد صح في فضائل قريش والازد
احاديث كثيرة **و ورد** في حقه قوله صلى الله عليه وسلم عالم قريش يملاء
طبق الارض علما طرقه كثيرة متماسكة فليس بموضوع ولا قريب منه
خلافا لمن وهم فيه كما نبه عليه ائمة الحديث كاحمد والبيهقي والنووي
وغيرهم **وممن حمله** على الشافعي احمد تبعه العلماء على ذلك و
وجهوه بانه لم يظهر القرشي من العلوم المدونة المحفوظة المضبوطة
المشهورة المتبعة في اقطار الارض المكتوبة كما تكتب المصاحف
المتحدث بها في مجالس الحكام والامراء والفقراء والآثار ما لم يظهر
من ذلك **ولد** بغزة في سنة خمسين سنة وفاة ابي حنيفة بل
يوم موته ونشأ يتيما في حجر امه في ضيق عيش بحيث كانت تأنف
تعليمه لعجزها عن اجرة المعلم لكن الهمه الله تعالى ان ما تعلمه علمه بعد
ذهاب المعلم لغيره فرأى المعلم ان نفعه بذلك اكثر من اجرة تعليمه واخذها

فاسقطها عنه فاستمر حتى ختم القرآن لسبع ثم حبب اليه مجالسة العلماء فكان يكتب ما استفاده منهم فى نحو العظم لعجزه عن الورق ـ ولما مضى من عمره ثلاث عشر سنة وقد حفظ الموطاء رحل الى مالك بالمدينة فلازمه فبالغ فى اكرامه لنسبه ولما رآه منه مما ازداد منه تعجبه منه من الفهم والعلم والادب والعقل ـ واجازه شيخه مسلم الزنجى بالافتاء وعمره نحو خمسة عشر سنة ـ واستمر عند مالك الى ان توفى فرحل من المدينة وسنّه نحو تسع وعشرين سنة الى اليمن وتولى القضاء بها ثم رحل الى العراق فناظر محمد بن الحسن وغيره ونشر علم الحديث ومن ثم سموه ناصر السنة واصحابه اهل الحديث وشاع فضله الى ان ملاء البقاع والاسماع ودون علم اصول الفقه ولم يسبقه احد الى ذلك فصنف فيه الرسالة فاجمع اهل عصره على انه من الخوارق ومن ثم قال المزنى قرأته خمسمائة مرة ما من مرة الا واستفدت فيه فائدة جديدة وانا انظر فيه خمسين سنة وما اعلم انى نظرت فيه مرة الا واستفدت منه شيئا لم اكن عرفته ـ ومجموع مولفاته مائة وثلثة عشر وسار ذكر مؤلفاته الجديدة فى شاسع الاقطار

فقصدة الناس لاجلها ثم قصدوا لبعدة راويها - كان رحمه الله تعالى
يحفظ من الشعر ما يبهر العقل من ذلك قوله اروى لثلاثمائة شاعر مجنون
اى فكم العقلاء وقوله احفظ خمسمائة قصيدة بخمسمائة امرأة وكان
حجة فى النحو واللغة كما صرح به الائمة حتى ابن الحاجب فى شافيته
ومن جملة ثناء محمد بن الحسن عليه قوله ان تكلم اصحاب الشافعى يوما فلسان
الشافعى يعنى لما اودع فى كتبه ومن ثم قال الزعفرانى كانوا رقودا
فايقظهم وقال احمد ما مس احد محبرة الا وللشافعى فى رقبته منة
وربما اوقد له المصباح فى الليلة ثلاثين مرة فاستنبطت منه فى
كل مرة احكاما كثيرة وانما لم يبق السراج دائم الوقود قال ابن اخته
لا مر لان الظلمة اجلى للقلب وكان يكتب ثلث الليل ثم يصلى ثلثه
ثم ينام ثلثه ولعل المراد ان هذا غالب احواله حتى لا ينافى ما مر انه
كان يحيى الليل كله فى الاستنباط من القرآن وكان يختم كل يوم ختمة
وجمع الله فيه كل خير كما قاله احمد وقال ما كذبت قط ولا حلفت بالله
صادقا ولا كاذبا ولى منذ عشرين سنة ما شبعت وله فى السخاء
اليد الطولى قدم من صنعاء الى مكة بعشرة آلاف دينار واعطى من

اصلح له شسع نعله ستة دنانير واعتذر اليه بانه لم يجد غيرها
ورائ النبي صلى الله عليه وسلم في النوم قبل حلمه فقال يا غلام
قال لبيك يا رسول الله قال ممن انت قال من رهطك قال ادن مني
فدنوت منه ففتح فمه وامر ريقه على لسانه وفمه وشفتيه وقال امض
بارك الله فيك فما لحن بعد في حديث ولا شعر وما مر على شيئ
الا حفظه وقال ايضا رأيت بمكة في زمن الصبا في الزمن رجلا
ذا هيئة يؤم الناس في المسجد فلما فرغ من صلوته اقبل على الناس
يعلمهم فدنوت منه فاخرج ميزانا من كمه فاعطاني اياه وقال
هذا لك قال فسألت المعبر فقال انك تصير اماما في العلم وتكون
على السنة لان امام المسجد الحرام افضل الائمة كلهم واما
الميزان فانك تعلم حقيقة الشيئ على ما هو عليه قال الربيع ورأيت
انا قبل موته ان آدم صلى الله على نبينا وعليه وسلم مات ويريدون
ان يخرجوا جنازته فلما اصبحت سألت بعض اهل العلم عنه فقال هذا
موت اعلم اهل الارض لان الله تعالى علم آدم الاسماء كلها فما
كان يسيرا حتى مات الشافعي رضي الله تعالى عنه اخرجه

سنة اربع ومائتين عن اربع وخمسين سنة

ومن كراماته الباهرة انهم ارادوا تحويله الى بغداد فدافع المصريون فلم يقدروا وشرع في الحفر فلما وصلوا قرب اللحد فاحت منه رائحة طيبة ما شموا مثلها بحيث سكروا من طيب رائحته وما تمكنوا من الوصول اليه فكفوا وصار ذلك معدودا في اعظم مناقبه وقد اتفق العلماء قاطبة من سائر الفرق من اهل الفقه والاصول والحديث وغيرهما على ثقته وعدالته وامامته وورعه وتقواه وجوده وحسن سيرته وعلو قدره فالمطنب في وصفه مقصر والمسهب في مدحه مقتصر

انتهى ملتقطا

مسند الامام المجتهد احمد بن حنبل رضي الله تعالى عنه

١١ اروية عن العلامة الحبيب حسين الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر عن عابد السندي عن حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المشرفة عن محمد ابن الطيب المغربي عن حسن العجيمي عن ابراهيم بن محمد الميموني عن الرملي عن زكريا الانصاري ح واروية ايضا عن الحاج كمال عن والده وعن السيد احمد دحلان كلاهما عن عبد الرحمن

الكزبري ح وادويه عاليا عن[1] عبد الله القدومي النابلسي عن[2] عبد الرحمن الكزبري عن[3] احمد بن عبيد العطار عن[4] اسمعيل العجلوني عن[5] عبد الغنى النابلسي عن[6] النجم محمد الغزى عن[7] والده البدر محمد الغزى عن[8] زكريا الانصاري عن[9] العز عبد الرحيم عن[10] ابي العباس احمد الجوخي عن[11] ام محمد زينب بنت مكي الحرانية عن[12] ابي علي حنبل الرصافي عن[13] ابي القاسم هبة الله الشيباني عن[14] ابي الحسين التميمي عن[15] ابي بكر احمد القطيعي عن[16] عبد الله بن الامام احمد بن حنبل عن ابيه الامام احمد الشيباني رضي الله تعالى عنه تنبيه ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال الشيباني المروزي ثم البغدادي قال العلامة ابن حجر في كتاب مسانيده[صفحہ ۹۱] هو الامام البارع المجمع على امامته وجلالته وورعه وزهادته ووفور علمه وسيادته رحل الى الحجاز والشام واليمن وغيرها سمع من سفيان بن عيينة واقرانه وروى عنه جماعة من شيوخه وخلائق اخرون لا يحصون منهم البخاري ومسلم وكثر ثناء الائمة عليه حتى قال بعضهم رأيت ثلثة لم ير مثلهم ابدا وذكره منهم

وقال بعضهم ما اعلم احدا يحفظ على هذه الامة امر دينها الا هو وقال
ابو زرعة كانت كتبه اثنى عشر حملا وكان يحفظها على ظهر قلبه
وقال مرة اخرى كان يحفظ الف الف حديث وقال ابراهيم الحربي كان
الله جمع فيه علم الاولين والآخرين من كل صنف يقول ما شاء ويمسك
ما شاء وقال الشافعي ما رأيت اعقل من احمد وسليمان ابن داؤد
الهاشمي وجاء انسان بثلاثة آلاف دينار وقال ورثتها من ابي وما لي
حلال فابي ان يقبلها وقال لا حاجة لي فيها انا في كفاية ومن
دعائه اللهم كما صنت وجهي عن السجود لغيرك صنه عن السؤال
لغيرك وقال التاج السبكي مسنده اصل من اصول هذه الامة
انتهى ملتقطاً وقال صاحب الكشف في ذكر مسنده انه يشتمل على ثلاثين
الف حديث في اربعة وعشرين مجلدا من نسخة الوقف بالمستنصرية
وهو كتاب جليل من جملة اصول الاسلام وقد وقع له فيه ما ينوف عن
ثلاثمائة حديث ثلاثية الاسناد ذكروا ان احمد بن حنبل شرط فيه
ان لا يخرج الا حديثا صحيحا عنده قال ابو موسى المديني لكن يقال
ان فيه احاديث موضوعة كما ذكره البقاعي وزائده لولده عبد الله ام

فائدة في ثبت الاميران سلسلة الذهب المشهورة بين المحدثين
احمد عن الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر لايعرف بها الا اربع احاديث
اوردها احمد في مسنده وهي للشافعي في الام اه **قال العلامة**
ابن حجر في مسانيده **فائدة مهمة** يتعين حفظها العظيم جدواها
وغزرة ما فيها ـ وحاصلها ان ابن الصلاح شذ ففضل كتب السنن
على مسند احمد واعترضوه وردوا عليه بان الامر ليس كما
زعم كيف وهو اكبر المسانيد واحسنها وضعا وانتقاء فانه لم
يدخل فيه الا ما يحتج به مع كونه انتقاه من اكثر من سبعمائة الف
حديث وخمسين الف حديث وقال ما اختلف فيه المسلمون
من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فارجعوا فيه الى
المسند فان وجدتموه والا فليس بحجة ومن ثم بالغ بعضهم
فاطلق الصحة على كل ما فيه **والحق** ان فيه احاديث كثيرة ضعيفة
وبعضها اشد في الضعف من بعض حتى ان ابن الجوزي قد ادخل
كثيرا منها في موضوعاته لكن تعقبه بعضهم في بعضها وفي سائرها
شيخ الاسلام والحفاظ ابن حجر وحقق نفي الوضع عن جميع احاديثه

وانه احسن انتقاءً وتحريراً من الكتب التي لم يلتزم مصنفوها الصحة في جمعها انتهى مختصراً وقال ايضاً في مسانيده وامتحن رضي الله عنه المحنة المشهورة التي كانت سبباً لمزيد نعمته في الدنيا والاخرة اهـ ثم ذكر العلامة المذكور تلك المحنة وتركتها خوفاً من التطويل وفيه ايضاً ان رمي لبعض ضاربيه بالبرص الشديد جداً وذكر هذا الابرص ان جملة ضاربيه مائة وخمسون رجلاً وذكر الربيع ان الشافعي رضي الله تعالى عنه دفع اليه كتاباً وهو بمصر وامره ان يذهب به الى احمد ببغداد ويأتيه بالجواب فذهب اليه فصادفه عقب صلوة الصبح فذكرت له القصة ودفعت له الكتاب فلما قرأه تغرغرت عيناه فقلت ما فيه قال فيه انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم في النوم فقال له اكتب الى ابي عبد الله فاقرأ عليه السلام وقل له انك ستمتحن وتدعى الى خلق القرآن فلا تجبهم فيرفع الله لك علماً الى يوم القيمة قال الربيع فقلت له البشارة يا ابا عبد الله فخلع احمد قميصه الذي على جلده فاعطانيه فاخذت الجواب ورجعت الى مصر وسلمته الى الشافعي

رضی الله عنهما فقال ما الذی اعطاك قلت قمیصه قال لا تنجعه
فیه ولکن بله وارفع الی الماء لاتبرک به **ولد** رضی الله عنه فی
شهر ربیع الاول سنة اربع وستین ومائة **وتوفی** سنة ٢٤١
احدی واربعین ومائتین علی الاصح المشهور وکان قبره ظاهرا
ببغداد یتبرک به فطمسته الروافض لما استولوا علیها قریب زماننا
ثم اعاده سلطاننا خلیفة الخلفاء الراشدین عز نصره وکبت
اعدائه بهیئة ظاهرة وابهة وافرة فهو بها الآن یزار و
یتبرک به وکشف لامر فرؤی حتی کفنه لم یتغیر فیه شیئ
واختلفوا فی عدد المصلین علیه ومن جملة ذلک ما قیل ان الارض
المبسوطة التی وقف الناس للصلوة علیها مسحت فوسعت
بقدر ستمائة الف واکثر سوی ما کان فی الاطراف والسفن وقیل
کانوا الف الف وثلثمائة الف **قال** ابو زرعة بلغنی ان المتوکل
امر ان یمسح الموضع الذی وقف علیه الناس للصلوة علی احمد فبلغ
مقام الفی الف وخمسمائة الف **وعن** بعض جیران احمد انه اسلم
یوم موته من الیهود والنصاری والمجوس عشرون الفا انتهی والله

تعالیٰ اعلم

مسند الدارمی رحمہ اللہ تعالیٰ ارویہ عن شیخنا الحبیب حسین ١٣
الحبشی وعن شیخنا السید عمر شطا عن السید عیدروس ابن عمر
عن السید عبد اللہ بن الحسین بن عبد اللہ بلفقیہ عن والدہ السید
حسین عن والدہ السید عبد اللہ وخالہ السید عیدروس بن عبد الرحمن
بلفقیہ والامام محمد بن سہل مولی الدویلہ ثلاثتہم عن العلامۃ
الوجیہ السید عبد الرحمن بن عبد اللہ بلفقیہ عن والدہ السید عبد اللہ
بلفقیہ وعن علامۃ وقتہ الشیخ ابراھیم الکردی الکورانی کلاھما
عن الشیخ احمد بن محمد القشاشی المدنی عن الرملی عن زکریا
الانصاری ح وارویہ عن العلامۃ الشیخ صالح کمال عن والدہ
صدیق کمال عن عبد الرحمن بن الشیخ محمد الکزبری ح وارویہ عالیا
عن العلامۃ القدومی عن العلامۃ الکزبری المذکور عن والدہ عن
عبد الغنی النابلسی عن النجم الغزی عن والدہ البدر الغزی عن زکریا
الانصاری عن محمد بن مقبل عن جویریۃ بنت احمد الکردی عن
ابی الحسن علی بن عمر الکردی عن ابی المنجا عبد اللہ بن عمر اللتی

ح والشيخ زكريا يروی عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامی عن شهاب الدين احمد الحجار عن ابی المنجا عبدالله بن عمر اللتی عن ابی الوقت عبدالاول ابن عيسى السجزی عن الداؤدی عن عبدالله ابن احمد السرخسی قال اخبرنا ابوعمران عيسىٰ بن عمر السمرقندی عن مؤلفه الحافظ ابی عبدالله محمد بن عبدالرحمٰن الدارمی رحمه الله تعالیٰ

تنبيہ قال العلامة ابو الفتح محمد عبدالرشيد بن محمد شاه الكشميری فی مقدمة هذا المسند الشريف ما نصه وهو الامام الحافظ شيخ الاسلام قدوة الجهابذة النقاد الاعلام ذوالفضائل التی سارت بها الركبان شرقا وغربا والفواضل التی اعترفت بها السادة عجما وعربا الحافظ الذی لا تعزب عن علمه شاردة - والضابط الذی استوت لديه الطارفة والتالدة - كلمة شهد له بها كل موافق ومخالف - واقر ببراعتها المعادی والمؤالف - ابو محمد عبدالله ابن عبدالرحمٰن ابن الفضل بن بهرام بن عبدالصمد التميمی السمرقندی الدارمی ع صاحب السنن المعروفة - والدارم بكسر الراء المهملة

ع قال الذهبی قال ابوحاتم ثقة صدوق وعن احمد بن حنبل وذكر الدارمی فقال عرضت عليه الدنيا فلم يقبل ١٢ تذكرة الحفاظ -

نسبته الى دارم ابن مالك بطن كبير من تميم - ولد سنة احدى و
ثمانين ومائة وتوفى يوم الجمعة من ايام عرفة سنة خمس وخمسين و
مائتين وله من العمر اربع وسبعون سنة ودفن يوم النحر ببلدة
مرو قدس الله تعالى روحه - وجعل فى جنات الفردوس غبوقه
وصبوحه - وكان رحمه الله تعالى اماما جليلا حافظا للحديث
والقرآن - ملازما العبادة الله سبحانه وتعالى فى كل وقت وآن
ذا رحلة عظيمة - واسفار كثيرة - رحل الى بلدان الاسلام ومدن
الايمان - وجمع علم الحديث من عصابة هذا الشأن - وفرسان
ذاك الميدان حتى برع وفاق الاماثل والاقران - فعنت له وجوه
الاكابر والاعيان - واستفاد منه جماء الغفيرى الكائنة فى ذلك الزمان
الى ان روى عنه مسلم بن الحجاج القشيرى صاحب الصحيح وابو داؤد
والترمذى من اصحاب السنن وعبد الله بن الامام احمد ومحمد بن يحيى
الذهلى رحمهم الله تعالى واقروا له بكمال الفضل وتمام الاحسان - و
اثنوا عليه بلسان الجنان والبيان - ولما نعى رحمه الله تعالى الى حضرة
البخارى رحمه الله تعالى استرجع وبكى - واطرق وابكى - وانشد هذا

الشعر ولم يكن ينشد شعراً قط الا ما ورد فی الاحادیث ضرورة للروایة
وابلاغاً للدرایة ــــ ه

ان عشت تفجع بالاحبة کلهم　　وفناء نفسک لا اباً لک افجع

ولا ریب ان هذه شهادة صادقة من الامام البخاری علی صلاح الدارمی
وفلاحه انتهی وقال ایضاً فی مرتبة مسنده الشریف هو کتاب قدیم
مبارک فیه وعلیه ــ ومؤلف لطیف عالی السند المحتاج الیه ــ اصل
فی بابه ــ وفرد فی نصابه ــ فالقاری له لا یزال فی ریاض ورقیة ــ
وعلوم متفقة رشیقة ــ وفیه حلاوة مقطع ــ ولطافة متزع ــ و
عذوبة مشرع ــ وهو مرتب علی الابواب ــ جامع للاحادیث النبویة
وآثار الاصحاب ــ وحقه ان یسمی بالسنن دون المسند وهو الاقرب
الی الصواب ــ لکن اشتهر بالمسند علی خلاف اصطلاح المحدثین
حتی عده ابن الصلاح ــ من المسانید علی وجه الیقین ــ وهذا وهم
من ابن الصلاح ــ کما صرح به شارح الالفیة الفارق بین السنن
والصحاح ــ قال السیوطی فی تدریب الراوی بشرح تقریب النواوی
قیل ومسند الدارمی لیس بمسند بل هو مرتب علی الابواب ــ وقد سماه

بعضهم بالصحیح۔ قال شیخ الاسلام ولم ار لمغلطائی سلفاً فی تسمیته
الدارمی صحیحاً الا قوله انه رائی بخط المنذری وکذا قال شیخ الاسلام
لیس دون السنن فی الرتبة بل لو ضم الی الخمسة لکان اولی من ابن ماجة
فانه امثل منه بکثیر۔ وقال العراقی فی النکت اشتهر تسمیته بالمسند
کما سمی البخاری کتابه بالمسند لکون احادیثه مسندة قال الا ان
فیه المرسل والمعضل والمنقطع والمقطوع کثیراً علی انهم ذکروا فی ترجمة
الدارمی ان له الجامع والتفسیر والمسند وغیر ذلک فلعل الموجود
الآن هو الجامع والمسند فقط انتهی قال الحافظ الامام ابن حجر رحمه الله
تعالی واول من اضاف ابن ماجة الی الخمسة الفضل بن طاهر فتابعه
اصحاب الاطراف والرجال والناس جعل غیر واحد السادس الموطاء
او مسند الدارمی انتهی ثم قال العلامة المذکور۔ وذکر الشیخ عابد
السندی فی ثبته[۱] عن الشیخ الامام صلاح الدین العلائی انه قال
لو قدم مسند الدارمی بدل ابن ماجة فکان سادساً لکان اولی انتهی

---

[۱] المسمی بحصر الشارد ۱۲ عبد الهادی عفر له۔

قلت وقد عدّه الشيخ محمد عبد العزيز الدهلوي طيب الله ثراه في الطبقة الثالثة من طبقات كتب الحديث المحتجة بها في القديم والحديث وأليه نحا والده الشيخ ولي الله رحمه الله في مؤلفاته - وقال الشيخ عبد الحق الدهلوي قال بعضهم كتاب الدارمي احرى واليق بجعله سادس الكتب لان رجاله اقل ضعفا ووجود الاحاديث المنكرة والشاذة نادرة فيه وله اسانيد عالية وثلاثياته اكثر من ثلاثيات البخاري كذا في مقدمة المشكوة قال المغلطائي ان جماعة اطلقوا على مسند الدارمي بكونه صحيحا فتعقبه الحافظ ابن حجر باني لم ار ذلك في كلام احد ممن يعتمد عليه كيف ولو اطلق ذلك من يعتد به لكان الواقع بخلافه ومع ذلك فلست اسلم ان الدارمي صنف كتابه قبل تصنيف البخاري الجامع لتعاصر هما ومن ادعى ذلك فعليه البيان وتعقبه السيد العلامة محمد بن اسمعيل الامير في شرحه توضيح الافكار على تنقيح الانظار

لـه اى هذا المسند ١٢ عبد الهادي غفر الله له

بان من ادعى تقدم تصنيف البخارى على تصنيف الدارمى فعليه البيان
ايضا وذكر المغلطائى انه ينبغى ان يجعل مسند الدارمى سادسا
للخمسة بدل ابن ماجة فانه قليل الرجال الضعفاء فليس فيه الاحاديث
المنكرة والشاذة وان كان فيه احاديث مرسلة موقوفة فهو
مع ذلك اولى من سنن ابن ماجه الى اخر كلامه. قلت ويحتمل
انه اراد تفضيله على ابن ماجة بخصوصه وان ابن ماجة رجاله
الضعفاء اكثر والاحاديث الشاذة والمنكرة غير نادرة فيه كما
صرح به السيد العلامة محمد بن اسمعيل الامير فى الشرح المذكور اهـ

١٣ سنن الحافظ ابى الحسن على بن عمر الدارقطنى رحمه الله تعالى ١٣

بالسند الى العجيمى عن البدر محمد بن رضى الدين الغزى ويحيى
الطبرى عن السيوطى ح وارويها عن محمد حسب الله عن مصطفى
المبلط عن محمد الشنوانى عن السيد مرتضى الزبيدى عن عمر بن
احمد بن عقيل السقاف باعلوى المكى عن الشيخ عبد الله البصرى
عن على بن عبد القادر الطبرى عن عبد الواحد بن ابراهيم الحصارى
عن الجلال عبد الرحيم العباسى عن السيوطى ح ويرويها الحصارى

ايضا اجازة عن السيوطي عن محمد بن مقبل عن الحراوى عن عبد المؤمن بن خلف الدمياطي عن ابي الحسن علي بن الحسن المعروف بابن المقير عن ابي الكرم المبارك بن الحسن الشهرزوري عن ابي الحسين محمد بن علي المهتدى بالله عن الحافظ ابي الحسن علي بن عمر الدارقطني رحمه الله تعالى **تنبيه** قال الامام الذهبي في تذكرة الحفاظ (ص ١٩٩ ج ٣) الدارقطني الامام شيخ الاسلام حافظ الزمان ابو الحسن علي بن عمر بن احمد بن مهدى البغدادي الحافظ الشهير صاحب السنن **مولده** سنة ٣٠٦ ست وثلثمائة سمع البغوى وابن ابي داود وابن صاعد والحضرمي وابن دريد وابن نيروز وعلي بن عبد الله بن مبشر ومحمد بن القسم المحاربي وابا علي محمد بن سليمان المالكي وابا عمر القاضي وابا جعفر احمد بن البهلول وابن زياد النيسابوري وبدر بن الهيثم القاضي واحمد بن القسم الفرائضي وابا طالب الحافظ وخلائق ببغداد والبصرة والكوفة وواسط **وارتحل** في كهولته الى مصر والشام وصنف التصانيف حدث عنه الحاكم وابو حامد الاسفرائني

وتمام الرازى والحافظ عبد الغنى الازدى وابو بكر البرقانى وابو ذر
الهروى وابو نعيم الاصبهانى وابو محمد الخلال وابو القسم بن
المحسن وابو طاهر بن عبد الرحيم والقاضى ابو الطيب الطبرى
وابو بكر بن بشران وابو القسم حمزة السهمى وابو محمد الجوهرى
وابو الحسن بن الابنوسى وعبد الصمد بن المأمون وابو الحسين
ابن المهتدى بالله وامم سواهم قال الحاكم صار الدارقطنى اوحد
عصره فى الحفظ والفهم والورع واماما فى القراء والنحويين واقمت
فى سنة سبع وستين ببغداد اربعة اشهر وكثر اجتماعنا فصادفته
فوق ما وصف لى وسالته عن العلل والشيوخ وله مصنفات يطول
ذكرها فاشهد انه لم يخلف على اديم الارض مثله وقال
الخطيب كان فريد عصره وامام وقته وانتهى اليه علم الاثر والمعرفة
بالعلل واسماء الرجال مع الصدق والثقة وصحة الاعتقاد و
الاخذ من علوم كالقرآءات فان له فيها مصنفا سبق فيه الى
عقد الابواب قبل فرش وقال وحدثنى الازهرى قال بلغنى ان
الدارقطنى حضر فى حداثته مجلس اسمعيل الصفار فقعد ينسخ

جزأ والصفار يملى فقال رجل لا يصح سماعك وانت تنسخ فقال فهمى
للاملاء خلاف فهمك ثم قال تحفظ كم املاء الشيخ قال لا ادرى قال
املاء ثمانية عشر حديثا الحديث الاول عن فلان عن فلان
ومتنه كذا وكذا والثانى عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا و
مر فى ذلك حتى اتى على الاحاديث فتعجب الناس منه او كما قال
وقال ابوذر الحافظ قلت للحاكم هل رأيت مثل الدارقطنى
فقال هو لم ير مثل نفسه فكيف انا رواها الخطيب فى تاريخه
قلت هذا يخضع للدارقطنى ولسعة حفظه الجامع لقوة
الحافظة ولقوة الفهم والمعرفة واذا شئت ان تتبين براعة هذا الامام
فطالع العلل له فانك تندهش ويطول تعجبك توفى فى ثامن
ذى القعدة سنة خمس وثمانين وثلثمائة رحمه الله تعالى انتهى
صـ ١٢٨
ملتقطا مختصرا ودفن قريبا من قبر معروف الكرخى اهـ مسانيد
ابن حجر فائدة الدارقطنى بفتح الراء وبسكن وبضم القاف وسكون
الطاء بعده نون نسبة الى دار القطن وكانت محلة كبيرة ببغداد
انتهى كذا فى المرقات ـ

١٤ ١٥ ١٦

المعاجم الثلاثة الكبير[١٤] والاوسط[١٥] والصغير[١٦] للحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني رحمه الله تعالى

وبالسند الى الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ ابراهيم الكردي عن الشيخ احمد القشاشي عن الشيخ الرملي عن زكريا الانصاري عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح ابن ابي عمر المقدسي عن الفخر بن البخاري عن ابي جعفر الصيدلاني عن فاطمة بنت عبد الله الجوزدانية عن ابي بكر محمد بن عبد الله ابن زيد[١] الاصفهاني عن الحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني **تنبيه** قال في كشف الظنون صـ٢٦٥ ج٢ رتب في الكبير الصحابة على الحروف وهو مشتمل على نحو خمسمائة وعشرين الف حديث ورتب في الاوسط والصغير شيوخه على الحروف ايضا ثم رتب الكبير الامير علاء الدين على ابن بلبان الفارسي ترتيبا حسنا وتوفي سنة ٧٣١ احدى وثلاثين وسبعمائة انتهى مختصرا وفي ثبت الامير

له ١ ابن زيد كذا في مدارج الاسناد وفي الارشاد ابن زيدة وفي ثبت ابن عابدين ابن ريذة

الكبير ما نصه يشتمل المعجم الكبير على ستين الف حديث تجزئته اثنا
عشر مجلدا وفيه قال ابن دحية هو اكبر مسانيد الدنيا اه قال
الامام الذهبي في طبقاته الطبراني الحافظ الامام العلامة
الحجة ابو القسم سليمان بن احمد بن ايوب ابن مطير الشامي اللخمي
الطبراني مسند الدنيا ولد سنة ٢٦٠ ستين ومائتين وسمع في
سنة ٢٧٣ ثلث وسبعين وهلم جرا بمدائن الشام والحرمين واليمن
ومصر وبغداد والكوفة والبصرة واصبهان والجزيرة وغير ذلك
وحدث عن الف شيخ ويزيدون وصنف المعجم الكبير وهو المسند
سوى مسند ابي هريرة فانه افرده في مصنف والمعجم الاوسط
في ست مجلدات كبار على معجم شيوخه ياتي فيه كل شيخ بما له
من الغرائب والعجائب فهو نظير كتاب الافراد للدارقطني بين فيه
فضيلته وسعة روايته وكان يقول هذا الكتاب روحي فانه
تعب عليه وفيه كل نفيس وعزيز ومنكر وصنف المعجم الصغير و
هو عن كل شيخ له حديث واحد وصنف اشياء كثيرة
وكان من فرسان هذا الشان مع الصدق والامانة انتهى مختصرا

قلت وله تصانيف كثيرة مقبولة عند المحدثين وقد ذكر الذهبي
تواليفه في طبقاته والحال الكلام فيه - توفي الطبراني لليلتين
بقيتا من ذي القعدة سنة ٣٦٠ ستين وثلثمائة -

١٧ ١٨ ١٩ السنن الصغرى والكبرى وكتاب الاسماء والصفات

٢٠ ٢١ ودلائل النبوة وشعب الايمان كلها للامام ابي بكر
احمد البيهقي رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه اروبها
عن العلامة الشيخ عبد الحي وعن العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن العلامة السيد امين رضوان المدني ثلاثتهم عن العارف
بالله الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن الشيخ الفلاني ح
واروبها عاليا عن العلامة عبد الجليل عن السيد اسمعيل
البرزنجي وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ الفلاني عن الشيخ
محمد سعيد سفر عن الشيخ محمد بن عبد الله المغربي عن الشيخ
عبد الله ابن سالم البصري ح واروبها مساويا له بطريق آخر عن

ـه بالاجازة العامة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

العلامة الحبيب الحبشي عن والده عن عمر العطار عن محمد طاهر سنبل
عن الشهاب الجوهري المصري عن عبد الله البصري ح واروبها
عاليا منه بدرجة عن العلامة احمد جمال المكي عن العلامة
عليم الدين عن ابيه العلامة رفيع الدين القندهاري عن الشيخ
محمد بن عبد الله المغربي وعن الشريف الادريسي كلاهما عن
الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ علي بن عبد القادر الطبري عن
عبد الواحد الحصاري عن الشمس محمد بن ابراهيم الغمري
عن ابن حجر ح وبروي الشيخ الفلاني عاليا عن الشيخ محمد بن
سنة عن الشريف ابي عبد الله الوولاتي عن ابن اركماش
عن ابن حجر عن الحافظ العراقي عن ابي الفضل محمد ابن اسمعيل
الحموي عن الفخر ابن البخاري عن منصور بن عبد المنعم الفراوي
عن محمد بن اسمعيل الفارسي عن ابي بكر احمد بن الحسين البيهقي
تنبيه قال الذهبي في الطبقات - البيهقي هو الامام الحافظ العلامة
شيخ خراسان ابو بكر احمد بن الحسين بن علي بن موسى الخسرو
جردي البيهقي صاحب التصانيف ولد سنة ٣٨٤ اربع وثمانين

وثلثمائة فی شعبان وسمع ابا الحسن محمد بن الحسین العلوی وابا
عبد الله الحاکم وابا طاهر بن محمش وابا بکر ابن فورک وابا علی
الروذباری وعبد الله بن یوسف بن ناما مویہ وابا عبد الرحمن
السلمی وخلقا بخراسان وهلال بن محمد الحفار وابا الحسین بن بشران
وابن یعقوب الایادی وعدة ببغداد والحسن بن احمد بن فراس
وطائفة وجناح بن تدیر وجماعة بالکوفة ولم یکن عنده سنن النسائی
ولا جامع الترمذی ولا سنن ابن ماجة بلی کان عنده الحاکم فاکثر
عنه وعنده عوال وبورک له فی علمه لحسن مقصده وقوة فهمه
وحفظه وعمل کتابا لم یسبق الی تحریرها انتهی مختصراً **قلت**
ثم ذکر الذهبی تصنیفاته ثم ذکر عن امام الحرمین ابی المعالی
انه قال ما من شافعی الا وللشافعی علیه منة الا ابا بکر البیهقی
فان له المنة علی الشافعی لتصانیفه فی نصرة مذهبه ثم قال
وتوالیفه تقارب الف جزء ما لم یسبقه الیه احد حضر فی
آخر عمره من بیهق الی نیسابور وحدث بکتبه ثم حضره الاجل

سلہ بیہق علی وزن صیقل بلد قرب نیسابور ۱۲ مرقات صہ ۲۳ — عبد العلام غفر له

فی عاشر جمادی الاولی سنہ ۴۵۸ ثمان وخمسین واربعمائۃ فنقل فی تابوت الی قریۃ۔ وھی ناحیۃ من اعمال نیسابور علی یومین منھا وخسروجرد ھی ام تلک الناحیۃ انتھی ملتقطاً ولہ من العمر اربع وسبعون سنۃ قیل مولدہ سنۃ ۳۸۴ اربع وثمانین وثلثمائۃ کذا فی المرقاۃ

۲۲ ## شرح معانی الآثار للامام ابی جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ

وبالسند الی ابن حجر عن الشرف ابی الطاہر ابن الکویک عن زینب بنت الکمال المقدسیۃ عن محمد بن عبد الھادی عن الحافظ ابی موسی محمد بن ابی بکر المدینی عن ابی الفتح اسمٰعیل ابن الفضل بن احمد السراج عن ابی الفتح منصور بن حسین التالی[۱] عن الحافظ ابی بکر محمد بن ابراھیم المقری المتوفی سنۃ ۳۱ عن مؤلفہ ابی جعفر الطحاوی ح وارویہ عن العلامۃ ابی الخیر میرداد الحنفی عن السید عبد اللہ کوجک عن الشیخ عابد ح وارویہ عالیاً عن الشیخ عبد الجلیل عن الشیخ عابد عن الشیخ

---

[۱] التالی بالمثناۃ کذا فی کفایۃ المتطلع ۱۲ عبد

محمد طاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكي عن الشيخ العجيمي ح وارويه عن الشيخ عبدالله القلعي عن الشيخ عبد الرحمن الكزبري عن الشيخ حسين المغربي عن الشيخ محمد بن الطيب المغربي عن الشيخ العجيمي عن الشيخ احمد العجل عن الامام يحيى الطبري عن زكريا الانصاري عن ابن حجر الى آخر السند المتقدم **تنبيه** الطحاوي هو الامام العلامة الحافظ صاحب التصانيف البديعة ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة بن سلمة الازدي الحجري المصري الطحاوي الحنفي (وطحا) من قرى مصر سمع هرون بن سعيد الايلي وعبد الغني بن رفاعة ويونس ابن عبد الاعلى وعيسى بن مثرود ومحمد بن عبد الله بن عبد الحكم وبحر بن نصر وطبقتهم - روى عنه احمد بن القسم الخشاب و ابو الحسن محمد بن احمد الاخميمي ويوسف الميانجي وابو بكر بن المقرئ والطبراني واحمد بن عبد الوارث الزجاج وعبد العزيز بن محمد الجوهري قاضي الصعيد ومحمد بن بكر بن مطروح وآخرون خرج الى الشام سنة ثمان وستين ومائتين فتفقه بالقاضي ابي حازم وبغيره

To: www.al-mostafa.com

قال ابن يوسف **ولد** سنة سبع وثلاثين ومائتين وكان ثقة ثبتا فقيها عاقلا لم يخلف مثله **قال** ابو اسحق الشيرازي في الطبقات انتهت الى ابي جعفر رياسة ابي حنيفة بمصر اخذ العلم عن ابي جعفر بن ابي عمران وابي حازم القاضي وغيرهما وكان اولا شافعيا يقرأ على المزني فقال له يوما والله لاجاء منك شيئ فغضب من ذلك وانتقل الى ابن ابي عمران فلما صنف مختصره فقال رحم الله ابا ابراهيم لو كان حيا لكفر عن يمينه - **قال** ابن يونس مات ابو جعفر في مستهل ذي القعدة سنة ٣٢١ احدى وعشرين وثلثمائة عن بضع وثمانين سنة انتهى كذا في تذكرة الحفاظ للامام الذهبي رح (ص ٢٩ ج ٣) وكان الطحاوي يقرأ على المزني الشافعي وهو خاله وكان الطحاوي يكثر النظر في كتب ابي حنيفة فقال له المزني والله لا يجيئ منك شيئ فغضب وانتقل من عنده وتفقه في مذهب ابي حنيفة وصار اماما فكان اذا درس او اجاب في شيئ من المشكلات يقول رحم الله خالي لو كان حيا لكفر عن يمينه وسمع الحديث من كثير من المصريين والغرباء القادمين الى مصر وله تصانيف جليلة معتبرة منها احكام

القران وشرح معانی الآثار والمختصر وشرح الجامع الکبیر وشرح الجامع الصغیر وکتاب الشروط الکبیر والصغیر والاوسط والمحاضر والسجلات والوصایا والفرائض وکتاب مناقب ابی حنیفہ وتاریخ کبیر والنوادر الفقهیة والرد علی ابی عبید فی ما اخطأ فی اختلاف النسب وغیر ذلک **والطحاوی** بفتح الطاء والحاء المهملتین نسبة الی طحیة قریة بصعید مصر وقد ذکره السیوطی فی حسن المحاضرة فی اخبار مصر والقاهرة فی حفاظ الحدیث وقال کان ثقة ثبتا فقیها لم یخلف بعده مثله انتهت الیہ ریاسة الحنفیة بمصر اھ وفی انساب السمعانی الطحاوی نسبة الی طحا بفتح الطاء المهملة والحاء المهملة قریة باسفل ارض مصر وقیل غیر ذلک انتهی ملخصا من الفوائد البهیة ص ٢٧

٢٣ **مشکوة المصابیح للامام ولی الدین ابی عبد الله محمد**

ابن عبد الله الخطیب التبریزی رحمه الله تعالی

اروبها عن السید عمر شطا وعن الحبیب حسین الحبشی کلاهما عن السید عیدروس بن عمر عن عمه السید محمد بن عیدروس

عن السید زین العابدین ابن علوی جمل اللیل عن محمد بن سلیمان
الکردی المدنی عن ابی طاهر الکورانی ح وارویها عن عبد الحق
عن قطب الدین عن محمد اسحاق عن عبد العزیز ح وارویها
عالیا عن احمد بن عثمان المکی عن فضل الرحمن العمری عن عبد العزیز
عن والده عن ابی طاهر الکورانی عن والده عن احمد القشاشی
عن احمد بن علی الشناوی عن السید غضنفر النهروالی عن
شیخ الحرم المکی محمد سعید الشهیر بمیر کلان عن نسیم الدین
میرک شاه عن والده المحدث جمال الدین عطاء الله بن
غیاث الدین عن عمه اصیل الدین عبد الله بن عبد الرحمن
عن شرف الدین عبد الرحیم بن عبد الکریم الجرهی نسبته الی
الجره قریة من قری شیراز عن علی بن مبارک شاه عن مؤلفها
رحمه الله تعالی ح ولنا طریق آخر کما نرویها عن المفسر الشیخ
محمد حسب الله وعن الشیخ عبد الجلیل کلاهما عن احمد منة
الله عن الامیر الکبیر عن السید نور الدین ابی الحسن علی
ابن احمد الصعیدی العدوی عن محمد عقیلة المکی عن حسن

العجيمي عن احمد النخل عن الامام يحيى عن الحافظ عبد العزيز بن
فهد والقاضي زكريا الانصاري قالا اخبرنا الشيخان العلامة
الرحلة تقي الدين ابو الفضل محمد بن محمد بن فهد والامام العارف
بالله تعالى شرف الدين ابو الفتح محمد بن ابي بكر الحسين المراغي
قالا انبانا العلامة الرحلة الزين ابو بكر بن الحسين المراغي زاد
الاول فقال اخبرنا الامام شرف الدين عبد الرحيم بن عبد الكريم
الجرهي قالا اخبرنا العلامة امام الدين علي بن مبارك شاه الصديقي
الساوجي زاد الثاني فقال اخبرنا الامام حسام الدين الحسن بن
علي الابيوردي سماعا عليه لشيئ من اولها واجازة لسائرها قال اخبرنا
بها الامام صدر الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الله القزويني
قال هو والصديقي اخبرنا بها مؤلفها تنبيه قال في كشف الظنون صـ ٤٧٢ ج ٢
بعد ذكر كتاب مصابيح السنة وشرحه ثم ان الشيخ ولي الدين
ابا عبد الله الخطيب كمل المصابيح وذيل ابوابه فذكر الصحابي الذي
روى الحديث عنه وذكر الكتاب الذي اخرجه منه وزاد على كل
باب من صحاحه وحسانه الا نادرا فصلا ثالثا وسماه مشكوة المصابيح

فصار كتاباً كاملاً فرغ من جمعه آخر يوم الجمعة من رمضان سنة ٧٣٧ه‍ سبع وثلاثين وسبعمائة وله اسماء رجال المشكوة وشرحه العلامة حسن بن محمد بن الطيبي المتوفى سنة ٧٤٣ه‍ ثلاث واربعين وسبعمائة وسماه الكاشف عن حقائق السنن اوله الحمد لله مشيد اركان الدين الحنيف الخ انتهى مختصراً۔

٢٤ ٢٥

الشفا في تعريف حقوق المصطفى ۔ والمشارق[٥] كلاهما

للقاضي ابي الفضل عياض بن موسى بن عياض

المالكي الاندلسي اليحصبي بفتح المثناة وسكون المهملة وتحريك الصاد المهملة بالحركات الثلاث بعدها موحدة نسبة الى يحصب حي باليمن من حمير المتوفى بمراكش مسموماً سمه يهودي سنة ٥٤٤ه‍ اربع واربعين وخمسمائة قال العلامة ابن عابدين العلامة الامير الكبير في ثبتيهما ارويهما عن العلامة الحبشي عن والده عن عمه العطار عن صالح الفلاني ح وارويهما عالياً عن العلامة عبد الجليل

---

[٥] مشارق الانوار على صحاح الآثار في تفسير غريب الحديث ۔ ومن تصانيفه الالماع في ضبط الرواية وتقييد السماع ذكره في كشف الظنون ١٢ عبد الهادي غفر له

برادہ عن السید اسمعیل البرزنجی عن صالح الفلانی عن الشیخ
محمد بن سنة عن مولای الشریف محمد بن عبد اللہ عن الشیخ
علی الاجہوری وشہاب الدین الخفاجی شارح الشفا والشہاب
احمد بن عبد الوارث البکری والشہاب احمد الغنیمی الانصاری
اجازۃ عن الشمس محمد بن احمد الرملی عن زکریا الانصاری
عن محمد بن مقبل الحلبی قال اخبرنا الصلاح بن ابی عمر قال
اخبرنا ابو الحسن علی بن عبد الواحد السعدی بن البخاری
قال اخبرنا ابو الحسن یحیی بن محمد الصائغ عن مؤلفهما تنبیہ
قال فی الکشف فی ذکر الشفاء وهو کتاب عظیم النفع کثیر الفائدۃ
لم یؤلف مثله فی الاسلام شکر اللہ سبحانہ وتعالی سعی
مؤلفه وقابله برحمته وکرمه۔ اوله الحمد للہ المتفرد باسمه
الاسمی المختص بالملک الاعز الاحمی الخ وقال فی ذکر المشارق
انه فی تفسیر غریب الحدیث المختص بالصحاح الثلاثۃ وهی

لہ و در بستان المحدثین بعد مدح این کتاب گفتہ کہ یا لجملہ این کتاب از عجائب کتب مصنفہ ایں باب است فقط
مقبول اقتادہ ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

الموطا والبخاري ومسلم وهو كتاب مفيد جدا وله الحمد لله مظهر دينه
على كل دين الخ انتهى ملتقطا مختصرا ـ والقاضي عياض هو ابو الفضل
ابن موسى اليحصبي المغربي السبتي المالكي ولد سنة ست
وسبعين واربعمائة ولي القضاء بسبتة ومات بمراكش اه كذا في
مسانيد ابن حجر ومن تصانيفه ترتيب المدارك وتقريب المسالك
لمعرفة اعلام مذهب مالك وكتاب الاعلام بحدود قواعد الاسلام
وكتاب الالماع في ضبط الرواية وتقييد السماع وبغية الرائد لما تضمنه
حديث ام زرع من الفوائد وكتاب الغنية والمعجم ونظم البرهان
على صحة جزم الاذان وغير ذلك اه كذا في بستان المحدثين معربا

٢٦ شرح الشفا للعلامة شهاب الدين الخفاجي وسائر تصانيفه
رحمه الله تعالى ارويها بالسند المذكور الى المصنف الشهاب
الخفاجي تنبيه الخفاجي هو شهاب الدين احمد بن محمد الخفاجي
المصري الحنفي قرأ علوم العربية على خاله ابي بكر الشنواني واخذ عن شيخ
الاسلام محمد الرملي وغيره من الاعلام ولما رحل مع والده الى الحرمين

ودر بستان المحدثين نوشته. وآن کتابیست که در حق او گفته اند که اگر آب زر نویسند وبجواهر وزن کنند حق ادا نشود ١٢
عبد الهادي غفر الله له

(هامش) در اربعين ١٢

وقرأ هناك على ابن جار الله وارتحل الى قسطنطنية وهى اذ ذاك
مشحونة بالفضلاء والف حواشى البيضاوى وشرح الشفاء وغير
ذلك ووصفه المحبى بانه من افراد الدنيا المجمع على تفوقه وبراعته
انتهى كذا فى التعليقات (صـ ٣١٦) توفى سنة (١٠٦٩) تسع وستين والف و
هذا الشرح شرح كبير فى غاية التدقيق والتحقيق ثلاث مجلدات اهـ
كذا فى كشف الظنون (صـ ٦٤ ج ٢) قلت ومن شروحه المدد الفياض بنور
الشفا للقاضى عياض لمولانا خادم السنة وضياء الدجنة الكوثر
الراوى الشيخ الهمام حسن العدوى الحمزاوى فرغ من تاليفه
سنة (١٢٧٦) ست وسبعين ومائتين والف

الجامع (٢٧) الكبير والصغير (٢٨) للامام جلال الدين السيوطى رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه ٢٧ ٢٨

ارويها عن الشيخ حسب الله
وعن الشيخ احمد جمال وعن الشيخ شرف الدين القزنى المكيين كلهم
عن الشيخ القاوقجى عن الشيخ عابد السندى عن الشيخ عبد الخالق
المزجاجى عن والده على المزجاجى عن حسن بن على العجيمى وارويها
عن الحبيب الحبشى عن الشيخ السيد محمد نور الادريسى المغربى

المدنی عن ابی عبد الله محمد بن علی السنوسی الحسنی ح وارویها
عالیا بالاجازة العامة عن الشیخ فالح المدنی عن الشیخ ابی عبد الله
محمد بن علی السنوسی عن ابی العباس العرائشی عن عبد الوهاب
التازی الحسنی عن الشیخ حسن بن علی العجیمی عن الشیخ احمد العجل
عن البدر محمد بن رضی الدین الغزی عن الجلال السیوطی تنبیه
الجامع الکبیر وسمی جمع الجوامع قال فی الکشف وهو کبیر اوله
سبحان الذی مبدئ الکواکب اللوامع الخ ذکر فیه انه قصد
استیعاب الاحادیث النبویة وقسمه قسمین الاول ساق
فیه لفظ الحدیث بنصه یذکر من خرجه ومن رواه من واحد الی
عشرة او اکثر یعرف منه حال الحدیث مرتبا ترتیب اللغة علی حروف
المعجم والثانی الاحادیث الفعلیة المحضة او المشتملة علی قول و
فعل او سبب او مراجعة ونحو ذلک مرتبا علی مسانید الصحابة
قدم العشرة ثم بدأ بالباقی علی حروف المعجم فی الاسماء ثم بالکنی کذلک
ثم بالمبهمات ثم بالنساء ثم بالمراسیل وطالع لاجله کتبا کثیرة قال
فی الجامع الصغیر قصدت فی جمع الجوامع جمع الاحادیث النبویة

ياسرها قال شارحه المناوى هذا بحسب ما اطلع عليه المؤلف لا باعتبار
ما فى نفس الامر لتعذر الاحاطة بها على ما جمعه الجامع المذكور
لو تم وقد اخترمه المنية قبل اتمامه وفى تاريخ ابن عساكر عن احمد صح
من الحديث سبعمائة الف وكثير وقال ابو زرعة كان احمد يحفظ
الف الف حديث وقال البخارى احفظ مائة الف حديث
صحيح ومائتى الف حديث غير صحيح وقال مسلم صنفت الصحيح
من ثلثمائة الف حديث الى غير ذلك انتهى اقول هذه الاعداد
المذكورة ليست على الحقيقة وانما المراد منها معنى الكثرة فقط ومع ذلك
لا مجال الى دعوى الاحاطة والاستيعاب وان كان من الكتاب
لتعذر الوصول الى جميع المرويات والمسموعات ثم ان الشيخ العلامة
علاء الدين على بن حسام الدين الهندى الشهير بالمتقى[له] رتب
هذا الكتاب الكبير كما رتب الجامع الصغير وسماه كنز العمال فى
سنن الاقوال والافعال ذكر فيه انه وقف على كثير مما دونه
الائمة من كتب الحديث فلم ير فيها اكثر جمعا منه حيث جمع فيه بين
اصول السنة واجاد مع كثرة الجدوى وحسن الافادة وجعله

له المتوفى سنة سبع وسبعين وتسعمائة كذا فى كشف الظنون ج ١٢

قسمين لكن كان عاريا من فوائد جليلة منها انه لا يمكن كشف
الحديث الا اذا احفظ رأس الحديث ان كان قوليا واسم راويه
ان كان فعليا ومن لا يكون كذلك فبوب اولا كتاب الجامع
الصغير وزوائده وسماه منهج العمال في سنن الاقوال ثم بوب
بقية قسم الاقوال وسماه غاية العمال في سنن الاقوال ثم بوب
اسم الافعال من جمع الجوامع وسماه مستدرك الاقوال ثم جمع الجميع
في ترتيب كترتيب جامع الاصول وسماه كنز العمال ثم انتخبه ولخصه
فصار كتابا حافلا في اربع مجلدات اه **واما الجامع الصغير له**
قال ايضا في الكشف وهو مجلد لخصه من كتابه جمع الجوامع مرتبا (ص ۱ج۲۷۶)
على الحروف وذكر فيه انه اقتصر على الاحاديث الوجيزة وبالغ في تحرير
التخريج وصانه عما تفرد به وضاع اوكذاب ففاق بذلك الكتب
المؤلفة في هذا النوع واشتهر وذكر في اخره انه فرغ من تاليفه
في ثماني عشر ربيع الاول سنة سبع وتسعمائة وربما اورد فيه
الاحاديث الضعيفة والمدخولة ثم ذيله في مجلد اخر وسماه
زيادة الجامع الصغير انتهى مختصرا ملتقطا۔

الترغيب والترهيب للامام زكي الدين ابي محمد عبد العظيم المنذري رحمه الله تعالى

ارويه عن الشيخ حسب الله عن الشيخ عبد الغني المدني عن الشيخ اسمعيل ابن ادريس الرومي عن الشيخ صالح الفلاني ح وارويه عاليا عن العلامة عبد الجليل المدني عن السيد اسماعيل البرزنجي عن الشيخ الفلاني قال قرأته من اوله الى اخره على الشيخ احمد بن محمد سعيد سفر عن والده محمد سعيد وقد اجازنيه والده محمد سعيد عن الامام محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن عبد الله البصري عن الشيخ عيسى الجعفري عن الشيخ على الاجهوري عن البرهان العلقمي عن عبد الحق السنباطي عن ابن حجر ح ويرويه الفلاني عاليا عن محمد بن سنة عن مولاي الشريف عن محمد ابن اركماش الحنفي اجازة عن ابن حجر عن عبد الرحمن بن احمد ابن المبارك الشهير بابن الشحنة عن على بن اسماعيل بن قريش

له وسائر مؤلفاته كالاربعين حديثا في قضاء الحوائج ١٢ محمد عبد الهادي عفا الله له

له اخذ الفلاني بالاجازة عن محمد سعيد بلا واسطة الشيخ احمد ١٢

عن مؤلفه تنبیه المنذری هو الامام الحافظ زکی الدین ابو محمد
عبد العظیم بن عبد القوی ابن عبد اللہ بن سلامة بن سعد بن
المنذر الشامی ثم المصری المنذری رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی سنة ۶۵۶
ست وخمسین وستمائة کما فی کشف الظنون وکتابه الترغیب
والترهیب کتاب کبیر فی مجلدین اوله الحمد لله المبدئ المعید الخ

صحیح ابن حبان المسمی بالتقاسیم والانواع للحافظ ۳۰
ابی حاتم محمد بن حِبّان التمیمی رحمہ اللہ تعالیٰ اروی
عن الحبیب حسین الحبشی عن والده السید محمد عن عمر العطار
عن محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن
الملا ابراهیم الکورانی عن النور علی بن مطیر الیمنی عن الشهاب
احمد بن حجر الهیتمی قال اخبرنی به ابو الفضل بن حصین انا ابو حصن
اسحق التنوخی عن ابی عبد اللہ محمد بن احمد ابی الهیجا بن
الرداد انا الحافظ ابو علی الحسن بن محمد البکری ح ویرویه
العلامة ابن حجر عالیا عن محمد بن مقبل عن الصلاح ابن ابی
عمر عن ابی الفضل بن عساکر قالا انا البکری وابن عساکر

له حِبان بکسر المهملة وبالموحدة ۱۲ عبد الهادی غفر اللہ له

أنا أبو روح عبد العزيز بن محمد الهروي أنا تميم بن أبي سعيد الجرجاني
أنا أبو الحسن محمد بن أحمد بن هارون الروزني أنا أبو حاتم بن حبان
تنبيه ابن حبان هو أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ
ابن معبد بن شهيد التميمي البستي الدارمي الشافعي الثقة الثبت
الفقيه الواعظ القاضي قال الحاكم كان من أوعية العلم في
الفقه واللغة والحديث والوعظ سمع من ابن خزيمة وأبي
عبد الرحمن النسائي وعمران بن موسى بن مجاشع والحسن بن
سفيان وأبي يعلى الموصلي وغيرهم كتب عن أكثر من ألفي شيخ روى
عنه الحاكم وغيره وربما غلط الغلط الفاحش ولي قضاء سمرقند
وكان من فقهاء الدين وحفاظ الآثار عالما بالنجوم والطب
وفنون العلم صنف الصحيح والتاريخ والضعفاء وأما من ينسبه
إلى التساهل لأنه ربما يخرج عن المجهولين وقد قال العماد بن
كثير إن ابن حبان وابن خزيمة التزما الصحة وهما خير من
المستدرك توفي ابن حبان سنة ۳۵۴ أربع وخمسين وثلاث مائة
انتهى ما في تذكرة الحفاظ للذهبي وثبت الأمير ومسانيد ابن

حجر رحمهم الله تعالى -

المستدرک ويقال له المستدرك للامام الحاكم ابي عبدالله ٣١

محمد بن عبدالله النيسابوري رحمه الله تعالى ويقال له ابن
البيّع بفتح الموحدة وكسر المثناة التحتية وتشديدها بعدها عين
مهملة ارويه عن الشيخ عبدالجليل وعن الشيخ صالح كمال وعن
الشيخ محمد حسب الله ثلاثتهم عن الشيخ منة الله عن الامير الكبير
قال ارويه بالسند الى ابن المقير عن ابي الفضل احمد بن طاهر الميهني
عن ابي بكر احمد بن علي بن خلف الشيرازي عن الحاكم اجازة - تنبيه
قال ابن حجر في مسانيده الحاكم هذا هو ابو عبدالله الضبي النيسابوري
الحافظ الثقة لكنه معروف عند اهل العلم بالتساهل في الصحيح انتهى مختصرا
ولد سنة ٣٢١ احدى وعشرين وثلاثمائة وتوفي سنة خمس اربعمائة
سمع بنيسابور وحدها نحوا من الفي شيخ وبغيرها نحو الفي شيخ ايضا وله خمسمائة
تاليف وكان فيه تشييع وكان عالما صالحا فاضلا وغلط في احاديث
ضعيفة او موضوعة قال ابو حاتم وغيره قام الاجماع على انه ثقة
وقال السبكي اتفق العلماء انه من اعظم الائمة الحفاظ الذين

حفظ الله بهم الدين - استملى على ابن حبان وتفقه على
ابن ابی هریرة وغیره روی عنه الائمة الدار قطنی و
القفال والبیهقی وغیرهم وابو القاسم القشیری
ورحل الناس الیه - وکتاب المستدرک علی الصحیحین
قصد به ضبط الزوائد علیهما مما هو علی شرطهما او شرط احدهما او هو
صحیح ففی الفیة العراقی وکالمستدرک علی تساهل وقال ما انفرد
به فذاک احسن مالم یرد قال السخاوی ای علی تساهل منه فیه
بادخاله فیه عدة موضوعات حمله علی تصحیحها اما المیل من
التشییع واما غیره فضلا عن الضعیف وغیره بل یقال ان السر فی
ذلک انه صنفه فی اخر عمره وقد حصلت له غفلة وتغیر قاله فی المنح البادیة
انتهی کذا فی ثبت الامیر الکبیر -

٣٢ **عمل الیوم واللیلة لابن السنی رحمه الله تعالى ارویه عالیا**
اجازة عن السید محمد علی بن طاهر الوتری المدنی ومشافهة عن
محمد بن سلیمان حسب الله المکی وعن عبد الجلیل براده المدنی ثلاثتهم
عن احمد منة الله عن احمد بن عبید العطار عن العلامة اسمعیل

العجلونی عن یونس المصری ثم المکی الدمرداشی طریقۃ عن ابراھیم الکورانی بسندہ الی القاضی زکریا عن عمر بن فہد المکی عن الجمال محمد بن ابراھیم بن محمد المرشدی عن عمر بن مزید المراغی عن علی بن احمد بن البخاری عن زید بن الحسن الکندی عن سعد بن الخیر الانصاری عن عبد الرحمٰن بن احمد الدونی بسماعہ من احمد بن الحسین الدینوری بسماعہ من مؤلفہ ابن السنی رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ ابن السنی ھو الحافظ الامام الثقۃ ابوبکر احمد ابن محمد بن اسحاق بن ابراھیم بن اسباط الدینوری مولی

جعفر بن ابی طالب الہاشمی ویعرف بابن السنی راوی سنن النسائی۔ سمع النسائی وابا خلیفۃ الجمحی وزکریا الساجی وعمر بن ابی غیلان والباغندی وابا خلیفۃ المنجنیقی وجماھر بن محمد الزملکانی وعبد اللہ بن زیدان البجلی وابا عروبۃ الحرانی واکثر الترحال۔ روی عنہ احمد بن عبد اللہ الاصبہانی ومحمد ابن علی العلوی وعلی بن عمر الاسدابادی واحمد بن الحسین الکسار وآخرون۔ قال القاضی ابو زرعۃ روح بن محمد سبط

ابن السنی سمعت عمی علی بن احمد بن محمد یقول کان ابی یکتب الحدیث
فوضع القلم فی انبوبۃ المحبرۃ و رفع یدیہ یدعو اللہ تعالیٰ فمات
رحمہ اللہ تعالیٰ و ذلک فی آخر سنۃ ٣٦٤ اربع وستین وثلثمائۃ
(قلت) رحمہ اللہ تعالیٰ کان دینا خیرا صدوقا اختصر السنن
وسماہ المجتبیٰ عاش بضعا وثمانین سنۃ اھ کذا فی تذکرۃ (ص ١٥١ ج ٣)
الحفاظ للامام الذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ وقال صاحب کشف الظنون (ص ٣٦٥ ج ٢) عن الامام
المنذری انہ قال صنف العلماء فی عمل الیوم واللیلۃ والدعوات والاذکار کتبا کثیرۃ
من احسنہا للامام ابی عبد الرحمٰن النسائی المتوفی سنۃ ٣٠٣ ثلاث وثلثمائۃ واحسن
منہ لصاحبہ الحافظ احمد بن محمد المعروف بابن السنی الدینوری
المتوفی سنۃ ٣٦٤ وھو اجمع الکتب فی ہذا الفن انتہی۔

٣٣ ٣٤ ٣٥ الحلیۃ والمستخرج علی صحیح البخاری والمستخرج علی
صحیح مسلم لابی نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن
اسحٰق بن موسیٰ الاصبہانی۔ ارویہا بالسند الی الفخر
ابن البخاری عن ابی جعفر محمد بن احمد بن نصر عن ابی علی
حسن الحداد عن مؤلفہا تنبیہ ابو نعیم الحافظ الکبیر محدث

العصر هو احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحق ابن موسى بن مهران الاصبهانی
الصوفی الاحول سبط الزاهد محمد ابن یوسف البناء (ولد) سنة ٣٣٦
ست وثلاثین وثلثمائة واجاز له مشائخ الدنیا سنة نیف وار بعین
وثلثمائة وله ست سنین فاجاز له من واسط المعمر عبد الله بن عمر
ابن شوذب ومن نیسابور شیخها ابو العباس الاصم ومن الشام
شیخها خیثمة بن سلیمان الاطرابلسی ومن بغداد جعفر الخلدی
وابو سهل بن زیاد وطائفة تفرد فی الدنیا باجازتهم کما تفرد بالسماع
من خلق ورحلت الحفاظ الی بابه لعلمه وحفظه وعلو اسناده - اول
ما سمع فی اربع واربعین وثلثمائة من مسند اصبهان المعمر ابی
محمد ابن فارس - وسمع من ابی احمد الغسال وابی علی بن الصواف
وخلائق بخراسان والعراق فاکثر وتهیأ له من لقی الکبار ما لم یقع لحافظ
روی عنه کوشیار بن لیالیروز الجیلی وابو بکر بن ابی علی الذکوانی
وغیرهما من العلماء الاعلام قال احمد بن محمد بن مردویه کان
ابو نعیم فی وقته مرحولا الیه لم یکن فی افق من الافاق احد احفظ
منه ولا اسند منه کان حافظ الدنیا قد اجتمعوا عنده وکل یوم

نوبة واحد منهم يقرأ ما يريده الى قريب الظهر فاذا قام الى داره ربما
كان يقرأ عليه في الطريق جزء (ولم يكن له غذاء) سوى التسميع والتصنيف
وقال حمزة بن العباس العلوي كان اصحاب الحديث يقولون
لما صنف كتاب الحلية حمل الكتاب في حيوته الى نيسابور فاشتروه
باربعمائة دينار وله تصانيف مشهورة ككتاب معرفة الصحابة
وكتاب دلائل النبوة في مجلدين وتاريخ اصبهان وصفة الجنة
وكتاب الطب وكتاب فضائل الصحابة وكتاب المعتقد اهـ مختصرا
صـ ٢٩ ج ٣ صـ ٥٢ ج ١
كذا في تذكرة الحفاظ للامام الذهبي - وقال صاحب الكشف في ذكر
كتاب الحلية اوله الحمد لله محدث الاكوان الخ وهو كتاب حسن
معتبر يتضمن اسماء جماعة من الصحابة والتابعين ومن بعدهم من الائمة
الاعلام المحققين والمتصوفة والنساك وبعض احاديثهم وكلامهم
توفي رحمه الله تعالى سنة ثلاثين واربعمائة اهـ مختصرا -

٢٦ مسند القضاعي للامام شهاب الدين ابي عبد الله القضاعي
رحمه الله تعالى - ارويه بالسند الى الفخر ابن البخاري عن الامام
ابي احمد عبد الوهاب بن علي شيخ شيوخ بغداد عن القضاعي تقبيه

القضاعی هو الامام شهاب الدین ابو عبد الله محمد بن جعفر بن سلامة القضاعی قاضی مصر المتوفی بها سنة ۴۵۴ھ اربع وخمسین واربعمائة۔

۳۷ مسند الطیالسی رحمہ اللہ تعالی ارویہ بالسند الی الامیر الکبیر عن شیخہ الحفنی عن البدیری عن الملا ابراہیم عن القشاشی عن الشمس محمد الرملی عن زکریا الانصاری عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر عن الفخر بن البخاری عن القاضی ابی المکارم احمد بن محمد اللبان وابی حفص محمد بن احمد الصیدلانی عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی قال حدثنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس الاصفہانی حدثنا یونس ابن حبیب العجلی حدثنا ابو داؤد الطیالسی تنبیہ الطیالسی ہو سلیمان ابن داؤد بن الجارود ابو داؤد الطیالسی البصری ثقة حافظ غلط فی احادیث من التاسعة مات سنة ۲۰۴ھ انتہی تقریب التہذیب۔

۳۸ الادب المفرد للامام محمد بن اسمعیل البخاری صاحب الصحیح رحمہ اللہ تعالی وھو کتاب ضخم نحو عشرة اجزاء بالسند

الی الحافظ ابن حجر قال قرأته علی ابی بکر بن عبد العزیز الشہیر بابن جماعۃ
بسماعہ علی جدہ البدر محمد بن ابراہیم قال اخبرنا بہ مکی بن مسلم بن
علان اجازۃ عن ابی طاہر السلفی حدثنا محمد بن حسن الباقلانی
اخبرنا القاضی ابو العلا محمد بن علی الواسطی حدثنا ابو النصر احمد
ابن محمد بن الحسن بن البنا زکی حدثنا ابو الخیر احمد بن محمد العبقسی
حدثنا مؤلفہ الامام البخاری رحمہ اللہ تعالے۔

۳۹ السیرۃ لابی اسحٰق تہذیب ابن ہشام عن اشیاخی الثلاثۃ

الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی و الشیخ صالح کمال المکی و الشیخ محمد بن
سلیمان حسب اللہ المصری المکی عن الشیخ احمد منۃ اللہ عن الامیر
الکبیر عن شیخہ الجوہری عن البصری عن البابلی بقرأۃ الشیخ عیسی المغربی
عن الشیخ محمد حجازی الواعظ و سالم بن محمد عن النجم محمد بن احمد
الغیطی عن الشیخ زکریا عن ابی النعیم رضوان بن محمد العقبی عن
ابی الحسن علی ابن عبد الکریم الغربی عن ابی العباس احمد بن اسحٰق
الابرقوہی عن ابی البرکات عبد القوی بن عبد العزیز السعدی
عن ابی الحسن علی بن حسن الخلعی عن ابی محمد عبد الرحمن بن عمر

النحاس قثنا اخبرنا عبد الله بن جعفر بن الورد قثنا اخبرنا الامام الحافظ محمد بن عبد الله بن زنجويه البغدادی قثنا حدثنا الحافظ ابو یوسف عبد الرحیم المعروف بابن البرقی قثنا حدثنا الحافظ ابو محمد عبد الملک ابن ہشام المؤلف قال اخبرنا زیاد بن عبد الله قثنا اخبرنا الامام الحافظ محمد بن اسحق المطلبی فذکرہ وکان الشافعی یعظم ابن اسحق کذا فی ثبت الامیر الکبیر

۴۰ مسند الحافظ عبد بن حمید بن نصر الکشی[۱] رحمہ اللہ تعالٰی

عن الاشیاخ الثلاثة المذکورین عن احمد منة الله عن الامیر عن شیخہ الحفنی عن البدیری عن الملا ابراهیم عن القشاشی عن الشمس الرملی عن زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن جویریة بنت احمد الکردی الهکاری انا ابو الحسن الکردی انا ابو المنجا انا ابو الوقت انا الداودی انا السرخسی انا ابراهیم بن خریم الشاشی انا عبد بن حمید تنبیہ قال الذهبی فی تذکرة الحفاظ عبد بن حمید بن نصر الامام الحافظ ابو محمد الکسی[۲] مصنف المسند الکبیر

۱ء الکشی بالفتح قریۃ بجرجان ۱۲ بستان المحدثین عن القاموس۔

۲ء الکس بالکسر والفتح بلد قرب سمرقند ولا یقال بالشین المعجمۃ ۱۲ بستان عن القاموس۔

والتفسير وغير ذلك واسمه عبد الحميد الحافظ رجل على رأس المأتين في
شبيبته فسمع يزيد بن هارون ومحمد بن بشر العبدي وعلي بن عاصم
وابن ابي فديك وحسين بن علي الجعفي وابا اسامة وعبد الرزاق
وطبقتهم - وعلق له البخاري في دلائل النبوة من صحيحه فسماه عبد الحميد
وكان من الائمة الثقات مات سنة ۲۴۹ تسع واربعين ومائتين انتهى

٢١ مسند الحافظ ابي يعلى احمد بن علي التميمي الموصلي رحمه الله تعالى

اروية بالسند المتقدم الى الفخر بن البخاري عن ابي روح عبد المعز
ابن محمد الهروي حدثنا تميم عن ابي سعيد الجرجاني حدثنا ابو سعيد
محمد بن عبد الرحمن الكنجروذي حدثنا محمد بن احمد بن حمدان حدثنا ابو يعلى
تنبيه قال الذهبي ابو يعلى (هو) الحافظ الثقة محدث الجزيرة
احمد بن علي بن المثنى ابن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي صاحب المسند الكبير
سمع علي بن الجعد ويحيى بن معين ومحمد بن المنهال الضرير وغسان
ابن الربيع وشيبان بن فروخ ويحيى الحماني واما سواهم - وحدث
عنه ابو حاتم بن حبان وابو علي النيسابوري وحمزة بن محمد الكناني
وخلق سواهم قال يزيد بن محمد الازدي كان ابو يعلى من اهل الصدق

والامانة والدين والحلم غلقت اكثر الاسواق يوم موته وحضر جنازته
من الخلق امر عظيم ۔ ووثقه ابن حبان ووصفه بالاتقان والدين
ثم قال وبينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثة انفس قال السمعاني
سمعت اسمعيل بن محمد بن الفضل الحافظ يقول قرأت المسانيد
كمسند العدني ومسند ابن منيع وهي كالانهار ومسند
ابي يعلى كالبحر يكون مجتمع الانهار كان مولده في شوال سنة
عشر ومائتين وارتحل وهو ابن خمس عشرة سنة مات سنة
سبع وثلثمائة اھ تذكرة الحفاظ ص ۲۷۴ ج ۲

السنة لابي بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم الضحاك

رحمه الله تعالى ۔ وجميع تاليفه ارويها بالسند الى الصفي
القشاشي المتقدم الى الحافظ الدمياطي عن الحافظ يوسف بن خليل
ابن عبد الله الدمشقي بسماعه عن ابي جعفر الصيدلاني انا ابو منصور
محمود بن اسمعيل بن محمد بن محمد الصيرفي الاصبهاني انا ابو بكر محمد بن
عبد الله بن شاذ انا الاعرج حدثنا ابو بكر عبد الله بن محمد بن فورك
القباب حدثنا ابو بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم ۔ تنبيه ابو بكر احمد

هو ابن عمرو بن ابی عاصم الضحاک بن مخلد الشیبانی البصری قاضی
اصبهان توفی سنہ ۲۸۷ سبع و ثمانین ومائتین۔ کذا فی شذرات الذہب الکبیر

۴۳ ۴۳ **مسند الفردوس للحافظ ابی منصور شہردار ابن الحافظ ابی شجاع شیرویہ الدیلمی الہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ**

رویناہ بالسند الی الحافظ احمد بن حجر العسقلانی عن التنوخی
عن الحجار عن محب الدین محمود بن محمد بن البخاری عن الدیلمی
تنبیہ۔ قال فی بستان المحدثین ما معربہ۔ الدیلمی ہو الحافظ
شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ سکن ہمدان ومن تصانیفہ
تاریخ ہمدان اخذ الحدیث عن یوسف بن محمد بن یوسف
المستملی وعبد الحمید بن الحسن القضاعی وعبد الوہاب بن
مندہ واحمد بن عیسی الدینوری وابی القاسم بن البسری وسواہم
عن کثیر من الاعلام وسافر الی اصفہان وبغداد وقزوین وغیرہا
من بلدان الاسلام قال الحافظ یحیی بن مندہ فی حقہ انہ شاب
فطین حسن الخلق متصلب فی مذہب السنۃ معتزل عن الاعتزال
قلیل الکلام شجیع القلب اما کان قاصرا فی اتقان المعرفۃ والعلم

لا يميز في الاحاديث السقيمة والصحيحة ولهذا السبب فيه احاديث كثيرة من الموضوعات في هذا المسند توفي رحمه الله تعالى تاسع رجب سنة ٥٠٩ تسع وخمسمائة اهـ مختصرا

كتاب الفرج بعد الشدة للحافظ ابي بكر عبد الله بن ابي الدنيا رحمه الله تعالى

٤٢

ارويه بالاسناد الى الفخر بن البخاري عن ابي قدامة عن ابي الفتح بن البطي عن شهدة الكاتبة عن الحسين ابن احمد بن طلحة عن محمود بن عمر العكبري عن ابي الحسن علي بن الفرج عن مؤلفه رحمه الله تعالى **تنبيه** قال الذهبي ابن ابي الدنيا هو المحدث العالم الصدوق ابو بكر عبد الله بن عبيد بن سفيان بن ابي الدنيا القرشي الاموي مولاهم البغدادي صاحب التصانيف **ولد** سنة ثمان ومائتين وسمع سعيد بن سليمان وعلي بن الجعد وسعيد بن محمد الجرمي وخلف بن هشام وخالد بن خداش وعبد الله بن خيران صاحب المسعودي وابا نصر التمار وعبد الله العبسي و

صبـ ٣٣٣ ج ٢

ـــه كما في ثبت الامير ١٢ عبد الهادي غفر الله له

وخلائق ـ حدث عنه الحرث بن ابی اسامة مع تقدمه واحمد بن محمد
اللبنانی والحسین بن صفوان البرذعی وابو بکر النجاد واحمد بن خزیمة
وابو بکر الشافعی وآخرون ـ قال ابن ابی حاتم کتبت عنه مع ابی وهو
صدوق وقال الخطیب ادب غیر واحد من اولاد الخلفاء قال
ابن کامل هو مؤدب المعتضد انتهی مختصرا وفی ثبت الامیر انه
کان اذا جالس احدا ان شاء اضحکه وان شاء ابکاه فی آن واحد
لتوسعه فی العلم والاخبار وله الف تالیف قاله فی المنح البادیه
توفی سنة ۲۸۱ ومن مؤلفاته کتاب ذم الملاهی وکتاب قصر الامل
وکتاب التوکل وکتاب محاسبة النفس وکتاب الیقین وکتاب الدعاء
وکتاب الشکر وغیر ذلک انتهی ـ

۳۵ کتاب المنتقی للامام ابی محمد عبد الله بن الجارود
النیسابوری رحمه الله تعالی ارویه من طریق ابی علی النسائی
عن ابی القاسم حاتم بن محمد عن ابی الحسن القابسی عن ابی بکر احمد بن
عبد الله بن محمد بن عبد المؤمن النیسابوری عن ابی محمد عبد الله
ابن علی بن الجارود النیسابوری تنبیه قال الذهبی فی طبقاته

وهو الحافظ الامام الناقد ابو محمد عبد الله بن علي بن الجارود النيسابوري
المجاور بمكة سمع اباسعيد بن الاشج ومحمد بن آدم وعلي بن خشرم و
خلقا - حدث عنه ابو حامد ابن الشرقي ومحمد بن نافع المكي ويحيى
ابن منصور وآخرون وكان من العلماء المتقنين المجودين توفى
سنة ٣٠٧ سبع وثلثمائة[له] اهـ مختصراً

٢٦ مسند ابن ابي شيبة رحمه الله تعالى - من طريق ابن
الفرات عن تاج الدين السبكي المتوفى سنة ٧٧١ عن الحافظ شمس الدين
ابي عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن قايماز الذهبي المتولد
سنة ٦٧٣ والمتوفى سنة ٧٤٨ عن الحافظ ابن طرخان عن ابي عبد القادر
عن سعيد بن احمد عن ابي بكر عبد الله بن محمد بن ابي شيبة العبسي
مولاهم الكوفي الحافظ الثبت العديم النظير صاحب المسند والاحكام
والتفسير وغيرها روى عن شريك وابن المبارك وابن عيينة
وغيرهم وعنه البخاري ومسلم وابو داؤد وابن ماجه وابو زرعة

[له] وفي ثبت الامير ست وثلثمائة والله تعالى اعلم ١٢ عبد الهادي غفر الله له

وابو حاتم وابو یعلی وغیرہم توفی سنہ ۳۲۳ھ وکان یحفظ اربعمائة الف حدیث
کذا فی ثبت الامیر الکبیر۔

۴۷ مسند ابی عوانہ رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق السلفی عن ابی الوفا
ویقال لہ المستخرج علی صحیح مسلم ۱۲
احمد بن عبید اللہ بن عدنان النعشلی قاضی زنجان عن ابی القاسم القشیری
عن ابی نعیم عن الحافظ ابی عوانة تنبیہ قال الذہبی ابو عوانة ہو الحافظ
الثقة الکبیر یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم بن یزید الاسفراینی النیسابوری
الاصل صاحب الصحیح المسند المخرج علی صحیح مسلم ولہ فیہ زیادات عدة
طوف الدنیا وعنی بہذا الشان وسمع یونس بن عبد الاعلی واحمد بن
الازہر والزعفرانی وغیرہم حدث عنہ الحافظ احمد بن علی الرازی
وابو علی النیسابوری ویحیی بن منصور القاضی وابن عدی والطبرانی
وغیرہم توفی سنہ ۳۱۶ھ ست عشرة وثلثمائة وقبر ابی عوانة علیہ مشہد
مبنی باسفرائین یزار وہو بداخل المدینة وکان اول من ادخل
کتب الشافعی ومذہبہ الی اسفرائین اخذ ذلک عن الربیع والمزنی
وہو ثقة جلیل انتہی۔

۴۸ سنن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق السلفی

عن ابی الحسن محمد بن مرزوق بن عبد الرزاق عن ابی الغنائم محمد بن
محمد المصری المقری ببیت المقدس عن ابی القاسم عبد الرحمن بن الحسن
عن ابی محمد الحسن ابن رشیق العسکری العدل بمصر عن ابی عبد اللہ
محمد بن رزین بن جامع المدینی عن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ
تنبیہ سعید بن منصور بن شعبہ الحافظ الامام الحجۃ ابو عثمان
المروزی ویقال الطالقانی ثم البلخی المجاور صاحب السنن سمع مالکاو
فلیح بن سلیمان واللیث بن سعد وعبید اللہ بن ایاد وابامعشر
واباعوانۃ وطبقتہم وعنہ احمد وابوبکر الاثرم ومسلم وابوداؤد و
بشر بن موسیٰ وابو شعیب الحرانی ومحمد بن علی الصائغ وخلق قال
سلمۃ بن شبیب ذکرت سعید بن منصور لاحمد بن حنبل فاحسن
الثناء علیہ وفخم امرہ وقال حرب الکرمانی املی علینا نحواً من عشرۃ
آلاف حدیث من حفظہ - مات سعید بمکۃ فی رمضان فی سنۃ ۲۲۷
سبع وعشرین ومائتین انتہی کذا فی تذکرۃ الحفاظ للذہبی ؒ -

صحیح ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ بالسند الی الفخر بن البخاری ۲۹
عن ابی نجیح فضل اللہ بن عثمان احمد الجوزجانی عن ابی بکر عبد الرحمن

ابن عبد الله البحيری عن احمد بن منصور بن خلف عن ابی طاہر محمد بن الفضل
ابن محمد بن اسحاق بن خزیمۃ عن والدہ ابی بکر محمد بن اسحاق بن
خزیمۃ نسبا **ابن خزیمۃ** ہو محمد بن اسحق بن خزیمۃ بن المغیرۃ
ابن صالح بن بکر السلمی النیسابوری امام الائمۃ شیخ الاسلام ابو بکر
محمد بن اسحق بن خزیمۃ ابن المغیرۃ بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری
ولد سنۃ ۲۲۳ ثلاث وعشرین ومائتین وسمع من اسحق بن راہویہ
ومحمد بن حمید ولم یحدث عنہما لصغرہ ونقص اتقانہ اذ
ذاک وسمع من محمود بن غیلان وعتبۃ بن عبد اللہ الیحمدی
المروزی وطبقتہم فاکثر وجود وصنف واشتہر اسمہ و
انتہت الیہ الامامۃ والحفظ فی عصرہ بخراسان - حدث عنہ
الشیخان خارج صحیحیہما - **قال** ابو عثمان الحیری حدثنا
ابن خزیمۃ قال کنت اذا اردت ان اصنف الشیئ دخلت
فی الصلوۃ مستخیرا حتی یقع لی فیہا ثم ابتدئ ثم **قال** ابو عثمان
الزاہد ان اللہ لیدفع البلاء عن اہل نیسابور بابن خزیمۃ و
قال ابو علی النیسابوری کان ابن خزیمۃ یحفظ الفقہیات من

من حديثه كما يحفظ القارى السورة قال الحاكم فى كتاب علوم الحديث
فضائل ابن خزيمة مجموعة عندى فى اوراق كثيرة ومصنفاته
تزيد على مائة واربعين كتابا سوى المسائل والمسائل المصنفة مائة جزء
وكانت وفاته فى ثانى ذى القعدة سنة ٣١١ احدى عشرة وثلثمائة
انتهى مختصراً ما فى طبقات الذهبى من مقامات شتى۔

٥٠ **مسند حارث بن ابى اسامه رحمه الله تعالى** ارويه بالسند
الى ابى نعيم[1] الاصبهانى عن ابى بكر احمد بن يوسف بن خلاد عن
مؤلفه وارويه ايضا من طريق الفخر ابن البخارى عن محمد الصيدلانى
الى المؤلف **تنبيه** ابن ابى اسامه هو الحارث ابن ابى اسامه
محمد التميمى المتوفى سنة ٢٨٢ اثنتين وثمانين ومائتين كذا فى
كشف الظنون صفحه ٢٣٠ ج ٢ وقال فى ثبت الامير انه بغدادى ولد فى
سنة ١٨٦ وتوفى يوم عرفة سنة ٢٨٢ انتهى۔

٥١ **صحيح الاسماعيلى**۔ بالسند الى ابى ذر الهروى عن ابى عبد الله

[1] هو احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحق بن موسى بن مهران الاصبهانى صاحب حلية الاولياء ١٢
عبد الهادى غفر الله له

الحاكم عنه - تنبيه هو الحافظ ابو بكر احمد بن ابراهيم بن اسمعيل
امام اهل جرجان ولد سنة ٢٧٧ه وتوفي سنة ٣٧١ه له تصانيف كثيرة
منها المستخرج على الصحيح والمعجم وله مسند كبير في نحو مائة مجلد
قال الشيرازي تصنيفه هذا يدل على غزارة علمه فانه على شرط
البخاري وله تصانيف على البخاري ومسلم اه ثبت الامير الكبير

٥٢ مصنف عبد الرزاق الصنعاني رحمه الله تعالى سنة ٥٢

بالسند الى الفخر ابن البخاري عن محمد ابي جعفر الصيدلاني عن
فاطمة بنت عبد الله الجوزجانية قالت اخبرنا ابو بكر محمد بن
عبد الله بن ريذة الاصبهاني قال اخبرنا الحافظ ابو القاسم الطبراني
عن اسحاق بن ابراهيم الدبري عن مؤلفه رحمه الله تعالى تنبيه
عبد الرزاق هو الامام ابو بكر عبد الرزاق ابن همام بن نافع الحميري
الصنعاني رحمه الله تعالى احد الاعلام المتوفى سنة ٢١١ه احدى
عشرة ومائتين (ومصنفه في المجلدين) وهو اصغر من مصنف
ابن ابي شيبة ومرتب على الكتب والابواب على ترتيب الفقهاء
صفحه ٢٥
كشف الظنون - قلت وقد ظفرت على مطالعة مجلده الثاني بمكة

المكرمة عند اخى فى الله الشيخ الحافظ نظر احمد الهندى المهاجر
الى بلد الله الامين۔

٥٣ مسند البزار المقلب بالبحر الزخار للامام ابى بكر البزار رحمه الله تعالى

ارويه بالسند الى الحافظ ابن حجر عن احمد المقدسى عن يحيى بن محمد بن سعيد عن جعفر بن على عن محمد بن عبد الرحمن الحضرمى عن عبد الرحمن بن عتاب عن القاضى سليمان بن خلف عن القاضى محمد بن احمد بن يحيى بن مفرج عن محمد الرقى المعروف بالصموت عن الامام ابى بكر البزار رحمه الله تعالى **تنبيه** البزار هو الحافظ ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار العتكى بفتح العين والتاء المخففة البصرى المتوفى سنة ٢٩٢ اثنين وتسعين ومائتين بالرملة قال ابن ابى خيثمة هو ركن من اركان الاسلام وكان يشبه بابن حنبل فى زهده وورعه له المسند الكبير رحل فى اخر عمره الى الشام واصبهان فنشر علمه ومات بالرملة من الشام اه ثبت الامير وتذكرة الحفاظ

٥٤ مشكوة الانوار فيما روى عن الله تعالى من الاخبار

للشيخ الاكبر قدس سره الانور بالسند الى الحجار عن الحافظ
محب الدين بن البخاري عن الشيخ محي الدين ابن عربي الطائي
رحمه الله تعالى تنبيه ابن عربي هو الشيخ محي الدين محمد بن علي
المعروف بابن عربي الطائي الاندلسي المتوفى سنه ۶۳۸ ثمان و
ثلاثين وستمائة اوله الحمد لله رب العلمين الخ قال جمعت هذه
الاربعين بمكة المكرمه فى شهور سنه ۵۹۹ تسع وتسعين وخمسمائة
وشرطت فيها ان تكون من الاحاديث المسندة الى الله سبحانه
وتعالى خاصة وربما اتبعتها باحاديث عن الله تعالى مرفوعة
اليه غير مسندة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم مما رويتها
وقيدتها ثم اردفتها باحدى وعشرين حديثا فجعلت واحد و
مائة حديث الخ وشرحه الامام محي الدين يحيى بن شرف
النووي اه كشف الظنون صفحه ۴۲

۵۵ السنن لابي مسلم الكشي بفتح الكاف وتشديد الشين
المعجمة نسبة الى قرية من اعمال جرجان - ارويها
بالسند الى ابن طبرزد عن ابي بكر محمد ابن عبد الباقي عن

ابی اسحٰق ابراهیم بن عمر البرمکی عن ابی محمد عبداللہ بن ابراهیم
ابن ایوب بن ناشر البزار عن ابی مسلم الکشی مؤلفها۔ تنبیہ الکشی
وهو الامام ابو مسلم ویقال ابو زرعة محمد بن یوسف بن محمد بن
الجنید الکشی الجرجانی (وکش) قریة علی ثلثة فراسخ من جرجان الجندی
سمع ابا نعیم بن عدی وابا العباس الدغولی وسکی بن عبدان و
طبقتهم بخراسان والعراق والحرمین۔ روی عنه ابو العلاء
محمد بن علی الواسطی وابو القاسم الازهری وعبدالعزیز الازجی
جاور بمکة الی ان توفی بها فی سنة ۳۹۰ تسعین وثلثمائة ۱ ھ
طبقات الذهبی ج ۳ صہ ۲۰۵

٥٦ تاریخ الامام الحافظ ابن عساکر لدمشق الشام بالسند
الی الشیخ محی الدین بن عربی عن مؤلفه ابن عساکر رحمه اللہ تعالی
تنبیہ ابن عساکر هو الحافظ ابو القاسم علی بن الحسن بن هبة
اللہ بن عبداللہ بن الحسن بن عساکر الدمشقی المتولد سنہ ۴۹۹ تسع
وتسعین واربعمائة والمتوفی سنہ ۵۷۱ وقیل احدی وثمانون و

سلہ وسائر تصانیفه کالاربعین وغیرها ۱۲

خمسمائة بدمشق وله الشيخ من النساء بضع وثمانون امرأة قال
الحافظ عبد القادر الرهاوي ما رأيت احفظ من ابن عساكر اهـ كذا
في ثبت الامير قال صاحب الكشف ان هذا التاريخ في نحو ثمانين مجلدا ذكر تراجم
الاعيان والرواة ومروياتهم على نسق تاريخ بغداد للخطيب لكنه
اعظم منه حجما قال ابن خلكان قال لي شيخنا الحافظ زكي الدين
عبد العظيم وقد جرى ذكر هذا التاريخ وطال الحديث في امره ما اظن
هذا الرجل الا عزم على وضع هذا التاريخ من يوم عقل على نفسه وشرع
في الجمع من ذلك الوقت والا فالعمر يقصر عن ان يجمع الانسان
مثل هذا الكتاب انتهى مختصرا

واما تاليف ابي الشيخ رحمه الله تعالى فمن طريق ابن النجار ٥٥
عن ابي المفاخر خلف بن احمد بن محمد الفراء عن ابي الفتح اسمعيل
ابن الفضل عن ابي طاهر الكاتب عن الحافظ ابي محمد عبد الله ابي
الشيخ **تنبيه** ابو الشيخ هو الحافظ ابو محمد عبد الله بن محمد
ابن جعفر بن حيان بفتح الحاء وتشديد المثناة تحت يلقب بابي
الشيخ ولد سنة ٢٩٤ اربع وتسعين ومائتين وتوفي سنة ٣٦٩

تسع وستين وثلثمائة روى عن ابى يعلى الموصلى وغيره وروى عنه
ابونعيم وغيره كذا فى ثبت الامير۔

۵۸ **تاريخ ابن معين فى احوال الرجال وهو مرتب على حروف المعجم** ۵۸

وبالسند الى الحافظ ابن حجر عن ابى اسحق التنوخى عن يحيى بن
يوسف المصرى عن ابى الحسن على بن هبة الله بن الجميزى عن ابى
طاهر السلفى عن محمد بن احمد الرازى عن على بن محمد الفارسى عن
ابى احمد عبد الله بن محمد المفسر عن ابى بكر احمد بن على المروزى
عن مؤلفه رحمه الله تعالى **تنبيه** ابن معين هو يحيى بن معين
الامام الفرد سيد الحفاظ ابو زكريا المرى مولاهم البغدادى
مولده سنة ثمان وخمسين ومائة وكان ابوه من نبلاء الكتاب
فخلف له الف الف درهم فيما قيل سمع هشيما وابن المبارك و
اسماعيل بن مجالد وغيرهم وعنه احمد وهناد والبخارى ومسلم
وابوداؤد وابوزرعة وابويعلى وخلائق **قال** ابن المدينى لا نعلم
احدا من لدن آدم عليه السلام كتب من الحديث ما كتب يحيى بن معين
قال عباس الدورى سمعت يحيى بن معين يقول لو لم يكتب الحديث

خمسين مرة ماعرفناه وعن يحيى بن معين قال كتبت بيدى
الف الف حديث وقال ابن المدينى انتهى علم الناس الى يحيى
ابن معين قال حنيس بن مبشر احد الثقات رأيت يحيى بن معين
فى النوم فقلت ما فعل الله بك فقال اعطانى وحبانى و زوجنى
ثلثمائة حوراء و مهدلى بين الناس۔ توفى فى ذى القعدة غريبا
بمدينة النبى صلى الله عليه وسلم سنة ثلاث وثلاثين ومائتين
رحمه الله تعالى اھ تذكرة الحفاظ للامام الذهبى رح

٥٩ ## شرح السنة للبغوى رحمه الله تعالى

٥٩ شرح السنة للبغوى رحمه الله تعالى۔ وبالسند الى
النجار عن الانجب بن ابى السعادات الحمامى عن ابى منصور محمد
ابن اسمعيل بن عوفة عن مؤلفه۔ تنبيہ البغوى هو الامام
حسين بن مسعود البغوى وقد تقدم ذكره فى سند تفسيره۔

٦٠ ## الزهد والرقائق لابن المبارك رحمه الله تعالى۔

وبالسند الى الفخر ابن البخارى عن ابن طبرزد عن ابى غالب
احمد بن الحسن بن البنا عن الحسن بن على الجوهرى عن ابى بكر محمد
ابن اسمعيل الوراق عن يحيى بن محمد بن صاعد عن الحسين بن الحسن

المروزی عن المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ ابن المبارک
هو الامام ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن المبارک ابن واضح الحنظلی
التمیمی مولاهم المتوفی سنہ ۱۸۱ قال احمد لم یکن فی زمن ابن المبارک
اطلب للعلم منہ وکان کتابہ الذی حدث بہ عشرین الفا کذا فی تہذیب
الاسماء وقال الذهبی فی طبقاتہ عبد اللہ بن المبارک بن واضح
الامام الحافظ العلامۃ شیخ الاسلام فخر المجاهدین قدوۃ
الزاهدین ابو عبد الرحمن الحنظلی مولاهم المروزی الترکی الاب
الخوارزمی الام التاجر السفار صاحب التصانیف النافعۃ والرحلات
الشاسعۃ ولد سنۃ ثمانی عشرۃ ومائۃ او بعدها بعام وافنی
عمرہ فی الاسفار حاجا ومجاهدا وتاجرا سمع سلیمان التیمی و
عاصم الاحول وحمید الطویل والربیع بن انس وهشام بن
عروۃ واممما سواهم حتی کتب عمن هو اصغر منہ دون العلم
فی الابواب والفقہ وفی الغزو والزهد والرقائق وغیر
ذلک حدث عنہ خلق لا یحصون من اهل الاقالیم فانہ من
صباہ ما فتر عن السفر منهم عبد الرحمن بن مهدی ویحیی

ابن معین وحیان بن موسیٰ وابوبکر بن ابی شیبۃ وغیرہم وعن
اسمعیل بن عیاش قال ما علی وجہ الارض مثل ابن المبارک و
قال شعیب بن حرب لو جہدت جہدی ان اکون فی السنۃ
ثلاثۃ ایام مثل ابن المبارک لم اقدر وقال ابو اسامۃ ہو
امیر المؤمنین فی الحدیث انتہی مختصراً ملتقطاً۔

نوادر الاصول للحکیم الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق ۶۱

ابن حجر من ابی الحسن علی بن محمد بن ابی المجد عن سلیمان بن حمزۃ
عن عیسیٰ بن عبد العزیز عن ابی سعد عبد الکریم بن محمد السمعانی
عن ابی الفضل محمد بن علی بن سعید بن المطہر عن ابی اسحاق
ابن ابراہیم بن محمد البوقی الخطیب عن ابی بکر محمد عبد الرحمن
المقری عن ابی نصر احمد بن احید بن حمدان البیکندی
عن ابی عبد اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی تنبیہ قال فی
الکشف ہو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن ابن بشیر المؤذن الحکیم
الترمذی المتوفی شہیداً سنۃ ۲۵۵ خمس وخمسین ومائتین و
وقد ذکر ثلاثۃ مائۃ اصل الا اثنی عشرہ ہو الملقب بسلوۃ

له فی معرفۃ اخبار الرسول ۱۲ ؎ه وعند العجلونی محمد عبد الرحمن ۱۲ عبد الہادی

العارفين وبستان الموحدين روى انه قال ما وضعت حرفا
لينقل عني ولا لينسب الى شيئ منه ولكن كان اذا اشتد على
وقتي التسلي به وفي تصانيفه يلوح صدق ما يقول لا سيما في
هذا الكتاب حيث لم يقدم خطبة ولا ترتيبا وهي ثمان وثمانون
ومأتي اصل وقد قيل ان الاصول ثلاثمائة وستون انتهى مختصرا
وقال العلامة الامير الكبير في ثبته ولما صنف (الحكيم) كتاب
ختم الولاية وكتاب علل الشريعة كفروه ونفوه من ترمذ فجاء الى
بلخ فقبلوه انتهى رحمه الله تعالى

مسند ابن راهويه رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر
عن التنوخي وابن ابي المجد عن ابي الحسن علي بن محمد بن مردود
البندنيجي وابي نصر محمد بن محمد بن هبة الله الشيرازي
عن ابي العباس احمد ابن يوسف البغدادي وابي الحسن بن مسعود
ابن بركة عن ابي الخير احمد بن اسماعيل بن يوسف الطالقاني
عن ابي محمد هبة الله الصعلوكي المعروف بالموفق عن ابي علي الحسن
ابن ابي القاسم بن خوجويه عن ابي سعد عبد الرحمن بن حمدان بن محمد

النضروی عن ابی محمد عبد الله بن محمد بن علی بن زیاد السندی
عن ابی محمد عبد الله بن محمد بن سیدویہ الازدی وابی احمد
ابن ابراهیم بن نصر عن ابی یعقوب اسحاق بن ابراهیم بن مخلد المروزی
الحنظلی المعروف بابن راهویہ نزیل نیسابور تنبیہ ابن راهویہ
قال احمد لا اعلم له نظیرا وقال الدارمی ساد اهل المشرق والمغرب بصدقہ وقال الذهلی
اجتمع فی الرصافة اعلام اصحاب الحدیث منهم احمد وابن معین
وغیرهما وکان صدر المجلس اسحاق وهو الخطیب وقال اسحاق
ماسمعت شیئا الاحفظته وما حفظت شیئا قط فنسیته وکان
انظر الی سبعین الف حدیث وقال اعرف مکان مائة الف
حدیث کانی انظر الیها ولد ابن راهویہ سنہ ۱۶۶ وتوفی سنہ ۲۳۸
اھ ثبت الامیر۔

٦٣ اقتضاء العلم العمل للخطیب البغدادی رحمه الله تعالى۔ ٦٣
بالسند الی الفخر بن البخاری عن ابن طبرزذ عن ابی منصور
عبد الرحمن بن محمد القزاز عن ابی بکر احمد البغدادی رحمه الله
تعالى تنبیه الخطیب البغدادی هو ابو بکر احمد بن علی بن ثابت

ابن احمد بن مہدی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

٦٤ **الذریۃ الطاھرۃ للدولابی رحمہ اللہ تعالیٰ** بالسند

الی القاضی زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن محمد بن علی الحراد

عن الشرف عبدالمؤمن الدمیاطی عن ابی الحسن بن المقیر عن

الحافظ ابی الفضل محمد بن ناصر السلامی الحنبلی بسماعہ علی الخطیب

ابی طاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابی الصقر الانباری سنہ

بقرأتہ علی ابی البرکات احمد بن عبدالواحد بن الفضل بن الطیب

ابن عبداللہ الفرا بمصر سنہ ۴۲۵ بسماعہ عن ابی محمد الحسین بن

رشیق العسکری قال حدثنا محمد بن احمد الدولابی المؤلف

رحمہ اللہ تعالیٰ **تنبیہ** الدولابی ہو الامام الحافظ ابو بشر

محمد بن احمد بن حماد الانصاری الشہیر بالدولابی ۔ وفی کشف

الظنون ان وفاتہ فی سنہ ۳۱۰ عشرۃ و ثلثمائۃ اھ **قال** الذہبی

الدولابی الحافظ العالم سمع احمد بن ابی شریح الرازی ومحمد

ابن منصور الجواز ومحمد بن بشار وغیرہم **قال** ابو سعید بن یونس

کان ابو بشر من اہل الصنعۃ وکان یضعف مات بین مکۃ

والمدينة بالعرج فی ذی القعدة سنة ۳۰۱ (قلت) ومولده کان فی
سنة ۲۲۴ اربع وعشرین ومائتین انتهی

۶۵ مسند بقی بن مخلد رحمه الله تعالیٰ من طریق عیاض عن
ابی القاسم احمد بن محمد بن احمد بن مخلد بن عبد الرحمن بن احمد
ابن بقی بن مخلد عن ابیه محمد عن ابیه احمد وعمه عبد الرحمن عن
ابیهما مخلد عن ابیه عبد الرحمن عن ابیه احمد عن ابیه بقی بن
مخلد عن ابن حبیب عن ابن الماجشون **تنبیه** قال الذهبی
فی طبقاته بقی بن مخلد الامام شیخ الاسلام ابو عبد الرحمن القرطبی
صاحب المسند الکبیر والتفسیر الجلیل الذی قال فیه ابن حزم
ماصنف تفسیر مثله اصلا مولده فی رمضان سنة ۲۰۱ احدی
ومائتین وسمع یحیی بن اللیثی القرطبی وابا مصعب الزهری
ویحیی بن بکیر وابن ابی شیبة وغیرهم وطاف الشرق والغرب
وشیوخه مأتان وثمانون ونیف - روی عنه ابنه احمد واحمد بن عبد الله
الاموی واسلم بن عبد العزیز وغیرهم وکان اماما علما قدوة
مجتهدا لا یقلد احدا ثقة حجة صالحا عابدا متهجدا اواها علیم

النظير في زمانه ذكره احمد ابن ابي خيثمة فقال ما كنا نسميه
الا المكنسة وهل يحتاج بلد فيه بقي ان يأتي منه الينا احد قال
ابو الوليد الفرضي ملأ بقي الاندلس حديثا وعن بقي قال لما
رجعت من العراق اجلسني يحيى بن بكير الى جنبه وسمع مني
سبعة احاديث وعنه قال لقد غرست للمسلمين غرسا
بالاندلس لا يقلع الا بخروج الدجال وكان مجاب الدعوة
وقيل انه كان يختم القرآن كل ليلة في ثلاث عشرة ركعة و
سنة ٢٧٦
يسرد الصوم وحضر سبعين غزوة مات في جمادى الآخرة
ست وسبعين ومائتين انتهى مختصرا

٦٦ مصنف الامام وكيع رحمه الله تعالى من طريق ٦٦

عياض وابن بشكوال عن ابن عتاب عن ابيه عن ابي بكر بن
عبد الرحمن بن احمد التجيبي عن اسماعيل بن صبور عن محمد بن
وضاح عن موسى بن معاوية عن ابي سفيان وكيع بن الجراح
بن مليح الرواسي الكوفي تنبيه قال الامير في ثبته توفي وكيع
بطن من قيس عيلان ١٢ ذهبي
سنة ١٩٦ ست وتسعين مائة قال احمد ما رأيت اوعى للعلم منه

ولا احفظ ولا رأيت معه كتابا قط ولا رقعة وقال ابن معين ما رأيت افضل منه كان يستقبل القبلة ويحفظ حديثه اهـ قال الذهبي ولد (وكيع) سنة ۱۲۹ تسع وعشرين ومائة سمع هشام ابن عروة والاعمش واسمعيل بن ابي خالد وابن عون وابن جريج وسفيان وغيرهم وكان ابوه على بيت المال واراد الرشيد ان يولى وكيعا قضاء الكوفة فامتنع قال يحيى بن يمان لما مات سفيان جلس وكيع موضعه كان يصوم الدهر ويختم القرآن كل ليلة ويفتى بقول ابى حنيفة وكان يحيى القطان يفتى بقول ابى حنيفة ايضا قال سلم بن جنادة جالست وكيعا سبع سنين فما رأيته بزق ولا مس حصاة ولا جلس مجلسه فتحرك ولا رأيته الا مستقبل القبلة وقيل كان وكيع اعور توفى بفيد راجعا من الحج سنة ۱۹۷ سبع وتسعين ومائة يوم عاشوراء قال وكيع الجهر بالبسملة بدعة سمعه منه ابو سعيد الاشج اهـ مختصرا ملتقطا

۶۷ تاليف ابن شاهين رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر عن

ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن جمور البجلی عن جدہ ابن عبد اللہ
محمد بن ابراهیم بن المظفر الحسینی عن شمس الدین ابی الفرج
ابن ابی عمر عن ابی الیمن الکندی عن ابی محمد عبد اللہ بن
عمر بن احمد بن شاهین عن ابیہ ابی حفص عمر بن شاهین البغدادی
تنبیہ قال السیوطی فی مشتهی العقول ما نصہ منتهی
التصانیف فی الکثرة ابن شاهین صنف ثلاثمائة وثلاثین
مصنفا منهم التفسیر الف جزء والمسند خمسة عشر مائة
والتاریخ مائة وخمس مجلدات ومداد التصانیف الف قنطار
وثمانمائة قنطار وسبعة وسبعون قنطارا قال السیوطی هذا من کرامات
طی الزمان کالمکان من وراثة الاسراء ولیلة القدر توفی
ابن شاهین سنہ ۳۸۵ھ قاله الامیر فی ثبتہ

مسند الحمیدی رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق الغانی عن ابن ۶۵
عبد البر عن سعید بن نصر عن قاسم بن اصبغ عن محمد بن اسمٰعیل
الترمذی عن ابی بکر عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی المکی تنبیہ
قال الامیر الحمیدی المکی المتوفی بمکة سنہ ۲۱۴ اربعة عشر و

مائتين قال احمد الحميدی عندنا امام اھ

معجم ابن قانع رحمہ اللہ تعالی ۔ بسند صاحب المنح من طریق ٦٩

الصدفی والسلمی عن ابی القاسم عبد الواحد بن علی بن محمد بن

فہد العلاف عن ابی الحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص الحمامی

عن الحافظ الناسی ابی الحسین عبد الباقی ابن قانع رحمہ اللہ تعالی القاضی

تنبیہ ابن قانع ہو الحافظ القاضی ابو الحسین عبد الباقی بن

قانع بن مرزوق بن الحسن الاموی مولاہم البغدادی ولد

سنہ ٢٦٥ واختلط قبل موتہ بسنتین ومات سنہ ٣٥١ ھ کذا فی

ثبت الامیر

عشاریات القلقشندی رحمہ اللہ تعالی ۔ بالسند الی صاحب ٧٠

المنح قال اخبرنا بہا ابو المکارم محمد بن احمد القابسی عن ابی النعمان الناسی

القصار عن النجم الغزی والبدر القرافی کلاہما عن المؤلف

تنبیہ القلقشندی ہو الشیخ جمال الدین ابراھیم بن علی

ابن احمد بن اسماعیل بن علاء الدین القرشی الشافعی القلقشندی

بقاف مفتوحۃ ثم لام ساکنۃ ثم قاف مفتوحۃ ثم شین معجمۃ

مفتوحة ثم نون ساكنة ثم دال مهملة مكسورة بعدها ياء نسبة الى
قرية من قرى مصر ينسب اليها جماعة هذا وتقي الدين ابو بكر محمد بن
اسماعيل وابن اخيه عبد الكريم المقدسي وابو الفتوح علي بن
علاء الدين وكلهم اخذوا عن ابن حجر قال صاحب المنح فتقع لنا
عشاريات باربعة عشر ولله الحمد اهـ كذا في ثبت الامير

۷۱ الاربعون التساعية لعز الدين ابن جماعة رحمه الله تعالى

من طريق صاحب المنح ايضاً قال اخبرنا بها ابو الاسرار علي عن ابن
عجيل عن ابن ظهيرة عنه **تنبيه قال** صاحب المنح فتقع لنا بثلاثة
عشر ولله الحمد قال الامير **قلت** فتقع لنا بستة عشر لاننا
نروي عن السقاط عن ابن الحاج عنه **قال الجامع المسكين**
فتقع لنا بتسعة عشر لاننا نروي عن الشيخ محمد ابن سليمان
حسب الله عن عبد الغني الدمياطي عن الامير الكبير عن الشيخ
السقاط عن ابن الحاج عن صاحب المنح ـ

۷۲ تاليف الحسن بن عرفة رحمه الله تعالى بالسند الى صاحب
المنح وهو يرويها من طريق السلفي عن علي بن الحسن الربعي من

ابی الحسن مخیمد ابن محمد بن محمد بن مخلد البزاز عن اسماعیل بن محمد
ابن اسماعیل الصفار عن الحسن بن عرفہ العبدی المتوفی سنہ ۲۵۷

٤٣ مکارم الاخلاق للخرائطی وسائر مؤلفاتہ رحمہ اللہ تعالی

بالسند الی صاحب المنح من طریق ابن خلیل عن الخشوعی عن ابی محمد
ھبۃ اللہ الاکفانی عن محمد بن عقیل الخطیب احمد بن بندار والی
الحسن احمد بن عبد الواحد بن ابی الحدید عن ابی بکر بن محمد بن
احمد بن عثمان بن ابی الحدید عن ابی بکر الخرائطی تنبیہ الا ھو محمد
ابن جعفر بن سہل الخرائطی رحمہ اللہ تعالی

٤٤ ٤٥ الموطا وکتاب الآثار للامام محمد رحمہ اللہ تعالی

وسائر تصانیفہ ارویہا مسلسلا بالسادۃ الحنفیۃ عن
الشیخ عبد الستار المکی الحنفی عن الشیخ ادریس بن محمد الحنفی
المتوفی سنہ ۱۳۰۱ عن العلامۃ ابن عابدین عن العلامۃ السید
محمد شاکر الحنفی عن فقیہ الشام المنلا علی الترکمانی الحنفی عن
الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفی عن المفتی علاء الدین
الحصکفی الحنفی عن خیر الدین الرملی الحنفی عن محمد ابن السراج

الحانوتی الحنفی عن احمد بن یونس الشهیر بابن الشلبی[1] الحنفی عن [11]
ابراهیم الکرکی الحنفی صاحب الفیض عن [12] امین الدین یحیی بن محمد
الاقصرائی الحنفی عن [13] محمد بن محمد البخاری الحنفی عن [14] حافظ الدین محمد بن
محمد الطاهر الحنفی عن [15] صدر الشریعة عبید الله بن مسعود الحنفی
عن [16] جده تاج الشریعة محمود الحنفی عن [17] والده صدر الشریعة احمد الحنفی
عن [18] ابیه جمال الدین عبید الله بن ابراهیم المحبوبی الحنفی عن [19] محمد
ابن ابی بکر البخاری المشهور بامام زاده الحنفی عن [20] شمس الائمة
ابی بکر بن محمد الزرنجری الحنفی عن [21] شمس الائمة عبد العزیز بن احمد
الحلوانی[2] الحنفی عن [22] القاضی ابی علی الحسین النسفی بن علی الحنفی عن [23]
ابی بکر محمد بن الفضل البخاری الحنفی عن [24] عبد الله بن محمد الحارثی
الحنفی عن [25] حفص محمد البخاری الحنفی عن [26] والده ابی حفص الکبیر احمد
ابن حفص الحنفی عن الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی رضی الله

---

[1] بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدة ١٢ در مختار
[2] الحلوانی اتفقوا علی انه نسبة الی بیع الحلواء واما النسبة الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط هذا اللفظ ثلثة اقوال بفتح الحاء المهملة وبالهمزة فی آخره وبفتح الحاء وآخره نون بضم الحاء مع النون یشیر الیه کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلواء ایضا مصدر من الحلواء اه مختصراً ملخصاً من مقدمة عمدة الرعایة ١٢ عبد الهادی غفر له

تعالی عنہ تنبیہ محمد بن الحسن الشیبانی ھو ابو عبد اللہ محمد بن
الحسن بن فرقد الشیبانی نسبتہ ولاء الی شیبان بفتح الشین
المعجمۃ قبیلۃ معروفۃ الکوفی صاحب الامام ابی حنیفۃ اصلہ
من دمشق من اھل قریۃ یقال لہا حرستا بفتح الحاء المہملۃ وسکون
الراء المہملۃ وفتح السین المہملۃ سمع الحدیث عن مسعر بن
کدام وسفیان الثوری وعمرو بن دینار والامام مالک والاوزاعی
والقاضی ابی یوسف وروی عنہ الامام الشافعی وابو سلیمان
موسی بن سلیمان الجوزجانی وھشام بن عبد اللہ الرازی
وابو حفص الکبیر وغیرھم من اکابر المحدثین وائمۃ الدین قال
الشافعی ما رأیت سمینا اخف روحا من محمد بن الحسن وما رأیت
افصح منہ کنت اظن اذا رأیتہ یقرء القرآن کان القرآن نزل
بلغتہ وقال ایضا ما رأیت اعقل من محمد بن الحسن وروی
عنہ ان رجلا سألہ عن مسألۃ فاجابہ فقال لہ الرجل خالفک
الفقہاء فقال لہ الشافعی وھل رأیت فقیہا قط اللھم الا
ان یکون رأیت محمد بن الحسن وقال ابو عبد اللہ الذھبی

فی میزان الاعتدال محمد بن الحسن الشیبانی ابو عبد اللہ احد
الفقہاء یروی عن مالک بن انس وغیرہ وکان من بحور العلم
والفقہ قویا فی مالک اھ وقال الربیع سمعت الشافعی یقول
حملت عن محمد وقر بعیر کتبا اھ روی الخطیب باسنادہ
الی الشافعی قال قال محمد بن الحسن اقمت علی باب مالک
ثلاث سنین وکسرا قال وکان یقول انہ سمع لفظا اکثر من
سبعمائۃ حدیث وکان اذا حدثہم عن مالک امتلأ منزلہ وکثر الناس حتی
یضیق علیہ الموضع وعنہ کان اذا اخذ فی المسئلۃ کانہ قرآن ینزل لا یقدم حرفا
ولا یؤخرہ وعنہ قال حملت عنہ وقر بختی کتبا وعن یحیی بن معین قال کتبت الجامع
الصغیر عن محمد بن الحسن وعن ابی عبید ما رأیت اعلم من کتاب اللہ منہ وعن
ابراہیم الحربی قال قلت لاحمد من این لک ھذہ المسائل الدقیقۃ قال
من کتب محمد بن الحسن انتہی مختصرا ملتقطا من التعلیق الممجد علی
مؤطا محمد رح قال المحقق اللکنوی رحمہ اللہ تعالی فی التعلیق الممجد
بعد ما ذکر مناقب الامام محمد قلت بہذہ العبارات الواقعۃ
من الاثبات وغیرہا من کلمات الثقات التی ترکنا ذکرہا

خوفا من التطويل بنظم جلالة قدره وفضله الجميل فمن طعن عليه

كانه لم تقرع سمعه هذه الكلمات ولم يصل بصره الى كتب النقاد

الاثبات وكفاك مدح الشافعي له بعبارات رشيقة وكلمات لطيفة

وروايته عنه انتهى۔

قد ذكرت اولا بحمد الله تعالى وحسن توفيقه خمسة وعشرين

كتبا من كتب التفسير باسانيدها وهذه خمسة وسبعون

كتابا من كتب الحديث مع اسانيدها المتصلة الى مصنفيها

فصارت بجميعها مكملة للمائة كتابا وبقيت منها كثيرة

لا يمكن استقصاءها۔ وقد جمعت اكثرها في غير هذا المحل

والآن اشرع في ذكر الكتب الفقهية من كتب المذاهب

الاربعة وغير ذلك من كتب الاصول والتصوف

والاوراد بعون رب العباد۔

ونقدم سند فقه الحنفي فنقول فقه الامام الهمام المجتهد

المقدم امام الائمة وسراج الامة ابي حنيفة النعمان

ابن ثابت رضي الله تعالى عنه نرويه عن العلامة الشيخ

كمال عن والده صديق كمال عن الشيخ عبد الله سراج عن عمر العطار
عن علي الونائي عن السيد مرتضى الزبيدي ح وارويه عاليا عن
الشيخ عبد الستار المكي عن العلامة المعمر احمد بن المنلا صالح السويدي
البغدادي عن السيد مرتضى الزبيدي عن السيد عمر بن عقيل
عن الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ منصور الطوخي عن سلطان
المزاحي عن احمد بن يونس الشهير بابن الشلبي ح ويروي صديق
كمال عن عبد الرحمن الكزبري عن والده محمد الكزبري عن عبد الغني
النابلسي عن والده اسماعيل شارح الدرر والغرر عن الشيخين
الجليلين الشهاب احمد الشوبري والشيخ حسن الشرنبلالي
صاحب الحاشية على الدرر رواية الاول عن السراج عمر بن نجيم
مؤلف النهر الفائق شرح كنز الدقائق والشمس الحانوتي صاحب
الفتاوى والشيخ علي المقدسي شارح نظم الكنز وبرواية الثاني
عن شيخ الاسلام الشيخ عبد الله النحريري والشيخ محمد بن عبد الرحمن
المسيري والشيخ محمد بن احمد الحموي والشيخ محمد المحبي برواية
كل واحد من مشائخ هذين الشيخين المذكورين عن الشيخ احمد

ابن يونس الشلبي صاحب الفتاوى عن سري الدين عبد البر بن الشحنة
شارح الوهبانية عن الكمال محمد بن الهمام صاحب فتح القدير شرح
الهداية عن سراج الدين عمر بن علي الكناني الشهير بقارى الهداية
ح وأرويه عن الفقيه شيخ الخطباء بالمسجد الحرام الشيخ احمد
ميرداد عن السيد كوجك عن الشيخ عابد عن عمه الشيخ محمد حسين
ابن محمد مراد بن يعقوب الانصاري السندي عن ابيه عن
الشيخ محمد هاشم بن عبد الغفور السندي عن مفتي الاحناف
بمكة عن الشيخ عبد القادر الصديقي عن الشيخ حسن العجيمي
اخبرنا مفتي الانام السيد محمد صادق بن احمد بادشاه
الحسيني اجازة عن الشيخ سراج الدين عمر الحانوتي عن الشيخ
ابراهيم بن عبد الرحمن الكركي صاحب الفيض عن الشيخ محب الدين
احمد بن محمد بن احمد الاقصرائي عن سراج الدين عمر بن علي
الكناني الشهير بقارئ الهداية عن علاء الدين السيرافي[له] عن السيد
جلال شارح الهداية عن علاء الدين عبد العزيز البخاري صاحب

نسبة الى سيراف بلدة من بلاد فارس مما يلي حد كرمان ۱۲ الفوائد البهية۔

له وفي ثبت ابن عابدين السيرامي ۱۲ عبد الهادي عفي الله له

الكشف والتحقيق عن الاستاذ حافظ الدين الكبير عن شمس الائمة
محمد بن عبد الستار الكردري ح وارويه عن العلامة اسعد الدهان
عن العلامة حسين الطرابلسى المتوفى سنة ۱۳۰۹ھ عن السيد علاء الدين عابدين
عن والده العلامة الفقيه خاتم المحققين السيد محمد امين بن
عابدين ح وارويه بالاجازة العامة عن العلامة يوسف بن
اسمعيل النبهانى عن العلامة الفقيه السيد محمد ابى الخير
عابدين امين الفتوى بدمشق ابن العلامة السيد احمد عابدين
شقيق السيد محمد امين عابدين عن والده السيد احمد عابدين
المذكور وهو عن اخيه السيد محمد امين المعروف بابن عابدين
ح وارويه عاليا عن الشيخ عبد الستار المكى عن الشيخ ادريس
ابن محمد المكى المتوفى سنة ۱۳۰ عن العلامة ابن عابدين عن العلامة
السيد محمد شاكر عن الامام الشيخ مصطفى زين الدين ابى البركات
ابن محمد رحمة الله الايوبى الشهير بالرحمتى عن الشيخ صالح بن
ابراهيم بن سليمان الجينينى وهو عن والده عن شيخ الفتيانى
زمانه الشيخ خير الدين الرملى ۱۲ رد المحتار عن الشيخ محمد بن محمد سراج الدين

له وفى ثبت ابن عابدين جلال الدين الكبير والله اعلم ۱۲ العبد العادى غفر الله له

الحانوتی عن والدہ محمد الحانوتی عن العلامۃ محب الدین بن جرباش
عن ابی الخیر محمد بن محمد الرومی عن المجد ابی الفتح محمد بن محمد
الحریری عن والدہ عن القدام امیر کاتب بن عمر الاتقانی عن السغناقی
عن حافظ الدین صاحب الکنز النسفی عن شمس الائمۃ محمد بن عبد الستار الکردری
عن شیخ الاسلام برہان الدین صاحب الہدایۃ عن فخر الاسلام
علی البزدوی عن شمس الائمۃ السرخسی عن شمس الائمۃ الحلوانی
عن القاضی ابی علی النسفی عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل
البخاری عن الامام ابی عبد اللہ السبذمونی عن الامیر ابی — السیذمونی
(رد المحتار ۱۲)
عبد اللہ بن ابی حفص البخاری عن ابیہ عن الامام محمد بن
(الامام الصغیر ۱۲) (الامام الکبیر ۱۲)
الحسن الشیبانی عن الامام الاعظم والولی الاکرم ابی حنیفۃ النعمان
الکوفی صاحب المذہب وہو عن حماد بن زید بن ابی سلیمان
عن ابراہیم النخعی عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب المبسوط للامام السرخسی رحمہ اللہ تعالی ارویہ
بالسند المذکور عن مصنفہ رحمہ اللہ تعالی تنبیہ السرخسی ہو

شمس الائمة محمد بن احمد بن ابی سهل السرخسی المتوفی سنہ ۴۸۳
ثلاث وثمانین واربعمائة وهذا الکتاب اجل الکتب التی دونت
لمذهب الامام الاعظم لانه یحتوی علی جمیع المسائل التی کتبها
الامام محمد والامام ابو یوسف والامام الاعظم والامام زفر
والامام الحسن البصری رحمهم الله تعالی قال فی الفوائد البهیة
السرخسی کان اماما علامة حجة متکلما مناظرا اصولیا مجتهدا
عده ابن کمال باشا من المجتهدین فی المسائل لازم شمس الائمة
عبد العزیز الحلوانی واخذ عنه حتی تخرج به وصار اوحد زمانه
وتفقه علیه برهان الائمة عبد العزیز بن عمر بن مازه ومحمود
ابن عبد العزیز الاوزجندی وغیرهما - املی المبسوط نحو خمس عشرة
مجلدا وهو فی السجن باوزجند کان محبوسا فی الجب بسبب کلمة
نصح بها الخاقان وکان یملی من خاطره من غیر مطالعة کتاب
وهو فی الجب واصحابه فی اعلی الجب وقال عند فراغه من شرح
العبادات هذا اخر شرح العبادات باوضح المعانی واوجز العبارات
املاء المحبوس عن الجمع والجماعات - وقال فی اخر شرح الاقرار

انتهى شرح الاقرار المشتمل من المعاني على ما هو من الاسرار املاه المحبوس في محبس الاشرار ـ والسرخسي نسبة الى سرخس بفتح السين وفتح الراء وسكون الخاء بلدة قديمة من بلاد خراسان وهو اسم رجل سكن هذا الموضع وعمره وا تم بناءه ذو القرنين ذكره السمعاني انتهى مختصرا

الهداية للامام برهان الدين على بن ابي بكر المرغيناني

رحمه الله تعالى ـ ارويها عن العلامة الشيخ احمد ابي الخير ميرداد ومولانا الشيخ محمد سعيد الاديب عن السيد عبد الله كوجك عن عمر العطار وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ محمد طاهر سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المكي عن العلامة العجيمي عن احمد القشاشي عن ابي المواهب احمد بن على العباسي الشناوي ثم المدني عن عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزيز بن فهد المكي العلوي عن عمه جار الله بن عبد العزيز بن فهد المكي عن المفتي سراج الدين عمر بن عبد الرحيم القاهري ثم المدني عن مجد الدين محمد بن عبد الله الزرندي المدني الحنفي عن شيخ

الحنفیہ امین الدین یحیی بن محمد بن ابراہیم الاقصرائی القاہری عن القاضی زین الدین ابی بکر بن الحسین العثمانی المراغی ثم المدنی عن القاسم ابن محمد بن یوسف البرزالی عن مظفر الدین احمد ابن علی الساعاتی الحنفی عن ظہیر الدین محمد بن عمر بن محمد البخاری النوجاباذی بفتح النون قریۃ ببخاری عن محمد بن عبد الستار الکردری عن مؤلفہا تتنبیہ المرغینانی ہو علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی المرغینانی صاحب الہدایۃ کان اماما فقیہا حافظا محدثا مفسرا جامعا للعلوم ضابطا للفنون متقنا محققا نظارا مدققا زاہدا ورعا فاضلا ماہرا اصولیا ادیبا شاعرا لم تر العیون مثلہ فی العلم والادب ولہ الید الباسطۃ فی الخلاف والباع الممتد فی المذہب تفقہ علی الائمۃ المشہورین منہم مفتی الثقلین نجم الدین ابو حفص عمر النسفی ومن تصانیفہ کتاب المنتقی ونشر المذہب والتجنیس والمزید ومناسک الحج ومختارات

لہ ولد سنۃ احدی عشر وخمسمائۃ ۱۲ مقدمۃ الہدایۃ ۵۲ المرغینانی نسبۃ الی مرغینان بفتح المیم وسکون الراء المہملۃ وکسر الغین المعجمۃ وسکون الیاء بعدہا نون ثم الف بعدہا نون بلدۃ من بلاد فرغانۃ ۱۲ الفوائد البہیۃ - محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

النوازل وكتاب فى الفرائض - وقال فى اول البداية قال ابو الحسن
علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل کان یخطر ببالی عند ابتداء حالی ان
يكون كتاب فى الفقه فيه من كل نوع صغير الحجم كبير الرسم وحيث
وقع الاتفاق بتطواف الطرق وجدت المختصر المنسوب الى القدوری
اجمل كتاب فى احسن ايجاز واعجاز ورأيت كبراء الدهر يرغبون
الصغير والكبير فى حفظ الجامع الصغير فهممت ان اجمع بينهما
ولا اتجاوز فيه عنهما الا ما دعت الضرورة اليه وسميته
بداية المبتدى ولو وفقت لشرحه سميته بكفاية المنتهى اهـ
وقد وفق لشرحه وسماه بكفاية المنتهى ثم اختصره وسماه الهداية
وكانت وفاته سنة ٥٩٣ ثلث وتسعين وخمسمائة وتفقه عليه
جم غفير اهـ مختصرا الفوائد البهية صـ ١٥٧

فتح القدير شرح الهداية للعلامة كمال الدين محمد بن
عبد الواحد بن الهمام رحمه الله تعالى - وبالسند
الى الشيخ العجيمي عن خير الدين الرملى عن محمد بن سراج الدين
الحانوتى عن العلامة احمد بن الشلبى عن القاضى شمس الدين

محمد بن احمد الغزی والعلامة سری الدین عبد البر بن محب الدین
محمد بن الشحنة کلاهما عن مؤلفه العلامة المحقق کمال الدین
الشهیر بابن الهمام السکندری السیواسی کان والده قاضیا
بسیواس من بلاد الروم ثم قدم القاهرة وولی خلافة الحکم
بها عن القاضی الحنفی ثم ولی القضاء بالاسکندریة وتزوج بها
بنت القاضی المالکی فولد له الکمال محمد سنة ثمان وثمانین
وسبع مائة وکان اماما نظارا فارسا فی البحث فروعی اصولی
محدث مفسر حافظ نحوی کلامی منطقی جدلی وله تصانیف
مقبولة معتبرة منها شرح الهدایه المسمی بفتح القدیر والتحریر
فی الاصول وغیر ذلک - وسمع علی جماعة منهم حافظ العصر
ابن حجر وذکره فی بعض تصانیفه فقال شیخنا واجاز له کثیرون
مسانیدهم عالیة وخرج له الحافظ السخاوی اربعین من مرویاته
بالسماع والاجازة فحدث بها وسمعها منه الفضلاء وادمن
الاشتغال برهة ففاق اقرانه فضلا تاما وفکرا مستقیما
وذکاء مفرطا وکان له نصیب وافر مما لارباب الاحوال

من الكشف والكرامات ـ مات يوم الجمعة سابع رمضان سنه ٨٦١
احدى وستين وثمانمائة انتهى مختصرا ملتقطاً وتمامه في ثبت
ابن حجر والفوائد البهية في تراجم الحنفية

۵ الكفاية شرح الهداية للعلامة السيد جلال الدين
الكرماني رحمة الله عليه بالسند المتقدم الى مؤلف[١٤]
فتح القدير عن[١٥] السراج عمر بن على المعروف بقاري الهداية عن[١٦]
الشيخ علاء الدين احمد بن محمد السيرافي عن مؤلفها تنبيه اختلف
في مؤلف الكفاية شرح الهداية والحق انها للعلامة السيد
جلال الدين بن شمس الدين الخوارزمي الكرماني وكان عالما
فاضلا تضرب به الامثال وتشد اليه الرحال اخذ عن حسام الدين
الحسن السغناقي صاحب النهاية عن حافظ الدين الكبير محمد بن
محمد البخاري عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري عن
صاحب الهدايه واخذ ايضا عن عبد العزيز البخاري صاحب
كشف البزدوي عن حافظ الدين الكبير انتهى ملخصا من الفوائد ص ٤٣

٦ البناية شرح الهداية ورمز الحقائق شرح كنز الدقائق

كلاهما للعلامة الحافظ القاضي محمود العيني رحمه الله تعالى
بالسند المتقدم في فتح القدير الى مؤلفه ابن الهمام وهو عن القاضي
شيخ الاسلام محمود العيني تنبيه العيني هو قاضي القضاة
بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن القاضي
شهاب الدين العيني اصله من حلب وولد في عنتاب في سابع
رمضان سنة ٧٦٢ اثنتين وستين وسبع مائة وتربى بها وكان
ابوه قاضيها واخذ افضل علمائها ثم جعل نائبا عن ابيه في سنة ٧٨٣
ثلاث وثمانين وسبع مائة سافر الى دمشق وزار القدس واجتمع
هناك بعلاء الدين احمد بن محمد السيرافي فاصحبه معه الى
القاهرة وانزله بالبرقوقية فلازمه واخذ عنه الهداية
والكشاف وغيرهما ثم اخذ عن الشهاب بن خاص تركي الحنفي
ولبس الخرقة من الشيخ ناصر الدين القرطبي ثم عاد الى دمشق
سنة ٧٩٢ ثم رجع الى القاهرة وفي سنة ٨٢٣ سافر الى بلاد قرمان من
قطعة اسيا ثم رجع الى مصر جعل محتسب القاهرة وامره
امير تتار ان يترجم باللغة التركية كتاب القدوري في الفقه فترجمه

وكان عالما بعلوم شتى واقفا على كثير من الامور التاريخية دائما
مشتغلا بالمطالعة ونسخ كتبا كثيرة بخطه والف كتبا شتى وكان
يكتب بسرعة ويقال انه نسخ القدوری بتمامه فی ليلة واحدة
ابتدأه مع غروب الشمس واتمه مع شروقها وله جملة تصانيف
منها عمدة القاری واحد وعشرون مجلدا ومعانی كتاب الآثار
للطحاوی فی عشر مجلدات وشرح جزء من كتاب سنن ابی داؤد
فی مجلدين وشرح سيرة ابن هشام سماه كشف اللثام والكلم
الطيب وتحفة الملوك وشرح الكنز وشرح التحفة وشرح
الهداية وشرح البحار الزاهرة فی مجلدين وشرح شواهد
الالفية الكبرى والصغرى وكتاب مراح الارواح وشرح
العوامل المائة للجرجانی وشرح قصيدة الساوی فی العروض
وشرح العروض لابن الحاجب واختصر الفتاوی الظهيرية وكتاب
سير الانبياء وتاريخ كبير فی تسعة عشر مجلدا واختصره فی ثمانية
وتاريخ الاكاسرة بالتركی وطبقات الشعراء وطبقات الحنفية
ومعجم هؤلاء المشائخ فی مجلد واحد ورحلة الطحاوی ومختصر

ابن ... كان و مشارح الصد ود فى الخطب ثمان مجلدات وكتاب
النوادر وكتاب سيرة المؤيد شعرا ونثرا والتذكرة المتنوعه و
وتمهيدات على الكشاف وتفسير ابى الليث والبغوى وغير ذلك
توفى رحمه الله تعالى يوم الاربعاء من شهر ذى الحجة سنة ۸۵۵ خمس
خمسين وثمانمائة ودفن بمدرسته بقرب بيته بحارة كتامة
بالقرب من الازهر انتهى مختصراً من درر النقول للشيخ العلامة
عبد الستار الصديقى المكى

۸ كنز الدقائق للعلامة ابى البركات عبد الله بن احمد
ابن محمود النسفى[١] رحمة الله عليه وسائر تصانيفه مرّ
سنة ۷۱۰ فى ذكر تفسيره المسمى بمدارك التنزيل-

۹ كشف الاسرار والحقائق فى شرح كنز الدقائق للامام
قوام الدين مسعود ابن ابراهيم الكرمانى رحمه الله تعالى

---

[١] كان اماما كاملا عديم النظير فى زمانه رأسا فى الفقه والاصول بارعا فى الحديث ومعانيه تفقه على شمس الائمة محمد الكردى وعلى حميد الدين الضرير وبدر الدين خواهر زاده وله تصانيف مفيدة منها المصفى شرح المنظومة النسفية والمستصفى وكشف الاسرار وغير ذلك وقد سبق ذكره ۱۲ عبد الهادى غفر الله له-

بالسند المتقدم فی کنز الدقائق الی مؤلفہ مسعود بن ابراہیم تنبیہ
ہو ابو الفتوح مسعود الکرمانی المتوفی بمصر ہشتہ ۷۴۸ ثمان واربعین
وسبعمائۃ اھ کذا فی الکشف۔

البحر الرائق شرح کنز الدقائق والاشباہ والنظائر للعلامۃ

زین العابدین بن نجیم رحمہ اللہ تعالی ۔ وبالسند
الی الشیخ العجیمی عن الشیخ خیر الدین الرملی عن الشیخ محمد بن سراج
الدین الحانوتی عن مؤلفہما تنبیہ اھ فی کشف الظنون ہو الفقیہ
الفاضل زین العابدین بن ابراہیم بن محمد بن نجیم المعروف بابن نجیم
المصری الحنفی المتوفی بہا سنۃ ۹۷۰ سبعین وتسعمائۃ اھ وفی
التعلیقات السنیۃ اخذ العلوم عن جماعۃ منہم شرف الدین
البلقینی وشہاب الدین الشلبی والشیخ امین الدین بن عبد العال
واجازوہ بالافتاء والتدریس وانتفع بہ خلائق ولہ عدۃ مصنفات
منہا شرح الکنز والاشباہ النظائر المذکوران واخذ الطریق
عن العارف باللہ سلیمان الخیضری قال عبد الوہاب الشعرانی
صحبتہ عشر سنین فما رأیت علیہ شیئا یشینہ وحججت معہ فی

سنہ ٩٥٢ اثنتين وخمسين وتسعمائة فرأيته على خلق عظيم مع جيرانه و غلمانه مع ان السفر يسفر عن اخلاق الرجال اه ملخصًا

شرح الوقاية ومختصرها النقاية كلاهما للعلامة صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود ابن تاج الشريعة رحمه الله تعالى

١٣ ١٢

وبالسند الى الشيخ العجيمي عن الشيخ عبد الفتاح الخاص عن الشيخ محمد بن عبد القادر الخريري عن العلامة سراج الدين عمر الحانوتي عن البرهان ابراهيم الكركي عن الامين يحيى بن محمد الاقصرائي عن الشيخ محمد بن محمد البخاري عن الشيخ حافظ الدين ابي طاهر محمد بن محمد بن على الطاهري عن مؤلفهما ح وارويهما بالسند المتقدم فى الترغيب والترهيب الى الحافظ ابن حجر عن الشيخ محمد بن محمد بن محمد البخاري المعروف بخواجه پارسا المدفون بالبقيع عن حافظ الدين ابي طاهر عن صدر الشريعة تنبيه هو صدر الشريعة الاصغر عبيد الله ابن مسعود ابن تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة احمد ابن جمال الدين عبيد الله المحبوبي صاحب شرح الوقاية المعروف

بين الطلبة بصدر الشريعة هو الامام المتفق عليه والعلامة المختلف
اليه حافظ قوانين الشريعة ملخص مشكلات الاصل والفرع شيخ
الفروع والاصول عالم المعقول والمنقول ـ فقيه اصولی خلافی
جدلی محدث مفسر نحوی لغوی ادیب نظار متکلم منطقی عظیم
القدر جلیل المحل غذی بالعلم والادب اخذ العلم عن جده الامام
تاج الشریعة محمود بن صدر الشریعة عن ابیه صدر الشریعة عن
ابیه جمال الدین المحبوبی عن الشیخ الامام المفتی امام زاده الخ
شرح کتاب الوقایة من تصانیف جده تاج الشریعة وهو احسن
شروحه ثم اختصر الوقایة وسماه النقایة والف فی الاصول
متنا لطیفا سماه التنقیح ثم صنف شرحا نفیسا سماه التوضیح
وله المقدمات الاربعة وتعدیل العلوم والشروط والمحاضر ـ
مات سنة سبع واربعین وسبع مائة ومرقده فی شرع
آباد بخارا اهـ کذا فی الفوائد البهیة ـ

مصنفات الامام ابی الحسین احمد بن محمد القدوری

رحمه الله تعالی منها مختصره المعروف وشرح مختصر الکرخی ۱۴ ۱۵

والتجريد[16] فی الخلاف بین الشافعیة والحنفیة وغیر ذلک - بالسند ۱۶
المذکور فی الهدایة الی القاضی[14] زین الدین العثمانی عن[15] ابی
العباس احمد بن ابی طالب الحجار عن[16] جعفر بن علی الهمدانی عن[17]
الحافظ ابی طاهر احمد بن محمد السلفی عن[18] ابی الحسن المبارک
ابن عبد الجبار الطیوری عن مؤلفها تنبیہ القدوری هو احمد
ابن محمد بن احمد ابو الحسین البغدادی القدوری بالضم قیل
انه نسبة الی قریة من قری بغداد یقال لها قدورة وقیل نسبة
الی بیع القدور وهو صاحب المختصر المبارک المتداول بین ایدی الطلبة
کان ثقة صدوقا انتهت الیه ریاسة الحنفیة فی زمانه
صنف المختصر هو متن متین معتبر متداول بین الائمة
الاعیان وشهرته تغنی عن البیان قال صاحب مصباح انوار
الادعیة ان الحنفیة یتبرکون به فی ایام الوباء وهو کتاب مبارک
من حفظه یکون امینا من الفقر حتی قیل ان من قرأه علی استاذ
صالح ودعا له عند ختم الکتاب بالبرکة فانه یکون مالکا للدراهم
علی عدد مسائله وفی بعض شروح المجمع انه مشتمل علی اثنی عشر

الف مسئلة انتهى وشروحه كثيرة جدا اھ كشف الظنون والفوائد
البهية مختصراً وقد عدّ شروحه فى الكشف الى احدى وثلثين
شرحاً مات القدورى رحمه الله تعالى يوم الاحد الخامس
من رجب سنة ثمان وعشرين واربعمائة ببغداد ودفن من يومه
بداره فى درب ابى خلف ثم نقل الى تربة فى شارع المنصور
ودفن هناك بجنب ابى بكر الخوارزمى الحنفى۔

تصانيف الشيخ علاء الدين الحصكفى رحمه الله تعالى

الحصكفى

كشرحيه على التنوير وعلى الملتقى وشرحه على المنار وشرحه على القطر
اَرويها عن العلامة اسعد الدهان عن الشيخ حسين الطرابلسى
عن الشيخ علاء الدين عن والده الشيخ محمد امين المعروف بابن
عابدين عن السيد محمد شاكر عن الشيخ على التركمانى عن
الشيخ عبد الرحمن المجلد عن المؤلف تنبيه الحصكفى هو الشيخ
علاء الدين محمد بن على بن محمد بن على بن عبد الرحمن بن محمد جمال
الدين بن حسن الدمشقى المتوفى سنة ثمان وثمانين بعد الالف
كذا فى الهداية وفى حاشية مقدمة عمدة الرعاية۔

الحصكفي بفتح الحاء والكاف بينهما صاد مهملة نسبة الى حصن كيفا اسم بلدة اهـ

٢١ رد المحتار حاشية الدر المختار للعلامة السيد محمد امين عابدين رحمه الله تعالى وسائر مؤلفاته

بالسند المذكور عن المؤلف رحمه الله تعالى ح وارويها بالاجازة العامة عن الشيخ يوسف النبهاني عن السيد محمد ابي الخير عابدين عن والده السيد احمد عابدين عن اخيه العلامة السيد محمد امين عابدين تنبيه هو العلامة المتقن والامام المتفنن السيد محمد امين عابدين ابن السيد الشريف عمر عابدين ينتهي نسبه الشريف الى الامام جعفر الصادق بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه فله رحمه الله تعالى من التاليف رد المحتار على الدر المختار و العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية وحاشية على البيضاوي و حاشية على المطول وحاشية على شرح الملتقى وحاشية على النهر الا انهما لم يجردا والحاشية على البحر وله مجموعة

فى الادب ونحو الثلاثين رسالة وغير ذلك وكان حسن الاخلاق
والسمات مقسما زمنه الشريف على انواع الطاعات وربما
استغرق ليلة اجمع بقراءة القرآن والبكاء ولا يدع وقتا من اوقاته
من غير طهارة وكان كثير التصدق بعيدا عن الشبهات لا ياكل
الا من مال تجارته **ولد** رحمه الله تعالى سنة ٩٠١ ومات
رحمه الله تعالى ضحوة يوم الاربعاء الحادى والعشرين من ربيع
الثانى سنة ٩٥٢ عن اربع وخمسين سنة تقريبا بدمشق الشام
ودفن بمقبرتها بباب الصغير لا زالت عليه سحائب الرحمات
تمطر ولا برحت دار الخلد له فيها المقام الانور انتهى هكذا
وجدت مكتوبا على ظهر كتاب البحر الرائق ـ

٢٢ **درر البحار للشمس القونوى رحمه الله تعالى ـ**

ارويه وسائر مؤلفاته عن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
عن احمد منة الله عن احمد بن عبيد العطار عن العلامة
العجلونى عن الشيخ عبد الغنى النابلسى بسنده الى مؤلفها ح
وارويها ايضا بالسند المذكور الى العجلونى عن شيخه محمد

ابی الطاهر عن والدہ ابراہیم الکورانی بسندہ الی شمس بن الجزری
عن مؤلفها تنبیہ القونوی ہو شمس الدین ابی عبد اللہ
محمد بن یوسف بن الیاس القونوی الدمشقی الحنفی المتوفی
سنہ ثمان وثمانین وسبعمائہ وہذا الکتاب متن مشہور
مختصر ذکر فیہ انہ جمع بین مجمع البحرین وبین مذہب ابن حنبل
والشافعی ومالک وفرغ فی اواخر جمادی الاولی سنہ ۷۲۹ تسع
واربعین وسبعمائۃ وکان مدۃ تالیفہ فی شہر ونصف تقریبا
ولہ شروح اھ مختصرا کشف الظنون۔

مؤلفات الامام ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ تعالی ٢٣

اَرویہا عن العلامۃ صالح کمال عن والدہ عن الشیخ عبد اللہ
سراج عن عمر العطار عن مرتضی الزبیدی عن احمد بن عبد الفتاح
الملوی عن عبد اللہ البصری عن ابراہیم الکورانی عن احمد القشاشی
عن محمد الرملی عن الزین زکریا عن الحافظ ابن حجر عن شمس الدین
محمد بن علی القرشی عن عبد اللہ بن الحجاج الکاشغری عن
الحسام حسین ابن علی السغناقی عن حافظ الدین محمد بن

محمد بن نصر النسفی الکبیر عن[١٤] المنجم عمر بن محمد النسفی عن[١٩] القاضی صدر
الدین محمد بن محمد بن الحسین النسفی عن[١٩] ابیہ محمد عن[٢٠] جدہ
الحسین بن عبد الکریم النسفی عن[٢١] ابیہ عبد الکریم عن الامام الحجۃ
ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ ابو منصور ھو محمد
ابن محمد بن محمود ابو منصور الماتریدی امام المتکلمین ومصحح
عقائد المسلمین تفقہ علی ابی بکر احمد الجوزجانی عن ابی سلیمان
الجوزجانی عن محمد وتفقہ علیہ الحکیم القاضی اسحق بن محمد
السمرقندی وعلی الرستغفنی وابو محمد عبد الکریم بن موسی البزدوی
وصنف التصانیف الجلیلۃ ورد اکاذیب اقوال اصحاب العقائد
الباطلۃ - لہ کتاب التوحید وکتاب المقالات وکتاب اوھام
المعتزلۃ ورد الاصول الخمسۃ لابی محمد الباھلی ورد الامامۃ
لبعض الروافض والرد علی القرامطۃ ومأخذ الشرائع فی الفقہ
والجدل فی اصول الفقہ وغیر ذلک مات سنۃ ٣٣٣ ثلث وثلثین
وثلثمائۃ وقیل اثنتین وثلثین وثلثمائۃ قال الجامع نسبۃ الی
ماترید بفتح المیم ثم الالف وضم التاء المنقوطۃ باثنتین من فوق

وكسر الراء المهملة وسكون الياء المثناة التحتية في آخره دال مهملة ويقال ماتريت محلة بسمرقند ذكره السمعاني اھ كذا في الفوائد البهية

۲۴ مؤلفات الجامي رحمة الله عليه - ارويها عن شيخنا عبد الجليل والشيخ حسب الله والشيخ عبد الحق ثلاثتهم عن المحدث عبد الغني عن مولانا اسحاق عن اوحد زمانه عبد العزيز عن والده عن ابي طاهر المدني عن والده الكوراني عن شيخ الاسلام صفي الدين احمد بن محمد القشاشي عن ابي المواهب احمد الشناوي عن السيد غضنفر بن السيد جعفر النهرواني المدني عن العارف بالله ملا محمد امين عن خاله مولانا عبد الرحمن الجامي رحمه الله تعالى تنبيه قال في الفوائد - الجامي هو عبد الرحمن ابن نظام الدين احمد بن محمد الدشتي ثم الجامي الحنفي المشتهر بنور الدين ولد بجام في الثالث والعشرين من شعبان سنة سبع عشرة وثمانمائة - اشتغل اولا بالمعقول والمنقول وبرع فيهما ثم عرض له داعية الطلب فصحب مشائخ الصوفية وتلقن من سعد الدين الكاشغري عن المولى نظام الدين خاموش عن خواجه

علاء الدين العطار عن خواجه بهاء الدين نقشبند وبلغ رتبة
الفضل والكمال وله تصانيف كثيرة مقبولة ذكرها عبد الغفور
اللاري في تذئيل نفحات الانس منها نقد النصوص واشعة اللمعات
وشرح نصوص الحكم وشرح حديث ابي رزين العقيلي ورسالة في
الوجود ورسالة مناسك الحج والفوائد الضيائية شرح الكافية
وغير ذلك مات بهراة ٨٩٨ه‍ ثمان وتسعين وثمان مائة
وهو من نسل الامام محمد رحمه الله انتهى۔ تعالى

٢٥ مؤلفات السيد الشريف علي الجرجاني الحنفي رحمه الله

وبالسند الى احمد الشناوي عن والده علي بن عبد القدوس
عن احمد بن حجر المكي عن الشرف عبد الحق السنباطي عن المحقق
شمس الدين محمد الشرواني الشافعي عن السيد محمد بن علي
الجرجاني عن والده الامام زين الدين الجرجاني تنبيه قال
في الفوائد البهية الجرجاني هو زين الدين علي بن محمد بن علي
الجرجاني الحنفي الحسني عالم نحرير ولد في جرجان في ثمان
بقين من شعبان سنة ٧٤٠ه‍ اربعين وسبعمائة ومن تصانيفه حاشية

على اوائل الكشاف وحاشية على المطول وحاشية على شرح المطالع وحاشية على شرح حكمة العين وحاشية على شرح الطوالع وغير ذلك من التعليقات والرسائل وكان قد اخذ علم الصوفية عن خواجه علاء الدين العطار البخارى وهو من اعزة خلفاء الشيخ بهاء الدين نقشبند وكانت وفات السيد بشيراز يوم الاربعاء السادس من الربيع الاول سنة ست عشرة وثمانمائة اه ملخصاً

٢٦ مصنفات ملا على القارى عليه رحمة الله البارى

كشرح المشكوة وشرح الشفاء وشرح المنسك وشرح النقاية وشرح الفقه الاكبر وغيرها من الرسائل المفيدة - اَرويها عن الفقيه احمد ابى الخير ميرداد عن السيد عبد الله كوجك عن عابد السندى عن حسين المغربى عن محمد بن طيب المغربى عن ابى عبد الله ابن عبد السلام الفاسى عن ابى اسحق الشهرانى عن محمد فريد الصديقى الاحمد ابادى عن السيد معظم حسين البلخى عن مؤلفها على القارى رحمه الله البارى سنة ۱۰۱۴ھ واَرويها ثانيا عن عبد الستار الصديقى عن الملا السويدى عن السيد

مرتضى الزبيدي عن محمد بن علاء الدين المزجاجي عن العجيمي
عن محمد حسين الخافي النقشبندي عن الشيخ المحدث عبد الحق
الدهلوي عن المؤلف رحمه الله تعالى وقد مر هذا السند في
سند تفسيره سابقاً تنبيه القاري هو علي بن سلطان محمد الهروي
نزيل مكة المعروف بالقاري الحنفي وقد سبق ذكره الف
رحمه الله التآليف النافعة منها شرح الشمائل وشرح شرح النخبة
وشرح الشاطبية وشرح الجزرية والآثار الجنية في اسماء الحنفية
ونزهة الخاطر الفاتر في مناقب الشيخ عبد القادر وغيرها
وتصانيفه مفيدة بلغت الى مرتبة المجددية على رأس الف عام كذا
في التعليقات السنية

٢٧ مصنفات الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوي رحمه الله القوي

كشرح المشكوة ومدارج النبوة وجذب القلوب وغيرها ارويها
بالسند المذكور الى الشيخ عبد الحق المحدث رحمه الله تعالى تنبيه
هو المتصلع من الكمال الصوري والمعنوي والعاشق الصادق
من عشاق الجمال النبوي رزق من الشهرة قسطا جزيلا

واثبت المؤرخون ذكره اجمالا وتفصيلا - هو من مبادی الشعور
شديد نطاقه على طاعة الحق وطلب العلم وقريبا من اوان البلوغ تناول
الاكثر من العلوم الدينية وفرغ من تحصيلها كلها وله اثنان وعشرون
سنة وحفظ القرآن وجلس على مسند الافادة وفی عنفوان
الشباب اخذته جذبة الهية قطع علاقة محبته من الخلان والاوطان
وتوجه الى الحرمين المحترمين واقام بتلك الاماكن مدة وصحب
بها اقطاب الزمان والاولياء الكبار اخذ اجازة الحديث عن الشيخ
عبد الوهاب المتقی تلميذ الشيخ علی المتقی وهو تلمذ على حسام الدين
الملتانی وابی الحسن البكری المكی وكان الشيخ ابن حجر صاحب الصواعق
استاذا للمتقی وفی الآخر تلمذ على المتقی ثم عاد الى الوطن المالوف
مع بركات وافرة واستقر به اثنين وخمسين سنة فی جمعية
الظاهر والباطن واشتغل بتكميل الاولاد والطالبين ونشر العلوم
لاسيما الحديث الشريف بحيث لم يتيسر مثله لاحد من العلماء
السابقين واللاحقين فی ديار الهند - صنف فی العلوم خصوصا
فی الحديث كتبا معتبرة اعتنى بها علماء الزمان وجعلوها

دستوراً لعملهم وتصانيفه من الكبار والصغار بلغت مائة مجلد
ولد في المحرم سنة ۹۵۰ ثمان وخمسين وتسعمائة وتوفي سنة ۱۰۵۲
اثنين وخمسين والف انتهى مختصراً كذا في سبحة المرجان

تاليفات العلامة محمد مرتضى الزبيدي رحمه الله تعالى

ارويها عن عبد الستار الصديقي المذكور عن الملا السويدي
عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه هو محمد بن محمد بن محمد بن
عبد الرزاق الشهير بمرتضى الحسيني الزبيدي الحنفي ولد سنة ۱۱۴۵
كما اخبر عن نفسه ونشاء ببلاده وارتحل في طلب العلم وحج مراراً
ثم ورد الى مصر في تاسع صفر سنة ۱۱۶۷ واجازه العلماء مثل الشيخ
احمد الملوي والجوهري والحفني وغيرهم وشهدوا بعلمه وفضله
وجودة حفظه واشتهر ذكره عند الخاص والعام وصنف
عدة رحلات في تنقلاته في البلاد القبلية والبحرية وكناه سيدنا
السيد ابو الانوار بن وفا بابي الفيض وشرع في شرح القاموس
حتى اتمه في عدة سنين في نحو اربعة عشر مجلداً سماه بتاج العروس
وله من المؤلفات عقود الجواهر المنيفة وشرح الاحياء والنفحة

القدوسية والعقد الثمين فی طرق الالباس والتلقين وحكمة الاشراق وشرح الصدر فی شرح اسماء اهل البدر والتفتيش فی معنی لفظ درویش ورسائل كثيرة جدا - ولم يزل رحمه الله يخدم العلم ولما بلغ ما لا مزيد عليه من الشهرة وعظم القدر والجاه عند الخاص والعام وكثرت عليه الوفود من سائر الاقطار واقبلت عليه الدنيا بجذافيرها من كل ناحية لزم داره واحتجب عن اصحابه واعتكف حتى آذنت شمسه بالزوال وغربت من بعد ما طلعت من مشرق الاقبال وتوفی شهيدا بالطاعون فی شعبان سنة ۱۲۰۵ ودفن بالمشهد المعروف بالسيدة رقية رضی الله تعالی عنها وعنه انتهی مختصرا - هكذا مكتوب علی ظهر كتاب عقود الجواهر المنيفة ناقلا من كتاب نور الابصار للعلامة الشيخ سيد الشبلنجی -

مؤلفات ملك العلماء مولانا عبد العلی اللكنوی المعروف

بحر العلوم رحمه الله تعالی - اذ ویها عن الشيخ محمد خوشيد الله عن شاه محمد گيسو دراز القادری عن محمد شهاب الدين

عن المؤلف تنبيه بحر العلوم هو الامام الهمام قدوة المحققين الكرام - زبدة المدققين العظام - ناهج مناهج الصلاح والسداد وهادی مسالك الهدی والرشاد - غواص بحار المعارف والمعانی والفهوم مخزن شرائف التصوف ومعدن لطائفه لتعرف ملك العلماء بحر العلوم ابو العياش عبد العلی محمد بن نظام الدين محمد اللكنوی عليه رحمة الله القوی من القبيلة الانصارية قرأ الكتب الدرسية علی والده وفرغ من العلوم الظاهرية وله سبع عشرة سنة وفی مدة قليلة من الزمان - فاق فی الكمالات الظاهرية والباطنية علی الاقران وله مؤلفات كثيرة فی المعقولات منها شرح السلم والحاشية علی حاشية ميرزاهد الجلالی وحاشية علی شرح هداية الحكمة وغيرها وفی اصول الفقه شرح مسلم الثبوت وتكملة شرح تحرير الاصول لابن الهمام وشرح منار الانوار وغيرها - والاركان الاربعة فی الفقه وشرح المثنوی لمولانا الرومی وهذا كتاب مبسوط فی التصوف دال علی تبحر علمه وقد تشرف رحمه الله تعالی فی المنام بلقاء سيدنا ابی بكر الصديق رضی الله تعالی عنه وارشاده الی تعليم طريقته واخذ عنه البيعة توفی فی رجب ۱۲۲۵ه

خمس و عشرين و مائتين و الف انتهى معربا من شرح المثنوى

٣٠ مؤلفات العلامة الطحطاوى محشى الدر المختار

رحمه الله تعالى - ارويها عن مولانا الفاضل محمد گل عن
السيد محمد المكى الكتبى عن شيخه و والده السيد محمد الكتبى
الخطيب الامام المدرس بالمسجد الحرام عن والده مفتى
الاحناف بالبلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبى عن
السيد احمد الطحطاوى رحمه الله تعالى -

٣١ مؤلفات العلامة مولانا الشاه ولى الله المحدث

الدهلوى رحمه الله تعالى كحجة الله البالغة و فيوض
الحرمين و القول الجميل و غيرها - ارويها عن الشيخ عبد الحق
النقشبندى المكى عن مولانا قطب الدين و مولانا عبد الغنى
كلاهما عن مولانا محمد اسحق و ارويها عاليا عن الشيخ
يعقوب على الدهلوى عن مولانا اسحق المذكور عن مولانا
عبد العزيز الدهلوى عن والده ولى الله رحمة الله عليه تنبيه
الشيخ ولى الله هو قطب الدين احمد الحنفى الدهلوى حافظ عصره

ومسندوقته الشيخ الاجل الفاضل الاكمل محدث الهند العمري رحمه الله
تعالى ابن عبد الرحيم بن وجيه الدين الشهيد ينتهي نسبه الى عمر
الفاروق رضي الله تعالى عنه - **ولد** رحمه الله تعالى كما ذكر في
بعض رسائله يوم الاربعاء رابع شوال من سنة ١١١٤ اربع عشرة بعد
الف ومائة وختم حفظ القران وسنه سبع سنين واشتغل
بتحصيل العلوم حضرة والده وكان من تلامذة السيد الزاهد الهروي
ولاجله صنف السيد الزاهد واشيه المشهورة على
شرح المواقف وفرغ من جميع الفنون الرسمية حين كان عمره
خمس عشرة سنة وتوفي والده حين كان عمره سبع عشرة سنة
فجلس مجلسه في التدريس والافادة وراح الى الحرمين الشريفين
سنة ١١٤٣ ثلاث واربعين واخذ عن جمع من المشائخ منهم الشيخ
ابوطاهر المدني وعاد سنة ١١٤٥ خمس واربعين وكانت وفاته
سنة ١١٧٦ ست وسبعين بعد مائة والف وقيل اربع وسبعين
وله تصانيف كثيرة كلها تدل على انه كان من اجلة النبلاء و
كبار العلماء موفقا من الحق سبحانه بالرشد والانصاف متجنبا

عن التعصب والاعتساف ماهرا فی العلوم الدینیة متبحرا
فی المباحث الحدیثیة۔ منها ازالة الخفاء عن خلافة
الخلفاء کتاب عدیم النظیر فی بابه وحجة الله البالغة وقرة
العینین فی تفضیل الشیخین والفوز الکبیر فی اصول التفسیر
وغیرها اھ مقدمة التعلیق الممجد علی المؤطاء للامام
محمد رحمه الله تعالی قلت ومن تصانیفه المسوی والمصفی
کلاهما فی شرح المؤطاء للامام مالک والتفهیمات الالهیة
کتاب ضخیم عظیم القدر عدیم النظیر فی بابه ومنها الطاف
القدس والانصاف فی التقلید والانتباه والدر الثمین
وحسن العقیدة وسرور المحزون والارشاد الی مهمات
الاسناد وغیرها۔

٣٢ فقه الامام الهمام الشافعی رضی الله تعالی عنه
ارویه عن العلامة الحبشی الشافعی عن والده عن السید
عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل عن والده عن السید احمد
ابن مقبول الاهدل عن احمد النخلی عبد الله البصری کلاهما عن البابلی والقشاشی

فالاول عن سالم بن محمد السنهوري عن النجم محمد بن احمد
ابن علي الغيطي والثاني عن الشمس الرملي فهو والغيطي كلاهما
يرويان عن زكريا الانصاري ح وارويه عن الشيخ حسب الله
الشافعي عن مصطفى المبلط عن الشنواني قال اخذت الفقه
رواية ودراية مع البحث والتدقيق عن ائمة كرام ونبلاء
اعلام منهم الشيخ محمد الفارسي ومنهم الشيخ عطية الاجهوري
كلاهما عن احمد العشماوي المصري عن علي الشبراملسي عن الشيخ
نور الدين الزيادي والشيخ سالم الشبشيري والشيخ سليمان البابلي
وقد اخذ الاول عن الشهاب الرملي واخذ الاثنان بعد عن
الشمس الخطيب الشربيني وهما اخذا من جمع من اجلهم زكريا الانصاري
وهو اخذ عن المحقق الجلال المحلي وعن الحافظ ابن حجر وعن
الجلال البلقيني وهؤلاء الثلاثة اخذوا عن الشيخ عبد الرحيم
العراقي عن الشيخ علاء الدين العطار عن الامام الشيخ محي الدين
النووي وهو عن ائمة منهم الكمال سلار الاردبيلي عن الشيخ محمد
ابن محمد صاحب الشامل الصغير عن عبد الرحمن القزويني صاحب

الحاوی عن[17] ابی القاسم عبدالکریم الرافعی شیخ المذهب عن[18] ابی الفضل
محمد بن یحیی عن[19] حجة الاسلام الغزالی عن[20] الامام ابی المعالی
عبدالملک بن عبدالله بن یوسف امام الحرمین عن[21] والده الشیخ
ابی محمد الجوینی عن[22] ابی بکر القفال المروزی عن[23] الامام ابی زید
المروزی عن[24] الامام ابی اسحق الشیرازی عن[25] الامام ابی العباس
ابن سریج عن[26] الامام ابی سعید الانماطی عن[27] الامام ابی ابراهیم
اسماعیل بن یحیی المزنی عن الامام المجتهد محمد بن ادریس
الشافعی رضی الله عنه وهو تفقه علی جم غفیر منهم سفیان بن عیینة
ومسلم بن خالد الزنجی والامام مالک رضی الله عنهم وهؤلاء
تفقهوا علی نافع مولی عبدالله بن عمر بن الخطاب وهو تفقه
علی عبدالله مولاه رضی الله عنه

[33] احیاء علوم الدین لحجة الاسلام ابی حامد محمد بن محمد ٣٣

الغزالی وسائر تصانیفه رحمه الله تعالی - اروبها عن[1]

الشیخ الحبشی عن[2] والده عن[3] محمد صالح الرئیس المکی عن[4] ابن
عبدالبر الونائی عن[5] شهاب الدین احمد جمعة البجیرمی عن[6] المعمر

احمد بن رمضان بن عزام الشافعی الازہری عن البابلی عن سلیمان
ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامین محمد بن احمد
ابن عیسی بن البخاری عن الشیخ جلال الدین بن الملقن عن
ابی اسحاق ابراھیم بن احمد التنوخی عن سلیمان بن حمزہ عن عمر بن
مکرم الدینوری عن عبد الخالق بن احمد بن عبد القادر بن یوسف
عن الامام حجۃ الاسلام الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ ح وارویہا عالیا عن
الکمال عن والدہ عن عبد الرحمن الکزبری ح وارویہا عالیا منہ
عن الشیخ عبد اللہ القدومی عن عبد الرحمن الزبری عن والدہ
عن عبد الغنی النابلسی عن عبد الباقی عن محمد المیدانی عن
الشہاب الطیبی عن الکمال بن حمزہ عن القاضی ابی حفص
الحنبلی عن سلیمان بن المحب عن محمد بن العماد عن ابی سعد
السمعانی عن محمد بن ثابت عن مؤلفہا حجۃ الاسلام علیہ
رحمۃ الملک العلام تنبیہ الغزالی ھو محمد بن محمد الغزالی
الشافعی المتوفی بطوس سنہ خمس وخمسمائۃ وھذا الکتاب
اجل کتب المواعظ واعظمہا حتی قیل فیہ انہ لو ذہبت کتب الاسلام

وبقى الاحياء لاغنى عما ذهب انتهى مختصرا كذا فى الكشف . وهو مجدد
المائة الخامسة قاله ابن عساكر وجزم به النووى وغيره اهـ
كذا فى الروض الباسم وتصانيفه كثيرة حتى نقل المناوى فى طبقات
الاولياء عن النووى انه قال فى بستانه احصيت كتب الغزالى
التى صنفها ووزعت على عمره فخص كل يوم اربع كراريس انتهى كذا
فى ثبت العجلونى وثبت ابن عابدين قلت ومن تصانيفه
المنقذ من الضلال والمقصد الاقصى ومنهاج العابدين والدرر
الفاخرة فى كشف علوم الآخرة وبداية الهداية ومكاشفة القلوب
وكتاب الحكمة فى مخلوقات الله عز وجل والمقصد الاسنى شرح
اسماء الله الحسنى وفيصل التفرقة بين الاسلام والزندقة
وقواعد العقائد والقسطاس المستقيم واسرار الحج وغيرها .

تصانيف امام الحرمين ابى المعالى عبد الملك بن ابى محمد عبد الله النيسابورى رحمة الله عليه ٣٣

اروبها عن العلامة الحبشى والعلامة عمر شطا كلاهما عن السيد
عيدروس بن عمر العلوى عن عمه السيد محمد الحبشى عن الشريف

ابی الحسن علی الوفائی عن [8] ابی الفیض محمد مرتضی الزبیدی عن [10] السید احمد بن عمر بن عقیل عن مسند الحجاز عبد اللہ بن سالم البصری عن [11] ابراہیم الکورانی عن [9] احمد القشاشی عن [10] محمد بن احمد الرملی عن [11] زکریا الانصاری عن [12] المسند محمد بن مقبل الحلبی عن [13] الصلاح ابن ابی عمر عن [14] الفخر بن البخاری عن [15] ابی سعید عبد اللہ بن عمر الصفار عن [16] زاہر بن طاہر السحامی عن امام الحرمین رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ ہو ابو المعالی عبد الملک بن ابی محمد عبد اللہ بن یوسف ضیاء الدین النیسابوری الشافعی امام الحرمین رئیس الشافعیۃ بنیسابور مولدہ فی المحرم ۴۱۹ھ وتفقہ علی والدہ وتوفی ولہ عشرون سنۃ فقعد مکانہ للتدریس وذہب بمکۃ وجاور اربع سنین ثم رجع الی نیسابور وبقی قریبا من ثلثین سنۃ مسلم لہ المحراب والمنبر والتدریس والوعظ وتفقہ بہ جماعۃ من الائمۃ ومن تصانیفہ النہایۃ والرسالۃ النظامیۃ ومغیث الخلق فی اتباع الحق والبرہان فی اصول الفقہ والارشاد فی الکلام وغیر ذالک وتوفی ۴۷۸ھ ثمان وسبعین واربعمائۃ ام التعلیقات السنیہ

مؤلفات شيخ الاسلام يحيى بن شرف النواوی[1]

رحمه الله تعالى - ارويها عن الشيخ الحبشی عن السيد احمد بن عبد الله بن عيدروس البار عن الشيخ عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن الكزبری عن ابيه عن والده ويروی الحبشی عن والده عن عمر العطار عن محمد الكزبری عن والده عن محمد ابن عقيلة عن العجيمی عن النجم الغزی عن والده البدر عن السيوطی عن شيخ الاسلام علم الدين البلقينی عن ابی اسحاق التنوخی عن علاء الدين بن العطار عن مؤلفها النواوی رحمة الله عليه

تنبيه قال الامام الذهبی (ص ۲۵۹ ج ۴) - النواوی الامام الحافظ الاوحد القدوة شيخ الاسلام علم الاولياء محی الدين ابو زكريا يحيى ابن شرف بن مری الحزامی الحوارنی الشافعی صاحب التصانيف النافعة مولده فی المحرم سنة ٦٣١ احدی وثلاثين وستمائة وقدم دمشق سنة تسع واربعين فسكن فی الرواحية يتناول خبز المدرسة فحفظ التنبيه فی اربعة اشهر ونصف وقرأ ربع المهذب

[1] نوی اسم بلد كما هو ظاهر من طبقات الحفاظ للذهبی ۱۲ عبد الهادی غفر الله له

حفظا فى باقى السنة على شيخه الكمال بن احمد ثم حج مع ابيه واقام بالمدينة
شهرا ونصفا ومرض اكثر الطريق فذكر شيخنا ابو الحسن بن العطار ان
الشيخ محى الدين ذكر له انه كان يقرأ كل يوم اثنى عشر درسا على
مشايخه شرحا وتصحيحا درسين فى الوسيط ودرسا فى المهذب
ودرسا فى الجمع بين الصحيحين ودرسا فى صحيح مسلم ودرسا فى اللمع
لابن جنى ودرسا فى اصطلاح المنطق ودرسا فى التصريف ودرسا
فى اصول الفقه ودرسا فى اسماء الرجال ودرسا فى اصول الدين
سمع من الرضى بن البرهان وشيخ الشيوخ عبد العزيز بن محمد النصائح
وزين الدين ابن عبد الدائم وطبقتهم ولازم الاشتغال والتصنيف
ونشر العلم والعبادة والاوراد والصيام والذكر والصبر على
المعيشة الخشنة فى المأكل والملبس كلية لا مزيد عليها ملبسه
خام وعمامته سجانية صغيرة قال ابن العطار ذكر لى شيخنا رحمه الله
تعالى انه كان لا يضيع له وقتا لا فى ليل ولا فى نهار حتى فى الطريق
كان حافظا للحديث وفنونه ورجاله وصحيحه وعليله راسا
فى معرفة المذهب وكان يأكل فى اليوم والليلة اكلة ويشرب

له ولم يذكر ثانى عشر درسا لعله سهو من الذهبى او سقط من الناسخ والله تعالى اعلم ١٢
عبد الهادى غفر له

شهرة واحدة عند السحر. ومن تصانيفه شرح صحيح مسلم ورياض
الصالحين والاذكار والاربعين والارشاد في علوم الحديث
والتقريب مختصره وكتاب المبهمات وتحرير الالفاظ للتنبيه والعمدة
في تصحيح التنبيه والتبيان في آداب حملة القرآن وغير ذلك
وكان لا يقبل من احد شيئا الا في النادر ممن لا يشتغل عليه
اهدى له فقير ابريقا فقبله وكان يواجه الملوك والظلمة
بالانكار ويكتب اليهم ويخوفهم بالله تعالى - (كتب مرة) من
عبد الله يحيى النواوى سلام الله ورحمته وبركاته على المولى
المحسن ملك الامراء بدر الدين ادام الله له الخيرات و
تولاه بالحسنات وبلغه من خيرات الدنيا والآخرة كل آماله
وبارك له في جميع احواله آمين وينهى الى العلوم الشريفة ان
اهل الشام في ضيق وضعف حال بسبب قلة الامطار وذكر
فصلا طويلا وفي طي ذلك ورقة الى الملك الظاهر فرد
رد اعنيفا مؤلما فتنكدت خواطر الجماعة. وانتقل الى
رحمة الله في الرابع والعشرين من رجب سنة ست وسبعين وستمائة

وقبره ظاهر یزار انتهی مختصراً ملتقطاً۔

مؤلفات شیخ الاسلام ابی الفضل الحافظ احمد بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ ٣٦

اَرویها عن الشیخ احمد جمال الحرمین الشیخ شرف الدین و عن الشیخ حسب اللہ کلهم عن القاضی عن عابد السندی عن الفلانی ح وارویها عالیا عن عبد الجلیل عن السید اسماعیل البرزنجی عن الفلانی عن محمد بن سنة الفلانی عن مولای الشریف محمد بن عبد اللہ عن محمد بن ارکماش عن الحافظ احمد بن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ قال فی التعلیقات السنیہ ما نصہ العسقلانی هو امام الحفاظ ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن محمد العسقلانی المصری الشافعی ولد سنۃ ثلث وسبعین وسبعمائۃ وتعلم الشعر فبلغ الغایۃ ثم طلب الحدیث فسمع الکثیر ورحل وتخرج بالحافظ العراقی وبرع وانتهت الیہ الرحلۃ والریاسۃ فی الحدیث فی الدنیا باسرها کذا ذکرہ السیوطی فی حسن المحاضرہ ومن تصانیفہ الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ والمجمع المؤسس ذکر فیہ شیوخہ ومن عاصرہ وتهذیب التهذیب ولسان المیزان

كلاهما في اسماء الرجال والاصابة في احوال الصحابة ونخبة الفكر
في اصول الحديث وشرحه وتلخيص الحبير في تخريج احاديث
شرح الوجيز الكبير وتخريج احاديث الاذكار وغير ذلك اهـ
ملخصا وقال الشيخ عبد القادر العيدروس في الزهر الباسم
من روض السيد حاتم ورأيت عنه في بعض اجازاته ان
مؤلفاته تزيد على المائة والخمسين اكثرها في عشرين مجلدا
كبارا وهو فتح الباري في شرح صحيح البخاري وهو اجلها مطلقا
ومن مطولاتها ايضا اتحاف المهرة باطراف العشرة في نحو عشرة
اسفار كبار اجمع فيه اطراف عشرة كتب غير الستة التي جمعها
الحافظ المزي ومن المتوسطات الاصابة بتسمية الصحابة في
اربعة اسفار كبار وقال فيه ايضا وكان مولده في حدود سبع
وسبعين وسبعمائة واجتمع له من الشيوخ الذين يشار اليهم
ويعول في حل المشكلات عليهم ما لم يجتمع لاحد في عصره كالتنوخي
والعراقي والهيثمي والبلقيني وابن الملقن والابناسي والمجد
الشيرازي والعمادي والعز بن جماعة بحيث ان على كل واحد

من المذكورين كان فائقا في سائر العلوم واذن له جل هؤلاء المشائخ بل كلهم وكانت وفاته في اواخر ذي الحجة الحرام سنة ۸۵۲ اثنين وخمسين وثمانمائة ودفن بالقرافة انتهى -

مصنفات مجد الدين محمد الفيروزابادي رحمه الله تعالى ۴۲

اروبها عن العلامة الحبشي عن والده عن منصور بن يوسف البديري عن السيد مشيخ بن علوي باعبود باعلوي عن السيد عبد الرحمن بلفقيه عن العجيمي عن البابلي ح ويروى والد شيخنا عن عمر العطار عن الوفائي عن شهاب الدين احمد جمعة البجيرمي عن احمد بن رمضان بن عزام الشامي الازهري عن البابلي عن الشهاب احمد بن محمد الغنيمي عن احمد بن قاسم ناصر الدين الطبلاوي عن السيوطي عن الفخر محمد بن محمد بن فهد عن الامام مجد الدين الفيروزابادي رحمة الله عليه تنبيه هو مجد الدين ابو طاهر محمد بن يعقوب بن محمد الشافعي الشيرازي الفيروزابادي له تصانيف كثيرة تنيف على اربعين مصنفا

له وله تفسير القرآن وشرح البخاري وشرح المشارق والتعليقات السنية
محمد عبد الهادي غفرله

ومن اجل مصنفاته اللامع العلم العجاب بين المحكم والعباب وكان
تام في ستين مجلدا ثم لخصها في مجلدين وسماه ذلك الملخص
بالقاموس المحيط ولد سنه ۷۲۹ تسع وعشرين وسبعمائة بكازرون
وتوفي قاضيا بزبيد من بلاد اليمن ليلة العشرين من شوال سنه ۸۱۶
ست اوسبع عشرة وثمانمائة انتهى كذا في الزهر الباسم

۳۸ مؤلفات محمد بن الجزري الشافعي رحمه الله تعالى

وسائر تصانيفه وبالسند الى عمر العطار عن صالح الفلاني عن
سليمان الدرعي ومحمد بن سنة عن الشريف محمد بن عبد الله
عن السراج عمر بن الجائي وبدر الدين الكرخي ومحمد بن عبد الرحمن
العلقمي كلهم عن الحافظ السيوطي عن ابي القاسم عمر بن فهد عن
استاذ القراء والمحدثين محمد الجزري رحمه الله تعالى تنبيه
الجزري هو الامام العلامة الحافظ المقري المحدث شمس الدين
ابو الخير محمد بن محمد بن محمد الجزري[1] الشافعي الدمشقي صاحب
الحصن الحصين وحاشيته المسماة بمفتاح الحصن ومختصر الحصن

[1] الجزري منسوب الى جزيرة ابن عمر قريب موصل ۱۲ بستان المحدثين ۱۲ عبد الهادي

المسمى بعدة الحصن الحصين وكتاب النشر فى القرأت العشر و
طبقات القراء وغير ذلك من التصانيف النافعة ولد فى رمضان
سنة ٧٥١ احدى وخمسين وسبعمائة بدمشق وحفظ القرآن وصلى
به سنة ٧٦٥ وسمع الحديث وافرد القرأت على بعض الشيوخ
وجمع السبعة سنة ٧٦٨ وحج فى هذه السنة ثم رحل
الى الديار المصرية سنة ٧٦٩ وجمع العشرة اثنتى عشرة ثم القرأ
الثلثة عشر ثم رحل الى دمشق وسمع الحديث من الدمياطى
والفقه عن الاسنوى ثم رحل الى الديار المصرية وقرأ بها الاصول
والمعانى والبيان ورحل الى اسكندرية فسمع من اصحاب
ابن عبد السلام واجاز له اسمعيل بن كثير سنة ٧٧٤ والبلقينى سنة ٧٨٥
ثم جلس للاقراء وتوجه الى شيراز سنة ٨٢٧ وتوفى هناك يوم الجمعة
لخمس خلون من الربيع الاول سنة ٨٣٣ ثلث وثلثين وثمانمائة
صـ ١٦٩
وكانت جنازته مشهودة ١٢ هـ كذا فى التعليقات السنية ـ

٣٩ مؤلفات السعد التفتازانى رحمة الله عليه بالسند ٣٩

عن على بن يحيى الزيادى عن السيد يوسف بن عبد الله الار

عن السيوطي عن ابي القاسم احمد بن محمد العقيلي عن حسام الدين الحسين
ابن علي بن محمد الابيوردي عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه
التفتازاني هو عمر بن مسعود سعد الدين التفتازاني له تاليف
الدالة على مزيد فطنته وذكائه ومزيد فهمه وارتفاعه منها
الشرحان الكبير والصغير على تلخيص المفتاح ومنها التلويح وله حواشي
على الكشاف ولم تتم وله شرح العقائد في اصول الدين وشرح
التصريف للزنجاني هو اول تاليفه الفه لابنه والتهذيب
وله شرح الشمسية وشرح خطبة الهداية اراد ان يبدئ
في شرحها ولم يكمله وله مختصر شرح تلخيص الجامع للشيخ مسعود
وتوفي يوم الاثنين الثاني والعشرين من المحرم سنة ٧٩٢ اثنتين
وتسعين وسبعمائة بسمرقند ونقل الى سرخس يوم الاربعاء
التاسع من الجمادى الاولى انتهى ملخصا من الفوائد البهية صـ ١٤٣

مؤلفات شيخ الاسلام زكريا الانصاري رحمه الله

الكريم الباري وبالسند الى الشيخ علي الشبراملسي عن احمد بن
خليل السبكي عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري تنبيه هو

القاضی زین الدین ابو یحیی زکریا بن محمد الانصاری المتوفی سنۃ ۹۲۶
ست وعشرین وتسعمائۃ و من تألیفہ فتح الرحمن بکشف ما یلتبس
فی القرآن فی التفسیر ام کذا فی کشف الظنون۔ قلت اخذ
الشیخ زکریا عن الحافظ ابن حجر وعن ابن الفرات ومحمد بن مقبل
وغیرھم وعنہ العارف عبد الوھاب الشعرانی وابو الحسن البکری
والشیخ احمد الرملی وغیرھم کما مر سابقا

۲۱ مؤلفات العارف باللہ عبد الوھاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالی

وبالسند الی محمد الکزبری عن الشھاب احمد المنینی عن ابی
المواھب عن والدہ عبد الباقی عن المعمر احمد البقاعی عن العارف
الشعرانی تنبیہ ھو العلامۃ العارف باللہ القطب الربانی والھیکل
الصمدانی ابو المواھب عبد الوھاب بن احمد بن علی الشعرانی
الشافعی الانصاری طاب ثراہ لہ تآلیف جلیلۃ مفیدۃ منھا لواقح
الانوار فی طبقات السادۃ الاخیار والمیزان الشعرانیۃ المدخلۃ
لجمیع اقوال الائمۃ المجتھدین ومقلدیھم فی الشریعۃ المحمدیۃ
وکتاب الیواقیت والجواھر وغیر ذلک۔ تفقہ رحمہ اللہ تعالی

حتى وصل الى الغاية فى مذهب السادة الشافعية - توفى سنة ٩٧٣ ثلث وسبعين وتسعمائة -

مؤلفات شيخ الاسلام احمد بن حجر الهيتمى الشافعى ٤٢

رحمه الله تعالى - وبالسند الى محمد الكزبرى عن على الكزبرى عن الملا الياس الكورانى عن ابراهيم الكورانى عن النور على ابن مطير اليمنى عن المؤلف تنبيه الهيتمى هو احمد بن محمد بن محمد بن على بن حجر المكى الشافعى الازهرى الصوفى الجنيدى الاشعرى رحمه الله تعالى سنة ٩٠٩ تسع وتسعمائة وبرع فى علوم كثيرة من التفسير والحديث والكلام واصول الفقه وفروعه والفرائض والحساب والنحو والصرف والتصوف والمنطق وغير ذلك - وقدم الى مكة فى اواخر سنة ٩٣٣ فجاور ثم عاد الى مصر ثم حج بعياله سنة ٩٣٧ ثم حج سنة ٩٤٠ وجاور من ذلك الوقت بمكة واقام بها يفتى ويدرس الى ان توفى فيها ووفاته كانت سنة ٩٩٥ وذكر بعضهم سنة ٩٧٤ ومن مؤلفاته شرح منهاج النووى والصواعق المحرقة وكف الرعاع عن محرمات اللهو والسماع والزواجر عن

اقتراف الكبائر ومناقب ابي حنيفة وشرح عين العلم وغير ذلك
ويقال في نسبته الهيتمي نسبته بمحلة ابي الهيتم من اقاليم مصر
الغربية اه كذا في التعليقات -

٣٣ مؤلفات الشهاب احمد بن محمد القسطلاني رحمه الله تعالى

اروبها عن السيد الحبشي عن السيد احمد بن عبد الله بن
عيدروس البار عن عبد الرحمن الكزبري عن احمد العطار ح
واروبها اجازة عن السيد محمد علي بن ظاهر الوتري وشفاهة
عن الشيخ حسب الله وعن عبد الجليل ثلاثتهم عن احمد منة الله
عن احمد العطار عن العلامة العجلوني عن ابي المواهب بن عبد الباقي
وعبد الغني النابلسي كلاهما عن النجم عن والده البدر عن احمد
القسطلاني تنبيه القسطلاني هو العلامة احمد شهاب الدين
ابو العباس بن محمد بن ابي بكر بن عبد الملك بن احمد بن محمد بن
محمد بن الحسين بن علي القسطلاني القاهري الشافعي ولد
رحمه الله تعالى في اثنين وعشرين وعند بعضهم في الثاني عشر
من ذي القعدة سنة ٨٥١ احدى وخمسين وثمانمائة بمصر واشتغل

اولا بعلم القرأة وحفظ السبع وعدة من الكتب منها الشاطبية ثم
اشتغل بفنون اخر فقرأ صحيح البخاري على احمد بن عبد القادر
في خمسة مجالس واخذ عن جماعة منهم البرهان العجلوني والجلال
الكبير والشيخ خالد الازهري والحافظ السخاوي وشيخ الاسلام
زكريا والف الارشاد الساري ثم اختصره في اخر سماه الاسعاد في
مختصر الارشاد ولم يكمل وشرح صحيح مسلم الى اثناء الحج وشرح
الشاطبية والبردة وصنف مسالك الحنفا في الصلوة على
المصطفى وصنف كتاب المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ولطائف
الاشارات في القرأت الاربع عشرة وله غير ذلك وكان
يصحب الشيخ ابراهيم المتبولي وجلس للوعظ بالجامع العتيق وتوفي
يوم الخميس مستهل المحرم وقال بعضهم ليلة الجمعة سابع محرم سنة ۹۲۳
ثلث وعشرين وتسعمائة بمنزله بالعينيه وتعذر الخروج به الى
الصحراء ذلك اليوم لانه اليوم الذي دخل فيه السلطان سليم
مصر ودفن على الامام العيني شارح البخاري بمدرسته المذكورة
بقرب الجامع الازهر انتهى معربا كذا في بستان المحدثين وغيره

فقه الامام الهمام مالك رضى الله تعالى عنه - ارويه ٤٢
عن الشيخ محمد بن عبد الله المنصوري المالكى مفتى المالكية بمكة المكرمة
عن احمد الدمياطى عن عبد الغنى الدمياطى عن محمد الامير الكبير ح
وارويه عن محدث عصره وفريد دهره حافظ الحديث والقرآن
مولانا الشيخ شعيب بن عبد الرحمن المغربي المالكى المدرس لامام
بالمسجد الحرام عن سليم البشرى عن احمد منة الله عن الامير الكبير
ح وارويه عاليا عن الشيخين الجليلين الشيخ عبد الجليل والشيخ
حسب الله عن منة الله عن الامير الكبير عن على الصعيدى
العدوى عن عبد الله البنانى والسيد محمد السلمونى عن الخرشى
وعبد الباقى الزرقانى كلاهما عن على الاجهورى وابراهيم اللقانى
كل منهما عن محمد البنوفرى عن عبد الرحمن الاجهورى عن
شمس الدين اللقانى عن على السنهورى عن طاهر بن على بن
محمد النويرى عن حسين بن على وهو عن ابى العباس احمد بن
عمر بن هلال الربعى وهو عن القاضى فخر الدين ابن المخلطة
وهو عن ابى حفص عمر بن فراج الكندى وهو عن ابى محمد عبد الكريم

ابن عطاء الله السكندري وهو عن [18] ابي بكر محمد بن الوليد بن خلف
الطرطوسي وهو عن [19] ابي الوليد سليمان بن خلف الباجي وهو عن [20]
الامام مكي القيسي الاندلسي وهو عن [21] الامام ابي محمد عبد الله بن
ابي زيد القيرواني صاحب الرسالة وهو عن [22] الامام ابي بكر محمد
ابن اللباد الافريقي وهو عن [23] الامين سحنون وعبد الملك الاندلسي
وهما عن [24] الامام عبد الرحمن بن القاسم والامام اشهب بن
عبد العزيز العامري القيسي وهما عن الامام مالك بن انس رضي
الله عنه وهو تفقه على نافع مولى عبد الله بن عمر ابن الخطاب و
هو تفقه على عبد الله مولاه رضي الله تعالى عنه۔

التوضيح [25] ومختصر خليل [26] كلاهما للشيخ خليل المالكي في الفقه

وبالسند الى علي الصعيدي عن [3] محمد عقيلة المكي عن [4] العجيمي عن [5] البابلي
عن [6] سالم بن محمد عن [7] محمد بن عبد الرحمن العلقمي عن [8] الحافظ السيوطي
عن [9] عبد الرحمن بن عبد الوارث البكري المالكي عن [10] شمس الدين
محمد بن محمد الغماري عن مؤلفهما الامام ضياء الدين خليل بن
اسحاق المالكي تنبيه قال صاحب الكشف وهو خليل بن اسحق

الجندی المالکی المتوفی سنہ ۷۶۷ سبع وستین وسبعمائۃ۔ اھ

۲۷ المدونۃ جمع سحنون بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ وبالسند
الی السیوطی قال انبانی بہا ابو الیمن محمد بن محمد الزفتاوی والقاضی
نجم الدین عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن الحافظ ابی
الفضل عبد الرحیم بن حسین العراقی عن ابی علی عبد الرحیم بن عبد اللہ
الانصاری انا ابو القاسم بن سراقۃ العامری عن ابی القاسم احمد
ابن یزید بن بقی القرطبی عن ابی عبد اللہ محمد بن عبد الحق الخزرجی
القرطبی عن عبد اللہ محمد بن فرج مولی ابن الطلاع انا ابو عمر
احمد بن محمد بن عیسی عن عبد الرحمن بن احمد التجیبی عن
اسحٰق بن ابراہیم التجیبی عن ابی عمر احمد بن خالد بن زید عن
محمد بن وضاح عن سحنون رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۲۸ فقہ الامام الہمام ناصر الاسلام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اَرویہ عن العلامۃ الحبشی عن الشریف ابن ناصر عن عابد السندی
ح وارویہ عن العلامۃ النبیل الشیخ عبد الجلیل عن عابد
السندی اجازۃ عن یوسف المزجاجی عن عبد القادر بن خلیل

كذك زاده عن محمد بن احمد الحنبلي عن عبد القادر التغلبي عن
عبد الرحمن البهوتي الحنبلي عن تقي الدين بن احمد البخاري عن
الفتوحي الحنبلي عن والده القاضي شهاب الدين احمد بن عبد العزيز
ابن البخاري الفتوحي الحنبلي القاهري عن القاضي شهاب الدين ابي
حامد احمد بن نور الدين ابي الحسن علي بن احمد البشبيشي القاهري البشيشي
الحنبلي عن القاضي عز الدين ابي البركات احمد بن القاضي برهان
الدين ابراهيم بن القاضي ناصر الدين نصر الله الكناني الحنبلي
عن الجمال عبد الله بن القاضي علاء الدين بن علي الكناني الحنبلي
عن علاء الدين ابي الحسن علي بن احمد بن محمد القرضي الدمشقي
الحنبلي عن الفخر ابي الحسن علي بن احمد المعروف بابن البخاري
عن ابي علي حنبل بن عبد الله بن الفرج الرصافي الحنبلي عن
ابي علي الحسن بن علي التميمي الواعظ الحنبلي عن ابي بكر احمد بن جعفر
القطيعي الحنبلي عن عبد الله بن الامام احمد بن حنبل عن ابيه
الامام احمد بن حنبل عن سفيان عن عمرو بن دينار عن ابن
عمر رضي الله تعالى عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

٤٩ المقنع في الفقه الحنبلي ارويه عن الشيخ حسب الله عن
عبد الحميد الداغستاني عن ابراهيم الباجوري عن محمد الفضالي
عن عبد الله الشرقاوي عن عطية الاجهوري عن محمد العشماوي
عن عبد الله البصري عن البابلي عن محمد الحجازي الواعظ عن
العارف عبد الوهاب الشعراني عن شيخ الحديث جلال الدين
السيوطي عن محمد بن مقبل عن الصلاح بن ابي عمر عن الفخر علي
ابن احمد البخاري عن مؤلفه ابن قدامة الحنبلي تنبيه ابن قدامة
هو الحافظ موفق الدين ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامة
المقدسي الحنبلي رحمه الله تعالى توفي سنة ٦٤١ احدى واربعين
وستمائة۔

٥٠ الاقناع وسائر تصانيف ابي الحسن علي بن عبيد الله بن
نصر البغدادي رحمه الله تعالى ۔ وبالسند الى الفخر بن
البخاري عن ابي الفرج بن الجوزي عن المؤلف ۔

٥١ تصانيف الشمس محمد بن ابي بكر القيم رحمه الله تعالى
ارويها عن الحبيب الحبشي باسانيده الى القشاشي عن الشيخ

الرملي عن الزين زكريا عن النجم عمر بن فهد المكي عن الشيخ زين الدين سليمان بن داود بن عبد الله الموصلي ثم الدمشقي عن الحافظ عبد الرحمن بن احمد بن رجب البغدادي ثم الدمشقي عن الشمس محمد بن ابي بكر بن القيم تنبيه هو الشيخ شمس الدين محمد بن ابي بكر بن قيم الجوزية الحنبلي الدمشقي المتوفى لسنة احدى وخمس وسبعمائة اه كشف الظنون

تصانيف العلامة ابن تيمية الحراني رحمه الله تعالى ٥٢

بالسند المذكور الى ابن القيم عنه ح وبالسند الى زكريا الانصاري عن العز عبد السلام عن ابي الطاهر عن زينب بنت الكمال عن مؤلفها ـ تنبيه قال الامام الذهبي في التذكرة ابن تيمية الشيخ الامام العلامة الحافظ الناقد الفقيه المجتهد البارع شيخ الاسلام علم الزهاد نادرة العصر تقي الدين ابو العباس احمد بن المفتي شهاب الدين عبد الحليم بن الامام المجتهد شيخ الاسلام مجد الدين عبد السلام بن عبد الله بن ابي القاسم

ـه ومن تصانيفه منتقى الاحكام ١٢ عبد الهادي غفر الله له ـ

الحرانی احد الاعلام وُلِد فی ربیع الاول سنة احدی وستین
وستمائة وقدم مع اهله سنة سبع فسمع من ابن عبدالدائم
وابن ابی الیسر والکمال وخلق کثیر وعنی بالحدیث ونسخ
الاجزاء ودار علی الشیوخ وخرج وانتقی وبرع فی الرجال وعلل الحدیث
وفقهه وفی علوم الاسلام وعلم الکلام وغیر ذلک وکان من
بحور العلم والاذکیاء المعدودین والزهاد الافراد والشجعان
الکبار والکرماء الاجواد اثنی علیه الموافق والمخالف وسارت
بتصانیفه الرکبان لعلها ثلاثمائة مجلد ـ حدث بدمشق و
مصر والثغر وقد امتحن واوذی مرات وحبس بقلعة مصر والقاهرة
والاسکندریة وبقلعة دمشق مرتین ـ وبها توفی فی العشرین
من ذی القعدة سنة ۷۲۸ ثمان وعشرین وسبعمائة فی قاعة معتقلا
ودفن الی جنب اخیه الامام شرف الدین عبدالله بمقابر الصوفیة
رحمهما الله تعالی ام مختصرا ومعنا تیمیة فقال حج ابی اوجادی
انا اشک ایهما قال فکانت امرأته حاملا فلما کان بتیماء رأی
جویریة حسنة الوجه قد خرجت من خباء فلما رجع الی حران وجد

امرأته قد وضعت جارية فلما دفعوها اليه قال يا تيمية يا تيمية

يعني انها تشبه التي رآها بتيماء فسمي بها ١٢ (ابن خلكان)

مؤلفات الامام الشوكاني رحمه الله تعالى اروبها عن ۵۳

السيد رحمة الله الرانديري عن الشريف محمد بن ناصر عنه

ولنختم هذه الحصة الثانية على ذكر بعض كتب الصوفية

الكرام وكتب الاوراد فنقول

غنية الطالبين و فتوح الغيب لامام اهل الطريقة ۵۴ ۵۵

قطب الاقطاب و فرد الانجاب مطلع الانوار الجلية

مظهر الاسرار الخفية الغوث الاعظم الولي الافخم مؤيد

الائمة ابي محمد محي الدين السيد عبد القادر الجيلاني

الحسني الحسيني رضي الله تعالى عنه وسائر تصانيفه

اروبها عن الشيخ عبد الحق والشيخ عبد الجليل والشيخ حسب الله

ثلاثتهم عن محدث دار الهجرة الشيخ عبد الغني النقشبندي عن

---

١ الجيلاني منسوب الى جيل بكسر الجيم وسكون الياء ولام آخر الحروف وهي بلاد متفرقة وراء طبرستان وبها ولد بقصبة ويقال فيها جيلان وكيلان على دجلة مما يلي طريق واسط انتهى كذا في الفتح المبين صـ ١٢ عبد الهادي غفر الله له -

ابی زاہد اسماعیل بن ادریس الرومی المدنی عن الشیخ محمد بن
عبد الرحمن الکزبری عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن الشیخ عبد الباقی
الحنبلی عن المیدانی عن الشہاب الطیبی عن الکمال بن حمزة الحسینی
قال انبانا ابو العباس بن عبد الہادی انبانا الصلاح بن ابی عمر
انبانا موفق الدین ابن قدامة عن قطب الاولیاء ابی محمد السید الشیخ عبد القادر
الجیلانی قدس سرہ العزیز تنبیہ ھو مؤید الائمة سید الطوائف
ابو محمد محی الدین عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی الصدیقی
ابن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست[1] بن الامام عبد اللہ[2] ابن الامام[3]
یحیی الزاہد[4] بن الامام محمد[5] بن الامام داؤد[6] بن الامام
موسیٰ[7] بن الامام عبد اللہ[8] بن الامام موسی الجون[9][10] بن الامام[11]
عبد اللہ المحض[13] بن الامام الحسن المثنی[11] بن الامام امیر المؤمنین
سیدنا الحسن السبط ابن الامام[12] الہمام اسد اللہ الغالب الذی
ارتقی اعلی مراتب امیر المؤمنین امام الاشجعین سیدنا علی بن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی عنہ وعنہم اجمعین ولد رضی اللہ عنہ

[1] فتوح الغیب ۱۲ [2] لقب بہ لانہ اٰدم اللون ۱۲ عقد الیواقیت الجوہریۃ [3] المحض لانه
الخالص فی الشرف ۱۲ عقد الیواقیت [4] من عقد الیواقیت الجوہریۃ ۱۲

سنة ۴۷۰ او ۴۷۱ وتوفي سنة ۵۶۱ احدى وستين وخمسمائة وفي
بهجة الاسرار صـ ۲۲ كان الشيخ عبد القادر رحمه الله تعالى يمشي في
الهواء على رؤس الاشهاد في مجلسه ويقول ما تطلع الشمس
حتى تسلم علي وتجيئ السنة الي وتسلم علي وتخبرني بما يجري
فيها ويجيئ الشهر ويسلم علي ويخبرني بما يجري فيه ويجيئ الاسبوع
ويسلم علي ويخبرني بما يجري فيه ويجيئ اليوم ويسلم علي ويخبرني
بما يجري فيه وعزة ربي ان السعداء والاشقياء ليعرضون
علي عيني في اللوح المحفوظ انا غائص في بحار علم الله ومشاهدته
انا حجة عليكم جميعكم انا نائب رسول الله ووارثه في الارض
انتهى وفي تاريخ الامام اليافعي واما كراماته فخارجة عن
الحصر اهـ مختصرا

عوارف المعارف للشيخ الكامل شهاب الدين السهروردي ۵۴

قدس سره — وبالسند الى الشيخ عبد الباقي الحنبلي عن المعمر
المسند ابي عبد الرحمن محمد الحجازي عن المعمر محمد بن اركماس الحنفي
عن الحافظ ابن حجر عن ابي الحسن بن ابي المجد الدمشقي

عن التقی سلیمان حمزة المقدسی عن شیخ شیوخ العالم شهاب الدین ابی حفص عمر ابن محمد السهروردی قدس سره تنبیه کتب الامام الیافعی فی القابه استاذ زمانه فرید اوانه مطلع الانوار منبع الاسرار دلیل الطریقة وترجمان الحقیقة استاذ الشیوخ الاکابر الجامع بین علم الباطن والظاهر قدوة العارفین وعمدة السالکین العالم الربانی شهاب الدین ابو حفص عمر بن محمد البکری السهروردی قدس الله تعالی سره کان من اولاد ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه ونسبته فی التصوف الی عمه ابی النجیب السهروردی وصحب الشیخ عبد القادر الجیلانی وکثیرا من المشائخ وقالوا کان ملاقاً مع بعض الابدال بجزیرة عبادان ولقی الخضر علیه السلام وله تصانیف کالعوارف ورشف النصائح واعلام التقی وغیرهما وکان ولادته فی رجب سنة ۵۳۹ تسع وثلثین وخمسمائة ووفاته سنة ۶۳۲ اثنتین وثلثین وستمائة اه ملتقطا

٥٧ **الفتوحات المکیة للشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی**

قدس سره - ارویها بالسند المتقدم فی تفسیره الی الشیخ

الاكبر رحمه الله تعالى تنبيه قال فى نفح الطيب ولد رضى الله عنه

يوم الاثنين اوليلة سابع عشر رمضان سنة ٥٦٠ستين وخمسمائة — التاسع عشر

فى مُرسِية وهى فى شرق الاندلس وهو قدوة القائلين بوحدة الوجود

وطعن فيه كثير من الفقهاء وعلماء الظاهر وعظمه شرذمة من الفقهاء

وجماعة من الصوفية وفخموه تفخيما عظيما ومدحوا كلامه مدحا

كريما ووصفوه بعلو المقامات واخبروا عنه بما يطول ذكره من

الكرامات هكذا ذكره الامام اليافعى رحمه الله تعالى وله اشعار

لطيفة غريبة واخبار نادرة عجيبة وله مصنفات كثيرة جمع احد

من كبراء شيوخ بغداد فى مناقبه كتابا وقال فيه ان تصانيف الشيخ

ازيد من خمسمائة وتوفى رحمه الله تعالى ليلة الجمعة الثانية والعشرين

من شهر الربيع الآخر سنة ٦٣٨ ثمان وثلثين وستمائة بدمشق ودفن

بظاهرها فى سفح جبل قاسيون والآن ذلك الموضع مشهور

بالصالحية اهـ ملخصا

قوت القلوب للعارف ابى طالب محمد بن على المكى — ٥١

رحمه الله تعالى - ارويه عن الشيخ الحبشى والسيد عمر شطا

كلاهما عن السيد عيدروس بن عمر عن السيد عبد الله بن
حسين بن طاهر عن السيد الامام علوي بن الحبيب السقاف بن
محمد السقاف عن الحبيب عمر بن سقاف عن الحبيب عيدروس
ابن عبد الرحمن بلفقيه عن الجامع السيد ابي علوي محمد بن ابي
بكر الشلي عن الامام ابي عبد الله محمد بن علاء الدين البابلي
عن احمد بن عيسى بن جميل الكلبي عن علي بن ابي بكر القرافي
عن الجلال السيوطي عن الشهاب احمد الحجازي عن ابي اسحق
التنوخي عن ابي العباس احمد الحجار عن عبد العزيز بن
دلف عن ابي الفتح محمد بن يحيى البرداني عن ابي علي
محمد بن محمد عبد العزيز المهدوي عن عمر بن ابي طالب محمد
ابن علي المكي عن والده المؤلف تنبيه ابو طالب هو محمد
ابن علي بن عطية المكي رحمه الله تعالى قال في الانتباه
في وصف الكتاب المذكور انه قالوا لم يصنف في الاسلام
مثله في دقائق الطريقة قلت هذا الكتاب هو اصل التصوف
وكل ما صنف في السلوك فهو مخرج على قوت القلوب مثل الاحياء

وغنیۃ الطالبین العوارف انتہی ملخصاً توفی لست خلون من جمادی
الآخرۃ سنۃ ۳۸۶ ست وثمانین وثلثمائۃ ببغداد ودفن بمقبرۃ المالکیۃ
وقبرہ بالجانب الشرقی اھ کذا فی تاریخ ابن خلکان صفحہ ۴۹۲ ج ۱

۵۹ الرسالۃ القشیریۃ للعلامۃ ابی القاسم عبد الکریم
القشیری رحمہ اللہ تعالے وبالسند الی الشیخ البابلی
عن محمد حجازی الواعظ عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری
عن العز بن الفرات عن ابی عمر عبد العزیز بن جماعۃ عن ابی الفضل
ابن عساکر عن المؤید الطوسی عن ابی الفتوح عبد الوھاب بن
شاہ الشاذیاخی عن مؤلفھا القطب القشیری رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ
القشیری اسمہ عبد الکریم بن ھوازن لہ لطائف کثیرۃ فی کل من الفنون
وتصانیف لطیفۃ۔ اخذ الطریقۃ عن ابی علی الدقاق وتلمذ علیہ ولد
فی الربیع الاول سنۃ ۳۷۶ ست وسبعین وثلثمائۃ وتوفی صبیحۃ
یوم الاحد السادس عشر من الربیع الآخر سنۃ ۴۶۵ خمس وستین واربعمائۃ
ودفن بنیسابور وقال صاحب کشف المحجوب سالت الامام
القشیری عن ابتداء حالہ قال کان لی حاجۃ بحجر لسد ثقب فی البیت

فكل حجر كنت اخذه كان ينقلب جوهرة فكنت اطرحها انتهى مختصرا

٦٠ الحكم لابن عطاء الله وسائر تصانيفه رحمه الله تعالى

وبالسند الى البابلي عن الشيخ عبد الرؤف وسالم بن محمد السنهوري
عن النجم محمد بن احمد الغيطي عن زكريا عن العز عبد الرحيم بن
الفرات عن التاج عبد الوهاب بن علي السبكي عن والده التقي
علي بن الكافي السبكي عن مؤلفها تنبيه هو تاج الدين ابو الفضل
احمد بن محمد بن عبد الكريم بن عطاء الله الاسكندراني
الشاذلي المالكي المتوفى بالقاهرة سنة ٧٠٩ تسع وسبعمائة قال
في كشف الظنون صـ ٣٤٣ ج ١ في ذكر الحكم وهي حكم منشورة على لسان
اهل الطريقة ولما صنفها عرضها على شيخه ابي العباس المرسي
فتأملها وقال له لقد اتيت يا بني في هذه الكراسة بمقاصد
الاحياء وزيادة ولذلك تعشقها ارباب الذوق لما راق
لهم من معانيها وراق وبسطوا القول فيها وشرحوا كثيرا انتهى مختصرا

٦١ واجازني خاصة في القول الجميل وما فيه من الاعمال
والاذكار والادعية العلامة الفهامة شمس العلماء

الفحول سیدی ومولائی الحاج غلام رسول[١] ابن العلامة
الشیخ غلام مصطفی وهو یرویه عن نادر عصره وعلامة دهره الفقیه
النبیه الشیخ عبد الرحمن ح واجازنی ایضا علامة وقته وفرید
عصره شمس العلماء مولانا[١] الشاه رکن الدین السید محمد القادری
الحسنی الحسینی الویلوری المتوفی ٢٠ رمضان ۱۳۲۵ کلاهما عن[٢] قطب الاوتاد
الجامع بین شرفی العلم والنسب مولانا السید عبد اللطیف القادری
عن[٣] مولانا یعقوب الدهلوی عن مولانا عبد العزیز الدهلوی
عن والده ح وحصل الاجازة ایضا لشیخی غلام[١] رسول عن[٢] قطب
الوقت صاحب المقامات العلیة والکرامات الجلیة الشیخ امداد
الله المهاجر المکی عن[٣] مولانا اسحاق عن[٤] مولانا عبد العزیز عن والده
المؤلف وقد تقدم ذکره۔

٦٢ کتاب[٦٢] دلائل الخیرات للامام ابی عبد الله السید محمد
ابن السید سلیمان الجزولی الحسنی رحمه الله تعالی
أرویه قراءة عن[١] مخدومی ومولائی محمد عمر الخراسانی عن[٢]
السید محمود عن[٣] السید حمید النظهری عن[٤] السید صفی الدین

الحلبی عن ابی البرکات محمد بن احمد بن احمد المنثی ح وارویه
ایضاً قرأة عن شیخ الدلائل الشیخ عبد الحق المکی وعن شیخ الدلائل
المدنی السید محمد سعید المغربی وعن شیخ الدلائل بالمسجد
النبوی السید محمد امین رضوان ثلاثتهم عن العارف باللہ
الشیخ علی بن یوسف ملک باشلی المدنی عن السید محمد بن
السید احمد المدغری الشریف الحسنی عن ابی البرکات المذکور وعن احمد بن الحاج عن عبد القادر
الفاسی عن احمد المقری عن احمد بن ابی العباس الصمعی عن السملالی عن عبد العزیز التباع عن مولفہ
ولنا فیہ طریق آخر کما نرویہ المسلسل بالآباء عن العلامة عمر
الخراسانی عن ابی الخیر محمد علی الحریری عن ابیہ محمد رضوان
عن ابیہ قطب الدین عن ابیہ مجد الدین عن ابیہ ابی
الفیض حامد الدین عن ابیہ ابی العلاء مهیمن الدین عن
ابیہ نجم الدین الکبری عن ابیہ غیاث الدین عن ابیہ محمد عن
مؤلفہ رحمهم اللہ تعالیٰ۔

واما الطریقة العالیة فیہ وهو اعلی سند یوجد فی الدنیا
الآن کما اخبرنا بذلک ارباب هذا الشان فعن شیخنا عبد الجلیل

برادہ عن مولانا عبد الغنی عن اسماعیل افندی عن محمد
افندی عن مرتضی الزبیدی عن محی الدین نور الحق الحسینی
عن السید سعد الله بن محمد الهندی عن المعمر الشیخ عبد الشکور
الحسنی عن مؤلفہ الامام الجزولی تنبیہ الامام الجزولی هو
العالم العامل الولی الکامل المحقق الفاضل العارف الواصل
فرید عصرہ وحید دهرہ ابو عبد الله محمد بن سلیمان بن عبد الرحمن
ابن ابی بکر بن سلیمان بن یعلی بن یخلف بن موسی بن علی بن یوسف
ابن عیسی بن عبد الله بن جندر بن عبد الرحمن بن محمد بن احمد
ابن حسان بن اسماعیل بن جعفر بن عبد الله بن حسن بن الحسین
بن علی بن ابی طالب کرم الله وجهہ المتوفی سنہ ۸۷۰ وفی کشف
الظنون سنہ ۸۵۴ والله تعالی اعلم وفیہ ایضا ان هذا الکتاب
آیۃ من آیات الله فی الصلوۃ علی النبی علیہ الصلوۃ والسلام یواظب
بقرأتہ فی المشارق والمغارب لاسیما فی بلاد الروم انتهی مختصرا
وفی وجہ تالیف هذا الکتاب قصۃ طویلۃ مذکورۃ فی الشرح
قالہ المسکین محمد عبد الهادی غفر الله لہ

ادل الخيرات لمولانا العلامة اسماعيل الايدنجكلي رحمه
الله تعالے - ارويه مناولة عن العلامة محمد زاهد المدرس
بمدرسة باب السلام الامام بالمسجد النبوي عن ابيه الشيخ عمر زاهد
عن جده مؤلفه تنبيه هو جامع الشريعة والطريقة مولانا الحافظ
اسماعيل بن ادريس فندى ولد بآيدنجكل وتوفي بالمدينة المنورة
رحمه الله تعالے -

٦٤ الحزب الاعظم لمولانا علي القاري رحمه الله الباري
ارويه عن الشيخ عبد الحق عن مولانا عبد الغني الى المؤلف وتقدم
ذكره مرارا

٦٥ حزب البحر للعارف بالله الغوث الجامع الشهيد
الاكبر الحسيب ذي النسبتين الطاهرتين الجسدية
والروحية المحمدي العلوي الفاطمي الحسني ابي الحسن
نور الدين علي الشاذلي رضي الله تعالى عنه بالسند
المذكور الى ابي الطاهر الكوراني عن احمد النخلي عن محمد بن العلاء
عن سالم السنهوري عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري عن

الغز عبد الرحيم عن التاج السبكي عن والده علي بن عبد الكافي
السبكي عن احمد بن عطاء الله عن ابي العباس احمد بن عمر المرسي
عن ابي الحسن الشاذلي ح واروية سماعا وقرأة عن مولائي و
شيخي محمد عمر عن محمد عبد الرحيم القرشي عن عبد الحي المدني عن فصيح
الله عن القاضي عبد الصمد عن سلامة الله عن رضي الدين
ابي الخير عن القاضي سناء[له] الله الفاني فتح واروية ايضا
عاليا عن الشيخ عبد الحق عن الشيخ محمد قطب الدين والشيخ
عبد الغني كلاهما عن محمد اسحق عن عبد العزيز الدهلوي كلاهما
عن ولي الله المحدث الدهلوي عن ابي الطاهر عن الشيخ عيسى المغربي
عن الشيخ الناصري عن شمس الدين البطري عن ابي احمد المقري
عن ابي محمد المقري عن ابي الطيب المكي عن محمد المرزوق
الحلبي عن ابي عبد الله البخاري عن ابي العزائم الاشفقي
عن مولانا ابي الحسن الشاذلي قدس سره تنبيه قال في

له وبعضهم يكتبونه بالثاء المثلثة ١٢

كشف الظنون حزب البحر للشيخ نور الدين ابي الحسن علي بن عبد الله
ابن عبد الحميد المغربي الشاذلي اليمني المتوفى سنة ٦٥٦ ست وخمسين عبد الجبار
وستمائة وهو دعاء مشهور سمي به لانه وضعه في البحر للسلامة
فيه حين سافر في بحر القلزم فتوقف عليهم الريح ويسمى ايضاً
بالحزب الصغير اوله يا الله يا علي يا عظيم يا حليم الخ قال العلماء بالله
تعالى ان فيه الاسم الاعظم وجاء عن الشيخ ابي الحسن الشاذلي
انه قال لو ذكر حزبي في بغداد لما اخذت وهو العدة الكافية التي
فيها تفريج الكروب وما قرئ في مكان الا سلم من الآفات وهو
دعاء النصر والغلبة على الخصوم وخواصه كثيرة انتهى مختصراً وقال
في نور الابصار في مناقبه كان الشاذلي ضريراً وهو الشريف
الحسيب ابو الحسن علي الشاذلي بن عبد الله بن عبد الجبار
ابن تميم بن هرمز بن حاتم بن قصي بن يوسف بن يوشع بن
ورد بن يطال بن احمد بن محمد بن عيسى بن محمد بن الحسن بن
علي بن ابي طالب اهـ توفي الشاذلي بصحراء عيذاب قاصداً
للحج ودفن هناك في شهر القعدة سنة ٦٥٦ وكان مبدؤه ومنشؤه

بالمغرب الاقصى اهـ كذا فى عقد اليواقيت الجوهرية لشيخ شيخنا
السيد عيدروس رحمه الله تعالى

٦٦ حزب النصر له بالسند المذكور الى مؤلفه المشهور رحمه الله تعالى

٦٧ حزب الامام النووى رحمه الله القوى وبالسند الى
محمد الحفناوى قال اجازنى به الشيخ محمد بن اليمنى العلوى
عن محمد بن سعد الدين عن محمد بن الترجمان عن عبد الوهاب
الشعرانى عن البرهان بن ابى شريف المقدسى عن البدر
القبانى عن محمد بن الخباز عن مؤلفه تنبيه النووى وربما
يقال النواوى بزيادة الالف بين الواوين هو الامام محى الدين
ابو زكريا يحيى بن شرف بن مرى بن حسن بن حسين بن حزام النووى
الشافعى ولد سنة ٦٣١ وقدم به والده بدمشق سنة ٦٤٩ وسكن
المدرسة ولازم كمال الدين المغربى وحج مع ابيه سنة ٦٥١
وبرع فى العلوم وصار محققا فى فنونه مدققا فى علمه حافظا
للحديث عارفا بانواعه وكان لا يضيع وقتا الا فى وظيفة
من الاشتغال وكان لا ياكل الا اكلة بعد العشاء ولم يتزوج

قط و توفی بعد ما زار القدس فی رجب سنة ٦٧٦ ست وسبعين و
ستمائة وكان ولادته سنة ٦٣١ كذا فی التعليقات ص ١٢ وقال فی ثبت
ابن عابدين ما نصه قال الشهاب النخلی فی ثبته عن شيخه علی بن
الجمال وهو ذكر عن مشائخه رحمهم الله تعالی ان قارئ هذا الحزب
يحفظ من شر الانس والجن ومن اهل السموات واهل الارض
ومن سطوات الاولياء اهل القلوب المتصرفين فی الباطن
بالسلب ومن مكائد المفسدة فی الظاهر بجميع ما يفعلونه من سحر
وشعبذة ومكروه وغير ذالك اه

٦٨ حزب المسمی بالدور الاعلی المنسوب الی شيخ العارفين

محی الدين محمد بن عربی رحمه الله تعالی وبالسند الی
عبد الوهاب الشعرادی عن زين الدين زكريا بن محمد القاهری عن العارف
ابی الفتح محمد بن زين الدين المراغی العثمانی عن شرف
الدين اسماعيل بن ابراهيم بن عبد الصمد الهاشمی العقيلی الجبرتی
الزبيدی عن المسند المعمر ابی الحسن علی بن عمر الوانی الصوفی
عن استاذ اهل التحقيق ابی عبد الله محی الدين بن عربی وقد تقدم

ذکرہ مرارا رحمہ اللہ تعالی

٦٩ القصیدۃ الغوثیۃ للقطب الربانی الجیلانی رضی اللہ عنہ

ارویہا قراءۃ مسلسلۃ بالسادات فی غالبہا عن الشیخ عمر الخراسانی
عن السید الشاہ قدرۃ اللہ عن السید نور الحسن عن
السید النور الاعظم عن السید نور الاتقیاء عن السید الشاہ
خلیل اللہ عن السید الشاہ اسد اللہ عن السید المخدوم
الساوی القادری عن الشیخ بہاء الدین باجن عن السید الشاہ
رحمۃ اللہ عن السید فتح محمد المحدث البرہان فوری عن السید
الشاہ سعد اللہ عن السید وجیہ الدین البخاری عن القاضی
شمس الدین الیمنی عن السید الشاہ مطلوب الحسنی القادری
عن السید الشاہ نعمۃ اللہ عن السید عبد اللہ الشطاری
عن السید عبد الرزاق تاج الدین عن القطب الربانی رضی اللہ عنہ

٧٠ قصیدۃ البردۃ[1] للامام شرف الدین البوصیری رحمہ اللہ تعالی

ارویہا قراءۃ علی شیخی غلام رسول واجازۃ عن مولانا عبد الحق
النقشبندی عن ابی البرکات رکن الدین محمد المدعو بتراب علی

[1] الموسومۃ بالکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ الشہیرۃ بالبردۃ المیمیۃ ۱۲

عن العلامة مخدوم عن ولي الله المحدث عن ابي الطاهر عن
احمد النخلي عن البابلي عن السنهوري عن الغيطي عن زكريا عن ابي
اسحق الصالحي عن الصلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلي عن علي بن عامر جابر
الهاشمي عن ناظمها البوصيري رحمه الله تعالى تنبيه هو شيخ
الاسلام قدوة الانام ابو عبد الله محمد بن سعيد بن حماد الدلاصي
ثم البوصيري المتوفي سنة ٦٩٤ه اربع وتسعين وستمائة والقصيدة
مائة بيت واثنان وستون بيتا منها عشر في المطلع وستة
عشر في النفس وهواها وثلثون في مدائح الرسول عليه الصلوة
والسلام وتسعة عشر في مولده وعشرة في من دعا به وعشرة في مدح
القرآن وثلاثة في ذكر معراجه واثنان وعشرون في جهاده و
اربعة عشر في الاستغفار وبقيتها في المناجات وهذه
القصيدة الزهراء والمدحة الغراء بركاتها كثيرة ولا يزال الناس
يتبركون بها في اقطار الارض وروي عن بعض الكبراء انه اصابه
مرض فطلب القصيدة فجاء صاحبها وقرأها فشفاه الله سبحانه
وتعالى من ساعته فاعطاه بردا فسميت بالبردة تيمنا كذا في

يقول العبد المسكين - ولا يخفى عليكم يا اخواننا ان
هذه نبذة من ما تلقيناه من مشائخنا الكرام - والعلماء العظام
ائمة الهدى ومصابيح الظلام - ولنا فيه طرق كثيرة بحول
الله المتعال - ولكن لما كان التطويل موجبا للملال - وكان
المقصود فى هذه الورقات التبرك بالانتظام فى سلك
اهل الفضل والكمال - فاقتصرنا على هذا القدر فانه كاف
لنيل الآمال - ومن اراد الزيادة فعليه بالكتب المطولات
المؤلفة فى هذا الفن الشريف - كثبت[1] الشيخ الكورانى المسمى
بالامم لايقاظ الهمم - وكثبت الشيخ عابد السندى المسمى

[1] الثبت بفتح المثلثة والموحدة اسم بمعنى الحجة والبرهان ومنه سمى الكتاب المخصوص
واما العدل الضابط المتثبت فيقال فيه كذالك ويقال بسكون الموحدة ايضا فى المصباح
ثبت الامر يثبت ثبوتا دام واستقر فهو ثابت وبه جمع ثبت الامر صح ويتعدى بالهمزة والتضعيف
فيقال اثبته وثبته والاسم الثبات واثبت الكاتب الاسم لثبته عنده واثبت
فلانا لازمه فلا يكاد يفارقه ورجل ثبت ساكن الباء متثبت فى اموره وثبت
الجنان اى ثابت القلب وثبت فى الحرب فهو ثبيت مثل قرب فهو قريب والاسم
ثبت بفتحتين ومنه قيل للحجة ثبت ورجل ثبت ايضا بفتحتين اذا كان عدلا ضابطا
والجمع اثبات مثل سبب واسباب انتهى مجموعة الاقوال فى اسماء الرجال للجامع المسكين
غفر الله له ناقلا عن العجلونى رح

بحصر الشارد ـ الراوي لكل صادر ووارد ـ وكثبت العلامة الشيخ اسمعيل العجلوني وكثبت العلامة ابن عابدين الشامي وكثبت العلامة ابن حجر المكي المسمى بكتاب المسانيد وكثبت الامام السنوسي المسمى بالبدور الشارقة في اثبات ساداتنا المغاربة والمشارقة وكثبت العلامة البديري المسمى بالجواهر الغوالي في ذكر الاسانيد العوالي وكثبت الامير الكبير وكثبت العلامة الشيخ صالح الفلاني المسمى بقطف الثمر في رفع اسانيد المصنفات في الفنون والاثر وكثبت العلامة الكزبري وكثبت العلامة السيد عيدروس المسمى بعقد اليواقيت الجوهرية وكثبت العلامة العجيمي المسمى بكفاية المتطلع وكثبت العلامة يوسف النبهاني وكثبت مولانا عبد الغني المدني وكثبت العلامة الشنواني وكثبت الامام الجزري وكثبت العلامة ابي سالم العياشي وغير ذلك وهي كثيرة ـ وسأذكر بعضها في خاتمة هذا الكتاب

الحصة الثالثة من كتاب هادی المسترشدین الے اتصال المسندین وتسمیٰ بهادی الطالبین الے مسلسلات النبی الامین فان فیها تذکر الاحادیث المسلسلات۔ المتصلة الی سید الکائنات علیہ افضل الصلوات وازکی التسلیمات

مخفی نہ رہے کہ اس کتاب مستطاب کے تین حصوں میں سے دو حصے گزر چکے۔ حصہ اول میں میں نے اپنے ۶۵ اشیاخ کرام کا ذکر اور ۵۵ سے اتصالات کے طرق بیان کئے ہیں حصہ دوم میں قرآن مجید اور کتب معتبرہ مشہورہ تفسیر و حدیث و فقہ مذاہب اربعہ و تصوف و اوراد کا اتصال مجھ سے مصنفین تک پہنچایا گیا ہے۔ اور اب یہاں سے حصہ سوم کا آغاز ہے جسمیں ستر احادیث و آثار مسلسلات مع اسمائے رواۃ جنمیں سے اکثر بالاتصال مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور بعض آپکے صحابہ تک پہنچتے ہیں ذکر کئے جاتے ہیں اور بغرض افادہ عام انکا اردو ترجمہ بھی کیا جاتا ہے اور اس حصہ کا نام ہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین اور لقب اسکا مسلسلات المسکین ہے ۱۲

ولنذكر الآن ما وقع لنا من المسلسلات من الاحاديث الجليلات - وهي كثيرة - وقد اعتنى بجمعها ائمة شهيرة - ولا يمكن استقصائها في هذا الكتاب ولكن نتبرك بذكر بعضها بتيسير الملك الوهاب - قال العلامة المحدث الشيخ ولي الله الدهلوي في الارشاد ما نصه كل شيئ تعلق به علمك من جهة اخبار غيرك عنه لابد بينك بينه طريق اما مخبر واحد او اكثر من واحد ولابد لكل واحد من وجه في تحمل الخبر عن صاحبه من سماع وعرض وكتابة ونحو ذلك فمتى بينت الطريق ووجه التحمل فقد اسندت ومتى تركت البيان فقد اغفلت اه فعلى هذا تكون المسلسلات على اقسام منها المسلسل بتاريخ الرواية كالاولية ومنها بزمنها كالعيد - ومنها ما هو مسلسل بصفة الراوي الحالية كالفقه - والحفظ - والنحو والتعبير - والتصوف - والثقة - او كونه مصريا - او مدنيا - او كون اسمه محمدا - او علميت لنسبته مثل كونه حنفيا - او شافعيا - وغير ذلك كما سيظهر عليك من سياق المسلسلات - فهذه قاعدة جامعة لكل جزئي من جزئيات المسلسلات وفي ظفر الاماني ما نصه والمسلسل من فضيلته اشتماله على مزيد الضبط من الرواة اه فاردت ان اذكر بعض ما ظفرت به من المسلسلات بانواعها على طريقة اهل الحديث رافعا الاسانيد الجياد ليكون نافعا لمن نظر فيه وذخيرة لي يوم يفر المرء من اخيه

ولله در سيدنا الامام الشافعي رحمه الله تعالى حيث قال ٥

كل العلوم سوى القرآن مشغلة … الا الحديث والا الفقه في الدين

العلم ما كان فيه قال حدثنا … وما سواه فوسواس الشياطين

وقال قائل رحمه الله تعالى

طوبى لمن له الله اهله … وصرف عمره فيه وشغله

ولقائل رحمه الله تعالى

عليكم بالحديث فليس شيئ … يعادله على كل الجهات

نصحت لكم فان الدين نصح … ولا اخفى لصالح واجبات

وجدنا في الرواية كل فقه … واحكام ومن كل اللغات

لذكر المسندات جعلت خطي … وحفظ العلم خير العائدات

ائمته النجوم وهل رشيد … تكلم في النجوم الزاهرات

وقد اخترت[١] وجمعت في هذه الورقات سبعين حديثا

[١] یہاں سے احادیث مسلسلہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے تاکہ اردو داں حضرات بھی اس کتاب سے منتفع ہو سکیں۔ واضح ہو کہ اس کتاب میں ستر احادیث مسلسل جمع کیے گئے ہیں جنہیں سے اکثر مجھ مسکین سے لیکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع و متصل مروی ہیں اور ستر کی عدد اسلئے اختیار کیگئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب میقات الٰہی کیلئے کوہ طور پر تشریف لیگئے تو اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب فرما کر لیگئے تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ پس مجھ عاصی کو بھی (امت مرحومہ کی نفع رسانی کیلئے ستر احادیث مبارکہ کے انتخاب کرنے سے) امید ہے کہ انکی برکت سے سیئات میں میری بخشش ہو گی ۱۲ عبد الہادی عفا اللہ عنہ

من المسلسلات - اكثرها مرفوعا متصلا الى سيد الكائنات - تأسيا
بسيدنا موسى الكليم - على نبينا وعليه التحية والتسليم - بانه
اختار سبعين رجلا من قومه - لما ذهب لميقات ربه - كما
نطق به القرآن كتاب ربنا - واختار موسى قومه سبعين رجلا
لميقاتنا - متوسلا بها متشفعا فيها الى جنابه الكريم - راجيا
برحمته وغفرانه الفخيم - جعلها الله ذخيرة لى يوم الدين - يوم
يقوم الناس لرب العلمين

فها انا اشرع فى المقصود - بعون الله الملك المعبود - واستفتح
بحديث الرحمة المسلسل بالاولية لوجوه ذكرها العلامة العجلوني
رحمه الله تعالى فى ثبته عن مسالك الابرار الى احاديث النبي
المختار للشيخ ابراهيم الكوراني رحمة الله عليه احدها ان الله تعالى

خاطب نبيه صلى الله عليه وسلم بقوله وما ارسلناك الا رحمة للعلمين
ولنوره اول مخلوق ومنه خلق بقية الكائنات فكان اول سلسلة
الكائنات فناسب ان يكون حديث الرحمة العام المتعلق بمن
فى الارض اول الاحاديث المسلسلة ثانيها ما دل عليه الحديث

القدسی من سبق الرحمۃ بقوله تعالیٰ سبقت رحمتی غضبی فناسب
ان یسبق حدیثها ایضا ثالثها تقدم کتابۃ الحق لسبق الرحمۃ بعد
التوحید فعن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه کما رواہ الدیلمی
اول شیئی خطہ الله فی الکتاب الاول اننی انا الله لا اله الا
انا سبقت رحمتی غضبی فمن شهد ان لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله فله الجنۃ فناسب ان یکون حدیث الرحمۃ متصفا
باولیۃ کتابۃ الخلق له کما کانت الرحمۃ متصفۃ باولیۃ کتابۃ الحق
لها انتهی یقول العبد المسکین وبالسند الی ابن عابدین
عن الشیخ احمد بن عبید العطار عن الکزبری عن المولی الیاس
الکردی الکورانی ان الاحادیث المسلسلۃ بالاولیۃ ثلاثۃ
احدها حدیث عبد الله بن عمر المشهور وثانیها حدیث انس
ابن مالک رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول من احب ان یکثر خیر بیته فلیتوضأ اذا حضر
غداؤه واذا رفع رواہ ابن ماجه وثالثها حدیث عبد الله
ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله

عليه وسلم يجمع الله العلماء يوم القيمة فيقول لهم انى لم اجعل حكمتى فى

قلوبكم الا وانا اريد بكم الخير اذهبوا الى الجنة فقد غفرت لكم على ما كان

منكم رواه الامام ابو حنيفة فى مسنده قال اقول

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۳) واسطے ہیں

الحديث الاول المسلسل بالاولية[1]

حدثنى به ولى الله الحبيب الحبشى وهو اول حديث سمعته منه

قال حدثنى به علامة وقته الشريف محمد بن ناصر وهو اول حديث

سمعته منه وحدثنى به العلامة السيد سالم البار وهو اول

قال حدثنى به اسمعيل النواب وهو اول قال حدثنى به الشريف

محمد بن ناصر وهو اول عن العلامة السيد عبد الرحمن الاهدل

عن والده السيد سليمان عن عبد الخالق المزجاجى عن محمد المعروف

والده بعقيله ح وشيخنا الحبشى يرويه ايضا عن السيد احمد بن

عبد الله البار عن عبد الرحمن الكزبرى قال حدثنى به شيخنا

بدر الدين محمد بن احمد المقدسى الشهير بابن بدير فى داره

الملاصقة بالمسجد الاقصى وهو اول حديث سمعته منه ثنى

[1] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث اپنے شیخ سے اول سنی ہے ۱۲

به شيخنا مصطفى ابو النصر الدمياطى وهو اول ثنى به الشيخ محمد المعروف
والده بعقيله وهو اول ح والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل
يرويه ايضا عاليا عن الشيخ امر الله المزجاجى عن الشيخ محمد عقيله
عن الشيخ احمد الدمياطى المشهور بابن عبد الغنى قال وهو اول
حديث سمعته منه بحضرة جمع من اهل العلم ثنا به المعمر محمد بن عبد العزيز
المنوفى قال وهو اول ثنا به الشيخ المعمر ابو الخير بن عموس الرشيدى
وهو اول ثنا به شيخ الاسلام زكريا وهو اول ح وارويه ايضا
عن الشيخ محمد حسب الله وعن الشيخ ابى الخير احمد جمال وعن
الشيخ شرف الدين القزانى سمعته منهم فى اول ساعة اجتمعت
بهم فيها فى المسجد الحرام تجاه البيت الامين فمن الاول فى
خامس عشرة من شهر ذى القعدة ومن الثالث ايضا بين العشائين
ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذى الحجة الحرام سنة ١٣٢٤ الف
وثلاثمائة واربع وعشرين قال الاولان حدثنا به الشيخ محمد القاوقجى
الطرابلسى الشامى وهو اول حديث سمعناه منه وقال الثالث
سمعته منه فى حالة احرامه بعدما طاف وسعى من العمرة وهو

To: www.al-mostafa.com

اول قال ثنی به الشیخ عابد السندی وهو اول عن الشیخ یوسف
ابن محمد بن علاء الدین المزجاجی قال وهو اول حدیث سمعته
منه فی سنه ۱۲۱۲ بزبید المحروسة انا به احمد بن عبد الاشبولی المصری
قال وهو اول مطلقا بزبید المحروسة سنه ۱۱۷۱ احدی وسبعین و
مائة والف اخبرنی به عبد الرؤف البشبیشی وهو اول ح
انا به احمد بن عبد اللطیف البشبیشی المصری وهو اول انا به
ابو العزائم سلطان بن احمد بن سلامة المزاحی المصری وهو اول
انا به احمد بن خلیل السبکی وهو اول انا به المحقق احمد بن حجر الهیتمی
وهو اول انا به زکریا الانصاری وهو اول ثنی به الحافظ ابن
حجر وهو اول انا به الحافظ زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم بن
الحسین العراقی وهو اول ثنی به الصدر ابو الفتح محمد بن محمد
ابن ابراهیم المیدومی وهو اول ح والشیخ ابو الخیر حبال یرویه
کذالک عن شیخه المعمر البرکة المدخر الشیخ فضل الرحمن وهو اول
حدیث سمعه منه فی سنه ۱۳۰ قال حدثنی الشیخ عبد العزیز الدهلوی
وهو اول ثنی والدی ولی الله عن الحاج محمد افضل عن العارف

حجة الله محمد النقشبندی المجددی عن[٧] والده العارف بالله حضرة
الشیخ محمد معصوم عن[٨] ابیه المجدد رضی الله تعالی عنه بسماعه
عن[٩] القاضی بهلول البدخشی عن[١٠] المحدث عبد الرحمن بن فهد عن[١١]
الحافظ عز الدین عبد العزیز بن فهد عن[١٢] الحافظ تقی الدین محمد
ابن محمد بن فهد الهاشمی العلوی المکی عن[١٣] العلامة برهان
الدین الابناسی والقاضی ابی حامد المطری کلاهما عن[١٤] الصدر
ابی الفتح المیدومی الخطیب ح وارویه عن[١] الشیخ عمر الخراسانی
وهو اول حدیث سمعته منه فی الجمادی الاخرة سنة ١٣١٩ الف و
ثلاثمائة وتسعة عشر قال ثنی[٢] به السید محمود عاقبت شاه وهو
اول عن[٣] مولانا اسحاق وهو اول ثنی[٤] به عبد العزیز الدهلوی
وهو اول ح وحدثنی به العلامة[١] الشیخ عبد الجلیل وهو اول
حدیث سمعته منه فی ذی القعدة الحرام سنة ١٣٢٤ قال ثنا[٢] به الشیخ
سخاوت علی وهو اول ثنی[٣] به الشیخ محمد یعقوب الدهلوی
المهاجر المکی وهو اول عن[٤] الشیخ عبد العزیز المذکور ثنی[٥] به والدی
الشیخ ولی الله وهو اول قد ثنی[٦] به السید عمر من لفظه عجالة

قبر النبي صلى الله عليه وسلم وهو اول ثني الشيخ عبد الله البصري ح
وثني به الشيخ محمد سعيد الاديب وهو اول حد سمعته منه في ثمان
وعشرين من رجب ١٣٢٤ الف وثلثمائة واربع وعشرين عن
احمد جمال المكي ح وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله سراج ح
وهو اول عن عمر بن عبد الكريم العطار ح وحدثني به العلامة
الشيخ عبد الله القدومي النابلسي وهو اول حد سمعته منه في
بيت شيخي الشيخ شعيب المغربي بمكة المكرمة عام الف وثلثمائة واربع
وعشرين عن الشيخ فالح المدني - والسيد الحبشي والسيد سالم
البار المذكوران يرويانه كذلك عند اي عن الشيخ فالح المدني
قالوا وهو اول حديث سمعناه منه واروبه اجازة عن الشيخ
فالح المذكور عن السيد ابي عبد الله محمد بن علي بن السنوسي قال
وهو اول عن عمر بن عبد الكريم العطار انا به ابو الحسن علي الونائي
قال وهو اول انا البرهان ابراهيم بن محمد النمرسي قال وهو اول
عن عبد الله البصري قال وهو اول ثنا يحيى بن محمد الشهير
بالشاوي وهو اول حد سمعناه منه انا به سعيد بن ابراهيم

الجزائري المفتي الشهير بقدوره قال هو اول انا به سعيد بن محمد
المقرئ قال هو اول عن الولي الكامل احمد حجي الوهراني قه وهو اول
عن شيخ الاسلام العارف سيدي ابراهيم التازي قه وهو اول قال قرأته على
المحدث الرباني ابي الفتح محمد بن ابي بكر بن حسين المراغي قه وهو اول
حدثه قرأته عليه قه سمعت من لفظ شيخنا زين الدين عبد الرحيم بن
الحسين العراقي قه وهو اول ثنا ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراهيم البكري
الميدومي الخطيب قه وهو اول ح والشيخ عبد الله البصري يروي
ايضا عن الشيخ محمد بن علاء الدين البابلي قه وهو اول انا به الشيخ
المسند احمد بن محمد الشلبي الحنفي قه وهو اول انا الجمال يوسف
ابن زكريا الانصاري وهو اول انا به برهان الدين ابراهيم بن
علي بن احمد القلقشندي وهو اول قه اخبرنا به الشهاب احمد
ابن ابي بكر المقدسي وهو اول انا به الصدر ابو الفتح الميدومي وهو
اول انا به النجيب ابو الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم الحراني وهو
اول انا به ابو الفرج عبد الرحمن بن علي الجوزي وهو اول انا به ابو سعيد
اسمعيل بن ابي صالح المؤذن النيسابوري وهو اول انا والدي ابو صالح

احمد بن عبد الملک المؤذن وھو اول انا بہ ابو طاھر محمد بن محمد
محمش[۱] بفتح المیم وسکون المھملۃ وکسر المیم الثانیۃ آخرہ شین معجمۃ
الزیادی وھو اول انا بہ ابو حامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال البزاز
بالزای المکررۃ وھو اول انا بہ عبد الرحمن بن بشر بن الحکم النیسابوری
وھو اول انا بہ سفیان بن عیینۃ وھو اول عن عمرو بن دینار عن
ابی قابوس مولی عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما عن
عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنھما عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انہ قال الراحمون[۲] یرحمھم الرحمن تبارک وتعالی
ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اخرجہ
بالتسلسل ابو داؤد والترمذی وقال حسن صحیح وفی بعض الروایات
بزیادۃ انما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء کذا فی ظفر الامانی
قال الشیخ عابد فی حصر الشارد وابو قابوس راوی ھذا الحدیث
لا یعرف اسمہ ذکرہ ابو احمد الحاکم وذکرہ ابن حبان فی الثقات

---

[۱] ھکذا ضبطہ فی حصر الشارد ۱۲ مسکین عبد الھادی غفر لہ

[۲] رحم کرنیوالوں پر رحمن رحم فرماتا ہے (اے لوگو) تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان کا مالک تم پر رحم کریگا ۱۲ عبد الھادی

ولم ينفرد به عن مولاه بل تابعه على بعض المتن حيان بن زيد الشرعبي انتهى مختصرا وفيه
ايضا قال ابن عبد البر وذكره بعضهم في الصحابة ولا تصح له صحبة كما قاله العراقي
انتهى وقال المشائخ رحمهم الله تعالى في اثباتهم والمشهور ان التسلسل في هذا
الحديث الى ابن عيينة ومن سلسله الى منتهاه فهو مخطئ او كاذب اھ وجزم الحافظ
العراقي والسخاوي ايضا بعدم صحة تسلسله الى منتهاه ولقد احسن الخطيب النووي حيث قال

سمعنا حديثا مسندا ومسلسلا	باول مسموع لنا قد تسلسلا
وصح من سفيان دون تسلسل	الى آخر مبعوث الى الناس مرسلا
يقول ارحموا خلق الإله لترحموا	ومن يرحم اهل الارض يرحمه العلا

(خير)

ح وارْوي المسلسل بالاولية برواية الجم عن العلامة عمر شطا وهو اول
اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ کے درمیان (۲۶) واسطے ہیں ۱۲
حديث سمعته منه تجاه بيت الله الحرام يوم الجمعة سيد الايام تاسع رجب عام
الف وثلثمائة واربعة وعشرين من هجرة سيد المرسلين وعن العلامة سعيد بن
محمد اليماني امام المقام بالمسجد الحرام في يوم الفطر من العام المذكور وعن العلامة
ابي الخير احمد جمال المكي ثلاثتهم عن ابي خضير مفتي الدمياطي قالوا وهو اول حديث
سمعناه منه زاد الاول عند باب الوفود بالمسجد النبوي بالمدينة المنورة عن
عبد الفتاح الكفراوي الشافعي قال وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله الشرقاوي

قال وهو اول عن شيخ محمد الحنفی قال و هو اول عن شمهورش القاضی الجنی الصحابی رضی اللہ عنہ

وهو اول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ الراحمون یرحمهم اللہ ارحموا من فی الارض

یرحمکم من فی السماء حدیث حسن صحیح اخرجہ الامام احمد فی مسندہ وابوداؤد عن مسدد و

الترمذی فی جامعہ والحمیدی وابن ابی شیبۃ والبخاری فی الادب المفرد عن عبد الرحمن ابن بشر لکنهم

لم یسلسلوہ وقولہ یرحمکم رویناہ بکلا الوجهین بالجزم علی انہ جواب الامر وبالرفع علی

الدعاء وجملۃ التنزیہ رواها جماعۃ من رواۃ هذا الحدیث واسقطها آخرون لانها لیست من

الحدیث ورو ایۃ شمهورش المذکور ایضا مثلہ کماذکرہ ابوخضیر فی اجازتہ قلت قال شیخنا ابو الفیض

عبد الستار المکی توفی شمهورش الجنی فی سنۃ ۱۲۹ھ واخبر بوفاتہ

الاستاذ الشیخ عبد الغنی النابلسی ووافق تاریخ وفاتہ

فقد الجنی شمهورش ذکرہ المرادی فی ترجمۃ الشیخ احمد

المنینی انتهی قال محدث الشام العلامۃ العجلونی فی ثبتہ و

یقال اسمہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اھ واللہ تعالی اعلم فائدۃ

مهمۃ فی الروایۃ عن الجن قال ابن حجر فی ثبتہ فی القاعدۃ الرابعۃ

من خاتمتہ فی الباس الخرقۃ السهروردیۃ مانصہ سبق لنا عن

الرحمن

وفات شمهورش جنی

ماسلسلۃ فی ...

لہ توفی رحمہ اللہ تعالی فی اواخر شعبان سنۃ ۱۱۶۳ھ وقد بلغ من العمر ۹۳ سنۃ ۱۲
ثبت العجلونی

شيخنا الامام العامل المسلك الصوفي الجامع بين العلوم الظاهرة والمعارف الباطنة وبين الشريعة والحقيقة ذي الكرامات الظاهرة والاحوال الباهرة طريقة اقرب من طريقة الخوافي[ل] المذكورة ولا يلزم عليها مخالفة القواعد الشرعية بوجه اصلا وهي ما كان يذكره رضي الله عنه لاخصاء اصحابه ويتحفهم بها من ان الجن كانت تجتمع به تاخذ عنه ويأخذ عن بعضهم وانه كان من جملة هؤلاء شخص يذكر له انه تابعي لانه من اصحاب بعض الجن الذين اجتمعوا بالنبي صلى الله عليه وسلم وآمنوا به واقرأهم القرآن وامرهم ان يبلغوه عنه لمن ورائهم وانه اخذ عن التابعي وانه اجازه بما اجازه به شيخه الجني الصحابي وان شيخنا اجاز لنا ولبقية اخصاء اصحابه ما اجازه به ذلك الجني وهذا كله وان لم يفد شيئا على طريقة المحدثين وعلماء الظاهر لكنه يفيد عند ارباب الباطن الذين الهموا صدق ذلك الجني فيما اخبر به ويفيد اتباع هؤلاء الملهمين التبرك والانتظام في سلك هذا السند الذي بفرض صحته فيه

[ل] وهو الزين ابوبكر محمد الخوافي شيخ شيخ شيخ الاسلام زكريا الانصاري ۱۲ احمد عبد الهادي عفي له

من الفوائد والمراتب العلية والامدادات العرفانية انتهى وقال ايضا في الفتاوى الحديثية بعد ذكر رواية الحديثين عن الجن واعلم ان الاستدلال بهذين الحديثين مبنى على جواز الرواية عن الجن وقد روى عنهم الطبراني وابن عدى وغيرهما لكن توقف في ذلك بعض الحفاظ بان شرط الراوى العدالة والضبط وكذا من عنى الصحبة شرطه العدالة - والجن لا تعلم عدالتهم مع انه ورد الانذار بخروج شياطين يحدثون الناس والتوقف متجه انتهى قلت وممن روى عنهم العلامة نجم الدين الغيطى فهو قرأ الفاتحة على شمهورش المتقدم ذكره كما ذكره العجلوني رحمه الله تعالى وقد وقع تضمين هذا الحديث في النظم ايضا لبعض الائمة فمنها ما رويناه من طرق عديدة للحافظ ابى القاسم على بن الحسن بن هبة الله ابن عساكر الدمشقي رحمه الله تعالى لنفسه حيث قال سـ١ه

تضمين حديث الرحمة لبعض الائمة ١٢ ابى الحسن

بادر الى الخير يا ذا اللب مغتنما	ولا تكن عن قليل الخير محتشما
واشكر لمولاك ما اولاك من نعم	فالشكر يستوجب الافضال والكرما

سـ١ه اى حديث الرحمة ١٢ عبد الهادى غفر الله له

وارحم بقلبك خلق الله وارعهم　　فانما يرحم الرحمن من رحما

وللحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى

ان من يرحم من فى الارض قد　　آن ان يرحمه من فى السما
فارحم الخلق جميعا انما　　يرحم الرحمن منا الرحما

وللقاضى زكريا رحمه الله تعالى

من يرحم اهل السفل يرحمه العلى　　فارحم جميع الخلق يرحمك الولى

ولابن حجر المكى رحمه الله تعالى

ارحم هديت جميع الخلق انك ما　　رحمت يرحمك الرحمن فاغتنما

وله ايضا

ارحم عباد الله يرحمك الذى　　عم الخلائق جوده ونواله
فالراحمون لهم نصيب وافر　　من رحمة الرحمن جل جلاله

ولابن فهد رحمه الله تعالى

الراحمون لمن فى الارض يرحمهم　　من فى السماء كذا عن سيد الرسل
فارحم بقلبك خلق الله وارعهم　　به تنال الرضى والعفو عن زلل

وللشيخ زين الدين رضوان العقبى رح

الحب منك مسلسل فى الاول … فاحنن ولا تسمع كلام العزل

وارحم عباد الله يا من قد علا … من يرحم السفلى يرحمه العلى

بالاول العذل

فارحم

ولزين الدين العراقى رحمه الله تعالى

ان كنت لا ترحم المسكين ان عدما … ولا العليم اذا اشكى لك العدما

فكيف ترجوا من الرحمن رحمته … وانما يرحم الرحمن من رحما

يشكو

وله ايضا

ان ترد رحمة واسعة … فى الدنى ثم فى القارعة

فارحم الخلق طرا تجد … راحما رحمة واسعة

وللقيراطى رحمه الله تعالى

لى فيك حب اول ارويه من طرق عليه وحديث شوقى فى هواك مسلسل بالاولية - قال ابن الطيب رحمه الله تعالى وقد كنت ضمنته مرات واقتبسته فى مقطعات جمة علق بالبال منها قولى

يا عباد الله بلوا الرحما … ويخلق الله كونوا رحما

ارحموا من فى الثرى يرحمكم … من سما سلطانه فوق السما

وللشيخ اسماعيل العجلونى رحمه الله تعالى

كن يا اخي رحيم القلب طاهره	يرحمك مولاك بل يونسك ايناسا
ففي الصحيحين ما معناه متصلا	لا يرحم الله من لا يرحم الناسا
والراحمون روى الاشياخ مرتفعا	بالاولية في التحديث نبراسا

وللشيخ طه بن يحيى الكردي رحمه الله تعالى

طوبى لراحم اهل الارض قاطبة	قولا وفعلا وقلبا صادق العمل
الراحمون ورد يرحمهم ابدا	رب السماء هو الرحمن انعم لي
قال ارحموا من في الارض المصطفى خبرا	يرحمكم مسرعا من في السماء علي

وللعارف الاستاذ النابلسي قدس سره

لقد اتانا حديث عن مشائخنا	مسلسلا اوليا قد رويناه
قال النبي صلى الله دائمة	مع السلام عليه عند ذكراه
الراحمون هم الرحمن يرحمهم	برحمة منا نرويه بمعناه
من كان يرحم من في الارض يرحمه	من في السماء وان الراحم الله

وللشيخ احمد بن عثمان الجزائري لطف الله به

تخلق باخلاق الرسول فانها	سبيل رضى الرحمن في كل مورد
وراقب لطيف انس من نفحات الرضى	تعرض لها ان كنت ذا لب مشهد

وأوصافه جلّت عن الحصر غزارة	ولكن ببعضها فكن خير معتد
رؤوفاً بخلق الله راحم ضعفهم	بنص رحيم للعوالم منجد
فأولى عباد الله رحم منعم	لفرد وبها شكرا يروح ويغتدي
فقد جاء عن خير الانام مسلسلا	عظيم بشارة بفضل ممجد
برحمة أهل الأرض ترحم من السما	ويرحمك الرحمن في كل مقصد

وللشهاب المصري رحمه الله تعالى

الخلق يمين يظلم ان يظلما	ويا لذي يرحم ان يرحما
من لم يكن يرحم بالقلب من	في الارض لم يرحمه من في السما

وللامام محمد بن محمد الجزري رحمه الله تعالى

تجنب الظلم عن كل الخلائق في	كل الامور فيا ويل الذي ظلما
وارحم بقلبك خلق الله كلهم	فانما يرحم الرحمن من رحما

اس حدیث میں میرے علیہ سلم کے درمیان | **الحديث الثاني المسلسل بالمصافحة** | اور نبی کریم صلی اللہ (۲۲) واسطے ہیں

٢٧

صافحت السيد حسين الحبشي المعروف بالحبيب قال صافحت السيد عيدروس بن عمر قال صافحت السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله الفقيه قال صافحت والدي السيد الحسين بن عبد الله قال صافحت خالي

السید عیدروس بن عبد الرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی
السید عبد الرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی السید عبد اللہ
بلفقیہ قال صافحت الشیخ احمد القشاشی قال صافحت احمد بن
حجر المکی قال صافحت شیخ الاسلام زکریا قال صافحت القرطبی قال صافحت
ابا المجد القزوینی قال صافحت ابا بکر المقری قال صافحت ابا الحسن بن
ابی زرعۃ قال صافحت ابا منصور البزازی قال صافحت عبد الملک
ابن نجید قال صافحت ابا القاسم عبدان بن حمید المنبجی قال صافحت
عمرو بن سعید قال صافحت احمد بن دھقان قال صافحت خلف
ابن تمیم قال صافحت ابا ھرمز حین دخلت علیہ اعودہ قال دخلنا
علی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعودہ فقال صافحت
بکفی ھذہ کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مسست خزا ولا
حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ھرمز

[1] ابو ہرمز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کو گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے میرے اس ہاتھ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے مصافحہ کیا۔ پس میں نے کسی ریشم کو آپ کے دست مبارک سے بڑھ کر نرم نہ پایا (یہ سنکر) ابو ہرمز نے عرض کیا کہ جس ہاتھ سے آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کیساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے ہمارے ساتھ مصافحہ کیجیے پس ابو ہرمز فرماتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے مصافحہ فرمایا۔ یہ سلسلہ آخر تک اسیطرح پہنچا ہے حتیٰ کہ میں نے میرے شیخ حبیب حسین حبشی سے کہا کہ آپ نے جس ہاتھ سے اپنے مشائخ کے ساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے میرے ساتھ مصافحہ کیجیے تو انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

فقلنا لانس بن مالك رضی الله عنه صافحنا بالکف التی صافحت بها
رسول الله صلی الله علیه وسلم فصافحنا قال خلف بن تمیم فقلت لابی
هرمز صافحنی بالکف التی صافحت بها انسا فصافحنی قال احمد بن
دهقان قلت لخلف صافحنی بالکف التی صافحت بها ابا هرمز فصافحنی
قال عمرو بن سعید قلت لاحمد بن دهقان صافحنی بالکف التی صافحت
بها خلف بن تمیم فصافحنی قال عبدان قلنا لعمرو بن سعید صافحنی
بالکف التی صافحت بها احمد بن دهقان فصافحنی قال عبد الملک قلت
لعبدان صافحنی بالکف التی صافحت بها عمرو بن سعید فصافحنی
قال منصور قلت لعبد الملک صافحنی بالکف التی صافحت بها عبدان
فصافحنی ق ابو الحسن بن زرعة قلت لابی منصور صافحنی بالکف
التی صافحت بها عبد الملک فصافحنی ق ابو بکر المقری قلت لابی
الحسن بن ابی زرعة صافحنی بالکف التی صافحت بها ابا منصور
فصافحنی ق ابو المجد القزوینی قلت لابی بکر المقری صافحنی بالکف
التی صافحت بها ابا الحسن بن ابی زرعة فصافحنی ق القرطبی قلت
لابی المجد القزوینی صافحنی بالکف التی صافحت بها ابا بکر

المقري فصافحني ح زكريا قلت للقرطبي صافحني بالكف التي صافحت
بها ابا المجد القزويني فصافحني ح احمد بن حجر المكي قلت لزكريا صافحني
بالكف التي صافحت بها القرطبي فصافحني ح احمد القشاشي
قلت لاحمد بن حجر صافحني بالكف التي صافحت بها زكريا فصافحني
ح السيد عبد الله بلفقيه قلت لاحمد القشاشي صافحني بالكف
التي صافحت بها ابن حجر فصافحني ح السيد عبد الرحمن بلفقيه
قلت لوالدي السيد عبد الله بلفقيه صافحني بالكف التي
صافحت بها احمد القشاشي فصافحني ح السيد عيدروس قلت
لوالدي السيد عبد الرحمن صافحني بالكف التي صافحت بها
والدك فصافحني ح السيد حسين بن عبد الله قلت لخالي
السيد عيدروس صافحني بالكف التي صافحت بها والدك فصافحني
ح السيد عبد الله بن حسين قلت لوالدي صافحني بالكف التي
صافحت بها السيد عيدروس فصافحني ح السيد عيدروس
ابن عمر الحبشي قلت للسيد عبد الله بن حسين صافحني بالكف
التي صافحت بها والدك فصافحني ح شيخنا السيد حسين

الحبشي قلت للسيد عيدروس بن عمر صافحني بالكف التي صافحت
بها شيخك فصافحني يقول المفتقر الى كرم ربه المتمادي - ابو سعيد
محمد عبد الهادي - ابن الحاج محمد عبد الكريم - تغمدهما
الله بفضله الجسيم - قلت لشيخي الحبيب حسين الحبشي صافحني بالكف التي
صافحت بها شيخك فصافحني - قال[1] العلامة العجلوني رحمه الله
تعالى في ثبته ما نصه وقد اخرجه (اي حديث المصافحة) ابن
عساكر في تاريخه من طريق ابي منصور عبد الرحمن ابن عبد الله
الطبري مسلسلاً بها وقال ايضا فيه قال شيخنا محمد عقيلة في مسلسلاته
واخرج هذا الحديث الديباجي في مسلسلاته وابن المفضل
والتميمي في مسلسلاته والحديث متكلم فيه بالتضعيف والوضع

---

[1] قال شيخنا ابو الفيض دام مجده قال الاستاذ العلامة السيد علي ظاهر الذي تلقيناه عن المشائخ ان للمصافحة ثلث كيفيات - الاولى ان تكون بيد واحدة من كل من المتصافحين مع الصاق باطن ابهاميهما مع القيام - الثانية ان تكون باليد الواحدة ايضا مع اشتباك اليدين معا - الثالثة ان تكون باليدين من الطرفين - واصح الثلاثة الاول انتهى والله تعالى اعلم قلت وهذا كله عندهم في رواية هذا المسلسل واما المصافحة العمومية فالسنة فيها ان تكون باليدين كما في مجالس الابرار ما نصه والسنة فيها ان تكون بكلتا اليدين انتهى ومن فوائد المصافحة زيادة حصول البركة ويروى بسنده الى النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صافحني او صافح من صافحني الى يوم القيمة دخل الجنة اهـ كذا في طرفة الاماثل ١٢
عبد الهادي غفر له

وان كان المتن صحيحا كما اخرجه البخاري واحمد عن انس رضي الله عنه

ما مسست خزا ولا حريرا الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم

اه ولهذا المقام بحث طويل ذكرها العجلوني رحمه الله تعالى في ثبته

فمن يرد الاطلاع عليه فليراجع اليه ولي فيه طرق اخر فاقول صافحت

الشيخ محمد بن سليمان حسب الله والشيخ عبد الجليل برادة قالا صافحنا

الشيخ عبد الغني صافحت الشيخ عابد صافحت السيد عبد الرحمن الاهدل

صافحت الشيخ امر الله صافحت الشيخ محمد المعروف والده بعقيلة صافحت

الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله البصري صافحنا الشيخ محمد البابلي

صافحت ابابكر الشنواني صافحت الشيخ ابراهيم العلقمي صافحت الجلال

السيوطي صافحت تقي الدين احمد الشمني صافحت ابا الطاهر بن الكويك

صافحت ابا اسحق ابراهيم صافحت ابا عبد الله الخويي (بضم الخاء معجمة

بثلاث يا آت نسبة الى خوى بلدة باذربيجان) صافحت ابا المجد

القزويني صافحت ابابكر السجاذي صافحت ابا الحسن بن ابي زرعة

الى آخر السند المتقدم - واما المصافحة الانسية من

طريق محمد ابن كامل نارديها عن مولانا المحدث عبد الباري

وقد صافحته وقد [٢] ارويها عن شيخي الوتري وقد صافحته [٣] عن عبد الغني

المجددي وهو صافح [٤] الشيخ محمد عابد الانصاري وهو صافح [٥] الشيخ

صالح بن محمد الفلاني العمري وهو [٦] صافح الشيخ محمد بن سنة الفلاني [٧]

وهو صافح مولاي الشريف محمد بن عبد الله الوزلاتي وهو [٨] صافح

ابا سالم العياشي وهو [٩] صافح الشهاب الخفاجي وهو [١٠] ابراهيم العلقمي وهو [١١]

اخاه الشمس والسيد يوسف الارموي وهما [١٢] الجلال السيوطي

وهو [١٣] كمال الدين وهو [١٤] ابن الجزري وهو [١٥] ابا المحاسن يوسف بن محمد

ابن علي السرمري وهو [١٦] ابا الثناء محمود بن علي البغدادي وهو [١٧]

ابا محمد يوسف بن عبد الرحمن البغدادي وهو [١٨] اباه ابا الفرج

عبد الرحمن الجوزي وهو [١٩] الحافظ محمد بن ناصر الخزاعي وهو [٢٠] ابا

الغنائم الهراسي وهو [٢١] الشيخ محمد بن علي العلوي وهو [٢٢] ابا الفضل

محمد بن جعفر الخزاعي وهو [٢٣] ابا العباس احمد بن سعيد المطوعي

وهو [٢٤] ابا غانم محمد بن محمد بن زكريا وهو [٢٥] محمد بن كامل وهو [٢٦] ابان [٢٧]

العطار وهو ثابت البناني وهو قد صافح [٢٨] انس بن مالك رضي الله تعالى عنه

اس طریقہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۸) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال صافحت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ار خزا ولا قزا كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم

المصافحة[له] الحبشية المعمرية صافحت الحبيب الحبشي المذكور قال صافحت والدي السيد محمد صافحت الشيخ عمر بن عبد الكريم صافحت الشيخ صالح الفلاني ح ارويها عن الشيخ عبد الجليل برادة وقد صافحته قال صافحت الشيخ عبد الغني صافحت الشيخ عابد صافحت الشيخ صالح الفلاني صافحت الشيخ محمد بن سنة صافحت مولاي الشريف محمد صافحت الشيخ المعمر احمد بن محمد العجل اليمني صافحت الشيخ تاج الدين الهندي صافحت الشيخ عبد الرحمن الشهير بحاجي رمزي صافحت الشيخ حافظ علي الاوبهي صافحت الشيخين محمود الاسفرائني والسيد امير علي الهمداني صافحنا ابا سعيد الحبشي الصحابي المعمر صافحت النبي صلى الله عليه وسلم فائدة وقد روى شيخ مشائخنا العلامة ابن عقيلة رحمه الله تعالى في مسلسلاته عن احمد بن محمد الدمياطي عن الشيخ احمد بن محمد العجل بهذا السند ايضا وقال هذا السند

[له] اس طریقہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۱۲) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

كله مشتمل على الثقات الاجلاء العلماء العرفاء وابو سعيد الحبشي[1] الصحابي
هذا لا يعرف في الصحابة ولعله ممن لم يشتهر وعلى هذا السند
رونق القبول والله اعلم انتهى۔

المصافحة الجنية۔ صافحت الشيخ محمد محي الدين حسين الويلوري
قد صافحت مولانا محمد لطف الله صافحت الشيخ عبد المحسن بن
محمد طاهر سنبل المكي ثم المدني حين نزوله ببلدة بنارس شعبان
سنه ١٢٥ صافحت الشيخ صالح البخاري صافحت السيد عبد الوهاب
البابلي صافحت الشيخ اسماعيل صافحت الشيخ محمد المنيني صافحت
الشيخ عبد الغني المقدسي صافحت ابا محمد القاضي شمهورش الجني
الصحابي رضي الله عنه قال صافحت رسول الله صلى الله عليه
وسلم۔ فبيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند[2]
تسعة واما الطريقة العالية فيها ما رويها عن مولانا محمد فرمنا
السيد حيدر الحسيني[3] وقد صافحته وهو صافح مولانا السيد عبد الحق

[1] الحبشي بفتحتين نسبة الى الحبشة وحبش بطن من حمير ايضا وبالضم والسكون لغة فيهما ايضا انتهى لب اللباب في تحرير الانساب ۱۲ محمد عبد الهادي غفرله [2] اس سند میں حضور اور رسول الله صلی الله علیه وسلم کے درمیان نو واسطے ہیں ۱۲ [3] وهذا الشيخ ليس له ذكر في ذكر اشياخي لا في ما اخذت عنه الا المصافحة الجنية ۱۲ [4] وقد صافحته بغير واسطة في سنة ١٣١٩ھ فبيني بين رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية وسائط ۱۲ عبد الهادي عفى الله عنه۔

المحدث الکانفوری وهو الحافظ نظام الدین وهو شاه ابا سعید وهو مولانا خالد الرومی وهو مولانا عبد الرحمن الجنی الصحابی رضی الله تعالی عنه وهو قد صافح رسول الله صلی الله علیه وسلم [1] فبینی وبین رسول الله صلی الله علیه وسلم فی هذا السند ستة وهذا عال جدا فلله الحمد علی هذه النعمة العظیمة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الثالث المسلسل بالمشابکة [2]	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۷) واسطے ہیں۔

شبک بیدی العلامة الشیخ صالح کمال ثم شبک بیدی السید علی ظاهر الوتری ثم شبک بیدی الشیخ عبد الفتاح وشبک بیدی العلامة الشیخ محمد حسب الله واستاذنا الفاضل عبد الجلیل برادہ المدنی قالا شابکنا العلامة عبد الغنی شبک بیدی الشیخ عابد المدنی شبک بیدی عمی محمد حسین شبک بیدی محمد هاشم السندی شبک بیدی عبد القادر مفتی الحنفیة بمکة شبک بیدی احمد بن محمد النخلی شبک بیدی الشیخ عیسی الثعالبی شبک بیدی نور الدین علی بن محمد الاجهوری المالکی شبک بیدی نور الدین علی بن

[1] اس سند میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ واسطے ہیں یہ بڑی عالی سند ہے ۱۲ عبد الهادی غفر اللہ لہ

[2] دو آدمی اپنے ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے کے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنے کو شابکہ کہتے ہیں ۱۲ عبد الهادی

ابی بکر القرافی الشافعی شبک بیدی الحافظ السیوطی شبک بیدی
[١٢] كمال الدين امام المالكية شبك بيدي الشمس[١٣] محمد الجزري
شبک بیدی ابو حفص[١٤] عمر بن حسن المزی شبک بیدی ابو الحسن[١٥] المقدسی
شبک بیدی عمر[١٦] بن سعید الحلبی ابو الفرج[١٧] یحیی بن محمود الثقفی
شبک بیدی اسماعیل بن ابی الصیف[١٨] الیمنی شبک بیدی (التیمی)
[١٩] ابو محمد الحسن بن احمد السمرقندی شبک بیدی ابو العباس[٢٠]
جعفر بن محمد المستغفری شبک بیدی ابو بکر[٢١] احمد بن عبد العزیز
ابن الحسن بن بکر بن عبد الله بن الشرود الصغانی شبک بیدی
[٢٢] ابی شبک بیدی ابراهیم[١] بن ابی یحیی[٢٣] شبک بیدی صفوان[٢٤] بن سلیم
شبک بیدی ایوب[٢٥] بن خالد الانصاری شبک بیدی عبد الله[٢٦]
ابن رافع شبک بیدی ابو هریرة[٢٧] رضی الله تعالی عنه شبک بیدی
ابو القاسم صلی الله علیه وسلم وقال «خلق الله الارض»

[١] هو ابن محمد بن ابی یحیی الفقیه المحدث ابو اسحاق المدنی احد الاعلام۔ روی عن الزهری وابن المنکدر وصفوان بن سلیم وصالح مولی التوأمة وخلق کثیر۔ حدث عنه الشافعی وابن جریج وهو من شیوخه وابراهیم بن موسی السدی وغیرهم وکان الشافعی یدلسه وهو ضعیف عند الجماعة ترکه ابن المبارک والناس کذا فی تذکرة الامام الذهبی رحمه الله تعالی۔ عبد الهادی غفر الله له۔

يوم السبت والجبال يوم الاحد والشجر يوم الاثنين والمكروه
يوم الثلاثاء والنور يوم الاربعاء والدواب يوم الخميس وآدم
يوم الجمعة" قال الشيخ عابد في حصر الشارد وقد جمع السخاوي
غالب طرق هذا المسلسل ثم قال - ومدار تسلسله على ابراهيم بن
ابي يحيي وهو ضعيف واما المتن[52] بلا تسلسل فصحيح اخرجه مسلم
عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال اخذ رسول الله صلى
الله عليه وسلم بيدي فقال[53] خلق الله التربة يوم السبت وخلق
فيها الجبال يوم الاحد وخلق الشجر يوم الاثنين وخلق المكروه
يوم الثلاثاء وخلق النور يوم الاربعاء وبث فيها الدواب يوم الخميس

[51] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بشا بکہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے زمین کو شنبہ اور پہاڑوں کو یکشنبہ اور درختوں کو دوشنبہ اور ناپسند چیزوں کو سہ شنبہ اور نور کو چہارشنبہ اور چوپایوں کو پنجشنبہ اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے روز پیدا کیا ۱۲ [52] قولہ واما المتن بلا تسلسل فصحیح یخالف ما ذکرہ المصنف فی شرحہ لتفسیر البیضاوی الذی وقفت علیہ بخطہ بالبلدۃ المحمودیۃ بالمدینۃ المنورۃ حیث قال عند قولہ تعالی ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام الی اخرہ من سورۃ الاعراف بعد ذکر ھذا الحدیث ما لفظہ وھذا الحدیث وان کان فی صحیح مسلم ففیہ مقال وقد انکرہ بعض العلماء لما فیہ من المخالفۃ للآیۃ الکریمۃ لان اللہ تعالی یقول خلق السموات والارض فی ستۃ ایام والذی فی الحدیث ان بعض الخلق وقع فی سبعۃ ایام فلھذا السبب انکرہ کثیر من العلماء لکن قد ذکر الازھری فی کتابہ تھذیب اللغۃ ما یقوی الحدیث الی اخر ما قال انتھی ما قالہ شیخنا الشیخ ابو الفیض عبد الستار المکی دام فیضہ ۱۲ [53] اس حدیث کا ترجمہ آگے گزرا ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

وخلق آدم بعد العصر من يوم الجمعة في آخر الخلق و آخر ساعة من النهار

فيما بين العصر الى الليل۔ وقال العجلوني بعد ذكر تسلسله وهذا الحديث كما قال السيوطي اخرجه مسلم لكن من غير تسلسل وكذا النسائي من طريق ايوب بن خالد عن عبد الله بن رافع به انتهى و قال العلامة ابن عقيلة في مسلسلاته اخرج هذا الحديث الديباجي في مسلسلاته وغيره والمتن بغير تسلسل صحيح واخرجه احمد في مسنده ومسلم في صحيحه وفيه بعض زيادة في اللفظ وذكره۔ و قال السخاوي وحديث من شابك من شابكني الى يوم القيمة دخل الجنة ونحوه قال في المنح انه رؤيا ولا بأس به للتبرك اه كذا في ظفر الاماني۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ	الحديث الرابع المسلسل باعوذ بالله من الشيطان الرجيم	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۸) واسطے ہیں

قرأت على شيخي الشيخ عبد الباري فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت على شيخنا الشيخ محمد علي الوتري فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لي قل اعوذ بالله من

الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ عبد الغني فقلت اعوذ بالسميع
العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ
محمد عابد فقلت كذلك فروى لي عن عمه محمد حسين عن ابيه محمد
مراد عن شيخه محمد هاشم عن الشيخ عبد القادر عن حسن العجيمي
عن الشهاب الخفاجي عن البرهان العلقمي عن الحافظ السيوطي
عن الحافظ ابن حجر عن الكمال احمد ابن علي بن عبد الحق عن
ابي الحجاج المزي عن الفخر البخاري عن الحافظ منصور بن عبد المنعم
عن ابي محمد العباس بن محمد بن ابي منصور عن محمد بن جعفر
الخزاعي عن ابي الحسين عبد الرحمن بن محمد عن ابي محمد عبد الله
ابن عجلان عن ابي عثمان اسماعيل بن ابراهيم الاهوازي — الزنجاني
عن محمد بن عبد الله بن بسطام عن روح بن عبد المؤمن عن
يعقوب الحضرمي عن سلام ابي المنذر عن عاصم بن ابي النجود
عن زر بن حبيش قال لكل واحد من الرواة اعوذ بالسميع العليم
فيقول الشيخ قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم قال زر ولقد
قرأت على عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما فقلت اعوذ

بالسميع العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم فلقد قرأت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لي يا ابن[۱] ام عبد قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم هكذا اقرأنيه جبرئيل عليه السلام عن القلم عن اللوح المحفوظ قال المسكين والذي يقتضي القياس تقديم ذكر اللوح على القلم ولكن الرواية هكذا بالعكس والله تعالى علم۔

٥٠ — اس حدیث کی دو طریقے ہیں پہلے میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ

الحديث الخامس المسلسل[۲] بقراءة سورة الفاتحة

علیہ وسلم تک ۱۳ اور دوسرے میں دس واسطے ہیں

قرأت على الشيخ عبد الجليل براده سورة الفاتحة واجازني قرأتها قال قرأتها على الشيخ عبد الغني قرأتها على الشيخ عابد السندي قرأتها على السيد ابي القاسم بن سليمان قرأتها على ولي الله السيد احمد بن محمد الشريف مقبول الاهدل قرأتها على الشيخ احمد النخلي

سلہ[۱] اسکے ہر راوی نے اپنے شیخ کے روبرو اعوذ بالسميع العليم پڑھا اور شیخ نے کہا کہ اعوذ بالله من الشيطان الرجيم کہو۔ اسکی سند پڑھتے وقت میرے دل میں آیا کہ محض بقائے سلسلہ کیلئے خواہ مخواہ عمداً اسطرح پڑھنا تکلف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بر موقع بے ساختہ میری زبان سے اعوذ بالسميع العليم ہی نکلا تو فوراً شیخ نے کہا قل اعوذ بالله الخ اس سند کے راوی اول حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اعوذ بالسميع العليم پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اے ام عبد کے بیٹے اعوذ بالله من الشيطان الرجيم کہو جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو ایسا ہی پڑھایا ہے وہ قلم سے وہ لوح محفوظ سے ایسا ہی لائے ہیں ۱۲ عبد الباری
سلہ[۲] اس سلسلہ کے ہر راوی نے اپنے شیخ کو سورۂ فاتحہ سنا کر اسکے پڑھنے کی اجازت حاصل کی ہے ۱۲ محمد عبد الهادی عفی عنہ

قرأتها على الشيخ عيسى الثعالبي قرأتها على الشيخ على الاجهوري قرأتها
على نور الدين القرافي قرأتها على القاضي شمس الدين محمد بن
ابراهيم قرأتها على برهان الدين ابراهيم بن محمد اللقاني قرأتها
على علم الدين سليمان مؤدب الجن قرأتها على شمهورش ثم قرأتها على من
أنزلت عليه سيد الوجود ومنبع الكرم والجود ابي القاسم محمد
صلى الله عليه وسلم - قلت ذكره ابن عقيلة في مسلسلاته من
هذا الطريق وقال ولما كان هذا الحديث ليس فيه شيء من الاحكام
بل هو امر تبرك به قبلته الائمة الاعلام بهذا السند اه
وأرويه عاليا منه بالسند المذكور الى الشيخ الاجهوري فانه
قال قرأتها على الشيخ نجم الدين الغيطي وهو قرأها على القاضي شمهورش
الجني الصحابي وهو قرأها على النبي صلى الله عليه وسلم فبيني وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند عشرة والحمد لله على ذلك

فائدة في قرأة سورة الفاتحة في خاتمة المجالس ينبغي المواظبة
عليها لكل راغب في الخير - اخبرني شيخي عبد الباري اخبرني الشيخ
الوتري اخبرني الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن السيد عبد الرحمن

عن ابيه السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد
احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل عن السيد يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد ابي بكر البطاح الاهدل عن السيد طاهر بن
الحسين الاهدل قال اخبرني القاضي العدل جمال الدين محمد بن
عبد السلام الناشري قال اخبرني الفقيه محمد بن عبد الله بعيش
وهو رجل ثقة قال اخبرني الفقيه احمد بن عبعب هو ثقة صالح قال
تزوجت امرأة شابة وانا كبير السن وكان اهلها يحبونني و
يعتقدونني وهي كارهة بباطنها بصحبتي من حيث كبري ومظهرة
الود لاجل اهلها فاتفق ان امرأة دخلت عليها فشكت اليها و
انا اسمعها وهي لا تشعر فكانت كلما تكلمت كتبتها في ورقة عندي
ثم ان المرأة ارادت ان تخرج فقالت لها زوجتي اصبري حتى
نقرأ الفاتحة كما يفعل الفقيه واصحابه فقرأت هي والمرأة الفاتحة
فكتبت ايضا قراءتهما ثم اني ذكرت لاخوتها وقلت لهم لا تكرهوها
واردت ان افارقها فكرهوا ذلك وغضبوا عليها فانكرتهم جميع
ما صدر منها فقلت لهم قد كتبت كلامهما في ورقة ثم جئت

بالورقة لا رحيم كلا مهما فلم اجد فى الورقة سوى الفاتحة اھ كذا فى

الباقيات الصالحات لشيخنا عبد البارى اللكنوى رحمہ اللہ تعالى

اس حدیث میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ | ## الحديث السادس المسلسل بقرأة اول سورة النحل | رسول اللہ ... سورۂ نحل کی ... پڑھی ... آیت ... ایک واقعہ

ارويه بالسند السابق الى الشيخ احمد النخلى عن محمد بن علاء الدين

البابلى عن سالم السنهورى عن محمد الغيطى عن محمد بن احمد

الدلجى العثمانى عن النبى صلى الله عليه وسلم فى المنام بمكة المشرفة

فقرأ عليه اول السورة المذكورة ـ قال العلامة ابن حجر فى الفتاوى[1]

الحديثية ناقلا عن الواحدى انه قال فلما نزلت هذه الاية قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين واشار

باصبعيه ان كادت لتسبقنى انتهى وروى انه لما نزلت اقتربت

[1] علامہ ابن حجر نے فتاوی حدیثیہ میں واحدی سے نقل کیا ہے کہ جب سورۂ نحل کی ابتدائی آیۃ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت ان ہر دو انگلیوں کیطرح قریب قریب بھیجے گئے ہیں۔ اور اپنی ہر دو انگلیوں سے اشارہ کرکے بتایا۔ اور تفسیر شربینی وغرائب البیان میں ہے کہ جب آیت اقتربت الساعۃ نازل ہوئی تو کفار نے آپس میں کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا زعم ہے کہ قیامت قریب ہے لہذا تم اپنی گفتگو کو بند رکھو کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے پھر جب ظہور قیامت میں تاخیر ہوئی تو پھر وہی انکاری گفتگو کرنے لگے تو نازل ہوئی اقترب للناس حسابہم یعنے لوگوں کے حساب کا دن قریب آگیا تو کفار گھبرائے اور قیامت کے منتظر رہے لیکن جب اسکا ظہور نہ ہوا تو کہنے لگے کہ اے محمد ہم تمہارے ڈرانے کا کوئی اثر نہیں دیکھتے ہیں پس نازل ہوئی اتی امر اللہ یعنے آگئی قیامت پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوراً کھڑے ہوگئے اور لوگ اپنے سر اٹھا کر دیکھنے لگے اور سمجھے کہ درحقیقت قیامت آہی گئی تو نازل ہوا فلا تستعجلوہ الخ یعنے قیامت کے بارے میں جلدی مت کرو وہ ضرور آنیوالی ہے۔ پس لوگ مطمئن ہوگئے

عبد البادی غفر اللہ لہ

الساعة قال الكفار بعضهم لبعض ان هذا اى محمدا صلى الله عليه وسلم
يزعم ان القيمة قد اقتربت فامسكوا عن بعض ما تقولون حتى ننظر ما هو
كائن فلما تأخرت قالوا ما نرى شيئا فنزل - اقترب للناس حسابهم
فاشفقوا وانتظروا فلما امتدت الايام قالوا يا محمد ما نرى
شيئا مما تخوفنا به فنزل اتى امر الله فوثب رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورفع الناس رؤسهم وظنوا انها قد اتت حقيقة فنزل
فلا تستعجلوه فاطمأنوا فكان الكفار قالوا اسلمنا لك يا محمد الا انا
نعبد هذه الاصنام لتشفع لنا عند الله تعالى فتخلصنا من هذا
العذاب المحكوم به فاجابهم الله سبحانه وتعالى بقوله سبحانه و
تعالى عما يشركون انتهى كذا فى السراج المنير للشربينى وغرائب البيان للنيسابوري

اس حدیث کے سلسلہ میں محمد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر طبقہ	الحديث السابع المسلسل لقرأة سورة الصف	اول میں (۳۶) اور طریقہ دوم میں (۳۳) واسطے ہیں

ارويه عن الشيخ عبد الجليل [1] عن الشيخ عبد الغنى [2] عن الشيخ عابد [3]
عن عمه محمد حسين الانصارى [4] عن ابيه محمد مراد [5] عن محمد هاشم [6]
عن عبد القادر مفتى الحنفية بمكة [7] عن احمد النخلى [8] عن محمد البابلى [9]
عن احمد بن محمد الشلبى الحنفى [10] عن محمد الغيطى [11] عن زكريا الانصارى [12]

ح واروية عن السيد حسين الحبشي عن السيد عيدروس بن عمر

عن السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن والده الحسين

عن خاله عيدروس بن عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه

عن والده عبد الرحمن وهو عن والده عبد الله بلفقيه عن احمد القشاشي

عن احمد بن علي الملكي عن زكريا الانصاري عن الحافظ ابي نعيم

رضوان العقبي عن ابي اسحاق التنوخي عن ابي العباس احمد

الحجار عن ابي المنجا عبد الله بن عمر البغدادي عن ابي الوقت

عبد الاول بن عيسى الهروي عن ابي الحسن عبد الرحمن الداودي

ابن محمد ۱۲ ابن شعيب السجزي ۱۲

عن ابي محمد عبد الله بن احمد بن عيسى بن عمر السرخسي انا ابو عمران

هو احمد بن حمويه الحموي ۱۲

عيسى بن عمر بن العباس السمرقندي انا ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن

الدارمي نا محمد بن كثير عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي

سلمة ابن عبد الرحمن بن عوف عن عبد الله بن سلام رضي الله عنه

---

۱ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک روز) ہم اصحاب رسول اللہ کی ایک جماعت بیٹھکر آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ اگر ہمکو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل بہت پسند ہے تو ہم اسپر عمل کرتے پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا سبح للہ آخر سورۃ تک حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ مذکورہ پورا ہمکو پڑھکر سنایا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے چنانچہ میرے شیخ عبد الجلیل اور شیخ حبیب حسین نے مجھے پورا سورہ پڑھکر سنایا ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

قال قعدنا نفرا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فتذاكرنا فقلنا
لو نعلم اى الاعمال اقرب الى الله تعالى لعملناه فانزل الله عز وجل

"سبح لله ما فى السموات وما فى الارض وهو العزيز الحكيم

يا ايها الذين آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله

ان تقولوا ما لا تفعلون" حتى ختمها قال عبد الله بن سلام
رضى الله عنه فقرأها علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ختمها
هكذا قال ابو سلمة قرأها علينا عبد الله بن سلام قال يحيى قرأها علينا
ابو سلمة قال الاوزاعى قرأها علينا يحيى ثم محمد بن كثير قرأها علينا الاوزاعى
ثم الدارمى قرأها علينا محمد بن كثير ثم ابو عمران السمرقندى فقرأها
علينا الدارمى ثم السرخسى فقرأها علينا ابو عمران ثم الداودى
قرأها علينا السرخسى ثم ابو الوقت قرأها علينا الداودى ثم ابو المنجا
قرأها علينا ابو الوقت ثم الحجار قرأها علينا ابو المنجا ثم ابو اسحاق قرأها
علينا الحجار ثم ابو نعيم قرأها علينا ابو اسحق ثم القاضى زكريا قرأها
علينا ابو نعيم قال النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى قرأها علينا القاضى زكريا
ثم احمد القشاشى قرأها علينا النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى ثم البابلى

قرأها علينا الشهاب ثم النخلي قرأها علينا البابلي ثم الشيخ عبد القادر

قرأها علينا النخلي ثم الشيخ محمد هاشم قرأها علينا الشيخ عبد القادر ثم

جد الشيخ عابد قرأها علينا الشيخ محمد هاشم ثم عم الشيخ عابد قرأها على ابي ثم الشيخ محمد عابد قرأها

على عمي الشيخ محمد حسين ثم الشيخ عبد الغني قرأها علينا الشيخ عابد ثم

شيخنا الشيخ عبد الجليل قرأها علينا الشيخ عبد الغني ثم العبد المسكين

محمد عبد الهادي قرأها علينا الشيخ عبد الجليل ح وقال احمد القشاشي

قرأها علينا الشيخ احمد بن حجر المكي ثم العفيف عبد الله بلفقيه قرأها

علينا الشهاب احمد القشاشي ثم عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه

قرأها علينا والدي عبد الله بلفقيه ثم السيد عيدروس قرأها علينا

والدي عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه ثم السيد الحسين بن عبد الله

قرأها علينا خالي عيدروس بن عبد الرحمن قال السيد عبد الله بن الحسين قرأها

علينا ابي السيد الحسين ثم السيد عيدروس بن عمر ثم قرأها علينا السيد عبد الله بن

الحسين ثم شيخنا الحبيب حسين الحبشي العلوي قرأها علينا السيد عيدروس بن عمر قال العبد المسكين

ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم

تغمدهما الله بفضله الجسيم قرأها علينا الحبيب حسين الحبشي العلوي

رحمہ اللہ تعالے

قال شیخ مشائخنا مولانا عابد فی حصر الشارد ما نصہ قال جار اللہ
ابن فہد ہذا حدیث صحیح متصل الاسناد والتسلسل ورجال الاسناد
ثقاۃ بل قال بعض الحفاظ ہو اصح حدیث وقع لنا مسلسلا بل واصح
مسلسل یروی فی الدنیا ورواہ الترمذی فی جامعہ والدارمی والحاکم
فی مستدرکہ مسلسلا وصححہ علی شرط الشیخین ورواہ احمد و
ابو یعلی والطبرانی فی معجمہ الکبیر وغیرہم من عدۃ طرق انتہی وذکر
الشیخ زکریا فی شرحہ علی الالفیۃ عن شیخہ الحافظ انہ المسلسل
بسورۃ الصف من اصح مسلسل یروی فی الدنیا اھ وقال العجلونی
فی ثبتہ ورواہ البیہقی ایضا فی شعب الایمان من طریق محمد
ابن کثیر مسلسلا اھ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۱۴۳	الحدیث الثامن المسلسل بالضیافۃ علی الاسودین	واسطے ہیں۔ یہ کھجور اور پانی سے ضیافت کرنے کی حدیث ہے۔

أخبرني العلامة الشيخ محمد حسب الله المكي والعلامة النبيل الشيخ عبد الجليل
المدني وأضافني كل واحد منهما بمكة المكرمة على الأسودين التمر والماء
قالا أضافنا الشيخ عبد الغني ح أضافني العلامتان المسندان الشيخ
عابد والشيخ إسماعيل بن إدريس قال الأول أضافني السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الأهدل ح أضافني الشيخ أمر الله المزجاجي وقال الثاني
أضافني محمد بن عبد الرحمن الكزبري ح أضافني والدي قالا أي المزجاجي
والكزبري أضافنا الشيخ محمد بن عقيلة ح أضافني حسين بن عبد الرحيم
ح أضافني الشيخ أحمد بن محمد بن ناصر ح أضافني العلامة عبد الله العياشي
ح أضافني أبو مهدي عيسى الثعالبي الجعفري ح أضافني أبو عثمان
سعيد ابن إبراهيم الجزائري عرف بقدّوره على الأسودين ح أضافني
الشيخ سعيد بن أحمد المقري القرشي على الأسودين التمر والماء ح أضافني
الشيخ الصدر الأوحد أحمد حجي الوهراني على الأسودين التمر والماء ح أضافني شيخ
الأنام موضح طريقة الإسلام أبو سالم إبراهيم التازي البلنسي على الأسودين التمر والماء ح أضافني
أبو الفتح محمد بن أبي بكر بن الحسين المراغي المدني في منزله بالمدينة تمراً وماءً في يوم الخميس شهر الله
المحرم سنة احدى وثلاثين وثمانمائة وقرأ علينا أخبرنا الحافظ نفيس الدين

سليمان بن ابراهيم العلوي اليماني بقراءتي عليه بتعز [١٨] قال انا والدي اجازة قال
انا الفقيه تقي الدين عمر بن علي الشعبي قال [١٩] اضافنا القاضي فخر الدين
الطبري في منزل له بزبيد على الاسودين التمر والماء قال [٢٠] اضافنا الامام
فخر الدين محمد بن ابراهيم الجيري الفارسي على الاسودين التمر والماء قال
[٢١] اضافنا شيخنا الحافظ ابو العلاء الهمداني بها على الاسودين التمر
والماء قال [٢٢] اضافنا ابو بكر هبة الله بن الفرج الكاتب الهمداني على الاسودين
التمر والماء قال [٢٣] اضافنا ابو جعفر محمد بن الحسين بن محمد الصوفي على الاسودين
التمر والماء قال [٢٤] اضافني ابو الحسن علي بن الحسن الواعظ على الاسودين التمر والماء قال
[٢٥] اضافنا ابو شيبة احمد بن ابراهيم العطار المخزومي بالودان على الاسودين
التمر والماء قال [٢٦] اضافنا جعفر بن محمد بن عاصم الدمشقي على الاسودين
التمر والماء قال [٢٧] اضافنا نوفل بن الهادي على الاسودين التمر والماء قال
[٢٨] اضافنا عبد الله بن ميمون القداح على الاسودين الخ قال [٢٩] اضافنا
جعفر بن محمد الصادق على الاسودين الخ قال [٣٠] اضافنا ابي محمد بن علي الباقر
على الاسودين الخ قال [٣١] اضافنا ابي علي بن الحسين بن علي على الاسودين الخ قال
[٣٢] اضافني ابي علي على الاسودين الخ قال اضافني علي كرم الله وجهه على الاسودين الخ

قال اضافني رسول الله صلى الله عليه وسلم على الاسودين التمر والماء ثم قال من[۱] اضاف مؤمنا فكانما اضاف آدم صلى الله عليه وسلم ومن اضاف مؤمنين فكانما اضاف آدم وحواء عليهما السلام ومن اضاف ثلاثة فكانما اضاف جبريل واسرافيل وميكائيل ومن اضاف اربعة فكانما قرأ التورية والانجيل والزبور والفرقان ومن اضاف خمسة فكانما صلى الصلوات الخمس في الجماعة من يوم خلق الله الخلق الى يوم القيمة ومن اضاف ستة فكانما اعتق ستين رقبة من ولد اسماعيل ومن اضاف سبعة غلقت عنه سبعة ابواب جهنم ومن اضاف ثمانية فتحت له ثمانية ابواب الجنة ومن اضاف تسعة كتب الله له حسنات بعدد من عصاه من اول يوم خلق الله الخلق الى يوم القيمة ومن اضاف عشرة كتب الله له اجر من صلى وصام وحج واعتمر الى يوم القيمة۔

قال الشيخ عابد رحمه الله تعالى في ثبته وهذا مما تفرد به القداح وصح

---

[۱] اس حدیث کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو کھجور اور پانی سے ضیافت کی ہے اسیطرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور پانی سے ضیافت کرنیکے بعد فرمایا کہ جسنے ایک مومن کی ضیافت کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کی ضیافت کی اور جس نے دو مومن کی ضیافت کی تو گویا اس نے آدم و حوا علیہما السلام کی ضیافت کی اور جس نے تین مومن کی ضیافت کی اُسنے گویا جبریل و اسرافیل و میکائیل علیہم السلام کی ضیافت کی۔ اور جس نے چار کی ضیافت کی گویا اس نے تورات و انجیل و زبور و فرقان

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

غیر واحد بانہ متہم بالکذب والوضع ۔ قال السخاوی ولوائح الکذب علیہ ظاہرۃ ولا استبیح ذکرہ الا مع بیانہ ۔ لکن المحدثین مع کثرۃ کلامہم فیہ ومبالغتہم فی تضعیفہ ورمیہ بالوضع لا یزالون یذکرونہ ویسلسلونہ بالتبرک وحسن النیۃ واللّٰہ ولی التوفیق انتہی وفی ثبت الامیر الکبیر رحمہ اللّٰہ تعالیٰ ما نصہ قال شیخ مشائخنا احمد الصباغ السکندری بعد ان ذکر ذلک عن شیخہ سیدی عبد اللّٰہ البصری ما نصہ انظر مرتبۃ ہذا الحدیث ومن خرجہ من اہل الکتب المعتبرۃ فانی ذہبت ان اسأل استاذی عنہ فی وقت اخذہ ونسیت لعذر مع حرصی علی السؤال عنہ منذ اخذتہ ا ھ اقول ذکروا ان ہذہ المبالغات

پڑھا ۔ اور جس نے پانچ کی ضیافت کی اس نے گویا جس دن سے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اسدن سے قیامت تک نماز پنجگانہ باجماعت ادا کی ۔ اور جس نے چھ مسلمان کی ضیافت کی گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ساٹھ غلام آزاد کئے ۔ اور جس نے سات کی ضیافت کی اسپر جہنم کے سات دروازے بند ہو گئے ۔ اور جس نے آٹھ کی ضیافت کی اسکے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھل جائینگے ۔ اور جس نے نو کی ضیافت کی اس کے لئے اللہ تعالیٰ ۔ روز اول خلقت سے روز قیامت تک گناہگاروں کی گنتی کے برابر نیکیاں لکھوا تا ہے ۔ اور جس نے دس کی ضیافت کی اسکے لئے اللہ تعالیٰ قیامت تک نماز پڑھنے والوں اور روزہ رکھنے والوں اور حج اور عمرہ بجالانے والوں کا اجر لکھتا ہے ۔ ۱۲

اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور باوجود اسکے محدثین اسکو ذکر کرتے آئے ہیں ۔ میرے شیخ ابو الفیض کی سے خبر پایا کہ امام سیوطی نے جمع الجوامع میں ابن جزری سے تین مراتب تک نقل کیا ہے اھ میں کہتا ہوں کہ الحمد للہ کتاب ابن جزری اسنی المطالب میں جسوقت میرے شیخ احمد مکی اسکو مکہ مکرمہ میں ۱۳۲۳ھ میں طبع کرا رہے تھے اور میں اسکی تصحیح کر رہا تھا ۔ حدیث مذکور کو شیخ ابو الفیض کے قول کے مطابق پایا کہ تین مراتب پر اقتصار کیا ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

من موجبات الطعن خصوصا مع ذکر الملائکۃ فی الضیافۃ وہم لا یأکلون
ولا یشربون فان صح فہو خارج مخرج الفرض والتقدیر اھ قال شیخنا
ابو الفیض اقتصر علی المراتب الثلاث فی جمع الجوامع للسیوطی عن ابن الجزری
فانظر فی مسند سیدنا علی رضی اللہ عنہ اھ قلت وقد ظفرت بحمد اللہ
تعالی علی مطالعۃ کتاب ابن الجزری المسمی باسنی المطالب فی مناقب
علی بن ابی طالب بمکۃ المکرمۃ حین کنت مصححا لہ للطبع مع شیخی العلامۃ
احمد جمال المکی رحمہ اللہ تعالی فوجدت فیہ الحدیث المسلسل بالضیافۃ
کما قال شیخنا ابو الفیض انہ اقتصر علی المراتب الثلاث الاول۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	## الحدیث التاسع المسلسل بالتلقیم	تک اٹھائیس (۲۸) واسطے ہیں۔

۹

الاصل فی التلقیم الذی یستعملہ کثیر من اہل اللہ ما اخرج الطبرانی

۹ نویں حدیث مسلسل بالتلقیم ہے یعنے مہمان کو لقمہ کھلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر مجھ مسکین تک مسلسل چلا آیا ہے
چنانچہ مجھکو میرے شیخ حبیب حسین حبشی رحمہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے شیرینی کا لقمہ کھلایا اور یہ واقعہ مکہ مکرمہ
میں ۱۳۲۲ھ میں ہوا تھا انکو انکے شیخ سید عیدروس نے لقمہ کھلایا اسی طرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچا حضرت
علی فرماتے ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقمہ کھلایا۔ **فائدہ** تلقیم کی فضیلت میں دو حدیثیں وارد ہیں (۱) رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنے بھائی کو ایک شیرین لقمہ کھلایا اللہ پاک اسکو موقف قیامت کی تلخیوں سے بچائیگا اسکا اخراج کیا
طبرانی نے (۲) جب تم سے کوئی شخص مہمان کیساتھ کھانا کھائے تو اسکو چاہئے کہ مہمان کو لقمہ کھلائے جس نے ایسا کیا اسکو
ایکسال کے روزوں اور قیام لیل کا اجر ملیگا انتہی ملخصاً عقد الیواقیت الجوہریہ ۱۲

عن يزيد الرقاشي عن انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لقم اخاه لقمة حلوة صرف الله عنه مرارات الموقف يوم القيمة افاد ذلك القرطبي في تذكرته وافاد المناوي في شرح الجامع

الصغير في شرح حديث "من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه" حديثا مرفوعا الى النبي صلى الله عليه وسلم عن ابي الدرداء رضي الله عنه من مسند الفردوس بلفظ اذا اكل احدكم مع الضيف فليلقمه فان فعل ذلك كتب له عمل سنة صيام نهارها وقيام ليلها اهـ كذا في عقد اليواقيت الجوهرية للشيخ شيخنا السيد عيدروس عن السيد عبد الرحمن الاهدل رحمهما الله

فاقول لقمني شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشي بيده المباركة لقمة حلوة وذلك في داره بمكة المكرمة في سنة الف وثلثمائة واربعة وعشرين قال لقمني السيد عيدروس بن عمر قال لقمني السيد محمد بن عيدروس قال لقمني الشيخ عبد الرحمن بن سليمان الاهدل قال لقمني ابي قال لقمني السيد احمد بن محمد شريف قال لقمني الشيخ احمد النخلي قال لقمني الشيخ عيسى الثعالبي الجعفري المالكي قال لقمني ابو الصلاح علي بن عبد الواحد الانصاري قال لقمني ابو العباس احمد المقري المالكي قال لقمني عبد الله محمد

ابن احمد المقری[۱۲] قدس سرہ لقمنی ابو عبد اللہ المسعر[۱۳] قدس سرہ لقمنی ابو زکریا المعیادی قدس سرہ
لقمنی[۱۴] ابو محمد صالح قدس سرہ لقمنی[۱۵] ابو مدین قدس سرہ لقمنی[۱۶] ابو الحسن بن حرزہم قدس سرہ لقمنی[۱۷]
ابن العربی[۱۸] قدس سرہ لقمنی الامام الغزالی قدس سرہ لقمنی[۱۹] ابو المعالی قدس سرہ لقمنی[۲۰] ابو طالب المکی قدس سرہ
لقمنی[۲۱] ابو محمد الجریری قدس سرہ لقمنی[۲۲] الجنید قدس سرہ لقمنی[۲۳] السری السقطی قدس سرہ لقمنی[۲۴]
المعروف الکرخی قدس سرہ لقمنی[۲۵] داؤد الطائی قدس سرہ لقمنی[۲۶] الحبیب العجمی قدس سرہ لقمنی[۲۷]
الحسن البصری قدس سرہ لقمنی[۲۸] علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قدس سرہ لقمنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث العاشر المسلسل بوضع الید علی الرأس	تک ستائیس واسطے ہیں۔

۱۰

اخبرنا مولانا[۱] الشیخ عبد الجلیل الی الشیخ[۲] عبد الغنی الی الشیخ[۳] عابد السندی
انا الشیخ[۴] صالح الفلانی قدس سرہ انا الشیخ[۵] محمد سعید سفر قدس سرہ انا الشیخ[۶] تاج الدین بن
القلعی قدس سرہ انا الشیخ[۷] حسن العجیمی انا الشیخ[۸] احمد القشاشی انا العارف[۹]

[۱] ابن العربی۔ ھذا غیر ابن عربی صاحب الفتوحات فانہ بدون الف ولام حیثما اصطلح علیہ اھل المشرق .... فرقا بینھما ۱۲ منہ غفر اللہ لہ [۲] یہ حدیث ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر اپنا دست مبارک رکھکر بیان فرمایا اور ہر زمانہ میں ہر راوی نے اسکو اسی طرح سر پر ہاتھ رکھکر بیان کیا اور اسی طرح یہ سلسلہ مجھ تک پہنچا ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

باالله الشيخ احمد الشناوي عن[10] عبد الرحمن[1] بن فهد اجازة عن[11] عمه
جار الله عن[12] والده عبد العزيز ح انا[13] المشائخ الاربعة سيدي و
والدي نجم الدين عمر و والده جدي تقي الدين محمد بن فهد بقراءتي
عليهما والعلامة ابو الفتح المراغي والشيخة ام هانئ بنت ابي الحسن
سماعا عليهما مفترقين قال[14] الاولان انا الامام زين الدين عبد الرحمن
ابن علي بن يوسف الزرندي وقال الثالث انا الشيخ جلال الدين
ابو طاهر احمد بن محمد الخجندي وقاضي الاقضية مجد الدين
الفيروزآبادي وقالت الرابعة انا القاضي شهاب الدين ابن
ظهيرة بن احمد القرشي سماعا قالوا[15] انا به الحافظ العلائي قال الزرندي
اجازة ح انا[16] ابو اسحاق ابراهيم بن محمد الطبري ح انا[17] ابو الحسن علي
ابن هبة الله الحميري ح انا[18] السلفي ح انا[19] ابو الحسين بن عبد الجبار
الصيرفي[20] انا ابو الفتح عبد الكريم بن محمد المحاملي انا[21] ابو بكر بن احمد بن
ابراهيم بن شاذان البزاز ثنا[22] محمد بن عيسى الزهري ثنا[23] مالك بن
يحيى ثنا[24] علي بن عاصم عن[25] سهيل بن ابي صالح عن[26] ابيه عن[27] ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

"ما منكم من احد ينجيه عمله من النار و يدخله الجنة الا

الرحمة من الله عز وجل قالوا ولا انت يا رسول الله قال

ولا انا الا ان يتغمدنى الله تعالىٰ برحمته وفضله" ووضع

رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على رأسه و وضع ابو هريرة رضى

الله عنه يده على رأسه و وضع ابو صالح يده على رأسه و وضع سهيلٌ

يده على رأسه و وضع على بن عاصم يده على رأسه و وضع ابو غسان

مالك بن يحيى يده على رأسه و وضع محمد بن عيسى يده على رأسه

ووضع ابن شاذان يده على رأسه و وضع عبد الكريم يده على راسه ووضع

---

۵۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے عذاب جہنم سے نجات پاکر داخل جنت نہ ہوگا۔ جب تک کہ خدائے عز وجل کی رحمت شامل حال نہ ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ بھی اپنے اعمال سے جنت میں نہ جاؤ گے۔ فرمایا۔ میں بھی نہ جاؤنگا۔ مگر جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت میں مجھے ڈھانپ لیگا (تو میں جنت میں جاؤنگا) اس حدیث سے اپنے نیک اعمال پر گھمنڈ کرنے کی سخت ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ خدا کے فضل و رحمت پر بھروسہ کرکے عمل کو چھوڑ دیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ نیک عمل ضرور کریں لیکن اپنے اعمال کیسے بھی زبردست ہوں ان پر تکیہ اور بھروسہ نہ رکھیں بلکہ خدائے عز وجل کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھیں کہ بغیر اسکے بیڑا پار ہونا ممکن نہیں۔ اور ہمارے اعمال کا قبول ہونا بھی اسکے فضل و کرم پر منحصر ہے۔ اے ہمارے مالک تو اپنے فضل و رحمت میں ہم کو ڈھانپ لے اور داخل جنت فرما آمین اس حدیث کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک کو اپنے سر مبارک پر رکھا۔ اور اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسکی روایت کے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اسی طرح یہ سلسلہ میرے شیخ تک پہنچا اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کی روایت کرتے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

له ● [illegible] ١٢٢١

الصیرفی یده علی رأسه ووضع السلفی یده علی رأسه ووضع الحمیری
یده علی رأسه ووضع الطبری یده علی رأسه ووضع العلائی یده
علی رأسه ووضع کل من ابن ظهیرة ومن الجندی والفیروزآبادی
یده علی رأسه ووضع کل من شیوخ عبد العزیز بن فهد یده علی رأسه
ووضع عبد العزیز یده علی رأسه ووضع ولده جار الله بن فهد
یده علی رأسه ووضع واخیه عبد الرحمن یده علی رأسه
ووضع الشناوی یده علی رأسه ووضع القشاشی یده
علی رأسه ووضع العجیمی یده علی رأسه ووضع القلعی یده علی رأسه
ووضع محمد سعید سفر یده علی رأسه ووضع الشیخ صالح یده علی رأسه
ووضع الشیخ عابد یده علی رأسه ووضع الشیخ عبد الغنی یده علی رأسه ووضع شیخی الشیخ
عبد الجلیل یده علی رأسه۔ وهذا الحدیث صحیح اخرجه البخاری فی صحیحه عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه

١١ الحدیث الحادی عشر المسلسل بوضع الید علی الرأس عند ختم سورة الحشر

له یہ گیارہویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھتے وقت کہا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ۔ یہ سلسلہ اسیطرح مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ آیات مذکورہ کا اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھکر پڑھا کرنا ہر مرض کیلئے شفا کا موجب ہے۔ اور دیلمی کی روایت میں یوں وارد ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ اے علی جب تجھے درد سر آئے تو اپنا ہاتھ سر پر رکھکر سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھ ا ھ۔ اس حدیث کے راوی ثقہ و معتبر ہونیکے باوجود محدثین کو اسکی صحت میں کلام ہے واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

اخبرنی[١] به مولانا الشیخ عبد الباری اللکنوی دام فیضه قال اخبرنی[٢] به
الشیخ محمد علی طاهر الوتری قال اخبرنی[٣] به العلامة الشیخ عبد الغنی[٤] عن
محمد عابد عن[٥] عمه الشیخ محمد حسین عن[٦] الشیخ محمد بن محمد بن عبد الله
الحضرمی عن[٧] عبد الله بن سالم البصری عن[٨] محمد البابلی عن[٩] نور الدین علی
الاجهوری عن[١٠] عمر بن الجائی عن[١١] الجلال السیوطی عن[١٢] الحافظ
العسقلانی عن[١٣] عمر بن محمد بن احمد بن سلیمان انا[١٤] العز محمد بن ابراهیم
ابن ابی عمر انا[١٥] الفخر علی بن البخاری انا[١٦] ابن طبرزد ابو منصور عبد الرحمن
ابن محمد القزاز انا[١٧] ابو بکر الخطیب البغدادی قال[١٨] ابو نعیم احمد بن عبد الله
الانصاری الحافظ[١٩] انا ابو الطیب محمد بن احمد بن یوسف بن جعفر
المقری البغدادی ثنا[٢٠] ادریس ابن عبد الکریم الحداد قال[٢١] قرأت علی
خلف فلما بلغت هذه الآیة "لو انزلنا هذا القرآن علی جبل" قال
ضع یدک علی رأسک فانی[٢٢] قرأت علی سلیم فلما بلغت هذه الآیة قال
ضع یدک علی رأسک فانی[٢٣] قرأت علی حمزة فلما بلغت هذه الآیة قال

سلسلہ اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس[٢٧] واسطے ہیں ١٢ احمد عبد الہادی غفر لہ

ضع يدك على رأسك فاني[٢٤] قرأت على الاعمش فلما بلغت هذه الآية
قال ضع يدك على رأسك فاني[٢٥] قرأت على يحيى بن ذياب فلما بلغت
هذه الآية قال ضع يدك على رأسك فاني[٢٦] قرأت على علقمة والاسود
فلما بلغت هذه الآية قالا ضع يدك على رأسك فانا[٢٧] قرأنا على عبد الله
ابن مسعود فلما بلغنا هذه الآية قال ضعا يديكما على رؤسكما
فاني[١] قرأت على النبي صلى الله عليه وسلم فلما بلغت هذه الآية قال
ضع يدك على رأسك فان جبرئيل عليه السلام لما نزل بها علي قال لي
ضع يدك على رأسك فانها شفاء من كل داء الا السام والسام
الموت ۔ قال شيخي الشيخ عبد الباري قال الشيخ الوتري ولما حدثني
شيخي الشيخ عبد الغني قال لي ضع يدك على رأسك ووضع يده على رأسه ايضا
حتى ختمنا الآيات من قوله تعالى "لو انزلنا الى تمام سورة الحشر"
وهكذا امر كل واحد من الاشياخ لمن حدثه لحتى وصل الينا اھ

---

[١] یعنے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (سورہ حشر) نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے روبرو پڑھا پس جب آیت مذکورہ (لو انزلنا) پر پہنچا تو فرمایا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ کیونکہ جب جبرئیل علیہ السلام ان آیتوں کو لیکر نازل ہوئے تو مجھے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھنے کو کہا اور کہا کہ یہ آیتیں ہر بیماری کیلئے شفا ہیں ۔ سوا موت کے اس حدیث کی تحقیق گزر چکی ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ ۔

وقال لما حدثنی به الشیخ الوتری قال لنا ضعوا ایدیکم علی رؤسکم ووضع یده علی رأسه ایضاً انتہی۔ واقول[۱] ولما حدثنی به شیخی عبد الباری قال لی ضع یدک علی رأسک ووضع یده علی رأسه ایضاً۔ وهذا الحدیث مع روایته عن الائمة الثقات قد تکلم فیه المحدثون۔ قال الشوکانی فی الفوائد المجموعة قال الذهبی باطل ورواه الدیلمی باسنادین بلفظ یا علی اذا صدع رأسک فضع یدک علیه واقرأ آخر سورة الحشر ولم اعرف کیف حال رجالهما اھ واللہ تعالیٰ اعلم

ستائیس[۲۷] واسطے ہیں۔	الحدیث الثانی عشر[۱۲] المسلسل[۲] بالقبض علی اللحیة	اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک

١٢

اخبرنا[۱] الشیخ عبد الجلیل المدنی ثم اخبرنی[۲] الشیخ عبد الغنی ثم انا الشیخ عابد[۳] انا السید عبد الرحمٰن بن سلیمان الاهدل عن[۵] ابیه سلیمان بن یحیی عن[۶] الشیخ عبد الخالق بن ابی بکر المزجاجی عن[۷] محمد بن احمد عقیلة عن حسن العجیمی انا[۹] عیسی بن محمد الجعفری عن[۱۰] الاجهوری عن[۱۱] محمد بن

[۱] القائل جامع هذه الاوراق المسکین محمد عبد الهادی کان له اللہ ذو الایادی ۱۲
[۲] اس حدیث کا ہر راوی میرے شیخ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک روایت حدیث کے وقت اپنی ریش پر قبضہ کیا تھا ۱۲ العبد الہادی

ن المدنی الکمال

الرضی الغزی ثنا [١٢] ابو الفتح محمد بن محمد المزی ثنا [١٣] ابن الجوزی ثنا [١٤] الجمال

محمد بن محمد بن النحاس وابو هریرة عبد الرحمن بن الذهبی [١٥] انا

ابو العباس احمد بن عبد الرحمن البعلی انا [١٦] محمد بن عبد الله بن

اسماعیل بن احمد المرداوی نا [١٧] ابو الفرج یحیی بن محمود الثقفی [١٨] انا

التیمی

جدی لامی الحافظ اسماعیل التیمی [١٩] انا ابو بکر احمد بن علی الشیرازی

عن [٢٠] الامام ابی عبد الله محمد النیسابوری نا [٢١] الزبیر بن عبد الواحد

الاسدابادی [١] انا [٢٢] ابو الحسن یوسف بن عبد الاحد القمنی الشافعی

سعید الادم

[٢٣] نا سلیمان بن شعیب الکیسانی [٢] نا [٢٤] سعید بن ادم انا [٢٥] شهاب بن خراش

[٢٦] قال سمعت یزید الرقاشی عن [٢٧] انس بن مالک رضی الله تعالی عنه قال

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم "لا [٣] یجد العبد حلاوة الایمان حتی

یؤمن بالقدر خیره وشره وحلوه ومره" قال وقبض رسول الله تعالی

---

[١] نسبة الی اسدآباد بلیدة قرب همدان ١٢ [٢] نسبة الی جده کیسان ١٢ عبد الهادی غفر الله له

[٣] یعنی بندہ مومن جب تک تقدیر کی بھلائی اور برائی اور تلخی اور شیرینی پر ایمان نہ لائے تب تک ایمان کی حلاوت نہ پائیگا یعنی دنیا کی خوشی غمی نفع ونقصان صحت بیماری ہر چیز تقدیر الٰہی سے ہے بندہ کو چاہیئے کہ ہر حال میں راضی رہے جبتک ایسا نہ ہو ایمان کا ذائقہ حاصل نہ ہوگا خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک کو تھامکر فرمایا کہ میں تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان لایا۔ حق تعالی ہم سب مسلمانوں کو تقدیر پر ایمان رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له۔

کاتب الحروف محمد ضیاء خان غفر الله ذنوبه

صلى الله تعالى عليه وسلم على لحيته فقال آمنت بالقدر خيره وشره وحلوه
ومره وقبض انس رضي الله تعالى عنه على لحيته فقال آمنت بالقدر
خيره وشره وحلوه ومره وقبض يزيد على لحيته فقال آمنت بالقدر خيره
وشره وحلوه ومره قال وقبض شهاب على لحيته فقال آمنت الخ وقال
وقبض سعيد على لحيته فقال آمنت الخ وقبض سليمان على لحيته فقال آمنت الخ
وقبض يوسف على لحيته فقال آمنت الخ واخذ الزبير على لحيته فقال
آمنت الخ وقال الحاكم بعدما قبض على لحيته وانا اقول عن نية صادقة
وعقيدة صحيحة آمنت الخ وقبض ابو بكر على لحيته وقال آمنت الخ
وقبض التميمي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الثقفي على لحيته وقال
آمنت الخ وقبض المرادي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض البعلي
على لحيته وقال آمنت الخ وقبض كل من ابي هريرة وابن النحاس
على لحيته وقال كل واحد منهما آمنت الخ وقبض ابن الجزري
على لحيته وقال آمنت الخ وقبض ابو الفتح على لحيته وقال آمنت الخ
وقبض الغزي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الاجهوري على لحيته
وقال آمنت الخ واخذ الشيخ عيسى على لحيته وقال آمنت الخ وقبض العجيمي على لحيته وقال

امنت الخ وقبض ابن عقیلہ علی لحیتہ وقال امنت الخ وقبض الشیخ عبد الخالق علی لحیتہ
وقال امنت الخ وقبض السید سلیمان علی لحیتہ وقال امنت الخ
وقبض ابنہ السید عبد الرحمن علی لحیتہ وقال امنت الخ وقبض الشیخ
عابد علی لحیتہ وقال امنت الخ وقبض الشیخ عبد الغنی علی لحیتہ
وقال امنت الخ وقبض شیخنا العلامۃ عبد الجلیل علی لحیتہ وقال
امنت بالقدر خیرہ وشرہ وحلوہ ومرہ۔ نسأل اللہ تعالی ان
یثبتنا علی ذلک ویجعلنا مؤمنین بہ امین بجاہ السید الامین
اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ مسلسلاً وھکذا اخرجہ النجم الغیطی
فی مسلسلاتہ وقال عقبہ حدیث عظیم مسلسل بقبض اللحیۃ و
بالایمان بالقدر انتھی مختصراً عجلونی

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحدیث الثالث عشر المسلسل[۱] بقول کل راو کتبتہ وھا ھو فی جیبی	وسلم کے درمیان (۳۳) واسطے ہیں۔

۱۳

[۱] اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اسکو لکھا اور وہ میری جیب میں ہے۔ یہ دراصل ایک مستند و معتبر دعا کا سلسلہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ تک پہنچا ہے۔ جب آپکو کسی طرح کا غم وارد ہوتا تو آپ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دعاء الفرج یعنی خوشی کی دعا ہے۔ اور اس دعا کا ایک عجیب قصہ ہے جو متن کتاب ہذا میں مذکور ہے۔ یہاں بغرض رفاہ عام اسکا اردو خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کے راوی اعلیٰ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ابو جعفر منصور
بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ ۱۲

اخبرنی العلامة عبد الباری قال انی محمد طاهر الوتری انی عبد الغنی المجددی المدنی عن محمد عابد الانصاری عن السید عبد الرحمن الاهدل عن ابیه السید سلیمان بن یحیی الاهدل عن السید احمد بن محمد شریف المقبول الاهدل عن السید یحیی بن عمر مقبول الاهدل عن السید ابی بکر بن علی البطاح الاهدل عن السید یوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السید الطاهر الحسین الاهدل

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷۱) مسند خلافت پر متمکن ہوا تو مجھ سے کہا کہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا لاؤ۔ جب انکے بلانے میں کچھ تاخیر ہوئی تو کہا کہ کیا میں نے جعفر کو بلانیکا حکم نہ کیا تھا۔ تجھکو خدا کی قسم ہے کہ بلا لا انکو ورنہ بہت بری طرح سے تجھکو قتل کرونگا۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے انہیں بلا لایا پس جب ہم ہردو خلیفہ کے دروازے پر پہنچے تو حضرت جعفر کھڑے ہوگئے اور انکے لب کچھ حرکت کرنے لگے۔ پھر اندر داخل ہوکر خلیفہ کو سلام کیا۔ خلیفہ نے جواب ندیا۔ اور نہ انہیں بیٹھنے کو کہا پھر سر اٹھا کر کہا کہ اے جعفر تو ایسا ہے اور ویسا ہے (یعنے شکایت کی) اور ایک حدیث آباء و اجداد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت غدر کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا جس سے وہ تمام لوگوں میں پہچان لیا جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت جعفر کو غدر کرنے والے بنایا۔ گویا حدیث مذکور کا مصداق ٹھرایا۔ یہ سنکر حضرت جعفر نے بھی اپنے آباء و اجداد سے ایک حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت عرش کے درمیان سے ایک منادی ندا کریگا کہ جنکی اجرت اللہ تعالیٰ پر ہے وہ لوگ کھڑے ہوجائیں۔ (یہ ندا سنکر صرف بزرگی والے لوگ کھڑے ہونگے۔ بار بار یہی فرماتے رہے حتی کہ خلیفہ کا غصہ تھم گیا اور دل نرم ہوگیا پھر آپسے کہا کہ اے ابوعبداللہ بیٹھو اور اونچی جگہ بیٹھو یعنے اعزاز کیا پھر نہایۃ خوشبودار تیل جسمیں غالیہ ملا ہوا تھا منگا کر خود اپنے ہاتھ سے حضرت جعفر کے ہاتھ پر ملا پھر عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا اور ربیع سے کہا کہ ابوعبداللہ (یہ حضرت جعفر کی کنیت ہے) کا جائزہ جاری کردو اور اسکو دوچند کردو جب حضرت جعفر باہر نکلے تو ربیع نے نہایۃ خلوص و ادب سے پوچھا کہ آپ خلیفہ کے روبرو آنیکے آگے کیا پڑھ رہے تھے کہ میں نے آپکے لب کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا تھا تو حضرت جعفر نے فرمایا کہ مجھ سے میرے باپ نے اور انکو انکے باپ نے اور انکو انکے دادا نے بتائی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی غم پیش آتا تھا تو اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ یہ خوشی دلانیوالی دعا ہے۔ یہ دعا متن کتاب میں آتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

عن[17] الحافظ عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی عن[13] الشمس محمد عبد الرحمن

البیضاوی السخاوی انا[14] ابو اسحاق ابراهیم بن علی انا[15] الامام ابو طاهر المجد الفیروز

آبادی انا[16] محمد بن ابی القاسم الفارقی انا[17] علی بن احمد العراقی انا[18]

ابو الفضل جعفر بن علی الهمدانی انا[19] الشهاب ابو محمد عبد اللہ بن

عبد الرحمن الدیباجی ثنا[20] ابو عبد اللہ محمد بن الحسین بن صدقۃ بن

الحسن سلیمان الاسکندری ثنا[21] ابو الفتح نصر ابن الحسین بن القاسم الشاشی

ثنا[22] ابو الحسن علی بن الحسین بن ابراهیم العاقولی الشافعی ثنا[23] القاضی

ابو الحسن محمد بن علی بن صخر الازدی ثنا[24] ابو العباس احمد بن محمد بن

یعقوب الهروی ثنا[25] احمد بن منصور بن محمد الحافظ المؤذن

ثنا[26] ابو الحسن علی بن الحسن بن احمد البلخی القطان ثنا[27] ابو الحسن علی بن احمد بن

محمد البلخی المحتسب ثنا[28] محمد بن هارون الهاشمی ثنا[29] محمد بن یحیی

محمد المازنی ثنا[30] موسی بن سهل عن[31] الربیع[1] قال لما استقلت ای الخلافۃ

او البیعۃ لابی جعفر المنصور قال یا ربیع ابعث الی جعفر ای الصادق

ابن محمد فقمت بین یدیه وقلت ای بلیۃ یرید ان یفعل واوهمته انی

---

[1] هو حاجب المنصور ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

افعل ثم اتيته بعد ساعة فقال الرا قل لك ابعث الى جعفر بن محمد
فوالله لتاتيني او لا قتلنك شر قتلة فذهبت اليه فقلت يا ابا
عبد الله اجب امير المؤمنين فقام معي فلما دنونا من الباب قام
فحرك شفتيه ثم دخل فسلم فلم يرد عليه و وقف فلم يجلسه ثم رفع راسه
وقال يا جعفر انت الذي كيت وكيت وحدثني ابي ربيعة عن
ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال "ينصب[1] للغادر
يوم القيمة لواء يعرف به" فقال جعفر بن محمد حدثني ابي عن
ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال "ينادي منادٍ يوم
القيمة من بطنان العرش الا ليقم من كان اجره على الله تعالى
فلا يقوم من عباده الا المتفضلون" فما زال يقول حتى سكن
ما به والان له فقال اجلس ابا عبد الله ارتفع ابا عبد الله ثم دعا
بدهن فيه غالية[2] فاراقه عليه بيده والغالية تقطر من بين انامل
امير المؤمنين ثم قال انصرف ابا عبد الله في حفظ الله تعالى

[1] اسکا ترجمہ گڑ ریچا ۱۲ [2] غالیۃ خوشبوئی ست معروف مرکب از مشک وعنبر وکافور ودہن البان ام
کذا فی المنتخب وغیرہ ۱۲

ثم قال لی یا ربیع اتبع اباعبداللہ جائزتہ واضعفہا فخرجت فقلت
یا اباعبداللہ تعرف محبتی لک قال انت مناحدثنی ابی عن ابیہ
عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال " مولی القوم منہم فقلت
یا اباعبداللہ شہدت مالم تشہد وسمعت مالم تسمع وقد
دخلت ورأیتک تحرک شفتیک عند دخولک الیہ فما دعاء کنت
ادعو بہ قلت دعاء حفظتہ عند دخولک الیہ ام شیئ تأثرتہ عن
آبائک الطاہرین قال حدثنی ابی عن[۳۴] ابیہ عن جدہ[۳۵] ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا احزنہ امر دعا بہذا الدعاء وکان یقول انہ دعاء[۱]
الفرج وہو اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِی بِعَیْنِکَ الَّتِی لَا تَنَامُ وَاکْنُفْنِی بِرُکْنِکَ
الَّذِی لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِی بِقُدْرَتِکَ عَلَیَّ اَنْتَ ثِقَتِی وَرَجَائِی فَکَمْ
مِنْ نِعْمَۃٍ اَنْعَمْتَ بِہَا عَلَیَّ قَلَّ لَکَ بِہَا شُکْرِی وَکَمْ مِنْ بَلِیَّۃٍ
اِبْتَلَیْتَنِی بِہَا قَلَّ لَکَ بِہَا صَبْرِی فَیَا مَنْ قَلَّ لَکَ عِنْدَ

بکنفک

لہ ترجمہ۔ اے میرے اللہ میری نگرانی فرما تیری اس آنکھ سے جو کبھی نہیں سوتی (یعنے میرا کوئی دشمن مجھے ایذا نہ دے سکے) اور بچالے مجھکو اپنے اس رکن کے ذریعہ سے جو قصد نہ کیا جائے (یعنے جسپر کسی کا دسترس نہیں ہے) اور مجھ پر اپنا رحم فرما اپنی اس قدرت سے جو مجھ پر ہے۔ تو ہی میرا بھروسہ اور تو ہی میری امید ہے یعنے میری تمام امیدیں تیری ذات سے وابستہ ہیں تو ہی انکو پورا کرنے والا ہے۔ پس تیری بہت نعمتیں مجھ پر مبذول ہوئی ہیں جنکا شکر میں نے کم کیا اور بہت بلیات سے تو نے میری آزمائش کی جن پر میں نے کم صبر کیا۔ پس اے وہ ذات پاک جسکی نعمت پر میرا

(بقیہ حاشیہ برصفحہ آیندہ)

نِعْمَتِهِ شُكْرِي فَلَمْ يَحْرِمْنِي وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلَائِهِ صَبْرِي فَلَمْ يَخْذُلْنِي
وَيَا مَنْ رَآنِي عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِي اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ
حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۞ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلَى دِينِي بِدُنْيَايَ وَعَلَى آخِرَتِي بِالتَّقْوَى
وَاحْفَظْنِي فِيمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِي اِلَى نَفْسِي فِيمَا حَضَرْتُ يَا مَنْ
لَا تَضُرُّهُ الذُّنُوبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِي مَا لَا يَنْقُصُكَ
وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَضُرُّكَ اِلٰهِي اَسْاَلُكَ فَرَجًا قَرِيبًا وَصَبْرًا جَمِيلًا
وَاَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّاَسْاَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ
وَاَسْاَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْاَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ؕ قال الربيع فكتبته عن
جعفر بن محمد و ها هو في جيبي و قال موسى فكتبته عن الربيع
و ها هو في جيبي و هكذا على هذا المنوال الى شيخ شيخنا السيد علي الطاهر

(بقیہ حاشیہ صفحہ (۵۷۵) شکر کم ہوا پھر بھی مجھے محروم نہ رکھا اور اے وہ ذاتِ مقدس جس کی بلاؤں پر میرا صبر کم ہوا پھر بھی مجھے رسوا نہ کیا اور اے وہ ذات اقدس کہ جس نے میری خطاؤں کو دیکھ کر بھی میری فضیحت نہ کی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمد پر اور اُن کی آل پر رحمت بھیجے جیسا کہ تو نے درود اور برکت اور رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے میرے اللہ میری دنیا سے میرے دین کی اور تقویٰ سے میری آخرت کی مدد فرما اور میری حفاظت فرما اس میں کہ میں اس سے غائب رہا اور

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

الوتری وکان سماعه وکتابته عن شیخه عبد الغنی فی سنة ۱۲۸۱ الف ومائتین واحد وثمانین وقد سمع وکتب شیخنا ومولانا عبد الباری عن شیخه الوتری فی الثانی من صفر یوم الثلثاء بالمدینة المنورة وقد وقع سماعی وکتابتی عن شیخی وسندی عبد الباری فی الحادی والعشرین من ذی الحجة الحرام سنة ۱۳۴۰ اربعین وثلثمائة والف یوم الاربعاء الذی خلق الله فیه النور ۔ زادنا الله نورا علی نور وحقق لنا الاجور ۔ والحمد لله علی ذلك فی الاصائل والبکور ۔ قال العلامة العجلونی فی ثبته قال شیخنا محمد الکاملی ورد الابدال

(بقیہ صفحہ گزشتہ) مجھکو میرے نفس کے سپرد مت کر اسیں کہ جس میں میں حاضر رہا ۔ اے وہ ذات جسکو گناہ کچھ ضرر نہیں دیتے اور جسکو بخشش کچھ گھٹا نہیں سکتی مجھکو عطا فرما کہ وہ تیرا کچھ نہ گھٹا سکیگی اور بخش مجھکو کہ وہ تجھکو ضرر نہ پہنچا سکیگی ۔ اے میرے اللہ میں تجھ سے قریب کی کشادگی اور خوبی والا صبر مانگتا ہوں اور ہر طرح کی بلا سے عافیت کا سوال کرتا ہوں ۔ اور عافیت پر شکر گزاری کی توفیق مانگتا ہوں ۔ اور ہمیشہ کے آرام کا سوال کرتا ہوں ۔ اور لوگوں سے بے نیازی چاہتا ہوں ۔ اور نہ زور ہے نہ طاقت کسی طرح کی مگر اللہ بلند اور عظمت والے کی مدد سے ۔ دعا کا ترجمہ ختم ہوا ۔ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے اس دعا کو سنکر لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے موسی نے کہا کہ میں نے اس دعا کو ربیع کی لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے اسی طرح میرے شیخ مولانا عبد الباری کے شیخ مولانا سید علی ظاہر وتری تک یہ سلسلہ چلا آیا اور انہوں نے اپنے شیخ عبد الغنی سے ۱۲۸۱ھ میں اس دعا کو لکھ لیا تھا اور مولانا عبد الباری نے مجھکو اسکی اجازت مرحمت فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ وتری سے اسکو لکھ لیا تھا اور وہ میرے جیب میں ہے پھر جیب سے نکالکر مجھکو دی اور میں نے اس دعا کو ۱۳۴۰ھ میں لکھ لیا و للہ الحمد علی ذلک یہ بڑی عمدہ اور مستند دعا ہے اسکا پڑھنے والا شر اعداء و آفات و بلیات سے مامون و محفوظ رہیگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ محمد عبد الہادی کان اللہ له ابدا لاباد

الغزی عن والدہ الرضی عن العزبن جماعۃ عن والدہ البدر عن زین الدین
ابن قاضی شھبۃ عن والدہ الشمس عن ابن العطار عن الشیخ محی الدین
النووی بسندہ الی الامام جعفر بن محمد بن زین العابدین بن الحسین
ابن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ الحسین عن ابیہ الامام علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکل من
رواہ قال وھا ھو فی جیبی وھو حدیث ودعاء وتمیمۃ ای حرز و
اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی بلفظ - یا علی اذا احزنک امر
فقل اللھم احرسنی الحدیث واللہ اعلم انتھی -

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک (٢٧) واسطے ہیں -

الحدیث الرابع عشر المسلسل بمسح الارض بالید

١٤

اخبرنی شیخی وسندی مولانا قیام الدین عبد الباری دام فیضہ الجاری
قال اخبرنی شیخی وسندی السید محمد علی بن السید طاھر الوتری
قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی المدنی المجددی عن الشیخ محمد عابد
عن عمہ الشیخ محمد حسین عن ابیہ الشیخ محمد مراد عن شیخہ محمد ھاشم

ف ١ اس حدیث کے بیان کرنیکے وقت ہر راوی نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا اسکی تشریح آگے آتی ہے ١٢ محمد عبد الھادی غفر اللہ لہ

عن[9] الشیخ عبد القادر عن[10] الشیخ حسین العجیمی عن[11] الشیخ احمد القشاشی
عن[11] الشمس محمد بن احمد بن حمزة الرملی عن[12] القاضی زکریا عن[13] الحافظ
ابن حجر عن[14] ابی اسحاق التنوخی عن[15] احمد الحجار عن[16] ابی الفضل جعفر
ابن علی الهمدانی عن[17] القاضی الشریف ابی محمد عبد الله بن عبد الرحمن
العثمانی عن[18] ابی الحسن علی بن المشرف المصری عن[19] ابی القاسم عبد العزیز
ابن الحسن بن اسماعیل الضراب عن[20] ابیه نا[21] ابو جعفر احمد بن اسحاق
ابن البهلول القاضی نا[22] ابی نا[23] ابراهیم بن حمزة عن[24] عبد العزیز بن محمد
هو الزراوردی عن[25] اسید بن ابی اسید هو البراد عن[26] ابیه
قال قلت لابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه مالك لا تحدث عن رسول
الله صلی الله علیه وسلم کما یحدث الناس فقال سمعت[27] رسول الله صلی
الله علیه وسلم یقول ”من کذب علی متعمدا فلیمهد لجنبه مضجعا[1]
من النار“ فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلك ویمسح
الارض بیده۔ ومسح ابو قتادة رضی الله تعالیٰ عنه یده بالارض کما

[1] یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جھوٹ کہا وہ اپنے پہلو کیلئے آتش جہنم سے بچھونا تیار کرلے۔ یہ فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیر گویا جھوٹی حدیث کہنے والے کیلئے جہنم کے ٹھکانے کا اشارہ بتلایا اس حدیث شریف سے جھوٹی حدیث کہنے کی سخت وعید ثابت ہوئی اللّٰھم احفظنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم - ومسح ابو اسيد كما مسح ابو قلابة
وهكذا مسح كل واحد من الرواة يده بالارض لما حدث بهذا
الحديث حتى قال شيخنا مسح الشيخ محمد علي بن ظاهر الوتري يده
بالارض للمحدث به - قلت وهكذا مسح شيخي يده بالارض للمحدث به

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور حضرت	## الحديث الخامس عشر المسلسل بوضع اليد على الكتف	صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۹) واسطے ہیں۔

ء ۱۵

لكن ذلك من الامام الجزري فاروية بالسند المذكور مرارا الى
الامام الجزري قال في اسنى المطالب اخبرنا الشيخ المسند الصالح
ابو العباس احمد بن عبد الكريم البعلبكي الصوفي بقرأتي عليه بمدرسة
الحنابلة من مدينة بعلبك المحروسة في ذي الحجة الحرام سنة
اثنتين وسبعين وسبعمائة ويده على كتفي قال اخبرنا القاضي تاج الدين
عبد الخالق بن عبد السلام بن سعيد بن علوان سماعا ويده على كتفي
قال اخبرنا الامام العلامة ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامة المقدسي

ﻪ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میرے شیخ نے اس حدیث کو سناتے وقت میرے کاندھے پر
ہاتھ رکھا اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث
سنائی اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا الخ
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

ويده على كتفي اخبرنا [١٦] ابو الفتح محمد بن عبد الباقي بن سليمان الحاجب

ويده على كتفي اخبرنا [١٧] ابو عبد الله محمد بن ابي نصر الحميدي ويده

على كتفي حدثنا [١٨] ابو اسحاق ابراهيم بن سعد بن عبد الله النعماني

ويده على كتفي حدثنا [١٩] ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد الحافظ ويده

على كتفي اخبرنا [٢٠] ابو الحسن احمد بن عيسى الفرضي ويده على كتفي حدثنا [٢١] ابو الحسن احمد بن محمد بن موسى

الوكيل المكي ويده على كتفي حدثنا [٢٢] ابو محمد هلال ابن العلاء بن عمر بن هلال بن العلاء

الباهلي ويده على كتفي حدثني [٢٣] ابي ويده على كتفي حدثنا [٢٤] عبد الله بن

عمرو ويده على كتفي حدثنا [٢٥] زيد بن ابي انيسة ويده على كتفي حدثنا [٢٦]

ابو اسحق السبيعي ويده على كتفي حدثني [٢٧] عبيد الله بن الحارث

ويده على كتفي حدثني [٢٨] الحارث الاعور ويده على كتفي حدثنا [٢٩] علي بن

ابي طالب ويده على كتفي حدثني رسول الله صلى الله عليه وسلم

ويده على كتفي حدثني الصادق الناطق رسول رب العلمين و

امينه على وحيه جبرئيل عليه السلام ويده على كتفي قال سمعت

اسرافيل يقول سمعت القلم يقول سمعت اللوح يقول سمعت

الله عز وجل من فوق العرش يقول للشيئ [له] "كن" فلا تبلغ

له یعنی حق تعالیٰ جب کسی چیز کے پیدا کرنیکا ارادہ فرماتا ہے تو فرماتا ہے "کن" یعنے ہوجا تو کاف نون تک نہیں پہنچنے پاتا کہ وہ چیز ہو جاتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

الكاف النون حتى يكون ما يكون"

١٦ اس حدیث میں بحمہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انیس واسطے ہیں۔

الحديث السادس عشر المسلسل بالاخذ باليد

ارويه عن عبد الله المحدث القدومي عن عبد الرحمن الكزبري عن ابيه محمد الكزبري عن احمد العطار عن العلامة العجلوني قال في ثبته عن ثبت السيد كمال الدين بن حمزة انه قال فيه اخبرنا شيخنا ابو العباس الشحام واخذ بيدي اخبرنا الكمال محمد بن النحاس والحسن بن محمد بن ابي الفتح واخذا بيدي قال الاول انبانا احمد بن عبد الرحمن واخذ بيدي وقال الثاني انبانا ابو العباس الجزري اخذ بيدي ح اخبرنا ابو عبد الله خطيب مردا قال كل واحد منهما واخذ بيدي قال اخبرنا ابو الفرج الثقفي واخذ بيدي قال انبانا ابو القاسم التيمي واخذ بيدي ح اخبرنا محمد السمرقندي واخذ بيدي ح اخبرنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفري واخذ بيدي

ف اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ ہر راوی نے اپنے تلمیذ کا ہاتھ تھام کر اسکو سنایا ہے ۱۲

قال حدثني[١٥] ابو الحسن علي بن محمد السرخسي واخذ بيدي يوم خروجي من مرو
ثم وهذا آخر حديث سمعته منه ثم حدثني[١٦] محمد بن احمد ابي داؤد
واخذ بيدي حدثنا[١٧] عبد الله بن احمد بن سمويه واخذ بيدي ثم حدثنا[١٨]
ابراهيم بن هدبة واخذ بيدي ثم حدثنا[١٩] انس بن مالك رضي الله تعالى
عنه واخذ بيدي ثم حدثنا[ف١] رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذ بيدي
ثم وجاء رجل من الحرة فقال يا رسول الله متى الساعة قال ماذا اعددت
لها قال لم اعد لها كثير صلوة ولا صيام ولا صدقة الا اني احب الله
ورسوله قال صلى الله عليه وسلم "المرء مع من احب" حديث صحيح
قال ورويناه في مسلسلات التيمي وهو مخرج في الصحيح من غير تسلسل

ف١ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام کر فرمایا اور انہیں سے روایت ہے کہ ایک شخص مقام حرّہ سے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئیگی آپنے فرمایا کہ تونے اسکے لئے کیا تیاری کی ہے (جو اسکو پوچھتا ہے) اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کے لئے کچھ زیادہ (نفل) نماز اور (نفل) روزے اور (نفل) صدقہ سے تیاری نہیں کی ہے مگر البتہ اللہ ورسول کے ساتھ (دلی) محبت رکھتا ہوں۔ پس آپ نے فرمایا کہ ہر شخص قیامت میں اسی کے ساتھ رہیگا جسکے ساتھ وہ محبت رکھتا تھا۔ صحابۂ کرام کا گمان تھا کہ رسول کے ساتھ آخرت کی معیت باوجود متابعت کے صرف محبت سے نصیب ہوگی جبتک کہ کثرۃ عبادات وزیادہ ریاضت ومجاہدات حاصل نہ ہو۔ اسی لئے آپ نے اس بشارت کے ساتھ انہیں اطمینان دلایا کہ متابعت کے ساتھ محبت رکھنا حصول معیۃ عقبیٰ کے لئے کافی ہے۔ اور جو معیۃ آیۂ مع الذین انعم اللہ علیہم میں مذکور ہے وہ ایک معیۃ خاصہ ہے کہ جس میں محب ومحبوب کی ملاقات ہوگی اور اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر دو ایک درجہ میں ہونگے۔ کیونکہ یہ بدیہی البطلان ہے اس لئے کہ اہل جنت باہم متفاوت الدرجات ہونگے اسکی تفصیل کتب حدیث وشروح مثلاً مرقاۃ شرح مشکوٰۃ وغیرہ میں مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

انتھی اقول و رواہ احمد و الشیخان والترمذی وغیرہم -

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس [۳۳] واسطے ہیں۔

الحدیث السابع عشر [۱۷] المسلسل بالعد فی الید

اخبرنا الشیخ العلامۃ عبد الجلیل وعدھن فی یدی انی الشیخ عبد الغنی [۲] وعدھن فی یدی انی الشیخ عابد [۳] عدھن فی یدی انا السید عبد الرحمن [۴] الاھدل انا الشیخ امر اللہ بن عبد الخالق المزجاجی [۵] قال انا الشیخ [۶] محمد بن احمد عقیلۃ انا الشیخ حسن بن علی العجیمی انا امام الوقت عیسی [۸] ابن محمد الثعالبی وعدھن فی یدی انا ابو الصلاح علی بن عبد الواحد [۹] السجلماسی انا الحافظ احمد المقری القرشی التلمسانی [۱۰] قال انا ابو القاسم [۱۱] ابن محمد الغسانی انا الشیخ احمد بن محمد بابا التنبکتی [۱۲] انا القاضی العاقب [۱۳] ابن محمود انا الفقیہ [۱۴] محمد الحطاب وعدھن فی یدی انا ابو عبد اللہ [۱۵] العلانی وعدھن فی یدی عن شیخہ [۱۶] الخیضری وعدھن فی یدی اخبرنی خالی ابن الجریری [۱۷] وعدھن فی یدی انا الکمال بن النحاس [۱۸] وعدھن فی یدی انا ابو العباس البعلی [۱۹] وعدھن فی یدی انی الخطیب [۲۰]

---

[۱] اس حدیث میں ہاتھ کی انگلیوں پر درود شریف کی گنتی کا سلسلہ ہے پانچ درود پانچ انگلیوں پر گنے جاتے ہیں ۱۲

وعدهن فی یدی أنا [۲۱] ابو الفرج الثقفی وعدهن فی یدی أنا [۲۲] جدی لامی
ابو القاسم التیمی وعدهن فی یدی أنا [۲۳] الشیخ ابو بکر الشیرازی وعدهن
فی یدی أنا [۲۴] الحاکم ابو عبد الله وعدهن فی یدی قال [۲۵] عدهن فی یدی ابو بکر بن دارم الحافظ
وقال [۲۶] لی عدهن فی یدی علی بن احمد الحسین العجلی وقال [۲۷] لی عدهن فی یدی حرب
ابن الحسین وقال [۲۸] لی عدهن فی یدی یحیی بن المساور الخیاط وقال [۲۹]
لی عدهن فی یدی عمرو بن خالد وقال [۳۰] لی عدهن فی یدی زید بن علی
ابن الحسین وقال [۳۱] لی عدهن فی یدی ابی الحسن علی بن الحسین وقال [۳۲]
لی عدهن فی یدی ابی الحسین بن علی بن ابی طالب وقال [۳۳] لی عدهن
فی یدی ابی علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه وقال [۱] لی عدهن
فی یدی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم وقال رسول الله صلی
الله تعالی علیه وسلم عدهن فی یدی جبرئیل علیه السلام وقال
هکذا نزلت بهن من عند الله رب العزة جل وعلا اللهم صل علی
محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک

نسخہ: الحسن الطحان

[۱] حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں گنے اور رسول اللہ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے میرے ہاتھ میں گنے حضرت جبریل کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالے کے پاس سے اسیطرح انکو لیکر نازل ہوا ہوں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

حمید مجید ٭ اللهم وبارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ا

وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید ٭ اللهم وترحم علی محمد وعلی آل

کما ترحمت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید ٭ اللهم و

علی محمد وعلی آل محمد کما تحننت علی ابراهیم وعلی ابراهیم انك

اللهم وسلم علی محمد وعلی آل محمد کما سلمت علی ابراهیم وعلی آل ا

انک حمید مجید ٭ رواہ القاضی عیاض فی الشفاء من طریق

عن الحاکم وهکذا هو عند الحاکم فی علومه وآخرجه ابو نعیم فی المع

مسلسلا وکذلك الدیلمی وابن مسدی وابن المفضل وابن بشک

وغیرهم من اهل المسلسلات انتهی کذا فی حصر الشارد

(وعن طریقه الغوزی والدیلمی فی مسند الفردوس ۱۲ منه)

اس سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ	**الحدیث الثامن عشر المسلسل بتقلیم الاظفار یوم الخمیس** [1]	علیہ وسلم تک تر... واسطے ہیں۔

ارویه عن الشیخ الحبیب الحبشی عن والده عن عمر العطار عن صالح الف

عن محمد بن سنة الفلانی عن الشریف محمد عن بدر الدین الک

[1] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اسی طرح پہنچتا ہے جب سے یہ حدیث راقم مسکین کو پہنچی ہے حتی الامکان عامل ہے وباللہ التوفیق ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن الامام السيوطي عن عمر بن فهد عن الامام الجزري قال في اسنى المطالب رأيت الشيخ الصالح ابا هريرة عبد الرحمن بن الشيخ الامام حافظ الشام ابي عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن الذهبي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الشيخ الصالح ابا العباس احمد بن عبد الرحمن ابن يوسف البعلي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الشيخ العالم اباعبد الله محمد بن اسماعيل بن احمد المقدسي الخطيب يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الامام المسند ابا الفرج يحيي بن محمود الثقفي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت جدي ابا القاسم اسماعيل بن محمد يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الامام المسند ابا محمد الحسن بن احمد السمرقندي يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت ابا العباس جعفر بن محمد المستغفري يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت الشيخ محمد بن احمد المكي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت ابا القاسم ابراهيم بن محمد بن علي بن شاه المرو روذي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت ابا بكر محمد بن عبد الله النيسابوري يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت عبد الله بن موسى يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت الفضل بن عباس الكوفي يقلم اظفاره يوم الخميس

قال رأيت الحسين بن هارون الضبي يقلم أظفاره يوم الخميس (٢٤) رأيت عمر بن حفص يقلم أظفاره يوم الخميس (٢٥) رأيت أبي حفص بن غياث يقلم أظفاره يوم الخميس (٢٦) رأيت جعفر بن محمد يقلم أظفاره يوم الخميس (٢٧) رأيت محمد بن علي يقلم أظفاره يوم الخميس قال (٢٨) رأيت علي بن الحسين يقلم أظفاره يوم الخميس (٢٩) رأيت الحسين بن علي يقلم أظفاره يوم الخميس (٣٠) رأيت عليا رضي الله عنه يقلم أظفاره يوم الخميس قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقلم أظفاره يوم الخميس ثم قال "يا علي[١] قص الظفر ونتف الابط وحلق العانة يوم الخميس والغسل والطيب واللباس يوم الجمعة انتهى"

أقول[٢] وهذا الحديث وان لم يوجد في كتب الحديث، وقد أنكره

---

[١] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا پھر مجھے فرمایا کہ اے علی ناخن کا کترنا اور بغل کے بال نوچنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا پنجشنبہ کو چاہیے اور غسل اور خوشبو کا لگانا اور لباس کا بدلنا جمعہ کے روز چاہیے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ [٢] میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اگرچہ کتب حدیث میں نہیں پائی جاتی ہے اور امام عبد الرحمن شیبانی نے اپنی کتاب تمییز الطیب من الخبیث میں اس بات کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ناخن کے تراشنے اور اسکی کیفیت اور اس کے لئے کسی یوم کے تعین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے اھ لیکن امام عبد الرحمن صفوری نے اپنی کتاب نزہۃ المجالس میں رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص آنکھ کی اور فقر اور برص اور جنون کی حرکات سے مامون رہنا چاہے تو اسکو چاہیے کہ اپنے ناخن پنجشنبہ کے روز بعد عصر تراشے اھ اور درمختار میں ناخن تراشنے کی کیفیت یہ بتلائی ہے کہ اول داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کا ناخن کاٹے اسکے بعد وسطی کا پھر بنصر کا پھر خنصر کا

باقی حاشیہ بر صفحہ آئندہ

الامام عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی فی تمییز الطیب من الخبیث بان خبر قص الاظفار لم یثبت فی کیفیۃ ولا فی تعیین یوم لہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی لکن قد روی الامام عبد الرحمن الصفوری فی کتابہ النزھۃ فی الجزء الاول[۱۲] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من اراد ان یأمن شکایۃ العین والفقر والبرص والجنون فلیقص اظفارہ یوم الخمیس بعد العصر انتہی وفی کیفیۃ قص الاظفار وردت روایات مختلفۃ اوردھا فی الدر المختار واللہ تعالی اعلم

ع ۱۹ **الحدیث التاسع عشر[۱۵] المسلسل بقول انی احبک فقل اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک**

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ۲۹ انتیس واسطے ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸۸ کا) پھر بائیں ہاتھ کی خنصر سے شروع کرکے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اسکے سوا ایک دوسری کیفیت بھی منقول ہے۔ اور پاؤں کے ناخن تراشنے کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ داہنے پاؤں کی خنصر سے شروع کرے اور بائیں کی خنصر پر ختم کرے یعنے ترتیب خلال کے مطابق تراشے واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

۱۵ اس حدیث میں ایک دعا کا سلسلہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اس کے پڑھنے کا حکم ان الفاظ سے کیا کہ اے معاذ واللہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت ترک کرو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لیکر میرے شیخ تک ہر راوی نے یہی کہا کہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں۔ تم یہ دعا پڑھو حتی کہ میرے شیخ نے بھی مجھے ایسی ہی اجازت دی۔ اسکو مسلسل بالمحبۃ بھی کہتے ہیں چاہیے کہ ہر نماز کے بعد استغفار ۳ بار اور اللھم انت السلام الخ ایک بار پڑھکر اس دعا کو کم از کم ایک بار پڑھ لیا کریں[۱۲]

محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

قال لی شیخی العلامۃ عبد الجلیل المدنی انی احبک فقل اللهم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک فی دبر کل صلوۃ وقال قال لی الشیخ عبد الغنی انی احبک فقل اللهم الخ وقال قال لی الشیخ عابد انا احبک فقل اللهم الخ وقال قال لی السید احمد بن سلیمان انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ عبد الخالق المزجاجی انی احبک فقل الخ وقال قال لی السید یحیی بن عمر مقبول الاهدل انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ محمد ابن علاء الدین البابلی انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ سالم السنهوری انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ محمد بن عبد الرحمن العلقمی انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ ابو الفضل جلال الدین السیوطی انی احبک فقل الخ وقال قال لی ابو الطیب احمد بن محمد الحجازی انی احبک فقل الخ وقال قال لی القاضی مجد الدین اسمعیل بن ابراهیم الحنفی انی احبک فقل الخ وقال قال لی الحافظ ابو سعید العلائی انی احبک فقل الخ وقال قال لی احمد بن محمد الادموی انی احبک فقل الخ وقال قال لی عبد الرحمن ابن مکی انی احبک

فقل الخ وقال قال لی ابو طاهر السلفی انی احبک فقل الخ وقال قال لی
محمد بن عبد الکریم انی احبک فقل الخ وقال[19] قال لی ابو علی عیسی بن
شاذان البصری انی احبک فقل الخ وقال[20] قال لی احمد[51] بن سلیمان
النجاد انی احبک فقل الخ وقال[21] قال لی ابو بکر[52] ابن ابی الدنیا انی
احبک فقل الخ وقال[22] قال لی الحسن بن عبد العزیز الجروی انی احبک فقل الخ
وقال[23] قال لی عمرو بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال[24] قال لی الحکم بن عبده
انی احبک فقل الخ وقال[25] قال لی حیوة بن شریح انی احبک فقل الخ وقال[26]
قال لی عقبة بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال[27] قال لی ابو عبد الرحمن الحبلی
انی احبک فقل الخ وقال[28] قال لی الصنابحی انی احبک فقل الخ وقال[29] قال
لی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ انی احبک فقل الخ وقال قال
لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ انی احبک فقل اللّٰھم اعنی[53]
عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ لہ وفی روایۃ ابی داود

[51] ھو ابو بکر احمد بن سلیمان ابن الحسین
[52] ھو ابو بکر عبد اللہ ابن محمد بن عبید القرشی

[53] اس دعا کا ترجمہ یہ ہے۔ اے میرے اللہ تیرا ذکر کرنے اور شکر کرنے اور تیری اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔ گویا یہ جامع دعا ہے جب بندہ حق تعالی کا ذاکر اور اسکی نعمتوں پر شاکر اور اسکی اچھی عبادت (جسکو وہ پسند اور قبول فرماتی) کرنے والا ہو جائے تو بس وہ خدا کا خاص بندہ ہو گیا اور جو خدا کا ہو گیا خدا اسکا ہو گیا من کان اللہ کان اللہ لہ الحدیث۔ سبحان اللہ کیا پیاری دعا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس محبت و شفقت کیساتھ اس کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے اور اسکا سلسلہ بھی کتنا پیارا ہے کہ ہر شیخ نے اپنے تلمیذ کو اپنی محبت کا اظہار کرکے

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

يامعاذ والله انى احبك اوصيك يامعاذ لا تدعن فى دبر كل صلوة تقول اللهم الخ قال الشيخ عابد رحمه الله تعالى فى حصر الشارد وقد جزم السخاوى بصحة متن هذا المسلسل واسناده والحديث قد اخرجه النسائى وابو داؤد واحمد والحاكم وغيرهم رحمهم الله تعالى انتهى **اقول** وفى رواية الامام احمد عن معاذ بن جبل ان النبى صلى الله عليه وسلم اخذ بيده يوما ثم قال يامعاذ انى لاحبك فقال له معاذ بابى انت وامى يارسول الله وانا احبك قال اوصيك يامعاذ لا تدعن فى دبر كل صلوة وذكره الى اخر قوله عبادتك ؛

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	## الحديث العشرون[1] المسلسل بالسؤال عن الاخلاص	علیہ وسلم کے درمیان تیس واسطے ہیں۔

ن ۲۰

(بقیہ حاشیہ صفحہ (۵۹۱ کا) ہونے پڑھنے کی وصیت کی ہے۔ اس حدیث کو نسائی وابو داؤد واحمد وحاکم وغیرہم نے روایت کی اور امام سخاوی نے اسکے متن اور سند کی صحت پر جزم کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز معاذ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ اے معاذ میں بلا ریب تجھکو دوست رکھتا ہوں یہ سنکر معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں میں بھی آپکو دوست رکھتا ہوں پس حضرت نے فرمایا کہ اے معاذ میں تجھکو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت چھوڑ۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس دعا کا پڑھنا لازم کرے اور اسکی فضیلت سے محروم نہ رہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[1] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی نے اپنے شیخ سے سوال کیا ہے کہ اخلاص کیا چیز ہے اسی طرح یہ سلسلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حق تعالیٰ شانہ سے دریافت کیا کہ اخلاص کیا ہے پس اللہ پاک نے اسکا جو جواب دیا وہ آگے آتا ہے ۱۲
عبد الہادی غفرلہ

سألت شيخنا الشيخ محمدا عبد الباري عن الاخلاص ما هو فقال سألت
شيخنا محمدا على الوتري عن حقيقة الاخلاص فقال سألت الشيخ
عبد الغني المجددي عنها فقال سألت عنها الشيخ محمدا عابد السندي
فقال سألت عنها الشيخ صديق بن على المزجاجي فقال سألت
الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجي عنها فقال سألت الشيخ
حسن العجيمي عنها فقال سألت الشيخ احمد القشاشي عنها فقال
سألت الشيخ احمد الشناوي عنها فقال سألت والدي الشيخ
على الشناوي عنها فقال سألت الشيخ عبد الوهاب الشعراني عنها
فقال سألت الحافظ الجلال السيوطي عنها فقال سألت عائشة بنت
جار الله بن صالح الطبري عنها فقالت سألت ابراهيم بن محمد بن صديق
عنها فقال سألت ابا العباس الحجار عنها فقال سألت جعفر بن على
الهمداني عنها فقال سألت ابا القاسم بن بشكوال عنها فقال سألت
القاضي ابا بكر ابن العربي عنها فقال سألت اسماعيل بن محمد بن الفضل
الاصبهاني عنها فقال سألت ابا بكر احمد بن على بن خلف عنها
فقال سألت عبد الرحمن السلمي عنها فقال سألت على بن سعيد

الثغرائی عنہا فقال سألت احمد بن محمد بن زکریا عنہا فقال سألت
علی بن ابراہیم الشقیقی عنہا فقال سألت محمد بن جعفر الخصاف
عنہا فقال سألت احمد بن غسان عنہا فقال سألت احمد بن
عطاء الہجری الہجیمی عنہا فقال سألت عبد الواحد بن زید عنہا
فقال سألت الحسن البصری عنہا فقال سألت حذیفۃ بن الیمان رضی
اللہ عنہ عن الاخلاص ما ہو فقال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن الاخلاص ما ہو فقال سألت جبریل علیہ السلام عن الاخلاص
ما ہو فقال سألت عنہ رب العزۃ جل جلالہ فقال الاخلاص[1]
سر من اسراری اودعتہ قلب من احببت من عبادی۔ اللہم

[1] یعنے اخلاص کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ اخلاص میرے اسرار میں سے ایک سر ہے کہ اسکو میرے بندوں میں سے جسکے دل میں چاہا ودیعۃً رکھدیا۔ اے اللہ سبکو ہر قول وفعل میں اخلاص نصیب فرما اور ریا وسمعہ وسوء نیت سے سبکو پناہ میں رکھ آمین۔ اخلاص کے متعلق ایک نظم ہدیۂ ناظرین ہے ؎

کسی زمانہ میں تھا سب کا ہمقرین اخلاص ۔ دکھائی دیتا ہے مشکل سے اب کہیں اخلاص
جہاں سے اٹھ گیا اخلاص اس زمانہ میں ۔ کسی کی ذات میں آتا نظر نہیں اخلاص
بیان اسکا کتابوں میں ہم نے دیکھا ہے ۔ مگر زمانہ میں دیکھا نہیں کہیں اخلاص
ہزار غوطہ لگاؤ یہ دُر نہ ہاتھ لگے ۔ ہوا ہے ایسا سمندر میں تہ نشین اخلاص
خوشی کے وقت میں ہر ایک دوست ہوتا ہے ۔ دکھائیں وقت مصیبت میں مخلصین اخلاص
ملے نجات قیامت میں اس ہی سبب کو ۔ کہ جس کے نیک عمل کے رہا قرین اخلاص
ضرور چاہئے اخلاص اہل ایمان کو ۔ یہ مہر خاتم ایمان کا ہے نگیں اخلاص
عبث تلاش ہے دنیا میں مل نہیں سکتا ۔ خدا ہی دے تو ملے ہاں وہ بہترین اخلاص
یہ پوچھا سرور کونین سے حذیفہ نے ۔ کہ کسکو کہتے ہیں اے عرش کے مکین اخلاص
کہا کہ میں نے یہ جبریل سے سوال کیا ۔ بتائیے کسے کہتے ہیں اے امین اخلاص
کہا کہ میں نے بھی پوچھا خدائے عالم سے ۔ ہے کیا بتا مجھے اے رب عالمین اخلاص
کہا کہ ہے مرے اسرار سے اک ایسا سر ۔ کہ جسکے قلب میں ڈالا ہوا وہیں اخلاص
دعا کرو یہ بصد عجز بندۂ مسکیں ۔ خدا عطا کرے ہم کو وہ نازنین اخلاص ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

اسألك الاخلاص فی القول والعمل واعوذ بك من الریاء والسمعة و سوء النیة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	# الحدیث[1] الحادی والعشرون[21] المسلسل باجابة الدعاء فی الملتزم	علیہ وسلم تک تیئیس[23] واسطے ہیں۔

سند ۲۱

اخبرنی العلامۃ ابو الفیض عبد الستار المکی الحنفی الاستاذ الوتری والشیخ منظور[1] احمد النقشبندی ح واخبرنی[1] عبد الحق المکی قالوا اخبرنا[2] الشیخ عبد الغنی[3] اخبرنی الشیخ عابد[4] انا عمی محمد حسین[5] انا محمد بن محمد المغربی[6] انا عبد الله البصری[7] انا محمد البابلی انا[8] احمد بن خلیل السبکی انا[9] النجم الغیطی انا[10] زکریا الانصاری انا[11] ابن حجر انا[12] شرف الدین ابن الجماعة انا[13] یحیی بن فضل الله العمری انا[14] مکی بن علان انا[15] ابو الطاهر السلفی سمعت[16] ابا القاسم حمزة بن یوسف السهمی بجرجان سمعت[17] ابا القاسم عبد الله بن محمد البزار المصری سمعت[18] محمد بن الحسن الانصاری سمعت[19] ابا بکر محمد بن ادریس المکی سمعت[20] عبد الله الحمیدی سمعت[21] سفیان بن عیینة سمعت[22] عمرو بن

سلہ اس حدیث میں یہ تسلسل ہے کہ اسکا ہر راوی مجھ مسکین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہی کہتا ہے کہ میں نے مقام ملتزم میں دعا کی اور وہ قبول ہوئی۔ ملتزم وہ مقام مبارک ہے جو باب کعبہ و حجر اسود کے متصل واقع ہے جہاں طواف کے بعد دیوار کعبہ سے ملصق ہو کر کھڑے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ اسکی فضیلت میں جو حدیث وارد ہے آگے آتی ہے ۱۲
محمد عبد الہادی غفرلہٗ

دینار سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم
یقول "الملتزم موضع یستجاب فیہ الدعاء وما دعی اللہ فیہ عبد دعوۃ
الا استجابہا" قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فو اللہ ما دعوت
فیہ قط الا اجابنی ثم عمرو وانا ما دعوت اللہ فیہ الا استجاب لی
شیئا اما ما دعوت اللہ الخ وھکذا قال کل راو من رواۃ ھذا السند حتی قال شیخنا ابو الفیض
وانا دعوت اللہ تعالی فیہ فاستجیب لی واقول دعوت اللہ تعالی
فیہ فاستجاب لی بفضلہ وکرمہ والحدیث اخرجہ القاضی
عیاض فی الشفاء مسلسلا وقال الحافظ ابو بکر بن مسدی وھذا
حدیث حسن غریب من حدیث عمرو بن دینار عن ابن عباس رضی اللہ
عنہما تفرد بہ مسلسلا محمد بن ادریس المکی کاتب الحمیدی عنہ۔

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثانی والعشرون المسلسل بقول یرحم اللہ فلانا کیف لو ادرک زماننا ھذا	علیہ وسلم کے درمیان (۲۵) واسطے ہیں۔

۲۲

سلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ملتزم ایسا مقام ہے کہ اس میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔ کسی بندہ نے اس مقام میں کوئی دعا نہ کی۔ مگر اللہ تعالی نے اسکو قبول فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اس مقام میں میری دعا قبول ہوئی اسطرح ہر راوی نے کہا۔ میں کہتا ہوں کہ مقام موصوف میں میری دعا بھی قبول ہوئی فللہ الحمد علی ذلک ۱۲ سلہ اسمیں میرے شیخ عبد الجلیل رحمہ اللہ سے لیکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک ہر راوی نے اپنے شیخ کا نام لیکر کہا ہے کہ اللہ تعالی فلاں پر رحم کرے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے۔ اسکی تفصیل آیندہ آتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

اخبرنی الشیخ عبد الجلیل قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی قال انی الشیخ
عابد قال انی الشیخ صالح الفلانی قال انی الشیخ محمد بن سنة
قال انی مولای الشریف محمد بن عبد اللہ قر انا احمد النخل الیمنی
انا الشیخ قطب الدین الحنفی انا شہاب الدین احمد بن عبد الغفار
ثنی بہ الحافظ السیوطی قال اخبرتنی ام ہانئ بنت علی الہورینی
سماعا قالت انا ابو العباس احمد بن ظہیرۃ انا بہ الامام ابو سعید
خلیل بن کیلکدی العلائی انا ابو الفضل سلیمان بن حمزۃ الحاکم بقرأتی
علیہ انا جعفر بن علی الہمدانی سماعا انا ابو طاہر السلفی انا احمد
ابن علی بن بدران انا ابو الحسین محمد بن احمد الابنوسی انا محمد
ابن عبد الرحمن بن حسام الدین الدینوری نا ابو بشر اسماعیل بن
ابراہیم الحلوانی ثنا علی بن عبد المؤمن نا وکیع عن ہشام بن عروۃ
عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم "ان من الشعر حکمۃ" وقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا

۵۱ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض شعر سراسر حکمت ہوتا ہے۔ یعنے شعر ہر قسم کا ہوتا ہے مگر بعض بعض شعر حکمت سے بھرپور ہوتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لبید (مشہور شاعر عرب) پر رحم فرمائے جو یہ شعر کہتا تھا (جس کا خلاصہ یہ ہے) وہ لوگ گزر گئے جنکی پناہ میں لوگ زندگی کرتے تھے اور میں انکے پیچھے خارشتی

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

يرحم الله لبيدا وهو الذي يقول شعرا

ذهب الذين يعاش في أكنافهم	وبقيت في خلف كجلد الأجرب
يتأكلون خيانة مذمومة	ويعاب سائلهم وإن لم يشغب

وقال عروة قالت عائشة رضي الله تعالى عنها كيف لو ادرك زماننا هذا وقال عروة يرحم الله عائشة كيف لو ادركت زماننا هذا وقال هشام يرحم الله عروة كيف لو ادرك زماننا وقال وكيع يرحم الله هشاما كيف لو ادرك زماننا هذا وقال على يرحم الله وكيعا كيف لو ادرك زماننا هذا وقال ابو بشر يرحم الله ابا بشر كيف لو ادرك زماننا هذا وقال ابو الحسين يرحم الله ابن حسام كيف لو ادرك زماننا هذا قال ابن بدران يرحم الله ابا الحسين كيف لو ادرك زماننا هذا قال السلفي يرحم الله ابن بدران كيف لو ادرك زماننا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۷ کا) کھال کے مانند باقی رہ گیا اب لوگ مذموم خیانت کا مال کھاتے ہیں۔ اور انکا سائل عیب لگایا جاتا ہے اگرچہ وہ شور نہ کرے۔ عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لبید نے اپنے زمانہ کا حال دیکھکر یہ کہا تو اگر ہمارے زمانہ کو پاتا تو نہ معلوم کیسا کہتا۔ پھر عروہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتیں تو نہ معلوم کیا کہتیں۔ اسی طرح ہر راوی نے کہا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ــه وقال السخاوي رحمه الله تعالى يتحدثون مخافة وملالة ۱۲ محمد عبد الهادي غفر له

بلغ ... الحمد لله

هذا قم الهمداني يرحم الله السلفي كيف لو ادرك زماننا هذا قم ابو الفضل
سليمان يرحم الله جعفر الهمداني كيف لو ادرك زماننا هذا قم
العلائي يرحم الله سليمان كيف لو ادرك زماننا هذا قم ابن ظهيرة
يرحم الله العلائي كيف لو ادرك زماننا هذا قم الحافظ السيوطي
يرحم الله ابن ظهيرة كيف لو ادركت زماننا هذا قم قطب الدين
يرحم الله شيخنا احمد بن عبد الغفار كيف لو ادرك زماننا هذا
قم الشيخ احمد العجل يرحم الله قطب الدين كيف لو ادرك زماننا
هذا قم مولاي الشريف يرحم الله احمد العجل كيف لو ادرك
زماننا هذا قم الشيخ محمد بن سنة يرحم الله مولاي الشريف
كيف لو ادرك زماننا هذا قال الشيخ صالح يرحم الله الشيخ محمد بن
سنة كيف لو ادرك زماننا هذا قم الشيخ عابد يرحم الله شيخنا الشيخ
صالح الفلاني كيف الخ قم الشيخ عبد الغني يرحم الله الشيخ عابد السندي
كيف الخ قم شيخنا الشيخ عبد الجليل برادة المدني يرحم الله شيخنا عبد الغني
كيف الخ قم الشيخ في ثبته وقد جزم العلائي وغيره بصحة تسلسله اهـ

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثالث[23] والعشرون المسلسل بالاتکاء	علیہ وسلم تک چھبیس[26] واسطے ہیں۔

وبالسند الی الحافظ السیوطی[10] قال فی الجیاد اخبرنی[11] ابو حامد بن ابی الخیر الحنفی[12] سماعا علیہ بمکۃ الشریفۃ شرفہا اللہ تعالی وھو متکئ ثم انبانی[13] ابو الخیر محمد بن محمد المقری وھو متکئ ثم اخبرنا محمود بن خلیفۃ المنبجی وھو متکئ ثم اخبرنا[14] ابو محمد عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی وھو متکئ ثم اخبرنا[15] ابو محمد بن رواج وھو متکئ ثم اخبرنا[16] ابو طاھر السلفی وھو متکئ ثم قرأت[17] علی ابی الفتح بن دیان بن مسعود بن الغزنوی باصبھان ھو متکئ ثم قرأت[18] علی ابی الحسن علی بن محمد بن نصر اللبان الدینوری وھو متکئ ثم قرأت[19] علی ابی القاسم حمزۃ بن یوسف السھمی بجرجان وھو متکئ ثم قرأت[20] علی ابی الحسن علی بن احمد بن محمد بن احمد بن الحسین القزوینی بالبصرۃ وھو متکئ ثم قرأت[21] علی ابی الحسن بن الحجاج بن غالب الطبرانی بالمحلۃ بمصر وھو متکئ ثم قرأت[22]

۱؎ یہ حدیث ایسی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے فرمانے کے وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی اسکو ٹیک لگائے ہوئے فرمایا اسیطرح امام سیوطی رحمہ اللہ تعالی تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

الغزنوی

علی ابی العلاء محمد بن جعفر الکوفی بالرملة وهو متکئ ثم قرأت[۲۳] علی عاصم بن علی وهو متکئ ثم قرأت[۲۴] علی اللیث بن سعد وهو متکئ ثم قرأت[۲۵] علی بکر ابن الفرات وهو متکئ ثم قرأت[۲۶] علی انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه

وهو متکئ ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم[۱] ما حسّن الله خلق رجل ولا خلقه فتطعمه النار" انتهی قال المحدث العجلونی فی ثبته والحدیث کما فی الجامع الصغیر اخرجه الطبرانی فی الاوسط والبیهقی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه بهذا اللفظ لکن بزیادة ابدا فی آخره انتهی

۲۴

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ	## الحدیث[۲] الرابع والعشرون[۲۴] المسلسل بالضحک والتبسم	وسلم تک پچیس[۱۵] واسطے ہیں۔

اخبرنی[۱] شیخی محمد عبد الباری ثم اخبرنی[۲] شیخنا الوتری عن[۳] الشیخ عبد الغنی المجددی العمری عن[۴] الشیخ محمد عابد السندی عن[۵] الشیخ صدیق بن علی المزجاجی عن[۶] احمد الاشبولی المصری عن[۷] الشیخ احمد الملوی عن[۸]

---

[۱] یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کی خلقت اور اخلاق ہر دو اچھے کردیئے تو اسکو آتش دوزخ نہ کھائیگی ۱۲ محمد عبد الباری غفر اللہ لہٗ

[۲] اسکے ہر راوی نے اسکی روایت کرتے وقت تبسم کیا ہے ۱۲

عبد الله بن سالم البصری عن [۹] محمد بن علاء الدین البابلی عن [۱۰] احمد بن محمد الشلبی
عن [۱۱] السید یوسف بن عبد الله الارمیولی عن [۱۲] برهان الدین ابراهیم
ابن علی بن احمد القلقشندی عن [۱۳] الحافظ ابن حجر عن [۱۴] ابی اسحق التنوخی
عن [۱۵] علی بن العز عمر انا [۱۶] ابو الفرج بن ابی عمر عن [۱۷] الكنیة بنت علی بن
یحیی بن علی الطراح انا [۱۸] ابی عن [۱۹] جده عن [۲۰] الخطیب البغدادی انا [۲۱]
القاضی ابو العلاء محمد بن علی الواسطی انا [۲۲] ابو الحسن عبد الله بن
محمد السرانی سمعت [۲۳] عمار بن علی سمعت [۲۴] احمد بن نصر الهلالی سمعت [۲۵]
ابی یقول [۵۲] کنت فی مجلس سفیان بن عیینة فنظر الی صبی دخل
المسجد فكان اهل المسجد تهاونوا به لصغر سنه فقال سفیان

---

[۱] وهو النصر ۱۲ محمد عبد الهادی عفا اللہ عنہ [۵۲] احمد بن نصر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ نصر سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک روز میں سفیان بن عیینہ کی مجلس میں تھا ایسے میں ایک لڑکا مسجد میں داخل ہوا تو اہل مسجد نے اسکو نظر حقارت سے دیکھا کہ اتنی کم عمری میں بڑے بڑے علما کی مجلس میں آبیٹھا ہے اسپر حضرت سفیان نے فرمایا کہ لوگو اس بچے کی حالت پر اسکی اہانت مت کرو تم بھی پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر بڑی عمر اور علم کے ساتھ احسان کیا۔ پھر فرمایا اے نصر اگر تو مجھکو اسوقت دیکھتا جبکہ میں دس سال کا تھا میرا قد پانچ بالشت کا تھا۔ میرا چہرہ دینار کے مانند تھا۔ اور میں گویا آگ کا شعلہ تھا اور میرے کپڑے چھوٹے چھوٹے تھے۔ اور میری آستینیں چھوٹی چھوٹی۔ اور میرا دامن کم مقدار کا۔ اور میری جوتی جیسے چوہے کے کان۔ علمائے امصار مثلاً زہری اور عمرو بن دینار کی خدمت میں پھرتا اور انکے درمیان میخ کے مانند بیٹھتا۔ اور میری دوات چھوٹی اخروٹ کے جیسی اور میری قلم دان چھوٹے کیلے کی جیسی اور میرا قلم بادام کے مانند ہوتا تھا۔ پس جب میں مجلس علما میں داخل ہوتا تو کہا جاتا کہ چھوٹے عالم کیلئے جگہ کشادہ کرو۔ یہ کہکر ابن عیینہ ہنسے اور احمد نے کہا کہ میرے باپ نصر بھی ہنسے اور عمار نے کہا کہ احمد نے بھی ایسا ہی تبسم کیا۔ اسیطرح اس کے ہر راوی نے تبسم کیا حتی کہ شیخ وتری نے کہا کہ اسی طرح مولانا عبد الغنی اکل

بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آیندہ

كذلك كنتم من قبل فمن الله عليكم ثم قال يا نصر لو رأيتني ولي عشر سنين
طوالي خمسة اشبار ، ووجهي كالدينار ، وانا شعلة نار ، وثيابي صغار ،
واكمامي قصار ، وذيلي بمقدار ، ونعلي كاذن الفار ، اختلف الى
علماء الامصار ، مثال الزهري وعمرو بن دينار ، اجلس بينهم كالمسمار ،
ومحبرتي كالجوزة ، ومقلمتي كالموزة ، وقلمي كاللوزة ، فاذا دخلت
المجلس قيل اوسعوا للشيخ الصغير ۔ قال ثم تبسم ابن عيينة وضحك
وقال احمد وتبسم ابي نصر وقال عمار وتبسم احمد وضحك وهكذا
قال كل واحد من رواته حتى قال الشيخ الوتري تبسم ايضا الشيخ
عبد الغني لما رواه لنا وقال شيخنا الشيخ عبد الباري وكذا تبسم شيخنا
محمد علي بن الطاهر الوتري لما رواه لنا قلت وهكذا تبسم شيخنا عبد الباري
لما رواه لنا ۔

اس سند میں مجھ سے حضرت فاطمہ	## الحديث الخامس والعشرون المسلسل بالبكاء	رضی اللہ عنہا تک پچیس ۲۵ واسطے ہیں

ع ۲۵

(بقیہ صفحہ گذشتہ) روایت کے وقت ہنسے اور میرے شیخ عبد الباری نے کہا کہ اسیطرح میرے شیخ مولانا وتری اسکی روایت کے وقت ہنسے ۔ میں کہتا ہوں کہ میرے شیخ عبد الباری بھی اسکی روایت کے وقت ہنسے ۱۲ محمد عبد الباری غفرلہ

ف اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اس کے ہر راوی نے اسکو روتے ہوے روایت کی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو سپرد خاک کیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرط غم سے کہا کہ اے انس تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خاک ڈالنا کیونکر خوش آیا پھر کہنے لگیں ۔ ہائے بابا جان

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

اخبرني الشيخ المذكور عن الشيخ المسطور قال اخبرني الشيخ عبد الغني
المجددي بسنده الى انس بن مالك بمعنى ما اخرجه البخاري عنه
رضي الله عنه قال قالت فاطمة رضي الله عنها يا انس كيف طابت
انفسكم ان تحثوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم التراب
ثم قالت وا ابتاه من ربه ما ادناه وا ابتاه الى جبرئيل ننعاه يا ابتاه
وا ابتاه اجاب ربا دعاه وا ابتاه من جنة الفردوس ماواه قال
انس ثم بكت فاطمة رضي الله عنها قال شيخنا لما رواه لي الشيخ الوتري
بكى قال لما رواه لي الشيخ عبد الغني بكى وقال لما رواه الشيخ محمد عابد
بكى قال لما رواه لي السيد عبد الرزاق البكاري بكى وقال لما رواه
لي الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجي بكى وقال لما رواه لي السيد
يحيى بن عمر مقبول الاهدل بكى وقال لما رواه لي السيد ابو بكر
ابن علي بكى وقال لما رواه لي السيد يوسف محمد بن بطاح

(بقیہ صفحہ گذشتہ) آپ اپنے رب سے کس قدر قریب ہو گئے۔ اے بابا جان ہم جبریل علیہ السلام کو اس بات کی خبر دینگے۔ اے بابا جان آپ نے اپنے رب کی دعوۃ کو قبول فرمائی۔ ہائے بابا جان جسکا ٹھکانا جنت الفردوس ہے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما رونے لگیں۔ میرے شیخ عبد الباری نے فرمایا کہ شیخ وتری مجھ سے اسکی روایت کرنے کے وقت روئے انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے شیخ عبد الغنی اسکی روایت کرتے وقت رو گئے اور کہا کہ مجھ سے میرے شیخ محمد عابد اسکی روایت کرتے وقت روئے اسی طرح اس کے ہر راوی روئے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الاھدل بکی وقم[٩] لما رواہ لی السید طاہر بن حسین الاھدل بکی و
قم[١٠] لما رواہ الحافظ عبد الرحمن بن علی الربیع الیمانی بکی وقم[١١] لما رواہ لی
الشیخ زین الدین الشرجی بکی وقم[١٢] لما رواہ لی نفیس الدین سلیمان بن
ابراہیم العلوی بکی وقم[١٣] لما رواہ لی والدی بکی وقم[١٤] لما رواہ لی الشیخ
ابو الحسن علی بن ہبۃ اللہ الشافعی المصری بکی وقم[١٥] لما رواہ لی الحافظ
ابو الطاہر احمد بن محمد السلفی بکی وقم[١٦] لما رواہ لی ابو الفتح ایزویار
ابن مسعود بن السماق الغزنوی بکی وقم[١٧] لما رواہ لی ابو الحسن بن علی
ابن محمد الدینوری بکی وقم[١٨] لما رواہ لی ابو الحسن محمد بن علی بن محمد بکی
وقم[١٩] لما رواہ ابو بکر بن عدی بن زحر المنقیری بکی وقم[٢٠] لما رواہ لی
احمد بن صالح بن عبید اللہ الصیدلانی بکی وقم[٢١] لما رواہ لی ابو یحیی جعفر
ابن ہشام بکی وقم[٢٢] لما رواہ لی عارم ہو محمد بن الفضل بن النعمان السدوسی
بکی وقم[٢٣] لما رواہ لی حماد بن زید بکی وقم[٢٤] لما رواہ لی ثابت البنانی
بکی وقم[٢٥] لما حدثہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بکی قم الشیخ[۱] محمد ابن

---

[۱] مولانا محمد بن طیب مالکی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث جانکاہ و دلسوز ایسا ہے کہ اسپر رونا صرف راوئی کیا موقوف ہے بلکہ جو مسلمان اسکو سنے گا وہ بھی روسے گا ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الطیب الفاسی ثم المدینی رحمہ اللہ تعالی بل لا یمر ھذا الحدیث بمومن الا بکی

۲۶

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول

الحدیث السادس والعشرون المسلسل بقول اشھد باللہ واشھد اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انتیس واسطے ہیں

اروبہ عن السید حسین الحبشی المکی عن والدہ السید محمد عن عمر العطار عن صالح الفلانی عن سلیمان الدسعی عن الشریف محمد بن عبداللہ عن السراج عمر بن الالجائی عن الجلال السیوطی عن ابی القاسم عمر بن فہد عن الامام محمد ابن الجزری۔

ح وحدثنی الشیخ عبدالجلیل برادہ المدنی عن احمد منۃ اللہ المصری عن الشیخ محمد البہی المالکی عن الشیخ یوسف الشباسی المزہری عن الاستاذ السکندری المعروف بالصباغ عن الشیخ محمد الزرقانی عن ابی الارشاد علی الاجھوری عن النور القرافی عن کمال الدین الطویل عن محمد ابن الجزری قم اشھد باللہ واشھد للہ لقد اخبرنی ابو علی الحسن ابن ہلال الدقاق قم اشھد باللہ واشھد للہ لقد اخبرنی

سلہ اس حدیث کے اکثر راوی یہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھتا ہوں کہ فلاں نے مجھکو یہ خبر دی اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اور وہاں سے جبرئیل علیہ السلام تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ۱۲
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ابو الحسن علی بن احمد المقدسی ثم[١٣] اشہد باللہ واشہد اللہ لقد اخبرنی ابو المکارم احمد
ابن محمد اللبان ثم[١٤] اشہد باللہ واشہد اللہ لقد اخبرنی ابو
علی الحسن ابن احمد الحداد ثم[١٥] اشہد باللہ واشہد اللہ لقد انبانا
الحافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ ثم[١٦] اشہد باللہ واشہد اللہ
لقد انبانی القاضی علی بن احمد القزوینی ثم[١٧] اشہد باللہ واشہد اللہ
لقد حدثنی محمد بن احمد بن قضاعۃ ثم[١٨] اشہد باللہ واشہد اللہ
لقد اخبرنی القاسم بن علی الہمدانی ثم[١٩] اشہد باللہ واشہد اللہ لقد (ن العلاء)
حدثنی الحسن بن علی بن محمد بن الجواد بن علی الرضی بن موسی الکاظم بن جعفر
الصادق بن محمد الباقر عن زین العابدین بن علی ابن سید شباب
اہل الجنۃ الحسین ابن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہم اجمعین عن ابیہ عن جدہ کل یقول اشہد باللہ واشہد اللہ
لقد حدثنی ابی علی بن ابی طالب قال اشہد باللہ واشہد اللہ
لقد حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال[١] اشہد باللہ واشہد اللہ

سلہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھکر کہتا ہوں کہ تحقیق مجھ کو حدیث بیان کی جبریل علیہ السلام نے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہمیشہ کا شراب پینے والا بت پرست کے مانند ہے نعوذ باللہ من ذلک اس حدیث شریف سے شرابی کی نہایت خرابی ثابت ہوئی سچا مسلمان یہ سننے کے بعد ہرگز اسکا مرتکب نہ ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ۔

لقد حدثنی جبریل علیہ السلام قال یا محمد ان مدمن الخمر کعابد وثن۔ قال العلامۃ الامیر الکبیر فی ثبتہ ناقلا عن ابن الجوزی هذا حدیث جلیل القدر من روایۃ ھٰؤلاء السادۃ الاخیار والآل الاطہار۔ رواہ الحافظ ابونعیم فی کتاب حلیۃ الاولیاء وفی مسلسلاتہ وقال هذا حدیث ثابت روتہ العترۃ الطاہرۃ الطیبۃ علیہم السلام ورواہ الشیرازی فی الالقاب انتھی۔

اس حدیث کی سند میں مجھ سے صحابی رسول	**الحدیث السابع والعشرون المسلسل بقول کل راو اشہد باللہ لسمعت فلانا یقول** [۲۷]	حضرت ابوالعباس رضی اللہ عنہ تک مجھ سے چودہ واسطے ہیں

۲۷

وبالسند الی الامام السیوطی قال فی جیاد المسلسلات اشہد باللہ لسمعت ام ھانی بنت ابی الحسن الہورینی تقول اشہد باللہ لسمعت ابا العباس ابن ظہیرۃ یقول اشہد باللہ لسمعت الحافظ ابا سعید العلائی یقول اشہد باللہ لسمعت ابا الفضل سلیمان بن حمزۃ یقول

ف۱ یہ ستائیسویں حدیث ہے اس میں یہ مسلسل ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کو گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق میں نے فلاں کو یہ کہتے ہوئے سنا لیکن یہ تسلسل امام سیوطی سے آخر تک ہے اور روایۃ مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے ۱۲ محمد عبدالہادی غفرلہ

ف۲ یہ حدیث اسی سند سے مجھے پہنچی ہے جو اس کے آگے مذکور ہے یعنی جو سیوطی تک پہنچتی ہے ۱۲

اشهد بالله لسمعت جعفر بن علی المالکی یقول اشهد بالله لسمعت
الحافظ ابا طاهر السلفی یقول اشهد بالله لسمعت ابا علی الحسن
ابن احمد الحداد یقول[16] اشهد بالله لسمعت ابا سعد اسمعیل بن علی
السمان یقول[17] اشهد بالله لسمعت ابا عبد الله جعفر المیدانی
یقول[18] اشهد بالله لسمعت الحسن بن سیرین یقول[19] اشهد بالله لسمعت
احمد بن عاصم یقول[20] اشهد بالله لسمعت محمد بن المصفی الحمصی
یقول[21] اشهد بالله لسمعت الاصبغ بن سلام یقول[22] اشهد بالله
لسمعت عفیر بن معدان یقول[23] اشهد بالله لسمعت سلیم بن عامر
یقول[24] اشهد بالله لسمعت ابا امامة رضی الله عنه یقول ان[51] هذه

الاٰیة نزلت فی القدریة ان المجرمین[52] فی ضلال وسعر

قال العلائی غریب من هذا الوجه وفی اسناده لین ولیس بالواهی
قلت اخرجه ابن عدی فی الکامل وقال عفیر لیس بشیء وقد ورد

---

[51] ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تحقیق یہ آیت (ان المجرمین الخ) فرقہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی ۱۲
[52] ترجمہ بیشک مجرم گمراہی میں ہیں (دنیا میں) اور عذاب نار میں ہیں (آخرت میں)، تفسیر شیر منی میں ہے کہ بعض مفسرین کا قول ہے کہ آیت مذکورہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہ وہی مجرم ہیں جنکا نام اللہ تعالیٰ نے آیۃ ان المجرمین میں لیا ہے ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

من اوجه اخرى قوية اه وفي السراج المنير للشربيني وقال بعض المفسرين
ان هذه الآية نزلت في القدرية وهم المجرمون الذين سماهم الله
تعالى في قوله ان المجرمين الخ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	**الحديث[۵] الثامن والعشرون[۲۸] المسلسل بقول كل راو سمعت فلانا يقول**	علیہ وسلم تک اکیس (۲۱) واسطے ہیں۔

ع ۲۸

وبالسند الى الحافظ السيوطي[۸] قال في الجياد سمعت[۹] ام الفضل بنت محمد
المقدسي تقول سمعت[۱۰] ابا العباس احمد بن الحسن السويداوي
وابا المعالي الازهري يقولان سمعنا[۱۱] ام الخير تقول سمعت[۱۲] ابا
الطاهر ابن عزون وابا العباس الدمشقي يقولان سمعنا[۱۳] ابا القاسم
البوصيري يقول سمعت[۱۴] ابا عبد الله النحوي يقول سمعت[۱۵] ابا عبد الله
القاضي يقول سمعت[۱۶] عبد الرحمن بن عمر الصفار يقول سمعت[۱۷] ابن
الاعرابي يقول سمعت[۱۸] ابا رفاعة هو عبد الله بن محمد العدوي
يقول سمعت[۱۹] ابن عائشة يقول سمعت[۲۰] علقمة بن وقاص يقول

---

۵ اس حدیث میں ایسا سلسلہ ہے کہ ہر راوی لفظ سمعت کے ساتھ روایت کرتا ہے یعنی میں نے اس حدیث کو فلاں سے سنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم
یقول - انما الاعمال بالنیات - الحدیث -

۲۹ع

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

الحدیث التاسع والعشرون المسلسل بالسلام من نبینا محمد سید الانام علی امته الی یوم القیام علیه افضل الصلوٰة والسلام

اخبرنی الشیخ اسعد الدهان عن الشیخ حسین الجسر عن علاء الدین
عابدین عن والده محمد امین عابدین شارح الدر المختار عن الشیخ
احمد بن عبید العطار عن العلامة العجلونی قال فی ثبته اجازنی
به شیخنا یونس المصری الکفراوی عن الشیخ سلطان المزاحی عن
ابراهیم اللاقانی عن جماعة من اجلهم ابو النجا سالم السنهوری
عن جماعة من اجلهم النجم محمد بن احمد الغیطی قال فی مسلسلاته
اخبرنی شیخ الاسلام زکریا الانصاری انا ابو الفضل المرجانی اجازة

ف۱ یعنے سوا اسکے نہیں کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔ یعنے عمل کا ثواب نہیں ملتا یا عمل اللہ تعالیٰ کے پاس درجۂ اعتبار نہیں پاتا یا مقبول نہیں ہوتا مگر نیک نیت کے ساتھ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

ف۲ یہ بہت عظیم الشان حدیث ہے۔ اس میں یہ سلسلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جو قیامت تک آنے والی ہے بکمال شفقت سلام فرمایا اور ہر راوی نے اسکو اپنے شاگرد تک پہنچایا جسکا سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

انبانا[١٤] انبانا[١٥] ابو هريرة عبد الرحمن ابن الحافظ ابی عبد الله الذهبی انبانا
ابی انبانا[١٦] احمد بن اسحاق انبانا[١٧] عبد السلام بن سهل انبانا[١٨] احمد بن
عمر بن البیع انبانا[١٩] حمید بن میمون انبانا[٢٠] ابو بکر احمد بن عبد الرحمن
الشیرازی انبانا[٢١] ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب حدثنا[٢٢] محمد بن
الحسن بن الصباح حدثنا[٢٣] سهل بن عبد الله التستری عن[٢٤] محمد بن
سوار عن[٢٥] الاشعث بن طلیق عن[٢٦] الحسن العرنی عن[٢٧] مرة الهمدانی
عن[٢٨] عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه

قال جمعنا[١] رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیت میمونة
رضی الله تعالی عنها ونحن ثلاثون رجلا فودعنا وسلم
علینا ودعا لنا ووعظنا وقال اقرؤا علی من لقیتم
من امتی بعدی السلام الاول فالاول الی یوم القیمة

[١] حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو (اپنے مرض موت میں) بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں جمع فرمایا اور ہم تیس آدمی تھے پس آپ نے ہمکو وداع فرمایا اور سلام کیا اور ہمارے لئے دعا اور نصیحت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرے امتیوں میں سے جو کوئی تم سے ملے لعل عدا لے اول والوں کو (بعد والے بعد والوں کو) اسیطرح قیامت تک میرا سلام پہنچاؤ۔ سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسقدر شفقت امت پر تھی کہ قیامت تک کوئی مسلمان اس سے محروم نہیں رہ سکتا ما شاء اللہ کیسی شاندار حدیث ہے کہاں ہم اور کہاں زمانۂ رسول اتنی صدیوں کے بعد آپکا شفقتانہ سلام ہمکو پہنچ رہا ہے الحمد للہ اٹھائیس واسطوں سے مجھکو یہ سلام پہنچا ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

قال العيني حديث حسن باعتبار تعدد طرقه وثقة رجاله سوى الحسن العرني لكنه توبع عن مرة من غير وجه والاسانيد عن مرة متقاربة كما قاله البزار انتهى۔

٣٠ — الحديث الثلثون[۱] المسلسل برواية نبينا محمد سيد الانام عن سيدنا ابراهيم خليل الرحمن عليهما الصلوة والسلام باقرائه لهذه الامة السلام واخباره بغراس دار السلام ففيه فضيلة عظيمة باتصال سندنا بالخليل ونبينا محمد السيد الجليل وقد من الله تعالى به على هذا العبد الذليل فجعل لى سندا متصلا بخليله ابراهيم عليه الصلوة والتسليم

اخبرني[۱] العلامة الشيخ عبد الله القدومي النابلسي اخبرني[۲] الشيخ

[۱] یہ تیسویں حدیث نہایت عظیم الشان ہے اس میں وہ مبارک سلسلہ ہے کہ شب معراج میں جب ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ملاقات ہوئی تو آپ نے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا کر یہ پیام سناؤ کہ زمین جنت میں درخت لگائیں (اسکی تشریح آگے آتی ہے) سبحان اللہ یہ کیسی پیاری اور کتنی فضیلت والی حدیث ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا سلام پھر معراج شریف میں کہا ہوا سلام ہمارے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ سے آپکی امت کو پہنچ رہا ہے۔ اور اللہ پاک کا لاکھوں شکر ہے کہ ایسا مبارک سلام سند متصل صحیح کے ساتھ مجھ مسکین تک پہنچا ہے۔ اس سلسلہ میں مجھ سے رسول کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات تک[۲] اکتالیس واسطے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

عبد الرحمن الكزبري عن[3] ابيه محمد الكزبري الدمشقي عن[4] احمد بن عبيد
العطار الدمشقي عن[5] العلامة العجلوني محدث الشام عن[6] محمد بن علي
المكاملي الشافعي عن[7] عبد الله البطنيني عن[8] المحقق الشمس محمد الميداني
عن[9] احمد الطيبي الكبير عن[10] السيد كمال الدين الحسيني عن[11] جمال الدين
ابن جماعة عن[12] البرهان الشامي عن[13] ابن العطار عن[14] الامام
محي الدين النووي قال في تهذيبه اخبرنا[15] ابو محمد عبد الرحمن
ابن ابي عمر محمد بن احمد بن قدامة المقدسي انبانا[16] ابو حفص ابن طبرزد
انبانا[17] ابو الفتح الكرخي انبانا[18] القاضي ابو عامر انبانا[19] ابو محمد الجراحي انبانا[20]
ابو العباس المحبوبي انا[21] ابو عيسى الترمذي انا[22] عبد الله بن ابي زياد
انبانا[23] سيار انبانا[24] عبد الواحد بن زياد عن[25] عبد الرحمن بن اسحاق
عن[26] القاسم بن عبد الرحمن عن[27] ابيه عن[28] ابن مسعود رضي الله تعالى

سله حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام سے (آسمان ہفتم میں) میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنی امت کو میری طرف سے سلام فرمائے اور انہیں اس بات کی خبر دیجئے کہ جنت کی زمین پاک اور عمدہ (مشک و زعفران کی) اور اسکا پانی نہایۃ شیریں (اور لذیذ) ہے۔ اور وہ زمین ہموار اور درختوں سے خالی ہے اور تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کا پڑھنا اس میں درخت بٹھانا ہے یعنی جو مسلمان جتنے مرتبہ یہ کلمات پڑھیگا اتنے ہی درخت اسکے لئے جنت کی اس زمین میں بٹھائے جائینگے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ جنت کی تمام زمین خالی پڑی ہے اور ہم سے اعمال صالحہ صادر ہونیکے بعد اس میں درخت وغیرہ لگینگے۔ اسلئے کہ وہ تو اپنی تمام نعمتوں اور درختوں اور حور وقصور کیساتھ اب بھی تیار اور موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جنات تجری من تحتها الانهار۔ بلکہ مطلب اسکا یہ ہے کہ جنت میں موجودہ باغات کے علاوہ کچھ خالی زمین بھی ہے تاکہ مومنین اپنی حسب خواہش تسبیح و تحمید وغیرہ پڑھنے سے اس میں درخت بٹھائیں اور وہاں جانے کے بعد انکے پھل پائیں۔ اللہ پاک سب مسلمانوں کو نصیب فرمائے آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفراللہ لہٗ

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیت ابراھیم لیلۃ اسری
بی فقال یا محمد اقرأ امتک منی السلام واخبرھم ان الجنۃ
طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانھا قیعان وان غراسھا سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ قال الترمذی
حدیث حسن انتھی تلت٭ روی ابن ماجہ والحاکم والطبرانی عن ابی ھریرۃ ؓ

٣١ اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اٹھائیس واسطے ہیں۔

الحدیث الحادی والثلثون المسلسل بالاذان فی اذن الحزین لدفع الحزن[٣١]

وبالسند السابق الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا[١١]
شیخنا الامام المحدث جمال الدین یوسف بن محمد بن مسعود السرمری
رحمہ اللہ مشافھۃ اخبرنا[١٢] شیخنا الامام ابو الثناء محمود بن محمد بن
محمود المقری اخبرنا[١٣] شیخنا ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن
ابی الجیش انا[١٤] ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی

ف[١٥] اکتیسویں حدیث اس میں رنجیدہ وغمزدہ کا رنج وغم دفع ہونے کے لئے اس کے کان میں اذان دینے کا سلسلہ مذکور ہے۔ اس کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو غمگین دیکھکر فرمایا کہ اے علی اپنے گھر والوں سے کسی کو کہو تمہارے کان میں اذان کہے اس لئے کہ وہ غم کی دوا ہے پس حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو میرا غم زائل ہو گیا پس حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اس عمل کا تجربہ کیا پس اسکو صحیح پایا اسی طرح اس کے اکثر راوی کہتے ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

أنا والدی أنا محمد بن ناصر الحافظ أنا أبو بکر محمد بن احمد بن
علی بن خلف أنا أبو عبد الرحمن السلمی أنا عبد الله بن موسی السلمی
أنا الفضل بن عباس الکوفی حدثنا الحسن بن هارون الضبی ثنا
عمر بن حفص بن غیاث عن ابیه عن جعفر بن محمد عن ابیه عن علی
ابن الحسین عن ابیه عن علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنهم
قال رأنی النبی صلی الله علیه وسلم حزینا فقال یا ابن ابی طالب
اراک حزینا قلت هو کذالک قال فمر بعض اهلک یؤذن
فی اذنک فانه دواء للهم قال ففعلت فزال عنی ـ
قال الحسین رضی الله تعالی عنه جربته فوجدته کذالک قال
علی بن الحسین جربته فوجدته کذالک قال محمد بن علی جربته
فوجدته کذالک قال جعفر بن محمد جربته فوجدته کذالک
قال حفص بن غیاث جربته فوجدته کذلک قال عمر بن حفص جربته
فوجدته کذالک قال الحسن بن هارون جربته فوجدته
کذالک قال الفضل جربته فوجدته کذلک قال عبد الله بن موسی
جربته الخ قال ابو عبد الرحمن جربته الخ قال ابو بکر جربته الخ قال

عبد الرحمن بن الجوزی لم اسمع ابن ناصر یقول فیہ شیئا بلی جربتہ انا
فوجدتہ کذلک قال قال ابو محمد یوسف جربتہ فوجدتہ کذلک قال
عبد الصمد جربتہ الخ قال ابو الربیع جربتہ الخ قلت ولم اسمع شیخنا
ای الجزری ١٢
السرمری یقول فیہ شیئا ولکن جربتہ الخ ہذا حدیث حسن التسلسل
لم ار فی رجالہ من تکلم فیہ بقدح واللہ تعالی اعلم

٣٢

اس سلسلہ میں جزری رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثانی والثلثون المسلسل بالقنوت فی صلوۃ الصبح	علیہ وسلم تک چھبیس واسطے ہیں

وبالسند الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب رأیت شیخنا
الامام العالم الزاہد المقرئ المحدث ابا محمد محمد بن محمد بن
محمد بن محمد النسائی وکان یقنت فی صلوۃ الصبح ثم رأیت الامام
شیخنا المحدث سعید الدین محمد بن مسعود الکازرونی وکان یقنت
فی صلوۃ الصبح ثم اخبرنا شیخنا ظہیر الدین اسمعیل بن المظفر بن
محمد ورأیتہ یقنت فی صلوۃ الصبح ثم اخبرنا ابو بکر عبد اللہ بن

سلہ یہ بتیسویں حدیث ہے اور اسکا ہر راوی امام جزری سے حضرت علی تک یہی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو دیکھا کہ وہ نماز صبح میں قنوت پڑھتے تھے۔
نزد احناف وتر کے سوا اور نماز و ں میں قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں البتہ نوازل میں ثابت ہے اسکی تحقیق آگے آتی ہے ١٢
محمد عبد الہادی غفرلہ

محمد بن شابور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا[15] ابو المبارك
عبد العزيز بن محمد بن منصور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا[16]
ابو مسعود سليمان بن ابراهيم بن محمد بن سليمان ورأيته يقنت الخ
اخبرنا[17] ابو صالح احمد بن عبد الملك النيسابوري ورأيته يقنت الخ حدثنا[18]
ابو الحارث محمد بن عبد الرحيم بن الحسن بن سليمان ورأيته يقنت الخ
حدثنا[19] ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن حمويه ورأيته يقنت الخ
ثم سمعت[20] السيد ابا جعفر محمد عبد الله بن علي بن عبد الله بن الحسن
ابن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه ورأيته يقنت الخ[21] يقول
صليت خلف ابي عمران ورأيته يقنت في الركعة الثانية من صلوة الصبح
وحدثني[22] ان اباه كان يفعل ذلك قال[23] حدثني ابي وقد رأى اباه عليا
يفعل ذلك ثم حدثني[24] ابي عبد الله بن الحسن ان اباه كان يفعل ذلك
ثم حدثني[25] ابي الحسن بن علي وكان يذكر عن[26] ابيه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يدع القنوت في الركعة
الثانية من صلوة الصبح حتى توفي صلى الله عليه وسلم
هذا حديث غريب بهذا السياق وهذا

الاسناد وله شاهد من حديث انس بن مالك ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم لم يزل يقنت في الصبح حتى فارق الدنيا
رواه الحاكم في الاربعين الكبرى له وقال حديث صحيح انتهى قال
الجامع المسكين هذا الحديث وغيره من الاحاديث
الواردة في قنوته صلى الله عليه وسلم في الفجر وغيره كلها محمولة على
قنوت النوازل قال العلامة القاري في شرح مسند الامام
الاعظم واما ما رواه الدارقطني وغيره عن انس رضى الله
تعالى عنه ما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقنت في الصبح
حتى فارق الدنيا فمعارض بان شبابة روى عن قيس بن ربيع
عن عاصم بن سليمان قال قلنا لانس بن مالك ان قوما يزعمون ان

سے ۱ امام جزری رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کی روایت کے بعد فرماتے ہیں کہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس حدیث کا شاہد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح میں قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپنے وفات پائی اس حدیث کو حاکم نے اپنی کتاب اربعین کبریٰ میں روایت کی ہے اھ بندہ مسکین کہتا ہے کہ یہ حدیث اور اسکے سوا اور جتنی احادیث نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے متعلق وارد ہیں وہ سب کی سب قنوت نوازل پر محمول ہیں علامہ علی قاری نے شرح مسند امام اعظم میں فرمایا ہے کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ جسکو دارقطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ انس رضی اللہ عنہ کی دوسری ایک حدیث کی معارض ہے جسکو شبابہ نے قیس سے انہوں نے عاصم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک جماعت اسبات کا زعم کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے میں حضرت انس نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف ایک ماہ قنوت پڑھی

بقیہ بر صفحہ (٦٢٠)

النبی لم یزل یقنت فی الفجر فقال کذبوا انما قنت رسول الله صلی الله علیه وسلم شهرا واحدا یدعو علی احیاء من احیاء المشرکین وروی الطبرانی عن غالب بن فرقد الطحان قال کنت عند انس شهرین فلم یقنت فی صلوٰة الغدوة اھ وقال شیخ مشائخنا العلامة عابد السندی فی شرحه لمسند الامام الاعظم واما ما فی البخاری عن ابی هریرة رضی الله تعالے عنه انه کان یقنت فی الرکعة الاخرة من صلوٰة الصبح بعد ما یقول سمع الله الخ فیدعو للمؤمنین ویلعن الکفار فمحمول علی قنوت النوازل کما اختاره بعض اهل الحدیث انه علیه السلام لم یزل یقنت فی النوازل وهو وجه ظاهر للجمع بین الروایات ویدل علیه ما اخبره ابن حبان بسند

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦١٩) جس میں قبائل مشرکین پر بد دعا فرماتے تھے۔ اور طبرانی نے غالب بن فرقد طحان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو ماہ رہا لیکن انہوں نے صبح میں کبھی قنوت نہیں پڑھی۔ اور علامہ عابد سندی شرح مسند امام اعظم میں لکھتے ہیں کہ صحیح بخاری میں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صبح کی دوسری رکعت میں سمع اللہ کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور اس میں مومنین کے لئے دعا اور کفار پر لعنت فرماتے تھے وہ قنوت نوازل پر محمول ہے جیسا کہ بعض محدثین نے اختیار کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوازل میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے اور روایات میں تطبیق دینے کے لئے یہ وجہ ظاہر ہے۔ اور ابن حبان کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے جسکو انہوں نے سند صحیح کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح میں قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے حق میں دعا یا بد دعا کرتے تو پڑھتے تھے انتہی مختصراً پس حاصل یہ ہے کہ ہمارے پاس نماز صبح میں دائماً قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ سوا وتر کے مگر نازلہ کے وقت نماز فجر میں

بقیہ حاشیہ صفحہ (٦٢١) پر

صحیح عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقنت فی صلوٰۃ الصبح الا ان یدعو لقوم او علی قوم انتھی مختصرا فالحاصل ان القنوت لم یثبت عندنا دائما فی صلوٰۃ الصبح الا فی الوتر الا فی النوازل فانہ یشرع القنوت فی الفجر و غیرہ کما یثبت من الروایات الصحیحۃ وقد اوردتہا و بحثت علی ھذہ المسئلۃ و بسطتہا فی الدرر الساطعۃ فی المسائل النافعۃ و فی رسالۃ القنوت فی النوازل

ثبت

۲۳

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الثالث و الثلثون المسلسل بقرأۃ اٰیۃ الکرسی عند النوم	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۹) واسطے ہیں۔

اخبرنی العلامۃ الشیخ عبد الباری اخبرنی مولانا السید علی ظاھر الوتری انا الشیخ عبد الغنی عن الشیخ محمد عابد عن صالح الفلانی عن محمد بن سنۃ عن مولای الشریف محمد بن عبد اللہ عن النور علی الزیادی عن السید یوسف بن عبد اللہ الارمیونی عن الجلال السیوطی عن التقی بن فہد عن الامام الجزری اخبرنا الامام العالم المحدث الکبیر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۰) بیشک مشروع ہے۔ اور میں نے اس مسئلہ کو درر ساطعہ اور رسالہ قنوت فی النوازل میں خوب شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے جس کا جی چاہے وہاں دیکھے ۱۲

لہ تینتیسویں حدیث ہے اس میں سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کا سلسلہ مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ابو المظفر يوسف بن محمد السرمري الحنبلي رحمه الله تعالى مشافهة منه
لي بمنزله من المدرسة الحنبلية داخل دمشق المحروسة في الثالث
عشر من ذي الحجة سنة ست وستين وسبع مائة أنا[١٤] ابو الثناء
محمود بن محمد الدقوقي أنا[١٥] ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن ابي الجيش
البغدادي أنا[١٦] ابو محمد يوسف ابن الامام ابي الفرج عبد الرحمن
ابن علي بن الجوزي البكري أنا[١٧] والدي أنا[١٨] محمد بن ناصر الحافظ أنا[١٩]
محمد بن علي بن ميمون أنا[٢٠] محمد بن علي العلوي حدثنا[٢١] محمد بن عبد الله
ابن المطلب ثنا[٢٢] عبد الله بن ابي سفيان القرشي ثنا[٢٣] ابراهيم بن
عمر السكسكي ثنا[٢٤] محمد بن شعيب بن شابور حدثني[٢٥] عثمان بن ابي العاتكة
الهلالي عن[٢٦] علي بن يزيد انه اخبره[٢٧] ان ابا عبد الرحمن القاسم بن عبد الرحمن
اخبره عن[٢٨] ابي امامة[ف١] الباهلي انه سمع[٢٩] علي بن ابي طالب رضي الله عنه
يقول ما ارى رجلا ادرك عقله الاسلام او ولد في الاسلام يبيت

ف١ ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر مسلمان عاقل کو یا فرمایا کہ جو شخص اسلام میں پیدا ہوا اسکو شب میں آیۃ الکرسی پڑھے بغیر سونا مناسب نہیں سمجھتا ہوں پھر فرمایا کہ اگر تم جان لیتے کہ وہ آیت کیا چیز ہے یا فرمایا کہ اسکے پڑھنے میں کیا فائدہ ہے تو کسی حال میں اسکا پڑھنا ترک نہ کرتے تحقیق مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مجھے آیۃ الکرسی عرش کے نیچے کے خزانہ سے ملی ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کے بعد میں نے کبھی اسکا پڑھنا ترک نہیں کیا [illegible]

بقیہ بر صفحہ (٦٢٣)

ليلة حتى يقرأ هذه الآية الله لا اله الا هو الحي القيوم الى اخرها
ثم قال لو تعلمون ما هي او قال ما فيها لما تركتموها على حال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اخبرني قال "اعطيت آية الكرسي من كنز
تحت العرش ولم يؤتها نبي كان قبلي" قال علي فما بت
ليلة قط منذ سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اقرأها ولا تركتها
منذ سمعت هذا الخبر من نبيكم صلى الله عليه وسلم قال ابو امامة ما تركت قرأتها منذ سمعت
هذا من علي رضي الله عنه قال القاسم وانا ما تركت قرأتها كل ليلة منذ
حدثني ابو امامة بفضلها حتى الآن قال علي بن يزيد واخبرك
اني ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ حدثني القاسم بفضلها قال
ابن ابي العاتكة وانا فما تركت قراءتها في كل ليلة منذ بلغني فضل
قرأتها قال ابن شابور وانا ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ بلغني
فضل قرأتها قال ابراهيم وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا
الحديث ثم عبد الله بن ابي سفيان وانا فما تركت قرأتها منذ كتبت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۲) تک اسکو نہ پڑھ لیا ہرگز نہ سویا۔ ابوامامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی جب سے حضرت علی سے یہ سنا اسکا پڑھنا نہ چھوڑا۔ اسی طرح اسکا ہر راوی کہتا ہے حتی کہ میرے شیخ مولانا عبد الباری تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ۔

هذا الحديث في فضل قرأتها قال ابن المطلب وانا بحمد الله فما تركت
قرأتها منذ كتبت هذا الحديث قال العلوى وما تركت قرأتها في
كل ليلة قبل المنام وفي دبر كل صلوة مفروضة منذ بلغني فضل قرأتها
ثم ابن ميمون وما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث واقرأها بعد
كل صلوة ثم ابن ناصر ما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث ثم عبد الرحمن
بن الجوزي وانا فما تركت قرأتها عقيب الصلوات منذ بلغني هذا
الحديث ثم ابو محمد و لدك وانا ما تركت قرأتها منذ بلغني هذا
الحديث ثم عبد الصمد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
ثم ابو الثناء وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث ثم الامام
السهروى وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال الجزرى
وانا فما تركت قرأتها كل ليلة منذ بلغني هذا الحديث ولا تركت
قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني حديث فضلها قال
ابن فهد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال السيوطى
وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال السيد الازميرى
وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال على الزيادى و

انا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال مولانا الشريف وانا ما تركت
قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال محمد بن سنة وانا فما تركت قرأتها
منذ بلغني هذا الحديث قال الفلاني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني
هذا الحديث قال محمد عابد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الشيخ عبد الغني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الوتري واما انا فما تركت قرأتها غالبا عقيب المكتوبات وعند ارادة
النوم منذ بلغني هذا الحديث قال مولانا الشيخ عبد الباري واني
بحمد الله كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني هذا الحديث ولا تركت
قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني هذا الحديث وما تركت
بعده قلت واني بحمد الله تعالى كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني
هذا الحديث ولا تركت قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني
هذا الحديث وما تركت بعده قال الجزري في اسنى المطالب
(حديث) صالح الاسناد رواه ابن ابي شيبة في مصنفه باسناد
حسن ولفظه ما ارى احدا يعقل دخل في الاسلام فينام حتى يقرأها
وروى نحوه ابن مردويه في تفسيره من حديث علي رضي الله عنه

ايضا من حديث المغيرة ابن شعبة وجابر وآما حديث قرائتها عقيب
الصلوات المكتوبة فاخبرنا به الحسن ابن احمد بن هلال الدقاق
مشافهة عن علي بن احمد المقدسي اخبرنا ابو المكارم اللبان في
كتابه اخبرنا ابو علي الحداد اخبرنا ابو نعيم الحافظ اخبرنا ابو الشيخ
ابن حيان حدثنا الوليد ثنا محمد بن الحسين بن يونس ثنا كثير بن يحيى
ثنا حفص بن عمر الرقاشي حدثنا عبد الله بن المحسن بن الحسن بن علي
ابن ابي طالب عن ابيه عن جده الحسن بن علي بن ابي طالب رضي الله
عنهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ آية الكرسي في
دبر الصلوة المكتوبة كان في ذمة الله الى الصلوة الاخرى
(واخبرنا) ابو علي الحسن بن حبل الصالحي فيما قرئ عليه واجازنيه اخبرنا
علي بن احمد كذلك اخبرنا محمد بن ابي زيد في كتابه اخبرنا محمود
ابن اسمعيل الصيرفي اخبرنا احمد بن محمد بن فاذشاه انا سليمان
ابن احمد الحافظ ثنا محمد بن الحسن بن كيسان ثنا الحسين بن بشر
الطرسوسي عن محمد بن حمير عن محمد بن زياد الالهاني عن ابي

سله جو شخص نماز فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں رہتا ہے ۱۲

امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ[١] آية الكرسي
دبر كل صلوة مكتوبة لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت
هذا حديث حسن صحيح الاسناد رواه الطبراني في معجمه ورواه
ابن مردويه في تفسيره من هذا الطريق ورواه النسائي في اليوم
والليلة عن الحسين بن بشر به واخرجه ابن حبان في صحيحه من طريق
محمد بن حمير وهو الحمصي من رجال البخاري عن محمد بن زياد
الالهاني الحمصي وهو ايضا من رجال البخاري وهذا اسناد على
شرط البخاري ـ والعجب من ابن الجوزي كيف ادخله في كتاب
الموضوعات انتهى ـ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ تک[٣]	الحديث[٢] الرابع والثلثون[٣٤] المسلسل بالسماع في يوم العيد	(٢٣) یا (٢٥) واسطے ہیں ـ

٣٤ـ

حدثني[١] الحافظ المحدث الشيخ شعيب المغربي بمكة المكرمة في يوم عيد الفطر

سله (دوسری حدیث میں اسطرح آیا ہے) جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے اسکو داخل جنت ہونے کیلئے موت کے سوا کوئی چیز مانع نہیں ہے ١٢ محمد عبد الباری غفر اللہ ذنوبہ

سله یہ چونتیسویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عید کے روز سنا اسیطرح یہ سلسلہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عید کے روز سنی ہے ـ الحمد للہ مجھ کو بھی اسکو متعدد اشیاخ سے عید کے روز سنا ١٢ محمد عبد الباری غفر اللہ لہ ـ

ثم سمعت العلامة سليم البشري كذلك ح ثم سمعت احمد منلا كذلك عن
الامير الصغير عن والده عن علي العدوي عن محمد عقيلة عن حسن
العجيمي عن البابلي ح وحدثني العلامة المحدث الحبيب حسين في يوم
عيد الفطر ح واجازني به العلامة ابو الفيض الصديقي في يوم
عيد الاضحى قالا سمعناه من العلامة محمد بن الفاسي في يوم عيد
عن محمد بن علي الحبشي المصري عن محمد السلولي العثماني عن محمد
صالح البخاري عن رفيع الدين في يوم عيد عن محمد بن عبد الله في
يوم عيد عن البصري مثله عن البابلي عن سالم السنهوري عن الشمس
محمد العلقمي عن الجلال السيوطي انا به ابو عبد الله بن مقبل الحلبي عن
محمد بن احمد المقدسي عن ابي الحسن بن البخاري عن ابي حفص
ابن طبرزد ثنا ابو المواهب ابن ملوك سماعا في يوم عيد انا القاضي
ابو الطيب الطبري في يوم عيد انا ابو احمد ابن الغطريف بجرجان في يوم عيد
ح وقد سمعته كذلك عن العلامة الفقيه محمد عبد الحي النقشبندي
في يوم عيد عن مولانا قطب الدين عن مولانا اسحاق عن مولانا
عبد العزيز عن والده ثنا شافهني ابو طاهر ان لم يكن في يوم عيد

فحلالاجازة عن احمد النخلی ان لم یکن فحلا بیوم عید فاجازة ٣

سمعت محمد البابلی بالمسجد الحرام فی یوم عید الفطر عن ابی النجا

سالم السنهوری عن محمد العلقمی عن الجلال السیوطی انا الحافظ

تقی الدین محمد الهاشمی سماعا علیه فی یوم الفطر بین الصلوة والخطبة

انا الحافظ ابو حامد محمد سماعا علیه فی یوم عید الفطر انا ابو عبد الله

محمد الانصاری سماعا علیه فی یوم عید الفطر انا الحافظ ابو عمرو عثمان

النوزدی سماعا علیه فی یوم عید الفطر انا ابو الحسن علی الجمیزی سماعا

علیه فی یوم عید فطر انا الحافظ ابو طاهر السلفی سماعا علیه فی یوم

عید انا ابو محمد عبید الله بن علی بن الابنوسی ببغداد فی یوم عید

اضحی انا القاضی ابو الطیب الطبری فی یوم عید انا ابو احمد بن الغطریف

بجرجان فی یوم عید انا ابن خزیمة فی یوم عید ثنا ابن خاهب الوراق فی یوم عید ثنا ابو عبد الله

احمد بن محمد فی یوم عید ثنا ابن جریج فی یوم عید ثنا عطاء بن رباح

فی یوم عید ثنا ابن عباس رضی الله تعالی عنهما فی یوم عید قال شهدت

مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم عید فطر او اضحی فلما فرغ

ـــہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ

کے موقعہ نماز عید کے لئے حاضر ہوا۔ بقیہ بر صفحہ آئندہ

من الصلوٰة اقبل علینا بوجہه فقال "ایها الناس قد اصبتم خیرا فمن احب ان ینصرف فلینصرف ومن احب ان یقیم حتی یسمع الخطبة فلیقم" قال السیوطی غریب بهذا السیاق وفی اسناده مقال وقد اخرجه ابو داؤد وابن ماجه والنسائی من حدیث الفضل بن موسی الشیبانی عن ابن جریج عن عطاء نحوه ولفظ ابن ماجة[۵] "صلی بنا العید ثم قال قد قضینا الصلوٰة فمن احب ان یجلس للخطبة فلیجلس ومن احب ان یذهب فلیذهب" وللحدیث طرق اخر مسلسلة من حدیث سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالی عنه وفیها ضعف شدید قاله ابن الطیب وخرجه الحاکم من حدیث یوسف وقال انه صحیح علی شرطهما والدیلمی ایضا فی مسنده مسلسلا قاله ایضا ابن الطیب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ لوگو تم نے بھلائی کو حاصل کر لیا پس اب جو جانا چاہے جائے اور جو سماعت خطبہ کے لئے ٹھہرنا چاہے وہ ٹھہرے ۱۲

[۵] ابن ماجہ کی روایت میں اسطرح وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز عید پڑھانے کے بعد فرمایا کہ ہم نے نماز قراد اکر لی پس اب جو شخص خطبہ کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے جائے ۱۲

محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الحديث الخامس والثلثون المسلسل بالسماع في يوم عاشورا

تک چوبیس[۲۴] واسطے ہیں۔

ع ۳۵

سمعت الحافظ العلامة المحدث الشيخ شعيب المغربي في يوم عاشوراء
ثم سمعت السيد علي الببلاوي المصري في يوم عاشوراء ثم سمعت الامير
الصغير في يوم عاشوراء ثم سمعت الامير الكبير يوم عاشوراء ح
وسمعت العلامة الامام بالمسجد الحرام مفتي الاحناف وشيخ
العلماء بمكة المكرمة مولانا صالح كمال والعلامة الفهامة مولانا
المحدث ابا الخير الشيخ احمد جمال المكيين في يوم عاشوراء قالا سمعنا
السيد علي طاهر الوتري يوم عاشوراء ثم سمعت احمد منة الله المصري
يوم عاشوراء ثم سمعت الامير الكبير يوم عاشوراء ثم سمعت عن
الشيخ ابي الحسن علي السقاط يوم عاشوراء سمعت الشيخ محمد
الزرقاني يوم عاشوراء ح والببلاوي ايضا عن ابراهيم السقا
يوم عاشوراء عن الشيخ مصطفى المبلط يوم عاشوراء عن محمد

ف۱ یہ ۳۵ ویں حدیث ہے۔ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عاشوراء کے دن سنا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور بحمد اللہ میں نے بھی اسکو کئی شیخ سے بروز عاشوراء سنہ ۱۴۱۱ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

الزرقاني يوم عاشوراء سمعت [7] والدي الشيخ عبد الباقي يوم عاشوراء
سمعت الشيخ علي الاجهوري يوم عاشوراء سمعت [8] الشيخ سالم السنهوري
يوم عاشوراء سمعت [9] الامام النجم الغيطي يوم عاشوراء سمعت [10]
امين الدين محمد بن ابي الجواد بن النجار يوم عاشوراء سمعت [11]
فخر الدين محمد السيوطي يوم عاشوراء بقراءة عثمان الديمي سمعت [12]
ابا الفرج ابن الشيخة يوم عاشوراء سمعت [13] ابا الحسن علي بن اسمعيل بن قريش في يوم
عاشوراء سمعت [14] عبد العظيم المنذري يوم عاشوراء سمعت [15] عن ابي حفص عمر بن
طبرزد يوم عاشوراء سمعت [16] عن ابي بكر محمد بن عبد الباقي الانصاري يوم عاشوراء
انبانا [17] ابو محمد علي بن الحسن الجوهري يوم عاشوراء انبانا [18] ابو الحسن
علي بن محمد بن احمد بن كيسان يوم عاشوراء انبانا [19] يوسف بن يعقوب
القاضي يوم عاشوراء انبانا [20] ابو الربيع يوم عاشوراء انبانا [21] حماد بن
زيد يوم عاشوراء عن [22] غيلان بن جرير يوم عاشوراء عن [23] عبد الله
ابن معبد الزماني بالميم يوم عاشوراء عن [24] ابي قتادة قال ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال "صيام يوم عاشوراء اني احتسب
على الله عز وجل ان يكفر السنة التي قبلها" هذا حديث صحيح

سلہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روز عاشورہ کے روزے سے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال گذشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگے۔ گناہوں سے مراد

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

انفرد به مسلم وقال كل واحد من الرواة سمعته في يوم عاشوراء قلت والمراد بالذنوب الصغائر لان الكبيرة لا يكفرها الا التوبة وان لم يكن الصغائر يرجى التخفيف من الكبائر كذا قاله الامام النووي في شرح مسلم

۳۶ الحديث[۵] السادس والثلاثون المسلسل بالسادة الاشراف في غالبه وهي اربعون حديثا بسند واحد

الکبیر عن محمد بن سعد رسول اللہ صلی اللہ

ارويه عن[۱] العلامة الحبيب حسين بن السيد محمد الحبشي عن[۲] والده عن[۳] السيد طاهر بن حسين بن طاهر عن[۴] السيد عبد الرحمن ابن علوي مولى البطيحاء عن[۵] السيد عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه عن[۶] الشيخ ابراهيم الكردي انا[۷] الامام زين العابدين بن عبد القادر الطبري عن[۸] والده محي الدين عبد القادر بن محمد بن يحيى عن[۹] جده يحيى بن مكرم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) صغیرہ ہیں کیونکہ گناہ کبیرہ سوا توبہ کے نہیں بخشے جاتے اور اگر صغیرہ گناہ نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں کے عذاب میں تخفیف ہونیکی امید ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں ایسا ہی لکھا ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

[۵] یہ ۳۶ ویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے اکثر راوی سادات ہیں یعنی ایک سید دوسرے سید سے راوی ہے اور یہ ایک ہی سند سے چالیس حدیثیں مروی ہیں ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ ذنوبہ

ابن محمد محب الدين الاخير بن محمد رضى الدين الاخير بن محمد محب الدين
الاوسط بن شهاب الدين احمد بن رضى الدين الكبير عن ١٠ جده المحب
الاخير عن ١١ عم ابيه الامام ابي اليمن محمد عن ١٢ ابيه الشهاب احمد عن ١٣
ابيه الامام رضى الدين ابراهيم بن محمد بن ابراهيم بن ابي بكر بن محمد بن
ابراهيم بن ابي بكر بن علي بن فارس الحسني الطبري المكي قال ١٤ انا به الثقة الصدوق
ابو القاسم عبد الرحمن بن ابي حرمي المكي في الحرم الشريف قال ١٥ انا به السيد شرف
بقية السادة ببلخ فخر الدين ابو جعفر احمد بن محمد بن جعفر الحسيني قال ١٦ انا بها
الامام الاوحد سراج الدين محمد بن علي بن ياسر الانصاري قال ١٧ حدثنا
بها السيد الاطهر بقية السادة ببلخ شرف الدين ابو محمد الحسن بن
علي بن الحسن بن عبيد الله بن علي بن الحسن بن الحسين بن جعفر الحجة بن
عبد الله بن الحسين الاصغر بن علي زين العابدين بن الحسين السبط
ابن علي كرم الله وجهه ورضي عنهم قال حدثنا ١٨ والدي علي يعني ابن ابي
طالب سنة ٢٦٢ حدثني ١٩ والدي ابو طالب الحسن النقيب سنة ٢٢٤ حدثني ٢٠
والدي عبيد الله ثني ٢١ والدي محمد ثني ٢٢ والدي عبيد الله ثني ٢٣
والدي علي ثني ٢٤ والدي الحسن ثني ٢٥ والدي الحسين وهو اول من دخل

بلخ ق ثنی [٢٦] والدی جعفر الملقب بالحجة ثنی [٢٧] والدی عبد اللہ ھو الاعرج
ثنی [٢٨] والدی الحسین الاصغر ثنی [٢٩] والدی علی زین العابدین قال ثنی [٣٠]
والدی الشہید احد الریحانتین الحسین ؑ حدثنی [٣١] والدی امیر المؤمنین
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ؑ ق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

"لیس [٥١] الخبر کالمعائنة" وبهذا الاسناد قال "الحرب [٥٢]
خدعة" وبہ الیہ ؑ ق "المسلم [٥٣] مرأة المسلم" وبہ الیہ ؑ ق "المستشار [٥٤]
مؤتمن" وبہ الیہ ؑ ق "الدال [٥٥] علی الخیر کفاعلہ" وبہ الیہ
قال "استعینوا [٥٦] علی الحوائج بالکتمان" وبہ الیہ قال
"اتقوا [٥٧] النار ولو بشق تمرة" وبہ الیہ ؑ ق "الدنیا [٥٨] سجن
المؤمن وجنة الکافر" وبہ الیہ ؑ ق "الحیاء [٥٩] خیر کلہ"

سلہ ٥١ سنی ہوی بات دیکھی ہوی کی جیسی نہیں ہوسکتی یعنے دیکھی ہوی چیز پر جسقدر یقین ہوتا ہے اسقدر یقین سنی ہوی بات پر نہیں ہوتا مثل مشہور ہے ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ • مگر بعض خبریں اس سے مستثنیٰ ہیں ۱۲ سلہ ٥٢ جنگ کر ہے ۱۲ سلہ ٥٣ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے یعنے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ دوسرے مسلمان کا کوئی عیب نظر آئے تو دوسروں کے روبرو اسکو ظاہر نکرے بلکہ صرف اسی شخص پر ظاہر کرے کہ جس میں وہ عیب نظر آیا ہے یہی صفت آئینہ کی ہے کہ جسکے چہرہ میں کوئی عیب ظاہر ہوتا ہے وہ عیب فقط اسی پر ظاہر کرتا ہے ہر مسلمان اس صفت کو اختیار کرنا چاہئے۔ سبحان اللہ کیا عمدہ مثال اور خوب نصیحت ہے حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو اسپر عمل نصیب فرمائے ۱۲ سلہ ٥٤ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے یعنے کوئی شخص جب کسی سے مشورہ لینا چاہے تو اس سے اپنی مخفی باتیں اور دلی بھید ظاہر کرتا ہے پس مستشار کو چاہئے کہ اسکی باتوں کو بطور امانت محفوظ رکھے یعنے کسی دوسرے پر ظاہر نکرے ۱۲ سلہ ٥٥ نیک کام کیجانب رہنمائی کرنیوالا اسکے کرنیوالے کے مانند ہے یعنے اس رہنمائی کرنے والیکو بھی اس نیک عمل کا ثواب ملیگا ۱۲ سلہ ٥٦ اپنی حاجتوں کے بر آنے کے لئے پوشیدگی سے مدد لو ۱۲ سلہ ٥٧ جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑہ سے سہی یعنے زیادہ خیرات نکر سکو تو کوئی حقیر اور قلیل چیز مثلاً کھجور کا ٹکڑا ہی سہی راہ خدا میں دیکر اپنے کو عذاب جہنم سے بچاؤ۔ اس حدیث سے صدقہ وخیرات کی بڑی فضیلت ثابت ہوی ۱۲ سلہ ٥٨ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے ۱۲ سلہ ٥٩ حیاء سب کی سب اچھی ہے ۱۲

وبه الیه قال "عدة[10] المؤمن کاخذ الکف" وبه الیه قال "لایحل[11]
لمؤمن ان یهجر اخاه فوق ثلاثة ایام" وبه الیه قال "لیس[12]
منا من غشنا" وبه الیه قال "ما[13] قل وکفی خیر مما کثر والهی"
وبه الیه قال "الراجع[14] فی هبته کالراجع فی قیئه" وبه الیه قال
"البلاء[15] مؤکل بالمنطق" وبه الیه قال "الناس[16] کاسنان المشط"
وبه الیه قال "الغنی[17] غنی النفس" وبه الیه قال "السعید[18]
من وعظ بغیره" وبه الیه قال "ان[19] من الشعر لحکمة وان
من البیان لسحرا" وبه الیه قال "عفو[20] الملوک ابقاء للملک"
وبه الیه قال "المرء[21] مع من احب" وبه الیه قال "ما[22] هلک امرأ

۱۰ه مومن کا وعدہ گویا ہاتھ پکڑ لینا ہے ۱۲ ۱۱ه کسی مومن کو اپنے بھائی سے تین روز سے زیادہ (کینہ کے ساتھ) جدا رہنا حلال نہیں ۱۲ ۱۲ه جس نے ہمکو دھوکہ دیا وہ ہم سے نہیں ہے ۱۲ ۱۳ه لہو یعنی کھیل میں ڈالنے والی بہت چیز سے کفایت کرنیوالی تھوڑی چیز بہتر ہے ۱۲ ۱۴ه کسیکو دیدی ہوئی چیز واپس لینے والا گویا اپنی قے کی ہوئی چیز واپس نگلتا ہے ۱۲ ۱۵ه بلا باتوں کے سپرد کی گئی ہے یعنے زیادہ باتیں کرنیوالے کی زبان سے غالباً ایسی باتیں نکلجاتی ہیں جو وبال جان ہوتی ہیں لہذا زبان کی حفاظت ضرور ہے ۱۶ه لوگ گویا کنگھی کے دانت ہیں ۱۷ه توانگری دل کی توانگری ہے ۱۸ه نیک بخت وہ ہے جو غیر کی حالت سے عبرت ونصیحت اختیار کرے ۱۹ه بیشک بعض شعر حکمت اور بیشک بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں ۱۲ ۲۰ه بادشاہوں کی بخشش ملک قائم رہنے کا باعث ہے ۱۲ ۲۱ه آدمی اپنے محبوب کے ساتھ رہیگا اسکی تشریح سولہویں مسلسل حدیث کے حاشیہ میں گذر چکی ہے ۱۲ ۲۲ه اپنی قدر کو پہچاننے والا ہلاک نہیں ہوتا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

عرف قدره" وبہ الیہ قم "الولد[۲۳] للفراش وللعاهر الحجر" و
بہ الیہ قم "الید[۲۴] العلیا خیر من الید السفلی" وبہ الیہ قم "لایشکر[۲۵]
الله من لایشکر الناس" وبہ الیہ قم "حبک[۲۶] الشیئ یعمی ویصم"
وبہ الیہ قم "جبلت[۲۷] القلوب علی حب من احسن الیها وبغض
من اساء علیها" وبہ الیہ قم "التائب[۲۸] من الذنب کمن
لاذنب له" وبہ الیہ قم "الشاهد[۲۹] یری مالا یری الغائب"
وبہ الیہ قم "اذا[۳۰] جاء کم کریم قوم فاکرموه" "الیمین[۳۱] الفاجرة
تدع الدیار بلاقع" وبہ الیہ قم "من[۳۲] قتل دون ماله فهو شهید"

۲۳ھ بچہ عورت کو ملیگا اور زانی کو پتھر۔ یعنی سنگسار۔ یا یہ مطلب ہے کہ اسکو خاک پتھر ملیگا یعنی کچھ نہ ملیگا ۱۲ ۲۴ھ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ یعنی صدقہ وغیرہ دینے کے وقت دینے والے کا ہاتھ بلند اور لینے والے کا پست ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔ اس حدیث میں صدقہ دینے کی ترغیب ہے ۱۲ ۲۵ھ جو آدمیوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ پاک کا بھی شکر نہیں کرتا یا یہ معنی کہ لوگوں کا ناشکر در حقیقت اللہ تعالیٰ کا ناشکر ہے ۱۲ ۲۶ھ کسی چیز کی تیری محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے یعنی کسی شخص کو کسی چیز سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ شخص اس چیز کے عیوب کو نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے۔ بلکہ اسکے عیب اسکو ہنر دکھائی دیتے ہیں حتی کہ اگر کوئی شخص اسکے عیوب جتلائے بھی تو وہ نہیں سنتا ۱۲ ۲۷ھ لوگوں کے قلوب احسان کرنے والے کی محبت اور برائی کرنے والے کی نفرت پر مجبول ہیں یعنی انسان کی یہ فطرتی بات ہے کہ بلا ساختہ دل میں احسان کرنے والے کی محبت اور بدی کرنے والے سے بغض پیدا ہوتا ہے ۱۲ ۲۸ھ گناہ سے توبہ کرنے والا گویا گناہ کیا ہی نہیں ۱۲ ۲۹ھ حاضر شخص وہ چیز دیکھتا ہے جو غائب شخص نہیں دیکھتا ۱۲ ۳۰ھ کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس آجائے تو تم اسکا اکرام کرو ۱۲ ۳۱ھ جھوٹی قسم ملک کو ویران اور تباہ کر دیتی ہے یعنی باعث فقر ہوتی ہے اور اس سے رزق کی برکت جاتی اور ملک خیر سے خالی ہو جاتا اور جمعیت و اتفاق میں خلل پڑ جاتا ہے ۱۲ ۳۲ھ جو شخص اپنے مال کے پاس یعنی اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا گیا وہ شہید ہے

وبہ الیہ قم "الاعمال بالنية[ف۳۳]" وبہ الیہ قم "سيد القوم خادمهم[ف۳۴]"
وبہ الیہ قم "خير الامور اوسطها[ف۳۵]" وبہ الیہ قم "اللهم بارك لامتي[ف۳۶]
في بكورها يوم الخميس" وبہ الیہ قم "كاد الفقر ان يكون كفرا[ف۳۷]"
وبہ الیہ قم "السفر قطعة من العذاب[ف۳۸]" وبہ الیہ قم "المجالس[ف۳۹]
بالامانة" وبہ الیہ قم "خير الزاد التقوى[ف۴۰]" فهذه اربعون
حديثا بسند واحد وغالب متونها من الاحاديث الشهيرة التي
هي من جوامع كلم خير البرية واسناده ظاهر عليه لوائح الصدق
والقبول والله تعالى اعلم۔

ف۳۳ اعمال نیت کے ساتھ ہیں۔ یعنے عملوں کا دارمدار نیت پر ہے۔ نیت اچھی ہے تو عمل اچھا ہے ورنہ برا ۱۲ ف۳۴ قوم کا سردار انکا خادم ہے ۱۲ ف۳۵ درمیانی کام اچھے ہیں۔ یعنے افراط و تفریط سے جو کام بچے ہوئے ہوں وہ بہتر ہیں۔ سبحان اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک بہترین میزان ہمکو دیدی کہ جس سے بہت امور اختلافیہ نہایت آسانی کے ساتھ انفصال پا سکتے ہیں۔ قول باری عز اسمہ (وابتغ بين ذلك سبيلا) اسی کی تائید کرتا ہے ۱۲ ف۳۶ اے میرے اللہ میری امت کو انکے صبح کے اوقات میں پنجشنبہ کے دن برکت عطا فرما ۱۲ ف۳۷ قریب ہے کہ تنگدستی کفر ہو جائے ۱۲ ف۳۸ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے ۱۲ ف۳۹ مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں ۱۲ ف۴۰ بہترین توشہ سوال سے بچنا ہے۔ یعنے سفر میں زاد راہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بہتر زاد راہ یہ ہے کہ لوگوں سے سوال نہ کرے۔ بعض حضرات جو لوگوں سے مانگ کر حج وغیرہ کا سفر کرتے ہیں اس حدیث شریف سے اسکی قباحت ثابت ہوتی ہے۔ یہ چالیس صحیح حدیثیں ایک ہی سند سے جو مروی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع کلم سے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

كتبه محمد فياض خان غفر الله له

٣٧

اس حدیث کے سلسلے میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ۳۳ واسطے ہیں۔

الحدیث[1] السابع[2] والثلثون المسلسل بالسادة الحنفية رحمهم الله تعالى الى الامام الهمام نعمان بن ثابت رضی الله عنه

فاقول ارويه عن[1] العلامة الشيخ اسعد الدهان الحنفي عن[2] الحسين الجسر الطرابلسي الحنفي عن[3] علاء الدين عابدين الحنفي عن[4] ابيه محمد امين عابدين الحنفي صاحب رد المحتار وارويه ايضا عن[1] ابي الفيض عبد الستار الحنفي عن[2] الشيخ ادريس الحنفي عن[3] محمد امين ابن عابدين صاحب رد المحتار عن[4] ابي الفضل محمد شاكر الحنفي عن[5] فقيه الشام المنلا على التركماني الحنفي عن[6] الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفي عن[7] المفتي علاء الدين الحصكفي الحنفي عن[8] خير الدين الرملي الحنفي عن[9] محمد بن السراج الحانوتي الحنفي عن[10] احمد بن يونس الشهير بابن الشلبي[2] الحنفي عن[11] ابراهيم الكركي الحنفي صاحب الفيض عن[12] امين الدين يحيى بن محمد الاقصرائي الحنفي عن[13]

---

[1] یہ سینتیسویں ۳۷ حدیث ہے۔ مجھ سے حضرت امام اعظم حنفی رحمۃ اللہ علیہ تک اسکا ہر راوی حنفی ہے ۱۲

[2] بکسر فسکون وتقديم اللام على الباء الموحدة ۱۲ رد المحتار۔ محمد عبد الباری کان اللہ لہ

محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[14] حافظ الدین محمد بن محمد الطاهر الحنفی
عن[15] صدر الشریعة عبید الله بن مسعود الحنفی عن[16] جده تاج
الشریعة محمود الحنفی عن[17] والده صدر الشریعة احمد الحنفی عن[18]
ابیه جمال الدین عبید الله بن ابراهیم المحبوبی الحنفی عن[19] محمد
ابن ابی بکر البخاری الحنفی عن[20] شمس الائمة ابی بکر بن محمد الزرنجری
الحنفی عن[21] شمس الائمة عبد العزیز بن احمد الحلوانی[ف] الحنفی عن[22] القاضی
ابی علی الحسین النسفی الحنفی عن[23] ابی بکر محمد بن الفضل البخاری
الحنفی عن[24] عبد الله بن محمد الحارثی الحنفی عن[25] ابی حفص محمد
البخاری الحنفی عن[26] والده ابی حفص الکبیر احمد بن حفص الحنفی
عن[27] الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی عن[28] الامام الهمام
سراج الله الملک العلام امام الائمة وسلطان هذه الامة ابی
حنیفة النعمان بن ثابت رضی الله تعالی عنه امام کل حنفی عن[29]

ف الحلوانی - اتفقوا علی انه نسبة الی بیع الحلواء واما النسبة الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط هذا اللفظ ثلثة اقوال - بفتح الحاء المهملة وبالهمزة فی آخره وبفتح الحاء وآخره نون - وبضم الحاء مع النون یشیر الیه کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلوان ایضا مصدر من الحلواء انتهی مختصرا ملخصا من مقدمة عمدة الرعایة

محمد عبد الباری غفر الله له

سلیمان ۱۲ مسلم

حماد عن[٣٠] ابراهيم النخعي عن[٣١] علقمة بن مرثد عن[٣٢] عبد الله بن بريدة
عن[٣٣] ابيه قال ۔ كان[١] رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بعث جيشا
او سرية اوصى الى صاحبها بتقوى الله في نفسه خاصة واوصى
لمن معه من المسلمين خيرا ثم قال اغزوا بسم الله وفي سبيل
الله وقاتلوا من كفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا
ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا واذا لقيت عدوك من المشركين
فادعهم الى ثلث خصال فايتهن ما اجابوك فاقبل منهم
وكف عنهم ثم ادعهم الى الاسلام فان اجابوك
فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى التحول عن دارهم
الى دار المهاجرين واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فلهم
ما للمهاجرين وعليهم ما على المهاجرين فان ابوا ان

[١] حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی لشکر کو بغرض جہاد ہمراہ لیجاتے یا کسی صحابی کے ساتھ روانہ فرماتے تو افسر لشکر کو خاص طور پر تقوی کی اور باقی لشکریوں کو بھلائی کی وصیت فرماتے۔ پھر ارشاد فرماتے کہ جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اسکی راہ میں۔ اور قتال کرو تم کفار سے جنگ کرو اور چوری نکرو (یا خیانت نکرو) اور بیوفائی مت کرو اور مثلہ مت کرو اور کم سن بچوں کو قتل مت کرو۔ اور جب مشرکین میں سے تیرا کوئی دشمن تجھکو ملجائے تو انکو تین باتوں سے ایک بات کی دعوت دے اگر انمیں سے کسی ایک بات کو مان لیں تو تو ان سے اپنا ہاتھ روک لے۔ پھر انکو اسلام کیطرف دعوت دے اگر قبول کرلیں تو ان سے ہاتھ روک لے۔ پھر انکو اپنے دار الحرب سے دار مہاجرین کی طرف منتقل ہونیکا حکم کر اور انہیں خبر دیدے کہ اس صورت

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

يتحولوا منها فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجري
عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم
في الغنيمة والفيئ شيئ الا ان يجاهدوا مع المسلمين
فان هم ابوا فسلهم الجزية فان اجابوك فاقبل منهم وكف
عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم فاذا حاصرت
اهل حصن وارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة
نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه ولكن اجعل لهم
ذمتك وذمة اصحابك فانكم ان تخفروا ذمتكم وذمة
اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله

(بقیہ صفحہ گزشتہ) میں انکے ساتھ مہاجرین کے معاملے کے مساوی معاملہ کیا جائیگا۔ اگر وہ اس سے انکار کریں تو انکو خبر دیدے کہ وہ اعراب مسلمین کے جیسے ہیں۔ کہ انپر اللہ تعالی کا وہی حکم جاری ہوگا جو مومنین پر جاری ہوگا اور انکو مال غنیمت سے کچھ نہ ملیگا البتہ اگر وہ مسلمانوں کیساتھ ہوکر جہاد کریں تو ملیگا۔ اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کر اگر دیں تو قبول کر اور ان سے ہاتھ روک لے ورنہ اللہ سے مدد چاہکر ان سے جہاد کر۔ پھر جب تونے کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کیا اور انھوں نے تجھ سے اپنے لئے اللہ ورسول کا ذمہ چاہا تو انکو اللہ ورسول کا ذمہ مت دے مگر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے اس لئے کہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑنا۔ اللہ ورسول کے ذمہ کو توڑنے سے آسان تر ہے۔ اور جبکہ تو کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کرلیا پھر انہوں نے تجھ سے انکو حکم خداوندی پر اتارنے کی خواہش کی تو انکو حکم الہی پر مت اتار مگر اپنے حکم پر اتار اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ ان کے حق میں حکم الہی کو سمجھنے میں تو مصیب ہوگا یا نہیں یعنے جب تجھے اسبات کا علم نہیں کہ انکے حق میں حق تعالی کیا حکم نافذ فرمائیگا۔ پھر تو اپنی جانب سے کوئی حکم کرے اور وہ حکم الہی کے خلاف ہو تو اسکا وبال تجھ پر ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم علی حکم اللّٰہ

فلا تنزلهم علی حکم اللّٰہ ولکن انزلهم علی حکمک فانک

لاتدری اتصیب حکم اللّٰہ فیهم ام لا ۔ هذا الحدیث اخرجه

مسلم واصحاب السنن من طرق متعددة ۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللّٰہ	الحدیث[1] الثامن[۳۸] والثلثون المسلسل کذلک	علیہ وسلم تک چونتیس[۳۴] واسطے ہیں ۔

اروية عن[1] الشیخ صالح کمال الحنفی عن[2] والده صدیق کمال الحنفی عن[3]

عبد اللّٰہ سراج الحنفی شیخ الاحناف والعلماء بمکة المکرمة عن[4]

عمر بن عبد الکریم الحنفی عن[5] مفتی الاحناف عبد الملک بن عبد المنعم

القلعی الحنفی عن[6] والده عبد المنعم الحنفی عن[7] ابیه تاج الدین

الحنفی عن[8] الشیخ حسن العجیمی الحنفی عن[9] عبد الغنی النابلسی الحنفی قال

حدثنا[10] شیخنا عبد الباقی الحنبلی ح حدثنا[11] الشیخ موسی الحنفی ح انا[12] الشیخ

زین الدین بن سلطان الحنفی ح انا[13] شمس الدین الحنفی انا[14] قاضی

القضات لسان الدین الحنفی انا[15] والدی سری الدین عبد البر ابن

---

[1] اس حدیث میں بھی وہی سلسلہ ہے جو اس کے آگے کی حدیث میں مذکور ہوا ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

الشمنی الحنفی انا[١٦] زین الدین ابن قطلوبغا الحنفی انا[١٧] امین الدین
الحنفی انا[١٨] قوام الدین محمد الاکفانی الحنفی انا[١٩] عز الدین الحنفی
انا[٢٠] حافظ الدین محمد الحنفی انا[٢١] محمد بن عبد اللہ الحنفی انا[٢٢] بدر الدین
عمر بن عبد الکریم الحنفی انا[٢٣] عبد الرحمن الکرمانی الحنفی انا[٢۴] القاضی
محمد بن الحسن الحنفی انا[٢۵] القاضی ابو زید الدبوسی الحنفی انا[٢٦] القاضی
ابو جعفر الحنفی الفقیہ علی النسفی انا[٢٧] ابو بکر بن محمد بن الفضل
الحنفی انا[٢٨] ابو محمد عبد اللہ السبذمونی انا[٢٩] ابو حفص الصغیر
الحنفی انا[٣٠] والدی ابو حفص الکبیر احمد الحنفی انا[٣١] الامام محمد
ابن الحسن الشیبانی الحنفی انا الامام الاعظم ابو حنیفہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ عن عبد اللہ بن ابی حبیبۃ الانصاری الصحابی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یقول[١] کنت ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

---

[١] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک روز) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گھوڑے (یا اونٹ) پر سوار تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اے ابو درداء جنے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اسکے لئے جنت واجب ہو گئی۔ ابو درداء فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ پس آپ نے تھوڑی دیر کے بعد اسی جملہ کا اعادہ فرمایا پھر میں نے کہا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ حضرت نے فرمایا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ چاہے اس میں ابو الدرداء کی
(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

"یا ابا الدرداء من شهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله وجبت له الجنة" قلت وان زنی وان سرق قال فسار ساعة فعاد لکلامه فقلت وان زنی وان سرق قال صلی الله علیه وسلم "وان زنی وان سرق وان رغم انف ابی الدرداء" فکان ابو الدرداء رضی الله تعالی عنه یحدث بهذا الحدیث کل جمعة عند منبر رسول الله صلی الله علیه وسلم ویضع اصبعه علی انفه ویقول وان رغم انف ابی الدرداء واخرج البخاری نحوه فی کتاب الاستیذان عن ابی ذر رضی الله تعالی عنه بقصة طویلة

٣٩ر

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس (۳۳) واسطے ہیں۔

الحدیث التاسع[٣٩] والثلثون المسلسل بالفقهاء الشافعیین رحمهم الله تعالی الی الامام الشافعی رضی الله عنه

اخبرنی[١] الحبیب حسین الحبشی الشافعی عن[٢] والده السید محمد الشافعی

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) رسوائی ہی کیوں نہ ہو (یعنے وہ اس بات کو برا ہی کیوں نہ مانے) پس جب ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعہ میں اس حدیث کو منبر رسول کے پاس بیان فرماتے تو اپنی انگلی ناک پر رکھتے اور بطریق فخر کہتے وان رغم انف ابی الدرداء۔ ظاہر حدیث مذکور اس بات پر دال ہے کہ بمجرد شہادت توحید و رسالت دخول جنت واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن کوئی شخص اس سے دہوکہ نہ کھائے کیونکہ حدیث ابی ذر میں (جسکو بخاری نے کتاب اللباس میں روایت کیا ہے) ثم مات علی ذلك یعنے اسی کلمہ پر موت پانے کی قید موجود ہے ۱۲ سلـه انتالیسویں حدیث۔ اسکا ہر راوی امام شافعی علیہ الرحمۃ تک شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ له ولوالدیه

عن[٣] السيد عبد الرحمن بن نفيس الدين سليمان بن يحيى بن عمر مقبول
الاهدل الشافعي عن[٤] ابيه نفيس الدين سليمان بن يحيى الشافعي
عن[٥] احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل الشافعي عن[٦] احمد بن احمد
ابن حمزة الرملي الشافعي عن[٧] شيخ الاسلام زكريا الانصاري الشافعي
عن[٨] الحافظ ابن حجر الشافعي عن[٩] الزين العراقي عن[١٠] العلاء ابن
العطار عن[١١] مرجح المذهب محي الدين النووي الشافعي عن[١٢] الكمال
ابن سلال الاربلي الشافعي عن[١٣] محمد بن محمد صاحب الشامل
الصغير عن[١٤] عبد الغفار القزويني عن[١٥] ابي القاسم الرافعي الشافعي عن[١٦] محمد
ابن الفضل الشافعي عن[١٧] محمد بن يحيى النيسابوري عن[١٨] الامام حجة
الاسلام محمد بن محمد الغزالي الشافعي عن[١٩] امام الحرمين ابي
المعالي عبد الملك بن عبد الله بن يوسف الجويني الشافعي عن[٢٠]
ابيه ابي محمد عبد الله الجويني الشافعي عن[٢١] عبد الله بن احمد القفال المروزي
عن[٢٢] ابي زيد محمد بن احمد المروزي عن[٢٣] ابراهيم بن احمد المروزي عن[٢٤] ابراهيم
ابن شريح الباز الاشهب عن[٢٥] ابي العباس عثمان الانماطي عن[٢٦] ابي القاسم
ابراهيم المزني عن[٢٧] امام المسلمين ناصر سنة سيد المرسلين محمد

ابن ادریس ابی عبداللہ بن العباس بن عثمان بن شافع بن
السائب القرشی المطلبی رضی اللہ تعالی عنہ امام کل شافعی عن[۲۸]
مسلم بن خالد الزنجی عن[۲۹] ابن جریج عن[۳۰] عمرو بن یحیی المازنی
عن[۳۱] محمد بن یحیی بن حبان عن[۳۲] عمہ واسع بن حبان عن[۳۳]
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ[۱]۔

اس حدیث میں ہر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ۴۲ شافعی واسطے ہیں۔

الحدیث الاربعون[۲] المسلسل کذالک

۴۰

اخبرنا[۱] شیخنا السید عمر شطا الشافعی عن[۲] السید احمد دحلان
الشافعی عن[۳] عبد الرحمن الکزبری الشافعی عن[۴] احمد بن عبید
العطار الشافعی عن[۵] الامام العجلونی الشافعی عن[۶] مفتی الشافعیۃ
بدمشق الشیخ احمد الغزی الشافعی عن[۷] والدہ الشیخ عبد الکریم
الشافعی عن[۸] جدہ النجم الغزی الشافعی عن[۹] البدر الشافعی عن[۱۰]
الجلال الشافعی قال فی الجیاد اخبرنی[۱۱] علم الدین البلقینی

---

[۱] ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب نماز ختم فرماتے تو) اپنے داہنے اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے ۱۲ [۲] یہ چالیسویں حدیث ہے اسکا بھی ہر راوی شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الشافعی اجازۃ عن والدہ سراج الدین الشافعی قال اخبرنا
تقی الدین السبکی الشافعی ثم اخبرنا شرف الدین الدمیاطی الشافعی
اخبرنا عبد العظیم المنذری الشافعی ثم اخبرنا العلامۃ علی بن المفضل
المقدسی الشافعی ثم انا ابو طاہر السلفی الشافعی ثم اخبرنا الکیا الہراسی
الشافعی ثم اخبرنا امام الحرمین الشافعی ثم اخبرنا والدی الجوینی
الشافعی اخبرنا ابوبکر الحیری الشافعی اخبرنا ابو العباس الاصم الشافعی
اخبرنا الربیع بن سلیمان الشافعی اخبرنا الامام الشافعی عن الامام
مالک عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المتبایعان

کل واحد منہما بالخیار علی صاحبہ ما لم یتفرقا الا بیع الخیار

اخرجہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی من طرق عن مالک بہ اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ

الحدیث الحادی والاربعون المسلسل بالفقہاء المالکیۃ رحمہم اللہ تعالی الی الامام مالک رضی اللہ تعالی عنہ ۴۱

علیہ وسلم تک چھبیس واسطے ہیں

۵۱ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو شخص خرید و فروخت کریں تو ہر ایک اختیار رکھتے ہیں جب تک کہ جدا نہ ہوں سوا بیع خیار کے۔ اس مسئلہ میں امام اعظم و امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کا اختلاف ہے۔ یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے اور امام اعظم کی دلیل آیات قرآنی اور ترمذی کی حدیث ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق ہدایہ و در مختار و شرح وقایہ وغیرہا میں مذکور ہے ۱۲ ۵۲ اکتالیسویں حدیث۔ اس کا ہر راوی مالکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ۱۲

فنقول حدثنا[1] شيخنا الشيخ شعيب المحدث المالكی عن[2] الشيخ سليم
البشری المالكی عن[3] احمد منة الله المالكی ح وحدثنا[1] ايضا شيخنا
عبد الجليل المالكی عن[2] احمد منة الله المالكی عن[3] محمد الامير المالكی
عن[4] علی بن محمد بن علی السقاط المالكی عن[5] السيد محمد الزرقانی
المالكی عن[6] والده السيد عبد الباقی المالكی قال اخبرنا[7] الشيخ
ابراهيم اللقانی المالكی اخبرنا[8] سالم السنهوری المالكی اخبرنا[9] ناصر
الدين اللقانی المالكی انا[10] ابو السعادات محمد بن عبد المعطی
المالكی انا[11] جدی محی الدين بن عبد القادر المالكی انا محمد[12]
ابن عيسی المالكی انا[13] زين الدين بن خلدون المالكی انا[14] ابو القاسم
عبد الرحمن بن محمد المالكی انا[15] علم الدين محمد بن الحسين المالكی
(هو صاحب التاريخ الشهير ١٢)
انا[16] عبد العزيز بن عبد الوهاب المالكی انا[17] جدی اسمعيل المالكی
انا[18] محمد بن الوكيل المالكی انا[19] سليمان بن خلف الباجی المالكی
انا[20] يونس بن عبد الله المالكی انا[21] يحيی بن عبد الله الليثی المالكی
انا[22] عبيد الله بن يحيی المالكی انا[23] والدی يحيی بن يحيی المالكی
اخبرنا[24] الامام ابو عبد الله مالك بن انس امام كل مالكی عن[25]

ابن شهاب عن انس رضی الله عنه قال كنا نصلي العصر مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم يذهب الذاهب الى قباء فيأتيهم والشمس مرتفعة" حديث متفق عليه مسلسل بالفقهاء المالكية۔

٤٢ اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیس ۲۰ واسطے ہیں۔

الحديث الثاني والاربعون المسلسل بالصوالحة وبالحنابلة في اكثره

اروية عن شيخي المحدث عبد الله القدومي النابلسي الحنبلي عن الشيخ حسن بن عمر الشطي عن مصطفى الرحيباني عن احمد البعلي حدثنا ابو المواهب الحنبلي حدثنا والدي عبد الباقي الحنبلي حدثني محمد شمس الدين الميداني حدثنا شهاب الدين احمد الطيبي الكبير حدثنا ابو البقا السيد كمال الدين ابن حمزه اخبرنا ابو العباس احمد بن عبد الهادي الصالحي الحنبلي انبانا الصلاح بن ابي عمر الصالحي الحنبلي

---

۵۱ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز عصر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ (ایسے وقت) پڑھتے تھے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی قبا کو جانے والا ایسے وقت وہاں پہنچتا کہ آفتاب بلند رہتا۔ اس حدیث کے متعلق بڑی طویل بحث ہے جسکے بیان کا یہ موقع نہیں ہے۔ کتب حدیث مثلاً شرح معانی الآثار و مؤطا امام محمد وغیرہما میں مذکور ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲

۵۲ بیالیسویں حدیث۔ اس کے اکثر راوی صالحی اور حنبلی ہیں ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہٗ۔

أخبرنا[١٤] ابو حفص بن طبرزد الحنبلي انبانا[١٤] ابو بكر محمد بن عبد الباقي الحنبلي حدثنا[١٥] ابو اسحق ابراهيم بن عمر البرمكي الحنبلي انبانا[١٦] ابو محمد عبد الله بن ابراهيم بن ايوب بن راسي أخبرنا[١٧] ابو مسلم ابراهيم ابن عبد الله التيمي حدثنا[١٨] محمد بن عبد الله الانصاري حدثنا[١٩] سليمان التيمي عن[٢٠] انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **"من[١] كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار"** وهذا الحديث صحيح ورد بالفاظ مختلفة عن انس وغيره وهو من ثلاثيات البخاري وقد اتفق الشيخان على اخراجه واخرجه ايضا احمد وابو داؤد والترمذي والنسائي وغيرهم بل هو متواتر كما صرح به المحدثون۔

اس حدیث میں ہم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے	**الحديث الثالث والاربعون المسلسل بالائمة الحنابلة رحمهم الله تعالى الى الامام احمد رضي الله تعالى عنه في غالبه**	درمیان بیس[٢] واسطے ہیں۔

[١] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا اسکو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیے۔ یعنے ایسا شخص دوزخی ہے ١٢

[٢] تینتالیسویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی حنبلی ہیں ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له ولوالديه

آرویہ عن[1] شیخی العلامۃ المحدث الفہامۃ الشیخ عبد اللہ
القدومی النابلسی الحنبلی عن[2] الشیخ عمر المعروف بالشطی عن[3] الشیخ
مصطفی الرحیبانی عن[4] الشیخ احمد البعلی حدثنا[5] ابو المواہب
الحنبلی حدثنا[6] والدی عبد الباقی الحنبلی حدثنا[7] عبد الرحمن
البہوتی الحنبلی حدثنا[8] تقی الدین ابن النجار الفتوحی الحنبلی
حدثنا[9] والدی احمد القاضی الحنبلی حدثنا[10] بدر الدین الصفدی
القاہری الحنبلی حدثنا[11] ابو البرکات احمد الحنبلی حدثنا[12] ابو علی
الحنبل بن عبد اللہ الرصافی الحنبلی حدثنا[13] ابو القاسم ہبۃ
اللہ بن محمد الحنبلی حدثنا[14] ابو علی الحسن بن علی الحنبلی حدثنا[15]
ابوبکر احمد بن جعفر الحنبلی حدثنا[16] عبد اللہ بن الامام احمد
الحنبلی حدثنا[17] ابی احمد بن محمد بن حنبل امام کل حنبلی عن[18] ابی
عدی عن[19] حمید عن[20] انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [1] اذا اراد اللہ بعبد
خیرا استعملہ قالوا کیف یستعملہ قال یوفقہ لعمل صالح

[1] یعنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کیساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

قبل موته" ولنا حديث ثلاثي بهذا السند عن الامام احمد عن
ابي عيينة عن ابي حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال "ولموضع[٥١] سوط
احدكم في الجنة خير من الدنيا وما فيها۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چھیالیس[٥٢] واسطے ہیں

الحديث الرابع والاربعون[٤٤] المسلسل بالحفاظ

٤٤

اروية بالاجازة العلامة اخبرني العلامة الحافظ الشيخ شعيب
المحدث المغربي عن الحافظ الشيخ سليم البشري عن الحافظ
احمد منة الله الازهري عن الحافظ الامير الكبير المصري
ح واروية عاليا بدرجة عن المفسر المحدث الحافظ محمد بن
سليمان حسب الله المصري عن الحافظ عبد الغني الدمياطي

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تو اسکو استعمال میں لاتا ہے صحابہ کرام نے یہ سنکر عرض کیا کہ اللہ پاک اسکو کسطرح استعمال میں لاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اسکو اسکی موت سے پہلے عمل صالح کی توفیق عطا فرماتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک جسکو اپنے کام میں لاتا ہے یعنے عمل نیک کی توفیق دیتا ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ حق تعالیٰ اسکے ساتھ بھلائی کا قصد رکھتا ہے ۱۲

[٥١] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک کوڑے کی مقدار کا مقام دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔ کوڑے کی مثال اس لئے دیگئی کہ سوار کا دستور ہے کہ جس مقام پر نیچے دل کا قصد کرتا ہے وہیں اپنا کوڑا ڈالدیتا ہے تاکہ دوسروں کو اس بات کا علم ہوجائے اور اسپر کوئی سبقت کرنے نہ پائے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

[٥٢] چھیالیسویں حدیث اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی حافظ الحدیث ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

عن الحافظ الامير الكبير عن الحافظ علي بن احمد الصعيدي عن
الحافظ محمد عقيلة عن الحافظ حسن العجيمي عن الحافظ احمد
العجل عن الحافظ البدر محمد الغزي عن الحافظ الامام السيوطي
ح وأرويه اعلى منه عن العلامة المحدث الحافظ الحبيب حسين
الحبشي عن والده الحافظ محمد الحبشي عن الحافظ الشيخ عمر العطار
عن الحافظ الشيخ صالح الفلاني عن الحافظ محمد بن سنة
عن الحافظ شريف محمد عن الحافظ بدر الدين الكرخي عن
الحافظ السيوطي قال في الجياد اروي هذا الحديث اجازة عامة ان
لم تكن خاصة ولم ار وعنه غير هذا الحديث - اخبرني حافظ
العصر ابو الفضل ابن حجر اخبرني الحافظ علم الدين صالح البلقيني
عن والده الحافظ ابي حفص عمر البلقيني قال اخبرنا الحافظ ابو
الحجاج المزي قال اخبرنا الحافظ محمد ابن عبد الخالق بن طرخان
قال اخبرنا الحافظ ابو الحسن المقدسي قال حدثنا الحافظ ابو طاهر
السلفي قال اخبرنا الحافظ ابو الغنائم الزينبي قال اخبرنا الحافظ
ابو نصر ابن ماكولا قال حدثنا الحافظ ابو بكر الخطيب قال حدثنا

الحافظ ابو حازم العبدری قال حدثنا ابو عمرو بن مطر الحافظ قال

۲۱ حدثنا ابراهیم بن یوسف الهسنجانی منسوب الی قریة بالری تسمی

۲۲ هسنجان قال حدثنا الفضل بن زیاد صاحب احمد بن حنبل

۲۳ قال حدثنا احمد بن حنبل ۲۴ حدثنا زهیر بن حرب ۲۵ قال حدثنا یحیی بن

۲۶ معین قال حدثنا علی بن المدینی ۲۷ قال حدثنا عبید الله بن معاذ

۲۸ قال حدثنا ابی ۲۹ قال حدثنا شعبة ۳۰ عن ابی بکر بن حفص ۳۱ عن ابی سلمة — ن: ابی حفص

۳۲ عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت ”کن [۱] ازواج النبی

صلی الله علیه وسلم یأخذن من رؤسهن حتی یکون

کالوفرة“ اخرجه مسلم عن عبید الله بن معاذ اھ

۴۵ع

الحدیث الخامس والاربعون [۲] المسلسل بالقضاة

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۸) واسطے ہیں۔

وبالسند الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا

[۱] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے سر کے بال اسطرح لیتی تھیں کہ سر وفرہ کے مانند ہوجاتا تھا جب سر کے بال کان کی لو تک نکالدئے جائیں تو اُسکو وفرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپکی بیبیوں نے ترک زینت کی غرض سے اپنے سر کے بال کم کرنا اختیار کیا تھا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اسی بات کی خبر دیتی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[۲] اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی قاضی ہے اور اسکے راوی اعلی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے قاضی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

الامام العلامة شرف الدين احمد بن الحسن بن قاضی الجبل رحمہ اللہ تعالی فیما شافهنی به عن[١٢] الشيخ الامام القاضی تقی الدین سلیمان بن حمزة الحنبلی عن[١٣] عم ابیہ القاضی الامام شیخ الاسلام ابی الفرج عبد الرحمن بن شیخ الاسلام ابی عمر ح اخبرنا[١٤] الامام الحافظ ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی القاضی فی فنہ کتابۃ اخبرنا[١٥] علی بن یحیی المدبر القاضی اخبرنا[١٦] القاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی اخبرنا[١٧] القاضی هناد بن ابراهیم اخبرنا[١٨] القاضی ابو البحر زید بن سعد بن محمد الحافظ حدثنا[١٩] القاضی ابو بکر محمد بن علی بن عبد العزیز البصری حدثنا[٢٠] القاضی ابو الحسن علی بن محمد بن الحسن الشافعی اخبرنا[٢١] القاضی ابو عمر محمد بن یوسف بن یعقوب حدثنا[٢٢] ابی القاضی یوسف ابن یعقوب حدثنا[٢٣] القاضی اسمعیل بن اسحق حدثنا[٢٤] القاضی محمد بن مسلمة حدثنا[٢٥] القاضی مالک بن انس حدثنا[٢٦] القاضی سلیمان بن ابی ربیعة حدثنا[٢٧] القاضی شریح حدثنا[٢٨] امیر المؤمنین اقضی الامة علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "شموا النرجس ولو فی الیوم
مرۃ ولو فی الشہر مرۃ ولو فی السنۃ مرۃ ولو فی الدھر
مرۃ فان فی القلب حبۃ من الجنون والجذام والبرص
لا یقطعھا الا شم النرجس" ھذا الحدیث رویناہ ھکذا
مسلسلا بالقضاۃ من ھذا الطریق بھذا اللفظ انتھی قلت
وللمحدثین فی ھذا الحدیث کلام بل صرح بعضھم انہ موضوع واللہ
تعالی اعلم

۴۶ | اس حدیث کے سلسلہ میں میرا اور رسول اللہ | الحدیث[۵۲] السادس[۴۶] والاربعون المسلسل بالثقات | صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۴) واسطے ہیں

اخبرنی[۱] الشیخ عبد الجلیل[۲] برادہ المدنی وکان ثقۃ ثم اخبرنی
السید اسمعیل البرزنجی وکان ثقۃ ثم اخبرنی[۳] صالح الفلانی وکان

[۵۱] حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (گل) نرگس کو سونگھو۔ اگرچہ دن میں ایک مرتبہ ہو اگر نہ ہو سکے تو ماہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایکبار۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایکبار کیونکہ قلب میں جنون اور جذام اور برص کا ایک دانہ ہوتا ہے۔ کہ بجز نرگس سونگھنے کے کوئی چیز اسکی قاطع نہیں یعنی ازالہ امراض مذکورہ کا ازالہ گل نرگس ہی کے سونگھنے سے ہوتا ہے اور نزہۃ المجالس میں علامہ صفوری رحمہ اللہ نے روایت فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! نرگس کا پھول سونگھو۔ کیونکہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جسکے سینے اور دل کے درمیان برص یا جنون یا جذام کی ایک شاخ نہ ہو۔ اسکی دوا صرف نرگس کا سونگھنا ہے ۱۲ اس حدیث کی صحت میں محدثین نے کلام کیا ہے لہذا اسپر عمل کرنے والے اسکو صحیح حدیث سمجھ کر عمل نہ کریں
واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

[۵۲] یہ چھیالیسویں حدیث ہے اور اس میں ثقاۃ کا سلسلہ ہے یعنی اسکا ہر راوی ثقہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

ثقة اخبرنا[٤] محمد بن سنة الفلاني وكان ثقة ثم اخبرنا[٥]
الشريف محمد بن عبدالله وكان ثقة ثم اخبرنا[٦] السراج عمر بن
الجائي ثم اخبرنا[٧] الحافظ السيوطي وكان ثقة ثم اخبرنا[٨] ابوالقاسم عمر
ابن فهد وكان ثقة ثم اخبرنا[٩] الامام الجزري وكان ثقة ثم
في اسنى المطالب اخبرنا[١٠] شيخنا الامام محمد بن احمد قراءة عليه
وكان ثقة ثم اخبرنا[١١] شيخنا ابوالحسن بن احمد سماعا وكان ثقة ثم
اخبرنا[١٢] ابو علي البغدادي وكان ثقة ثم اخبرنا[١٣] ابوالقاسم
الشيباني وكان ثقة اخبرنا[١٤] الحسن بن محمد التميمي وكان ثقة
اخبرنا[١٥] ابن مالك وكان ثقة حدثنا[١٦] عبدالله بن احمد بن
محمد وكان ثقة حدثني[١٧] ابي وكان ثقة حدثنا[١٨] وكيع وكان ثقة
حدثنا[١٩] مسعر وسفيان (الثوري) وكانا ثقتين عن[٢٠] عثمان
ابن المغيرة الثقفي عن[٢١] علي بن ربيعة الوالبي عن[٢٢] اسماء ابن الحكم
الفزاري عن[٢٣] علي رضي الله تعالى عنه قال كنت اذا سمعت
من رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا نفعني الله بما شاء
منه واذا حدثني غيره استحلفته فاذا حلف لي صدقته

وان ابا بكر حدثني[1] وصدق ابو بكر انه سمع النبي صلى الله عليه

وسلم قال وو ما من رجل يذنب ذنبا فيتوضأ فيحسن

الوضوء (قال مسعر) فيصلي (وقال سفيان) ثم يصلي

ركعتين فيستغفر الله الا غفر له،، هذا حديث حسن صحيح

الاسناد رواه ابو داود وسكت عليه والترمذي وقال

حسن والنسائي وابن ماجه

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	**الحديث السابع والاربعون[2] المسلسل بالسادة الصوفية نفعنا الله بهم**	علیہ وسلم تک ۳۳ تینتیس واسطے ہیں۔	ع ٤٧

ارويه عن اشياخنا الثلاثة العلامة محمد حسب الله والعلامة

عبد الجليل والعلامة محمد عبد الحق الصوفيين كلهم عن

الشيخ عبد الغني الصوفي عن الشيخ عابد الصوفي عن عمه محمد

---

[1] یعنے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تو میں اس سے منتفع ہوا کرتا اور جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی غیر سے سنتا تو اس سے قسم طلب کرتا جب وہ قسم کھاتا تو میں اسکی تصدیق کرتا۔ لیکن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بغیر حلف کے میں نے اس حدیث کی تصدیق کرلی کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے اور اسکے بعد وہ شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھکر اللہ پاک سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالی اسکو بخشدیتا ہے ١٢ [2] سینتالیسویں حدیث۔ اسمیں یہ سلسلہ ہے کہ ایک صوفی دوسرے صوفی سے روایت کرتا ہے ١٢ عبد الہادی غفرلہ

حسین الصوفی عن [5] محمد السمان الصوفی عن [6] عبداللہ بن
سالم البصری الصوفی عن [7] الشیخ البابلی الصوفی عن [8] الزین بن
عبداللہ بن محمد النحریری الحنفی الصوفی عن [9] الجمال یوسف
ابن شیخ الاسلام زکریا الانصاری الصوفی عن [10] ابیہ شیخ الاسلام
زکریا الصوفی عن [11] شرف الدین المراغی الصوفی عن [12] الزین
عبدالرحیم العراقی الصوفی عن [13] صلاح الدین خلیل بن کیکلدی
المقدسی الصوفی عن [14] الجمال داود العطار الصوفی باجازتہ عن [15]
محی الدین النووی الصوفی بروایتہ عن [16] الشیخ الاکبر محی الدین
ابن عربی الحاتمی الصوفی عن [17] البرہان ابی الفتوح نصر بن محمد
الحضرمی الصوفی عن [18] القطب الربانی السید عبدالقادر الحضرمی
الجیلانی الصوفی بسماعہ علی [19] ابی الفتح محمد عبدالباقی المعروف
بابن البطی الصوفی باجازتہ من [20] رزق اللہ بن عبدالوہاب
الیمنی الصوفی عن [21] شیخ الصوفیۃ بخراسان ابی عبدالرحمن
محمد بن الحسین بن موسی الازدی السلمی الصوفی حدثنا [22] عبدالواحد
ابن علی الساری الصوفی انا [23] خالی بن القاسم الساری الصوفی

أنا[٢٤] أحمد بن عباد بن مسلم[٢٥] نا محمد بن عبيدة الصوفي[٢٦] أنا عبد الله
ابن عبيد العامري الصوفي[٢٧] أنا سورة بن شداد الصوفي[٢٨] عن
سفيان الثوري[٢٩] عن ابراهيم بن ادهم الصوفي[٣٠] عن موسى بن يزيد
الراعي الصوفي[٣١] عن اويس القرني[٣٢] عن علي رضي الله عنه قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان[٥١] الله تعالى تسعة
وتسعين اسماً مائة غير واحد ما من عبد يدعو بهذه
الاسماء الا وجبت له الجنة انه وتر يحب الوتر هو الله
الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس
الى الصبور

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ	الحديث[٥٢] الثامن والاربعون المسلسل بالصوفية[٥٣] ايضا قدس الله اسرارهم	صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تیس کے واسطے ہیں۔

٤٨

[٥١] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں (ایک کم سو) یعنے اللہ پاک کے بے حساب نام ہیں لیکن قرآن مجید میں جو مذکور ہیں وہ ایک کم سو نام ہیں جو بندہ ان ناموں سے اللہ پاک کو پکارے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جس نے ان ناموں کو یاد کر لیا وہ داخل جنت ہوگا بیشک وہ طاق ہے طاق کو دوست رکھتا ہے وہ نام هو الله سے صبور تک ہیں۱۲
[٥٢] اڑتالیسویں حدیث اسکا بھی ہر راوی صوفی ہے [٥٣] استاذ کبیر شیخ ابو الغیث ابن جمیل رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا کہ صوفی کسکو کہتے ہیں فرمایا مَنْ صفى سره عن الكدر وامتلى قلبه من العبر وانقطع الى الله عن البشر واستوى عنده الذهب والمدر یعنے صوفی وہ ہے کہ جسکا باطن کدورت

(بقیہ بر صفحہ آیندہ)

حدثني[1] عبد الجليل برادہ الصوفی عن[2] احمد منة الله المصری الصوفی عن[3] احمد بن عبید العطار الصوفی عن[4] العلامة العجلونی الصوفی قال فی ثبته حدثنا اجازة شیخنا الملا الیاس الکوردی الصوفی عن[5] ابراهیم الکورانی ثم المدنی الصوفی عن[6] شیخه العارف احمد القشاشی الصوفی عن[7] ابی المواهب احمد بن علی الشناوی الصوفی عن[8] والده العارف نور الدین علی بن عبد القدوس الصوفی عن[9] الشیخ العارف عبد الوهاب الشعرانی الصوفی عن[10] شیخ الاسلام زکریا بن محمد الصوفی عن[11] العارف شرف الدین ابی الفتح محمد بن زین الدین الاموی المراغی ثم المدنی الصوفی عن[12] شرف الدین اسمعیل بن ابراهیم الهاشمی الزبیدی الجبرتی الصوفی باجازته العامة عن[13] المسند المعمر ابی الحسن علی بن عمر الوانی الصوفی باجازته العامة عن[14] العارف بالله سید محی الدین ابن العربي الصوفی عن[15]

(بقیہ صفحہ گزشتہ) سے صاف اور قلب عبرتوں سے بھرا ہوا ہو اور لوگوں سے منہ پھیر کر متوجہ الی اللہ ہو گیا ہو اور اسکے پاس سونا اور خاک برابر ہوں ۔ اور ابو علی رودباری رح سے پوچھا گیا تو فرمایا من لبس الصوف علی الصفا وسلک طریق المصطفی واطعم الهوی ذوق الجفا وکانت الدنیا منه علی قفا یعنے صوفی وہ ہے جو بے کدورت ہو کر صوف پہنے اور طریق رسول پر چلے اور ہوائے نفس کو جفا کا مزا چکھائے اور دنیا کو پس پشت ڈالدے اھ الزہر الباسم من روض السید غالم صفحہ ١٢٥

جمال الدين يونس بن يحيى الهاشمي الصوفي عن[17] ابي الوقت
عبد الاول السجزي الصوفي عن[18] ابي اسمٰعيل عبد الله بن محمد
ابن مت الانصاري الهروي الحافظ الفقيه المفسر المحقق
الصوفي انه قال في كتابه منازل السائرين اخبرنا[19] حمزة
ابن محمد الحسيني الصوفي اخبرنا[20] ابو القاسم عبد الواحد بن احمد
الهاشمي الصوفي ثم سمعت[21] ابا عبد الله علان بن زيد
الصوفي بالبصرة ثم سمعت[22] جعفر الخالدي الصوفي قال سمعت[23] الجنيد
الصوفي ثم سمعت[24] السري بن مغلس السقطي الصوفي عن[25] معروف
الكرخي الصوفي عن[26] جعفر بن محمد الصادق الصوفي عن[27] ابيه محمد الباقر
الصوفي عن[28] ابيه علي عن[29] ابيه الامام الحسين بن علي عن[30] علي عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال "طلب الحق غربة"[1] قال
الكوراني في مسالك الابرار نقلا عن الهروي حديث غريب
قال فهو من رواية جعفر الصادق عن الباقر عن ابيه عن الامام

---

[1] یعنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق بات کی طلب نادر ہے یا طلب حق نادر ہے یعنے حق کے طالب بہت کم ہوتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

الحسين عن علی رضی الله عنه رفعه اه ورواه السيوطی فی جياد المسلسلات بلفظ آخر من طريق آخر عن انس عن النبی صلی الله عليه وسلم قال "طلب الحق[1] فريضة" وقال فيه قال السلفی هذا حديث غريب المتن عزيز الاسناد وحسن من رواية الصوفية الزهاد اه

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث التاسع[2] والاربعون المسلسل بالصوفية ايضا نفعنا الله بهم	تک انتیس ۲۹ واسطے ہیں۔

ع ۴۹

وبالسند الی العلامة العجلونی الصوفی قال اجازنا به شيخنا محمد ابو الطاهر الصوفی عن والده الشيخ ابراهيم الكورانی الصوفی عن شيخه العارف احمد بن محمد القشاشی الصوفی بسنده السابق فيما قبله الی العارف بالله تعالی الشيخ محی الدين محمد بن العربی الصوفی عن الزاهد عبد الوهاب بن علی البغدادی الصوفی بقرأته علی ابی الفضل احمد بن طاهر الصوفی

---

[1] دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ حق کی طلب فرض ہے ۱۲
[2] یہ انچاسویں حدیث ہے اسکی روایت میں بھی صوفیہ کا سلسلہ ہے ۱۲

بحق اجازته من الشیخ ابی بکر احمد بن علی الشیرازی الصوفی
١٩ عن شیخ الصوفیة بخراسان محمد بن الحسین السلمی الصوفی قدّه ٢٠ اخبرنا
ابو الحسن منصور بن عبد الله الذهبی ٢١ بتی ببغداد اخبرنا ابو عمرو
عثمان بن حجرة الکازرونی بها ٢٢ حدثنا احمد بن الحسین المصری
الصوفی المعروف بابن الجمصی ٢٣ ثنا علی بن جعفر البغدادی الصوفی
ثنا ٢٤ ابو موسی الدبیلی ٢٥ حدثنا ابو یزید البسطامی الصوفی ٢٦ حدثنا
ابو عبد الرحمن السدی الصوفی ٢٧ عن عمرو بن قیس الملائی
الصوفی ٢٨ عن عطیة العوفی الصوفی ٢٩ عن ابی سعید الخدری رض
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان [١] من ضعف
الیقین ان ترضی الناس بسخط الله وان تحمدهم
علی رزق الله وان تذمهم علی ما لم یؤتک الله
ان رزق الله لا یجره حرص حریص ولا یرده کره

[١] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ بات ضعف یقین سے ہے کہ تو اللہ تعالی کی ناخوشی کے ساتھ لوگوں کو خوش کرے اور اللہ تعالی کے عطا کئے ہوئے رزق پر لوگوں کا شکر ادا کرے اور اللہ تعالی کی نہ دی ہوئی چیز پر یعنے کسی چیز کے نہ دینے سے لوگوں کی مذمت کرے۔ بیشک اللہ پاک کا رزق ایسا ہے کہ اسکو کسی حریص کی حرص نہیں کھینچ لاسکتی اور کسی ناخوش کی ناخوشی اسکو روک نہیں سکتی۔ تحقیق اللہ پاک اپنی حکمت وجلال سے آسایش اور فرحت کو رضامندی میں اور رنج اور غم اور خوف کو شک اور ناخوشی میں گردانتا ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

كاره ان الله بحكمته وجلاله جعل الروح والفرح في الرضى وجعل الهم والخوف في الشك والسخط"

وله شاهد من وجه اخر اخرجه ابو نعيم عن ابن مسعود رفعه "لا ترضين احدا بسخط الله ولا تحمدن احدا على فضل الله ولا تذمن احدا على ما لم يؤتك الله فان رزق الله تعالى لا يسوقه اليك حرص حريص ولا يرده عنك كره كاره ان الله تعالى بقسطه وعدله جعل الروح والفرح في الرضى واليقين وجعل الهم والحزن والشك في السخط" وله شاهد ايضا عن ابن مسعود ايضا اخرجه ابن ابي الدنيا عنه بلفظ "ان الروح والفرح في اليقين والرضى وان الغم والحزن في الشك والسخط" انتهى مختصرا۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	## الحديث الخمسون المسلسل بالصوفية ايضا	علیہ وسلم تک چھبیس واسطے ہیں

سنہ۵۰

۵۱ اس حدیث کا بھی مطلب تقریب قریب وہی ہے جو اس سے پہلی حدیث میں گزرا صرف الفاظ کا فرق ہے ۱۲

۵۲ یہ پچاسویں حدیث ہے اسکے بھی راوی صوفیائے کرام ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

وبالسند الی الشیخ محی[١٨] الدین بن العربی عن[١٩] ابی الخیر احمد
ابن اسمعیل الطالقانی عن[١٧] ابی عبد اللہ محمد بن الفضل الفراوی
عن[١٨] ابی بکر البیہقی اخبرنا[١٩] علی بن احمد بن عبدان[٢٠] اخبرنا احمد
ابن عبید الصفار حدثنی[٢١] محمد بن الفضل بن جابر[٢٢] حدثنا
الہیثم بن خارجۃ ومہدی بن حفص قالا[٢٣] حدثنا اسمعیل
عیاش عن[٢٤] المطعم بن المقدام عن[٢٥] نصیح العبسی عن[٢٦] رکب المصری
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"طوبیٰ[١] لمن تواضع من غیر منقصۃ (وفی روایۃ
فی غیر منقصۃ) وذل فی نفسہ من غیر مسئلۃ وانفق
مالا جمعہ فی غیر معصیۃ ورحم اھل الذل والمسکنۃ
وخالط اھل الفقہ والحکمۃ طوبیٰ لمن ذل نفسہ
وطاب کسبہ وصلحت سریرتہ وصلحت علانیتہ

سلہ[١] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہے اس شخص کیلئے جس نے بغیر منقصت کے تواضع اور اپنے نفس میں بغیر خواری ہونیکے ذلت اختیار کی اور اپنے جمع کئے ہوئے مال کو غیر معصیت میں خرچ کیا اور ذلت و خواری والوں پر رحم کیا۔ اور فقہ اور حکمت والوں کی صحبت میں رہا۔ خوشی ہے اس کے لئے جسکا نفس ذلیل اور کسب پاک اور باطن درست اور ظاہر صلاحیت والا ہوا اور لوگوں سے اسکا شر علیحدہ رہا۔ اور خوشی ہے اس کے لئے جس نے اپنے علم پر عمل کیا اور اپنے فضول یعنے حاجت سے بچے ہوئے مال کو نیک کاموں

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

(وفی روایة) وکرمت علانیته (بدل صلحت علانیته)

وعزل عن الناس شره وطوبی لمن عمل بعلمه وانفق
الفضل من ماله وامسك الفضل من قوله" قال العلامة
العجلونی عن الامام الکورانی انه ذکر فی مسالك الابرار
ان الحدیث حسن وان رکب المصری کندی صحابی. اجمعوا
علی ذکره فی الصحابة وان کان غیر مشهور فیهم اھ وھو
بفتح الراء وسکون الکاف اخره موحدة انتهی

نمبر ٥١ — اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔

الحدیث الحادی والخمسون المسلسل بالنحاة وانا بفضل اللہ تعالی ماھر فی النحو

فاقول حدثنی شیخی العلامة عبد الجلیل برادہ النحوی عن احمد منة
اللہ المصری النحوی عن العلامة احمد بن عبید العطار الدمشقی
النحوی عن العلامة محدث الشام مولانا اسمعیل العجلونی النحوی
حدثنا شیخنا اجازة ابوالمواھب النحوی عن والدہ عبد الباقی الحنبلی
النحوی حدثنا الشیخ موسی النحوی اخبرنا زین الدین بن سلطان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦٦٧) میں خرچ کیا اور اپنے فضول کلام یعنی بے ضروری باتوں کو اپنی باتوں سے روک رکھا۔ مطلب یہ ہے کہ مال فضول میں انفاق اور کلام فضول میں امساک کیا۔ سبحان اللہ کیا عمدہ نصائح والی حدیث ہے اللہ پاک مجھ عاصی کو اور سب مسلمانوں کو اس پر عمل نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

سلہ اکاون میں حدیث۔ اس کا ہر راوی نحوی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی۔

النحوی اخبرنا الشیخ شمس الدین بن طولون النحوی انبانا محب الدین
محمد بن عبد الرحمن بن جمال الدین الانصاری النحوی انا تقی الدین
احمد الشمنی النحوی اخبرنا سراج الدین عمر بن رسلان البلقینی
النحوی انا الامام ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی النحوی
انا ابو محمد عبد اللہ بن هارون النحوی انبانا ابو القاسم بن
محمد الطیلسان النحوی اخبرنا ابو جعفر احمد بن یحیی الادیب النحوی
قلت له احدثک ابو عبد اللہ جعفر بن محمد بن مکی النحوی
قرأة فاقر به قال انبانا ابو مروان عبد الملک الماهر فی العربیة
انا ابو القاسم بن عبد اللہ شارح دیوان المتنبی قال انبانا ابی
عبد اللہ وهو احد الحفاظ النحوی انبانا قاسم بن اصبغ النحوی
انبانا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبة صاحب الغریب النحوی انبانا حدثنا
احمد بن خلیل البغدادی النحوی انبانا عبد الملک الامام الاصمعی حدثنا
النحوی اخبرنا ابو هلال محمد بن سلیم النحوی عن عبد اللہ بن
بریدة النحوی عن ابیه بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وسيد أُدُم[1] الدنيا والآخرة اللحم وسيد ريحان
أهل الجنة الفاغية[3]، واخرجه الجلال السيوطي في جياد
المسلسلات بالسند المتقدم بعينه وبلفظ الحديث ثم قال اخرجه
الطبراني في احد معاجمه وابو نعيم في الطب النبوي والبيهقي
في شعب الايمان وابو عثمان الصابوني في المائتين عن ابي هلال
به وقال الطبراني والبيهقي والصابوني ان ابا هلال تفرد به
عن ابن بريدة وابو هلال وثق وفيه لبعض ضعف - قال البيهقي
رواه جماعة عن ابي هلال تفرد به ابو هلال محمد بن سليم
لطيفة - نروي العربية عن[1] شيخنا العلامة برادة عن[2] احمد منة الله
عن عبيد العطار عن[3] اسمعيل العجلوني عن[4] عبد الجليل عن[5] والده
ابي المواهب عن[6] والده عبد الباقي عن[7] عمر القاري عن[8] البدر

له يعني دنيا اور آخرت کے سالنوں کا سردار گوشت - اور اہل جنت کی خوشبوؤں کا سردار فاغیہ ہے - فاغیہ ایک خوشبو کا نام ہے ۱۲

که أُدم بضم الهمزة والدال المهملة ويجوز اسكانها جمع ادام قيل هو بالاسكان المفرد وبالضم الجمع - وفي صحيح البخاري في باب الأُدم فاتي بخبز وادم من ادم البيت الخ

سه فاغية شگوفهٔ حنا آنکه شاخ حنا در زمین واژگون کارند وشگوفه کد ازان بہم رسد و نباتهٔ خوشبو بود آن را فاغیه گویند کذا في المنتخب - وهي نَوْرُ الحناء اي زهرها ذكره الاصمعي كذا في ثبت الامام العجلوني يعني فاغیہ حنا کی کلیوں کو کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الهادي غفر الله له ولوالديه

الغزی عن[١٠] الجلال السیوطی عن[١١] الکافیجی عن[١٢] الشمس الحیادی
عن[١٣] اکمل الدین الحنفی عن[١٤] اثیر الدین ابی حیان عن[١٥] ابن ابی
الاحوص عن[١٦] ابی علی الشلوبین عن[١٧] فخر بن یحیی الرعینی الاشبیلی
عن[١٨] ابی الرماک عن[١٩] ابن الاخضر عن[٢٠] ابن طراوة عن[٢١] یونس
ابن عیسی الاعلم عن[٢٢] ابی علی القالی عن[٢٣] ابن درستویة عن[٢٤]
المبرد عن[٢٥] المازنی عن[٢٦] الاخفش الاوسط سعید بن مسعدة
عن[٢٧] سیبویه عن[٢٨] الخلیل بن احمد عن[٢٩] عیسی بن عمر عن[٣٠] ابی عمرو
ابن العلاء عن[٣١] نصر بن عاصم عن[٣٢] ابی الاسود الدولی عن
علی رضی الله عنه وهو اول من امر ابا الاسود بوضع النحو
لما کتب۔ قال العجلونی ذکره السیوطی فی شرح الفیته فی
النحو وکذا فی الاشباه والنظائر النحویة له اهـ

اس حدیث میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک	الحدیث الثانی والخمسون[١] المسلسل بالشعراء	تیئیس (۲۳) واسطے ہیں۔

۵۲ع

وانا الی شعر فی الجملة حدثنا اجازة شیخنا العلامة عبد الجلیل برادة
وله شعر ومن ذلک قوله ؎

۱؎ یہ باونویں حدیث ہے۔ جس میں شعرا کا سلسلہ ہے یعنی اسکا ہر راوی شاعر ہے ۱۲

To: www.al-mostafa.com

مما رأيت من الانام ومكرهم	اصبحت افرق ان ارى انسانا
واجانب المرآة خوفا ان ترى	عيني بها من عكسها انسانا

لا انظر

ولہ ایضاً

اما رأيت الدهر اخرج شوكة	من رجل شخص عاجز متوان
فاعلم بان مراده من نقشها	ادخالها في عين شخص ثان

ولہ مقطعات تشتمل على معان بديعة ومقاصد مخترعة غريبة
اوردتها في غير هذا الكتاب ـ قال حدثنا احمد منة الله وله
شعر حدثنا احمد بن عبيد العطار وله شعر حدثنا الامام العجلوني
وله شعر قال في ثبته حدثنا اجازة شيخنا العارف عبد الغني
النابلسي وله شعر ملأ الخافقين مسطر في دواوينه وغيرها
ح حدثنا شيخنا عبد الباقي الحنبلي وله شعر ح حدثنا الشيخ موسى
الحجاوي وكان له شعر عن الشيخ زين الدين بن سلطان

وكان يشعر انبانا[١٠] الشمس بن طولون وكان شاعرا انبانا

ابو الفتح محمد بن محمد المزى الشاعر المغلق اخبرنا[١١] شهاب الدين

ابو الطيب الخزرجى الشاعر اخبرنا[١٢] الحافظ زين الدين عبد الرحيم العراقى

وكان ينظم الشعر قال انبانا[١٣] صلاح الدين خليل بن كيكلدى الصفدى

وكان يشعر اخبرنا[١٤] شرف الدين احمد الخطيب وكان له شعر

انبانا[١٥] ابو الحسن على السخاوى ذو النظم الشهير انبانا[١٦] ابو طاهر

السلفى ذو الشعر الكثير انبانا[١٧] ابو الوفا على بن شهريار الزعفرانى

وكان يشعر اخبرنا[١٨] ابو القاسم عبد الملك ابن المظفر الشاعر

انبانا[١٩] ابو جعفر محمد بن الحسين الزاهد وكان يشعر انبانا[٢٠]

ابو بكر عبد الله بن احمد القارى الشاعر اخبرنا[٢١] ابو عثمان سعيد

ابن زيد الشاعر حدثنا[٢٢] عبد السلام بن عباد الشاعر الشهير

بديك الجن اخبرنا[٢٣] خالى همام بن غالب الفرزدق الشاعر فقال

انشدت النبى صلى الله عليه وسلم بلغنا السماء مجدنا وجدودنا

وفى رواية ذكرها شيخنا عقيلة فى مسلسلاته بلفظ بلغنا السما

مجدا وعزا وسوددا ؛ وانا لنرجو فوق ذلك مظهرا ؛ فقال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم "این المظھر یا ابا لیلی" قلت الجنۃ قال "اجل انشاء اللہ تعالی"[۱] قال ثم قلت "ولا خیر فی حلم اذا لم یکن لہ * بوادر تحمی صفوہ ان یکدرا * ولا خیر فی جھل اذا لم یکن لہ * حلیم اذا ما اورد الامر اصدرا" فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یفضض اللہ فاک مرتین"

٥٣ الحدیث الثالث والخمسون[٥٢] المسلسل بانفراد کل راو من رواتہ بصفۃ عظیمۃ فی زمانہ

اروبہ عن مولانا عبد الجلیل المدنی ادیب عصرہ وشاعر دھرہ

---

۵۱ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزدق شاعر کے اشعار سنکر دعا فرمائی کہ اللہ تعالی تمہارے منہ کو نہ توڑے یعنے تمہارے دانت گرنے نہ پائیں جسطرح عباس رضی اللہ عنہ کے اس معروضہ پر (کہ یا رسول اللہ میں آپکی مدح کرنا چاہتا ہوں) اور نابغہ جعدی کے قصیدۂ رائیہ کو سنکر آپ نے یہی دعا دی تھی۔ پس نابغہ ایکسو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے اور انکا کوئی دانت نہ گرا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپکی مدح وثنا کرنی آپ کی خوشنودی کا باعث ہے مگر تعریف وہی پسندیدہ محبوب ہوتی ہے جو اطاعت کیساتھ ہو اور جو بغیر اطاعت کے صرف تعریف کیجائے تو وہ چنداں معتبر اور موجب خوشنودی نہیں ہو سکتی۔ اللہ پاک ہم سب کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تعریف کرنی نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

۵۲ ترپنویں حدیث۔ اسکا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی ایک صفت میں اپنے زمانہ کا یکتا تھا ۱۲

عن[٢] السید اسمعیل البرزنجی زاهد عصره عن[٣] صالح الفلانی صوفی
زمانه عن[٤] محمد بن سنه الفلانی محدث زمانه عن[٥] الشریف
محمد بن عبد الله نادره وقته عن[٦] عمر بن الجائی سراج عصره عن[٧]
الحافظ السیوطی[٨] مجدد زمانه ومحدث اوانه عن عمر بن فهد اوحد
عصره عن[٩] الامام الجزری قاری وقته ومحدث دهره قال اخبرنا[١٠]
الامام جمال الدین محمد بن محمد بن محمد الجمالی زاهد عصره
اخبرنا[١١] الامام سعید الدین محمد بن مسعود محدث فارس فی زمانه
انا[١٢] الشیخ ظهیر الدین اسماعیل بن المظفر بن محمد الشیرازی
عالم وقته انا[١٣] ابو طاهر عبد السلام بن ابی الربیع الحنفی محدث
زمانه انا[١٤] ابو بکر عبد الله بن محمد بن شابور القلانسی شیخ عصره
انا[١٥] ابو المبارک عبد العزیز بن محمد بن منصور الادمی
امام اوانه انا[١٦] سلیمان بن ابراهیم بن محمد بن سلیمان نادر
دهره حدثنا[١٧] ابو صالح احمد بن عبد الملک بن علی النیسابوری
غریب وقته حدثنا[١٨] ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش الزیادی
فرید دهره ثنا[١٩] ابو حامد احمد بن محمد بن هاشم البلاذری

حافظ زمانہ ثنا محمد بن الحسن بن علی امام عصرہ ثنا ابی الحسن
ابن علی السید المحجوب ثنا ابی علی بن موسیٰ الرضی ثنا ابی موسیٰ
ابن جعفر الکاظم ثنا ابی جعفر بن محمد الصادق ثنا ابی محمد بن علی
الباقر ثنا ابی علی بن الحسین زین العابدین ثنا ابی الحسین
ابن علی سید الشہداء ثنا ابی علی بن ابی طالب سید الاولیاء
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اخبرنی سید الانبیاء محمد بن
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال و اخبرنی[1] جبرئیل سید
الملائکۃ قال قال اللہ سید السادات انی انا اللہ
لا الٰہ الا انا من اقر لی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل
حصنی امن من عذابی" قال الامام الجزری فی اسنی
المطالب کذا وقع ھذا الحدیث بھذا السیاق من المسلسلات
السعدیۃ والعھدۃ علی البلاذری واللہ تعالیٰ اعلم

سلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو فرشتوں کے سردار جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ تمام سرداروں کے سردار اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ میں ہی معبود حقیقی ہوں میرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے جس نے میری وحدانیت کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ (حفاظت) میں داخل ہو گیا اور میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے بچ گیا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

نمبر ٥٤

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چوبیس واسطے ہیں

الحديث الرابع والخمسون المسلسل بكون كل راو من بلد

ارويه[1] عن مولانا عبد الجليل المدنى عن[2] منة الله المصرى الازهرى عن[3] عبد الرحمن الكزبرى الدمشقى عن[4] ابن بدير المقدسى عن[5] ابى النصر مصطفى الدمياطى عن[6] ابن عقيلة المكي عن[7] ابى المواهب البعلى عن[8] والده الدمشقى عن[9] احمد الفرغانى[10] البقاعى عن[11] ابن حجر المكى عن[12] زكريا الانصارى عن[13] عمر بن فهد المكى عن[14] الحافظ ابى عبد الله محمد الدمشقى انا[15] ابو عبد الله محمد بن محمد البالسى انا[16] ابو العباس احمد بن ابى طالب الديرمقرنى انا[17] ابو النجا عبد الله بن عمر الحريمي انا[18] ابو الوقت السجزى انا[19] ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز الفارسى انا ابو محمد عبد الرحيم بن احمد بن ابى شرح الانصارى الازدى انا[20] ابو القاسم عبد الله بن محمد البغوى ثنا[21] العلاء بن موسى البغدادى ثنا[22] الليث ابن سعد المصرى عن[23] ابى الزبير المكى

ـــه[1] یہ چوبیسویں حدیث ہے ۔ اسکا ہر ایک راوی ایک ایک شہر کا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عن[۲۴] جابر بن عبد الله الانصاری المدنی قم[۲] قم رسول الله صلی الله علیہ وسلم ,, لا یدخل احد ممن بایع تحت الشجرۃ النار ,, قال ابن عقیلۃ و بالسند الی ناصر الدین قال ھذا حدیث صحیح عال واخرجہ الترمذی وغیرہ

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس ۳۳ واسطے ہیں

الحدیث[۵۵] الخامس[۵۵] والخمسون المسلسل بالمحمدیین ۵۵

علی ذات نبینا واسمہ الصلوۃ والسلام من ذالک متصل بالبخاری قد یسر الله عز وجل لی روایتہ بکرمہ وجودہ فللہ الحمد علی ذلک حق حمدہ۔

ارویہ عن[۱] العلامۃ المفسر محمد بن سلیمان حسب الله عن[۲] محمد القاوقجی عن[۳] محمد العدوی ابن صالح عن[۴] محمد الامیر عن[۵] محمد الحفنی عن[۶] محمد البدیری عن[۷] محمد قاسم مقری الدیار المصریہ

لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنہوں نے درخت (ببول) کے نیچے (مجھ سے) بیعت کی انمیں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں داخل نہوگا ماشاء اللہ یہ انکے حق میں بڑی خوشخبری ہے ۱۲ ×

سلہ یہ پچپنویں حدیث اسکا ہر راوی محمد نامی ہے یہ روایت امام بخاری کے طریقہ سے متصل ہے اللہ تعالی نے اپنے جود وکرم سے اسکی روایت مجھپر آسان فرمائی فللہ الحمد علی ذلک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

عن محمد بن صلاح الدين البابلي الازهري عن [٩] محمد بن عبد الله
حجازي الواعظ عن [١٠] محمد الغيطي عن [١١] محمد بن محمد الدلجي عن [١٢]
الشمس محمد السخاوي عن [١٣] محمد بن نجم الدين العلوي المكي انا [١٤]
الحافظ جمال الدين محمد المخزومي انا [١٥] الضياء ابو الفضل محمد
ابن عبد الرحمن المالكي انا [١٦] محمد بن محمد بن علي الطبري انا [١٧]
ابو عبد الله محمد بن علي انا [١٨] محمد بن مهاجر الموصلي انا [١٩] ابو بكر محمد
ابن علي بن ياسر الجياني انا [٢٠] فقيه الحرم ابو عبد الله محمد بن الفضل
ابن احمد الصاعدي الفراوي انا [٢١] محمد بن علي بن الحسين انا [٢٢]
محمد بن احمد بن عبد الله الحمصي المروزي انا [٢٣] ابو الهيثم محمد
ابن علي بن محمد المكي الكشميهني قال [٢٤] اخبرنا ابو عبد الله محمد بن يوسف
الفربري انا [٢٥] محمد بن اسمعيل البخاري الحافظ حدثنا [٢٦] محمد بن
خالد بن محمد بن يحيى بن عبد الله بن خالد الذهبي ثنا [٢٧] محمد
ابن وهب بن عطية هو الدمشقي ثنا [٢٨] محمد بن حرب ثنا [٢٩] محمد
ابن الوليد الزبيدي ثنا [٣٠] محمد بن شهاب الزهري عن [٣١] عروة
ابن الزبير عن [٣٢] زينب بنت ابي سلمة عن [٣٣] ام سلمة زوج النبي

رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی فی بیتہا جاریۃ وفی وجہہا سفعۃ[۵۱] فقال "استرقوا[۵۲] لہا فان بہا النظرۃ"

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث[۵۳] السادس والخمسون[۵۶] المسلسل کذلک	کے درمیان اٹھائیس ۲۸ واسطے ہیں۔

٥٦

اروِیہ عن[۱] الشیخ المذکور محمد بن سلیمان عن[۲] محمد القاوقجی قال حدثنی[۳] محمد عابد السندی عن[۴] محمد یوسف بن محمد المزجاجی عن[۵] محمد عبد الخالق المزجاجی عن[۶] محمد عقیلۃ عن[۷] محمد بن عبد الباقی الحنبلی عن[۸] محمد بن النجم الغزی عن[۹] ابیہ محمد البدر[۱۰] الغزی عن[۱۱] محمد بن محمد المری السکندری عن[۱۲] محمد بن محمد الجزری انا[۱۳] محمد ابن احمد بن مرزوق التلمسانی مشافہۃ انا[۱۴] القاضی محمد بن

۵۱ السفعۃ بفتح السین المہملۃ وضمہا وسکون الفاء بعدہا عین مہملۃ ہی صفرۃ الوجہ وفی مجمع البحار ناقلا عن الکرمانی اراد بالسفعۃ مسۃ من الجن وعن النہایۃ قولہ فان بہا النظرۃ ای بہا عین اصابتہا من نظر الجن اھ۔

۵۲ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں ایک لونڈی کو ملاحظہ فرمایا کہ جسکے چہرہ نظر جن کے اثر سے زردی نمایاں تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسپر منتر پڑھاؤ کہ اسکو نظر جن کا اثر ہوا ہے۔ اس حدیث سے جن کا وجود اور انسان پر اسکا اثر ہونا اور اس کے دفعیہ کے لئے منتر کا ہونا ثابت ہوا۔ مگر شرع نے جسطرح کے منتر سے منع کیا ہے اس سے احتراز لازم ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

۵۳ یہ چھپنویں حدیث بھی مسلسل بالمحمدین ہے یعنے اسکے بھی ہر راوی کا نام محمد ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

احمد الحسینی انا محمد بن محمد الحصین التلمسانی انا محمد بن
یوسف البرزالی انا محمد بن ابی الحسین الصوفی انا محمد بن محمد
الطائی انا محمد بن عبد الواحد الدقاق انا محمد بن علی الکرانی
ثنا محمد بن اسحق بن یحیی بن مندة الاصبهانی العبدی انا
محمد ابو منصور سعد الباوردی کاتب الواقدی انا محمد
ابن عبد الله الحضرمی انا محمد بن عبد الله المثنی انا محمد
ابن بشر انا محمد بن عمرو الانصاری ثنا محمد بن سیرین انا
محمد بن محمد بن عبد الله بن جحش انا ابی عن محمد رسول الله
صلی الله علیه وسلم انه مر فی السوق برجل مکشوف فخذه
فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم "غط فخذک
فانها عورة" قال المسکین قال السیوطی فی جیاد المسلسلات
نقلا عن الحافظ ابن حجر فی امالیه وهذا حدیث عجیب التسلسل
بالمحمدین لیس فی اسناده من ینظر فی حاله سوی محمد بن عمرو
واسم جده سهل ضعفه یحیی القطان ووثقه ابن حبان وله
متابع رواه احمد وابن خزیمة من طریق العلاء بن عبد الرحمن

الباوردی

سلہ وفی العزیزی صفحہ ۳۳ قال لما مر علی جرهد الاسلمی من اهل الصفة وهو کاشف
فخذه اھ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بازار میں (اصحاب صفہ میں سے) ایک صحابی (جرہد اسلمی
رضی اللہ عنہ) پر گزرے جنکی ران کھلی ہوئی تھی تو آنحضرت نے اپنی ران کو چھپا کیونکہ وہ عورت یعنے چھپانے کی چیز ہے ۱۲

عن ابی کثیر اتم منہ والحدیث علقہ البخاری فی صحیحہ اھ
ای عن محمد بن جحش رضی اللہ عنہ قال العجلونی وقال
السخاوی الحدیث حسن وقال شیخ مشائخنا فی مسالک الابرار
قال الحافظ فی فتح الباری لمحمد بن جحش وابیہ عبداللہ بن جحش
صحبۃ وزینب بنت جحش احدی امہات المؤمنین عمتہ وکان
محمد صغیرا فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد حفظ عنہ وھذا
بین فی حدیثہ ھذا فقد وصلہ احمد والبخاری فی التاریخ والحاکم
فی المستدرک کلہم من طریق اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن
عبدالرحمن عن ابی کثیر مولی محمد بن جحش عنہ قال مر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ علی معمر فخذاہ مکشوفتان
فقال ^ویا^ معمر^لہ^ غط علیک فخذیک فان الفخذین عورۃ
رجالہ رجال الصحیح غیر ابی کثیر وقد روی عنہ جماعۃ لکن لم
اجد فیہ تصریحا بتعدیل انتہی یقول الجامع المسکین قال

سلہ یعنے دوسری ایک روایت میں اسطرح آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر صحابی رضی اللہ عنہ پر گزرے
دراںحالیکہ انکی ہر دو ران کھلی ہوی تھی تو آپنے فرمایا کہ اے معمر تیری ہر دو ران چھپا اس لئے کہ رانیں
عورت یعنے چھپانیکی چیز ہے ١٢ محمد عبدالہادی عفی عنہ

العلامة محمد عابد فی ثبتہ ولا یخفی ان شیخنا العارف باللہ الشیخ
یوسف المزجاجی وشیخہ الشیخ عبد الخالق بن ابی بکر المزجاجی
سمی کل واحد منہما عند ولادتہ بمحمد وھذہ عادۃ بیت المزجاجی
یقطعون السرۃ علی اسم محمد تبرکا ثم یسمیہ ابوہ بعد ذلک (السرار)
بما شاء قالہ الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی فی النزھۃ المستطابۃ
انتہی قولہ فلم یکن فی السند الا عبد اللہ بن جحش۔ و
قد قال العلامۃ القاوقجی فی مسلسلاتہ ویروی ان ولدہ
محمدا روی عنہ وعن سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیکون مسلسلا بالمحمدیین من اولہ الی اخرہ انتہی
و قد مر قول الحافظ ابن حجر فی فتح الباری ان لمحمد بن جحش ولابیہ
عبد اللہ بن جحش صحبۃ اھ وقال حافظ الغرب ابن عبد البر
فی کتاب الاستیعاب محمد بن عبد اللہ بن جحش یکنی ابا
عبد اللہ کان قد ھاجر مع ابیہ وعمیہ الی ارض الحبشۃ ثم
ھاجر من مکۃ الی المدینۃ مع ابیہ لہ صحبۃ وروایۃ انتہی
فافہم وتدبر

عـ٥٧

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	# الحديث السابع والخمسون المسلسل بالاحمدين	تک چھپیس واسطے ہیں۔

اردويه عن مولانا الشيخ احمد المكي عن الشيخ احمد دحلان عن عثمان الدمياطي عن محمد الشنواني عن الامام احمد الدردیري بالاجازة العامة عن احمد الملوی واحمد الجوهري عن احمد بن مكي النخلي عن احمد القشاشي عن احمد بن علي بن عبد القدوس الهاشمي بالاجازة العامة عن احمد النهرواني المكي عن والده احمد بن عبد الله عن احمد بن محمد القرشي العدوي عن احمد بن عبد الرحمن المقدسي عن احمد بن شيبان عن ابي عبد الله احمد بن منصور الجويني عن الحافظ احمد بن محمد السلفي عن ابي بكر احمد بن علي بن عبد الله بروايته عن القاضي احمد بن الحسين محمد بن الدينوري عن احمد بن محمد بن سليمان المعروف بابن السني عن الامام ابي عبد الرحمن احمد النسائي نا عثمان هو ابن سعيد الحمصي عن شعيب بن

سـ٥٧ ستاونویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی کا نام احمد ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

دينار الحمصي عن[٢٣] الزهري[٢٤] حدثني سعيد بن المسيب ان ابا هريرة[٢٥]
رضي الله عنه اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

"امرت[١] ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله

فمن قالها فقد عصم مني نفسه وماله الا بحقه وحسابه
على الله تعالى" قال الجامع اخرجه النسائي في
سننه بالسند المتقدم بعينه وبلفظ الحديث واخرجه الشيخان
ايضا عن ابن عمر رضي الله عنهما لكن بزيادة بعض الالفاظ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث الثامن والخمسون المسلسل بالمكيين	تک ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔

۵۸

وقد اقمت بمكة المكرمة بفضل الله تعالى ستة عشر شهرا
لاغتنام الفيوض من علمائها - ارويه عن الحبيب[١] حسين المكي عن[٢] والده

[١] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالی کی جانب سے مامور ہوں کہ لوگوں سے اسوقت تک جہاد کروں کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ پس جس نے یہ کہدیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنا مال بچالیا۔ مگر حق اسلام سے۔ اور اسکا حساب اللہ تعالی پر ہے۔ اور یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسطرح مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ لوگ جبتک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ کہیں اور نماز پنجگانہ قائم نکریں اور زکوۃ ندیں اسوقت تک مجھکو ان سے جہاد کرنیکا حکم ہوا ہے۔ پس جب وہ ان امور مذکورہ پر عامل ہوجائیں تو انکی جانیں اور انکے اموال قتال اور لوٹ وغیرہ سے محفوظ ہوگئے۔ مگر حقوق اسلامیہ مثلاً زنا و قصاص و سرقہ وغیرہ کے سبب سے کہ ایسی صورتوں میں وہ محفوظ نہ ہونگے۔ اور اسکے بعد جو کچھ کفر و معاصی پوشیدہ کرینگے اسکا حساب اللہ تعالے لیگا ۱۲ سے ۵۸ اٹھاونویں حدیث۔ اسکا ہر راوی مکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ لہ و لوالدیہ

محمد المكي عن الشيخ عمر العطار المكي عن الشيخ محمد طاهر سنبل المكي عن
الشيخ احمد النخلي المكي عن امام المقام زين العابدين بن عبد القادر
ابن محمد بن يحيي بن مكرم الحسين الطبري المكي اجازة عن والده
عبد القادر امام المقام عن جده الامام يحيي بن مكرم بن محمد المحب
الاخير المكي عن جده الامام ابي المعالي محب الدين محمد بن
رضى الدين محمد بن المحب الاوسط محمد المكي عن عم ابيه الامام
العلامة ابي اليمن محمد بن احمد المكي انا والدي الامام شهاب الدين
ابو العباس احمد بن رضى الدين الطبري المكي ثم انا والدي امام
مقام الخليل العلامة رضى الدين ابراهيم بن محمد بن ابراهيم
ابي بكر بن علي بن فارس الحسيني الطبري المكي وقاضى القضاة
نجم الدين ابو احمد محمد بن قاضى القضاة جمال الدين محمد بن
الحافظ محب الدين بن عبد الله الطبري المكي قال هو واحمد بن
الرضى ايضا انا به الامام عماد الدين ابو محمد عبد الرحمن بن
محمد بن علي بن الحسين الطبري المكي انا به الشيخ ركن الدين ابو القاسم
عبد الرحمن بن ابي حرمي فتوح بن بنين الكاتب المكي انا

به الامام الحافظ خطيب مكة ابو حفص عمر بن عبد المجيد القرشي المعروف
بالميانشي المكي سماعا [١٧]انا به الامام ركن الدين قاضي الحرمين
ابو المظفر محمد بن علي الشيباني الطبري المكي بقرأتي عليه [١٨]انا جدي
الامام القاضي ابو عبد الله الحسين بن علي بن الحسين الطبري المكي
[١٨]انا به ابو القاسم خلف بن هبة الله [١٩]ثنا به ابو محمد الحسين بن
احمد بن ابراهيم العبقسي المكي سنة عشرين واربع مائة [٢٠]انا
به ابو الحسن محمد بن نافع بن احمد المكي وابو بكر احمد بن عبد الله
ابن عبد المؤمن قالا [٢١]حدثنا ابو محمد اسحق بن احمد الخزاعي
المكي مقريها في حدود سنة ست وثلاث مائة [٢٢]انا به الامام
المؤرخ ابو الوليد محمد بن عبد الله الازرقي المكي [٢٣]ثنا حدثني جدي
احمد بن محمد المكي [٢٤]عن سعيد بن سالم هو ابو عثمان القداح المكي
وسليم بن مسلم المكي [٢٥]عن ابن جريج هو مفتي مكة عبد الملك بن
عبد العزيز المكي [٢٦]عن عطاء بن ابي رباح المكي [٢٧]عن عبد الله بن عباس
رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

[له]ينزل الله تعالى على هذا البيت كل يوم وليلة

له حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس (مبارک) مکان پر ہر رات دن میں ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے انمیں سے طواف کرنیوالوں کو ساٹھ اور نماز پڑھنے والوں کو چالیس اور (اسپر) نظر کرنیوالوں کو بیس رحمتیں ملتی ہیں ۱۲ محمد عبد الباری غفرلہ

عشرین و مائة رحمة ستون منها للطائفین وأربعون للمصلین وعشرون للناظرین"

رواه البیهقی فی شعب الایمان والخطیب فی تاریخه والصابونی فی الجزء الثانی من المائتین له۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث التاسع والخمسون المسلسل بالمدنیین فی أکثره	تک چھبیس[۲۶] واسطے ہیں

نمبر ۵۹

فأقول وقد قمت بمدینة المنورة لتحصیل الزیارة واغتنام الفیوض من علمائها الکرام۔ حدثنی به[۱] شیخنا الفاضل عبد الجلیل برادة المدنی عن المعمر مفتی الشافعیة بالمدینة المنورة السید اسماعیل البرزنجی المدنی عن صالح الفلانی المدنی عن محمد سعید سفر المدنی عن محمد ابی طاهر المدنی عن والده ابراهیم الکردی المدنی ثم حدثنی به احمد بن محمد القشاشی المدنی عن ابی المواهب احمد بن علی الشناوی المدنی عن السید غضنفر بن جعفر الحسینی النهروالی المدنی عن عبد الحق السنباطی المجاور بالمدینة عن محمد بن عبد الرحمن

سلہ[۱] اس حدیث کے اکثر راوی مدنی ہیں ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

السخاوی نزیل المدینة المدفون بالبقیع شمال قبة الامام مالك
رضی الله عنه عن [١٢] ابی الفتح العثمانی المدنی عن [١٣] ابیه قاضی المدینة
وخطیبها زین الدین بن ابی بکر المراغی عن [١٤] شیخ المحدثین بالحرم
المدنی عفیف الدین بن عبد الله بن الجمال المطری عن [١٥] الرضی
ابراهیم بن محمد الطبری عن [١٦] عم ابیه یعقوب الطبری عن [١٧] یحیی
ابن یونس الهاشمی اخبرنا [١٨] ابو الوقت السجزی انا [١٩] ابو الحسن الداودی
انا [٢٠] ابو محمد الحموی السرخسی انا [٢١] ابو عبد الله محمد بن یوسف
الفربری انا [٢٢] محمد بن اسماعیل البخاری المجاور بالمدینة مدة
انا [٢٣] عبد العزیز ابو عبد الله الاویسی هو ابو القاسم المدنی عن [٢٤]
ابن شهاب الزهری المدنی ان عطاء بن یزید اللیثی المدنی
اخبره [٢٥] ان حمران المدنی مولی عثمان اخبره [٢٦] انه رای عثمان
ابن عفان وهو مکی مدنی دعا باناء فافرغ علی کفیه ثلاث مرات
فغسلهما ثم ادخل یمینه فی الاناء فمضمض واستنشق ثم غسل
وجهه ثلاثا ویدیه الی المرفقین ثلاث مرات ثم مسح براسه
ثم غسل رجلیه الی الکعبین ثلاث مرار ثم قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم من توضأ نحو وضوئي هذا ثم صلى
ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه
هذا رواية البخاري وفيه ثلاثة من التابعين الزهري وعطاء وحمران [1]

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث الستون [2] المسلسل مثله	تک انتیس (۲۹) واسطے ہیں۔

بهذا السند الى عفيف الدين ابن عبد الله بن الجمال المصري
بسماعه عن [15] عبد المؤمن بن خلف باجازته عن [16] المؤيد الطوسي
عن [17] محمد الفراوي عن [18] الغافر الفارسي عن [19] محمد بن عيسى الجلودي
عن [20] ابراهيم المروزي عن [21] الامام مسلم القشيري حدثنا [22]
زهير بن حرب اي البغدادي حدثنا [23] يعقوب ابن ابراهيم المدني اخبرنا [24] ابي ابراهيم بن سعد
ابن ابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف الزهري المدني عن [25] صالح

---

[1] حمران مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک روز، دیکھا کہ انہوں نے پانی کا برتن منگا کر ہردو ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئے اور کلی تین بار کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی لیا پھر منہ اور ہردو ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے اور مسح سر کیا اور ٹخنوں تک ہردو پیر تین بار دھوئے پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کے جیسا وضو کیا پھر دو رکعتیں اسطرح پڑھیں کہ انمیں کوئی خیال دل میں نہ گزرے تو اس کے پچھلے گناہ بخشے جائینگے ۱۲

[2] یہ ساٹھویں حدیث۔ اس میں بھی مدنیین کا سلسلہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

ابن كيسان المدنی التابعی ۲۲ ثم ابن شہاب ای محمد بن مسلم
المدنی التابعی عن عروة بن الزبیر التابعی یحدث عن حُمران
المدنی ھو مولی عثمان بن عفان قال فلما توضأ عثمان قال واللّٰه
لاحدثنكم حديثا لولا آية فی كتاب اللّٰه ما حدثتكموه انی سمعت
رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وسلم یقول "لا یتوضأ الرجل
فیحسن وضوءه ثم یصلی الصلوة الا غفر له ما بینه
وبین الصلوة التی تلیها" قال عروة الآية ان الذين
يكتمون ما انزلنا من البينت والهدى الى
قوله اللاعنون ٥ هذا حديث صحيح اتفق الشيخان على
معناه قال المنلا ابراهيم هذا حديث صحيح المتن والتسلسل
وقال الامام النووی رحمهم اللّٰه القوی هذا اسناد اجتمع
فيه اربعة تابعيون مدنيون يروی بعضهم عن بعض اهـ قال

لـه حُمران رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے جب وضو کیا تو فرمایا کہ بخدا میں تمکو ایک حدیث سناتا ہوں - اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمکو یہ حدیث نہ سناتا تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص اچھی طرح یعنے موافق سنت وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس نماز اور اسکے بعد والی نماز کے درمیان جو کچھ گناہ (صغیرہ) ہونگے بخشدئے جائینگے - عروہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جس آیت کا اشارہ حضرت عثمان رضہ نے کیا وہ آیت ان الذین سے لاعنون تک ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ولوالدیہ

شیخ شیخنا محمد القاوقجی فی مسلسلاتہ وفیہ لطیفۃ اخری وھی روایۃ الاکابر عن الاصاغر فان صالح بن کیسان اکبر سنا من الزھری اھ

۶۱

اس حدیث میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بائیس (۲۲) واسطے ہیں۔

الحدیث الحادی والستون المسلسل بالدمشقیین الثقات

وھو حدیث صحیح عظیم القدر اجتمع فیہ جمل من الفوائد منھا صحۃ اسنادہ ومتنہ وعلوہ وتسلسلہ وقد نقل عن ابی ادریس الخولانی انہ کان اذا حدث بہ جثا علی رکبتیہ اجلالا لہ۔ کذا فی شرح مسلم للامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ فاقول حدثنی بہ السید عبد الرزاق البیطار الدمشقی عن ۱ والدہ السید حسن البیطار الدمشقی عن ۲ عبد الرحمن الکزبری الدمشقی ح وارویہ عالیا بدرجۃ کما حدثنی بہ العلامۃ المحدث عبد اللہ القدومی النابلسی الدمشقی عن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی عن ۳ ابیہ محمد الکزبری الدمشقی عن احمد بن عبید العطار الدمشقی عن محدث الشام العلامۃ

لہ یکستھویں حدیث۔ اسکے سب راوی دمشقی ہیں۔ یہ بڑی عظیم القدر صحیح حدیث ہے۔ اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ سے بلا واسطہ جبریل روایت فرماتے ہیں۔ ایسی حدیث کو حدیث قدسی کہتے ہیں ۱۲
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

العجلونی الدمشقی حدثنا به مشائخنا الثلاثة ابو المواهب الحنبلی
وعبد الغنی النابلسی الحنفی ومحمد الکاملی الشافعی الدمشقیون
قال کل واحد منهم حدثنا به شیخنا عبد الباقی الحنبلی الدمشقی قال
حدثنا به محمد شمس الدین المیدانی الشافعی الدمشقی قال
ثنا به شهاب الدین احمد الطیبی الکبیر الدمشقی ح حدثنا به السید
محمد ابو البقا کمال الدین ابن حمزة الحسینی الدمشقی حدثنا ابو العباس
احمد بن عبد الهادی الحافظ الشهیر الدمشقی قال حدثنا
به الصلاح محمد بن ابی عمر احمد الصالحی الدمشقی قال ثنا
به ابو الحسن علی بن احمد فخر الدین الصالحی الدمشقی ثنا به عمی محمد
ابن عبد الله ضیاء الدین المقدسی الدمشقی ثنا به ابو المجد
الفضل بن الحسین البانیاسی الدمشقی اخبرنا ابو القاسم
المؤذن الدمشقی ثنا ابو بکر عبد الرحمن بن القاسم الهاشمی
الدمشقی ثنا ابو مسهر عبد الاعلی بن مسهر الغسانی الدمشقی
ثنا سعید بن عبد العزیز الدمشقی حدثنا ربیعة بن یزید الدمشقی
حدثنا ابو ادریس عائذ الله بن عبد الله الخولانی الدمشقی

۲۴ حدثنا ابو ذر جندب بن جنادة الغفاری رضی اللہ عنہ
وقد دخل ایضا دمشق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیما روی عن اللہ تبارک وتعالیٰ انہ قال "یا عبادی[۱] انی
حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرماً فلا تظالموا
یا عبادی کلکم ضال الا من ہدیتہ فاستہدونی اہدکم
یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی
اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی
اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنہار وانا
اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی
انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی

[۱] "ترجمہ" اے میرے بندو تحقیق میں نے میری ذات پر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسکو حرام کر دیا ہے پس تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر میں نے جسکو ہدایت دی۔ یعنے مبعث رسول سے پہلے سب کے سب گمراہ تھے۔ اللہ پاک نے بذریعۂ رسول جسکو ہدایت دی وہ ہدایت پر آئے ورنہ سب گمراہ رہتے۔ پس تم مجھ سے طلب ہدایت کرو میں تمکو ہدایت کرونگا۔ اے میرے بندو تم سب کے سب بھوکے ہو مگر جسکو میں نے کھلایا۔ پس تم مجھ سے طلب طعام کرو میں تمکو کھلاؤنگا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں نے پہنایا۔ پس تم مجھ سے طلب لباس کرو میں تمہیں کپڑے پہناؤنگا۔ اے میرے بندو یقیناً تم شب و روز خطا کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشتا ہوں۔ پس تم مجھ سے طلب مغفرت کرو میں تمہیں بخشونگا۔ اے میرے بندو تحقیق تم مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے ہو تا کہ تم مجھے نقصان پہنچاؤ اور ہرگز مجھے نفع نہیں پہنچا سکتے ہو تا کہ تم مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

یا عبادی لو ان اولکم و اخرکم و انسکم و جنکم کانوا علی
اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا
یا عبادی لو ان اولکم و(اخرکم) و انسکم و جنکم کانوا علی افجر
قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا
عبادی لو ان اولکم و اخرکم و انسکم و جنکم قاموا فی
صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسئلته
ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا
ادخل البحر یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیھا
علیکم ثم اوفیکم ایاھا فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ ومن

(بقیہ حاشیہ سابقہ) انس و جن تم میں کے سب سے بڑے متقی (یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک میں کچھ اضافہ نہ ہو جائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام انس و جن تم میں سے سب سے بڑے نافرمان (یعنے ابلیس علیہ اللعنہ) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک سے کچھ گھٹ نجائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولیں و آخریں اور انس و جن ایک زمیں میں کھڑے ہو کر یعنے سب کے سب اکٹھے ہو کر مجھ سے سوال کریں۔ پھر میں ہر شخص کو اسکی مطلوبہ چیز عطا کروں تو بھی میرے خزانہ میں سے اسیقدر کمی ہو گی جسقدر سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے پانی کی کمی ہو گی۔ یعنے اسقدر بے حساب عطا کرنے پر بھی میرے خزانہ میں کسی طرح کی کمی واقع نہ ہو گی۔ اے میرے بندو میں تمھارے کل اعمال کو ضرور گن رکھتا ہوں پھر تمکو ان کے موافق پوری جزا دونگا۔ پس جو شخص بھلائی کو پائے تو وہ اللہ پاک کی حمد کرے اور جو اسکے خلاف پائے تو وہ محض اپنے ہی نفس کو ملامت کرے نہ کہ اور کسی کو ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سلہ کذا فی الاصول المعتمدۃ وھو المناسب للمقام ووقع فی اصل ابن حجر لکم وقال وفی نسخۃ علیکم ۱۲ مرقاۃ بحذف یسیر ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

وجد غير ذلك فلا يلومن الا نفسه" هذه رواية مسلم فی صحیحہ۔

٦٢ع

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثانی والستون[62] المسلسل بالمصریین[1]	علیہ وسلم کے درمیان چھبیس[26] واسطے ہیں۔

ارویہ عن الشیخ العلامۃ محمد حسب اللہ المصری[1] عن الشیخ احمد منۃ اللہ المصری[2] عن الامیر الکبیر المصری[3] عن شیخ الاسلام علی الصعیدی المصری[4] عن محمد السلمونی المصری وعبداللہ اللبانی المصری[5] کل منہما عن محمد الخرشی وعبد الباقی الزرقانی[6] المصریین کلاھما عن ابی الامداد برھان الدین ابراھیم بن[7] ابراھیم بن علی الحسنی العلوی المصری[8] عن الشیخ السنہوری المصری[9] عن محمد الغیطی المصری[10] عن قاضی مصر نور الدین علی بن لیس[11] عن محمد السخاوی المصری[12] ثنی الحافظ احمد بن حجر العسقلانی المصری[13] حدثنا ابو محمد عبداللہ بن عمر بن علی السعودی المصری[14] حدثنا ابو محمد بن ابراھیم بن علی المصری[15] حدثنا ابو الحسن

---

[1] اس حدیث کے سب راوی مصری ہیں ۱۲ محمد عبدالہادی غفر اللہ لہ

يحيى القرشي المصري حدثنا[17] ابو عيسى عبد الله بن عبد الواحد المصري
ثنا[18] ابو القاسم هبة الله بن علي البوصيري المصري ثنا ابو صادق مرشد
ابن يحيى المدني المصري ثنا[19] ابو الحسن علي بن عمر الحراني الصواف المصري
ثنا[20] ابو القاسم حمزة بن محمد الكناني الحافظ المصري ثنا[21] عمران بن
موسى المصري ثنا[22] يحيى بن عبد الله المصري ثنا[23] الليث بن سعد المصري
ثنا[24] عامر بن يحيى المغافري المصري ثنا[25] ابو عبد الرحمن الحبلي المصري ثنا[26]
عبد الله بن عمرو ابن العاص رضي الله تعالى عنهما يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يصاح[51] برجل من امتي على رؤس
الخلائق يوم القيمة فينشر له تسعة وتسعون سجلا كل
سجل منها مد البصر ثم يقول الله تعالى له أتنكر من هذا
شيئا فيقول لا يا رب فيقول الله تعالى ألك عذر
وحسنة فيقول لا يا رب فيقول الله عز وجل بلى ان

---

۵۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری امت میں سے ایک شخص کو تمام مخلوق کے روبرو دربار الٰہی میں پکارا جائیگا پس اسکے اعمال نامہ کے بڑے بڑے ننانوے دفتر کھولے جائینگے۔ ہرایک کی درازی مدّ بصر تک ہوگی۔ پھر اسکو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ اے بندے، کیا تو ان اعمال میں سے کسی کا منکر ہے وہ کہیگا کہ نہیں اے رب میرے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ آیا تیرا کوئی عذر یا تیری کوئی نیکی ہے کہیگا کہ نہیں اے رب میرے (بقیہ صفحہ آیندہ)

لك عندنا حسنات وانه لا ظلم عليك اليوم فيخرج الله
تعالى له بطاقة فيها اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمدا عبده ورسوله فيقول يا رب ما هذه
البطاقة مع هذه السجلات فيقول انك لا تظلم
فتوضع السجلات في كفة والبطاقة في كفة فطاشت
السجلات وثقلت البطاقة" قلت وفي رواية
بقدر الانملة فيها شهادة ان لا اله الا الله الخ"
وفي رواية الترمذي "ولا يثقل مع اسم الله تعالى شيء"
قال السخاوي هذا حديث جيد الاسناد عظيم المواقع مسلسل
بالمصريين الى منتهاه وصحابيه سكن مصر مع ابيه واقام بعده

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ (اے بندے) کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس تیری نیکیاں ہیں۔ اور آج تجھ پر کسیطرح ظلم نہ ہوگا۔ (یہ فرماکر) اللہ پاک ایک چھوٹا ٹکڑا نکالیگا جس میں کلمۂ شہادت مرقوم ہوگا (بندہ یہ دیکھکر) پوچھیگا اے میرے رب ان دفتروں کے مقابلہ میں یہ ذرا سا ٹکڑا کیا (حقیقت رکھتا) ہے پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تجھ پر کچھ ظلم نہ کیا جائیگا۔ پس وہ تمام دفاتر میزان کے ایک پلّے میں اور وہ ٹکڑا ایک پلّے میں رکھا جائیگا۔ پس وہ دفاتر ہلکے اور وہ ٹکڑا بھاری ہوجائیگا۔ راقم آثم کہتا ہے کہ دوسری ایک روایت میں یہ جملہ زیادہ ہے کہ وہ ٹکڑا ایک انگل کے مقدار کا ہوگا جس میں کلمۂ شہادت لکھا ہوا ہوگا اور ترمذی کی روایت میں آخری میں اس جملہ کی زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کیساتھ کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی۔ یہ حدیث شریف جید الاسناد اور عظیم الشان ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی

مدة يسيرة ثم تحول منها و رواه الحاكم فی صحیحه وهو صحیح علی شرط مسلم كذا فی ثبت الامیر الکبیر وحصر الشارد انتهی وفی جیاد المسلسلات ما نصه اخرجه الترمذی وحسنه وابن ماجه والحاکم وصححه من طرق عن اللیث وزاد فیه فیها ب العبد قبل قوله فیقول لا یارب انتهی

تک بیس (۲۰) واسطے ہیں۔	الحدیث الثالث والستون[۱] المسلسل بالمعمرین	اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ع ٦٣

لیس فیهم الا من جاوز الثمانین - وبالسند الی الامام السیوطی قال فی الجیاد قرأت علی ام الفضل القدسیة ان ابا اسحق التنوخی اخبرها قال اخبرنا احمد بن ابی طالب قال اخبرنا عبد الله ابن عمر قال اخبرنا عبد الاول بن عیسیٰ قال اخبرنا محمد بن ابی مسعود الفارسی قال اخبرنا عبد الرحمن بن احمد الانصاری قال اخبرنا ابو القاسم عبد الله بن محمد البغوی قال حدثنا العلاء بن موسی قال حدثنا سفیان بن عیینة عن الاسود بن قیس انه

[۱] یہ ترسٹھویں حدیث ہے جسکے راوی معمرین ہیں یعنی ہر راوی اسّی سال سے بڑھکر عمر والا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

سمع جندب بن عبد الله يقول شهدت الاضحى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهم "من كان ذبح قبل الصلوٰة فليعد ومن لا فليذبح على اسم الله" اخرجه مسلم و ابن ماجه من طريق ابن عيينة به واخرجه الشيخان والنسائی من طريق عن الاسود بن قيس به انتهى

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث الرابع والستون المسلسل بالحسن	تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

۶۴ حدثنی الشیخ اسعد بن احمد الدهان الحنفی المکی وخلقه حسن اخبرنا الشیخ حسین الجسر الطرابلسی وعلمه حسن انا علاء الدین عابدین وتقریره حسن حدثنا والدی محمد امین عابدین مؤلف رد المحتار وتالیفه حسن انا الشیخ محمد شاکر وعلمه وخلقه حسن انا المنلا علی ابن محمد بن سالم الترکمانی الحنفی وفتواه حسن اخبرنا محمد بن عقیلة وعلمه وخلقه حسن ح واخبرنی العلامة الشیخ صالح کمال

۱؎ حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عید الضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کی ہے اسکو چاہیے کہ (بعد نماز) دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں ذبح کیا تو وہ ذبح کرے اللہ تعالیٰ کے نام پر ۱۲ ۲؎ چونسٹھویں حدیث مسلسل بالحسن ہے ۱۲

مفتي الاحناف وشيخ العلماء بمكة المكرمة وخلقه وفتواه حسن
انا[٢] الشيخ محمد علي بن الظاهر الوتري وتقريره حسن انا[٣]
الشيخ العلامة عبد الغني المجددي وسمته حسن انا[٤] العلامة
الحافظ محمد عابد وحفظه وتاليفه حسن انا[٥] العلامة السيد
عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل وحديثه
حسن انا[٦] العلامة امر الله المزجاجي وفقهه حسن انا[٧] العلامة
محمد بن عقيلة وهديه حسن اخبرنا[٨] شيخنا حسن بن علي العجيمي
واسمه وعلمه حسن اخبرنا[٩] الشيخ عبد الرحيم الحنفي اجازة وحاله
حسن انا[١٠] السيد طاهر بن الحسين الاهدل اجازة وخلقه
حسن انا[١١] وجيه الدين عبد الرحمن بن علي الديبع وحفظه حسن انبانا[١٢]
خادم السنة الحافظ ابو العباس احمد بن عبد اللطيف الشرجي
وكل حاله حسن اخبرنا[١٣] شمس الدين محمد الجزري ووجهه وخلقه
حسن انبانا[١٤] الحسن بن احمد بن هلال الصالحي فيما شافهني بلفظه
الحسن عن[١٥] علي بن احمد المقدسي ابي الحسن انا[١٦] الحافظ عبد الرحمن
ابن علي الشهير بابن الجوزي صاحب الوعظ الحسن انا[١٧] ابو نعيم محمد

ابن عبد الباقی ذو الخلق الحسن أنا ابو بکر احمد بن علی الطریثیثی
وسمتہ حسن أنا ابو سعید فضل اللہ بن احمد المیہنی النیسابوری وحالہ حسن أنا ابو العباس
احمد بن محمد المستغفری بحیث حسن أنا ابو العباس بن ابی الحسن حدثنا ابی محمد بن عمر الاشبانی
ابو الحسن حدثنا محمد بن زکریا العلائی وکل حالہ حسن حدثنا الحسن
عن الحسن حدثنی الحسن بن ابی الحسن عن الحسن رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ”احسن الحسن الخلق الحسن“[۱]
قال العلامۃ العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ فی ثبتہ وذکرہ شیخ مشایخنا
الکورانی فی مسالک الابرار قال فیہ انا شیخنا صفی الدین
احمد بن محمد المدنی القشاشی وجدہ الاعلی اسمہ حسن عن
شیخہ ابی المواہب بن ابی الحسن عن الشیخ محمد بن ابی الحسن
عن والدہ ابی الحسن عن العز بن زکریا الفقیہ الحسن عن الحافظ الزین
ابی الفضل احمد بن ابی الحسن باجازتہ العامۃ من ابی حفص
عمر بن حسن عن علی بن البخاری ابی الحسن عن ابی الیمن زید بن

[۱] نیک خلقی نیکیوں سے بہترین نیکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

الحسن عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد الباقی الفقیہ الحسن
عن القاضی ابی عبد اللہ محمد بن سلامۃ القضاعی القاضی
الحسن حدثنا محمد بن اسماعیل الکیسی وکان ذا خلق حسن الکشّی
ثنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری بحدیث حسن ثنا ابو العباس
ابن ابی الحسن ثنا ابی ابو الحسن یعنی احمد بن عمر الاشبانی ثنا محمد
ابن زکریا العلائی رجل حدیثہ حسن حدثنا الحسن عن الحسن
عن الحسن ابن ابی الحسن عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم "ان احسن الحسن الخلق الحسن"
قال القضاعی الحسن الاول هو ابن سهل والثانی ابن دینار
والثالث البصری والرابع ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتھے

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اکرم	**الحدیث الخامس والستون المسلسل باثنی عشر ابًا فی نسق واحد فی اٰخرہ یقول سمعت**	صلی اللہ علیہ وسلم تک اکتالیس واسطے ہیں

۶۵

فاقول حدثنی اجازۃ شیخی القدومی عن عبد الرحمن الکزبری

۱ اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ ۲ پینسٹھویں حدیث۔ اس حدیث کا ایسا سلسلہ ہے کہ آخر کے بارہ راویوں سے ہر راوی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سمعت ابی یعنی میں نے اپنے باپ سے سنا پھر وہ کہتا ہے سمعت ابی اسیطرح آخر تک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عن[٣] ابیہ عن[٤] احمد العطار عن[٥] العجلونی قال فی ثبتہ حدثنا[٦] اجازۃ

شیخنا محمد ابو الطاہر المدنی ح حدثنا[٧] والدی ابراہیم الکورانی ح حدثنا[٨]

صفی الدین القشاشی باجازتہ من الشمس[٩] الرملی عن[١٠] القاضی زکریا

عن[١١] الحافظ ابن حجر عن[١٢] زین الدین العراقی عن[١٣] صلاح الدین

خلیل بن کیکلدی العلائی اخبرتنا[١٤] کریمۃ بنت عبد الوہاب

حضورا قالت انبانا[١٥] القاسم بن الفضل الصیدلانی ومحمد بن علی

الباغبان وقالا حدثنا[١٦] رزق اللہ بن عبد الوہاب التمیمی قال[١٧]

سمعت ابی ابا الفرج عبد الوہاب یقول[١٨] سمعت ابی ابا الحسن عبد العزیز

یقول[١٩] سمعت ابی ابا بکر الحرث یقول[٢٠] سمعت ابی اسد یقول[٢١] سمعت

ابی اللیث یقول[٢٢] سمعت ابی سلیمان یقول[٢٣] سمعت ابی الاسود

یقول[٢٤] سمعت ابی سفیان یقول[٢٥] سمعت ابی یزید یقول[٢٦] سمعت

ابی الہیثم یقول[٢٧] سمعت ابی اکینۃ یقول[٢٨] سمعت ابی عبد اللہ یقول

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول[ف١] "ما اجتمع قوم

علی ذکر اللہ الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ"

ف[١] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی ذکر الہی کی مجلس منعقد ہوتی ہے تو (رحمت کے) فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الہی انکو ڈھانپ لیتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ ولوالدیہ۔

قال العلامة العجلونی فی ثبتہ قال العلائی ہذا حدیث غریب التسلسل
بہؤلاء الآباء وفیہم جماعۃ لا یعرفون الا بہذا الطریق انتہی
قال المسکین. لکن الحدیث صحیح فقد اخرجہ مسلم فی صحیحہ عن
ابی ہریرۃ بلفظ "ما[1] جلس قوم یذکرون اللہ تعالی الا
حفت بہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ وذکرہم اللہ فیمن
عندہ" ام

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اللہ	**الحدیث[2] السادس والستون المسلسل بحرف العین فی اول اسم کل من رواتہ**	صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس واسطے ہیں

۶۶

آرویہ عن الشیخ عمر شطا عن السید عیدروس عن والدہ السید
عمر عن الشیخ عبد الرحمن الاہدل عن الشیخ عبد الخالق بن علی عن
شیخہ عبد الخالق بن ابی بکر ووالدہ علی بن الزین المزجاجیین قالا
اخبرنا عبد اللہ الصدیق انا والدنا عبد اللہ الزین ابن الصدیق
المزجاجی انا شیخنا عبد اللہ المدعو یحیی بن محمد الحطاب انا

[1] کوئی قوم والے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھتے ہیں تو ملائکہ رحمت انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت خداوندی انکو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ پاک اپنے مقرب فرشتوں میں انکا ذکر خیر فرماتے ہیں ۱۲ [2] یہ حدیث مسلسل ہے اسکے ہر راوی کے نام کا سر حرف عین ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عبد الحق السنباطي وعبد العزيز بن فهد قالا انا [11] عبد الرحمن بن
محمد الناقوسي انا [12] ابو هريرة عبد الرحمن ابن الحافظ شمس الدين
الذهبي انا [13] عيسى بن عبد الرحمن بن مطعم ثنا [14] عبد الله بن عمر بن
اللتي انا [15] عبد الاول بن عيسى السجزي انا [16] عبد الرحمن بن محمد الداودي
انا [17] عبد الله بن احمد السرخسي انا [18] عيسى بن عمر السمرقندي
انا [19] عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي انا [20] عبد الله بن يزيد انا [21]
عبد الرحمن بن زياد بن انعم عن [22] عبد الرحمن بن رافع عن عبد الله
ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
مر بمجلسين في مسجده فقال [1] "كلاهما على خير واحدهما
افضل من صاحبه اما هؤلاء فيدعون الله ويرغبون
اليه فان شاء اعطاهم وان شاء منعهم واما هؤلاء
فيتعلمون الفقه والعلم ويعلمون الجاهل فهم افضل
وانما بعثت معلما ثم جلس معهم"

[1] ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ایکدن) مسجد نبوی میں دو مجلسوں پر گزرے اور فرمایا کہ ہر دو مجلس خیر پر ہیں اور ان دونوں میں سے ایک افضل ہے (اسکے بعد دعا اور ذکر کی مجلس کو فرمایا) کہ یہ لوگ اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں اور اسکی طرف راغب ہیں پس وہ انکو چاہے دے چاہے نہ دے (پھر تعلم و تعلیم کی مجلس کو فرمایا) لیکن یہ لوگ فقہ اور علم سیکھتے اور جاہل کو سکھلاتے ہیں پس یہ افضل ہیں۔ اور میں معلم ہی بھیجا گیا ہوں یعنی سکھلانے والا ہی بنکر آیا ہوں۔ پھر آپنے اپنی شرکت سے اسی مجلس کو زینت دیکر سرفرازی بخشی سبحان اللہ اس حدیث سے مذاکرۂ علم و تحصیل فقہ کی کسقدر فضیلت ثابت ہوئی اللہ پاک سب مسلمانوں کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

قال الجامع المسلين قال شيخ شيخنا العلامة القاونجي رحمه الله تعا
فی مسلسلاته هكذا اخرجه الدارمی فی مسنده و اخرجه ابن ماجه
من طريق بكر بن خنيس عن عبد الله بن زياد عن عبد الله بن
يزيد بن عبد الرحمن الجبلی به نحوه فكان الحديث عن ابن الجبلی
زياد عنهما معا عن ابن عمر الا ان شيخنا ذكر احدهما مكان
هؤلاء والله تعالى اعلم انتهى وفی ثبت العجلونی رحمه الله تعالی
مانصه وقال السخاوی هذا حديث غريب وابن انعم هو
الافريقی ضعيف لسوء حفظه ولكن للمتن شواهد اه وذكره
شيخنا محمد عقيلة فی مسلسلاته عن الشيخ حسن العجيمی قال وسماه
شيخه عيسى الجعفری بعبد المؤمن ای ليتم التسلسل فيه بحرف
العين وذكر فيها ايضا عن الكاشف للذهبی ان الافريقی
ضعفوه وقال الترمذی رأيت البخاری يقوی امره ويقول
هو مقارب الحديث انتهى

اس حدیث میں مجھ سے حضرت	الحديث السابع والستون المسلسل بحرف النون فی اخر اسم كل راو من رواته وهو اثر عن سيدنا	عثمان رضی اللہ عنہ تک

۶۷

ــــــه [1] یہ سینسٹھویں حدیث ہے اس کے ہر راوی کے نام کا حرف آخر نون ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

چھبیسواں ٢٦	عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ	واسطے ہیں۔

حدثنی[1] اجازة عبد الجلیل براده ادیب الزمان عن[2] السید
اسمعیل البرزنجی زاهد الاوان عن[3] صالح المنسوب الی الفلان
عن[4] محمد بن سنّة محدث الزمان عن[5] الشریف محمد بن عبد الله
الفائق علی الاقران عن[6] عمر بن الجائی سراج العلماء الاعیان
عن[7] الحافظ السیوطی مجدد الزمان قال فی الجیاد اخبرنی[8] مناولة
واجازة قاضی القضاة علم الدین البلقینی فقیه الزمان عن[9]
والده سراج الدین ابی حفص بن رسلان قال[10] اجاز لنا عبد الله
ابن محمد بن احمد بن عثمان قال[11] اخبرنا ابو الهدی السبتی سنة
خمس وتسعین وستمائة فی شعبان قر اخبرنا[12] بشیر بن حامد ابو النعمان
قر حدثنا[13] محمد بن هبة الله باصبهان قر اخبرنا[14] والدی وکان
کبیر الشان قر اخبرنا[15] تمیم بن عبد الواحد بن رب جیلان قر اخبرنا[16]
ابو بکر بن احمد بن عبد الرحمن قر حدثنا[17] ابو القاسم الطبرانی واسمه
سلیمان قر حدثنا[18] محمد بن جعفر بن سنان قر اخبرنا[19] الولید بن
الزنیبان قر حدثنا[20] المعافا بن عمران عن[21] جعفر بن برقان عن[22]

ميمون بن مهران عن[23] حمران بن[24] ابان عن[25] ابان بن عثمان عن[26]
عثمان بن عفان رض في المحرم[1] يدخل البستان و يشم الريحان
آخرجه البخاري في تاريخ بغداد من وجه آخر عن المعافى بن عمران اه

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ

الحديث[2] الثامن[68] و الستون المسلسل بالآخرية

علیہ وسلم تک بیس[20] واسطے ہیں

ع ٦٨

و بالسند الى الامام المحدث العجلوني رحمه الله تعالى قال في ثبته حدثنا[1] اجازة شيخنا محمد عقيلة المكي قال في مسلسلاته المسمى بالفوائد الجليلة في مسلسلات محمد عقيلة - اخبرنا شيخنا الشيخ حسن بن علي العجيمي و انا آخر من اخبر عنه بالاجازة العامة قال اذن لنا الشيخ المعمر الولي الرباني سيدي ابو الوفا احمد بن محمد بن العجل اليمني فيما كتبه لي اجازة و انا آخر من حدث عنه عن[9] الامام المسند الكبير يحيى بن مكرم الطبري الحسني اجازة وهو آخر من حدث عنه قال اخبرنا خاتمة الحفاظ من المحدثين

---

[1] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محرم میں باغ کو تشریف لیجاتے اور پھول سونگھتے تھے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ لہٗ

[2] اڑسٹھویں حدیث اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں اپنے شیخ کا آخری راوی ہوں یعنے اسکی روایت کے بعد شیخ نے دوسرے کسی کو روایت نہ کی ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

شمس الدين ابو الخير محمد بن عبد الرحمن السخاوي اجازة
مشافهة بعد سماع المسلسل بالاولية منه وهو آخر من حدث
عنه قال[١١] انبانا المسند شمس الدين محمد بن احمد بن محمد الدميري
الخليلي وانا آخر من حدث بالاستدعاء الذي اجازنيه قال[١٢]
اخبرنا ابو الفتح محمد بن ابراهيم الميدومي وانا آخر من حدث
عنه بالخصوص على وجه الارض اخبرنا[١٣] ابو الفرج عبد اللطيف
ابن عبد المنعم الحراني وهو آخر من حدث عنه بالسماع على وجه
الارض اخبرنا[١٤] ابو الفرج عبد المنعم بن عبد الواحد بن سعيد بن
كليب وهو آخر من حدث عنه بالسماع قال[١٥] اخبرنا ابو القاسم علي
ابن احمد بن محمد بن بيان وهو آخر من حدث عنه اخبرنا[١٦] ابو الحسن محمد بن محمد
ابن اسماعيل الصفار وهو آخر من حدث عنه ثنا[١٧] ابو علي الحسن بن عرفة بن يزيد
العبدي وهو آخر من حدث عنه بجزئه المشهور حدثنا[١٨] عمار بن محمد وهو آخر من حدث
عنه عن[١٩] الصلت بن زيد[٢٠] الحنفي وهو آخر من حدث عنه قال سمعت
اباهريرة رضي الله عنه يقول والصلت آخر من حدث عنه قال
سمعت خليلي ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول

"لا تقوم الساعة حتى لا تنطح ذات قرن جماء" والحديث ذكره العلائی فی مسلسلاته وتلميذه العراقی وحسن (وهی التی لا قرن لها ۱۲ عبد) اسناده وقال ابن كثير لا بأس باسناده ورواه احمد فی مسنده عن عمار بن محمد انتهى قال العلامة ابن حجر المكی رحمه الله تعالى فی كتاب مسانيده هذا حديث حسن الاسناد عال عجيب التسلسل بالآخرية ولا ينافی كونه حسنا قول النسائی فی الصلت انه منكر الحديث لان ابن حبان وثقه وجزم بكونه من التابعين وايضا فللمتن شواهد انتهى مختصرا

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحديث التاسع والستون المسلسل بقول كل راو فی العزلة سلامة	وسلم کے درمیان ستائیس واسطے ہیں

۶۹ء

اخبرنی الشيخ عبد الباری قدس سره اخبرنی شيخی الوتری قدس سره اخبرنی الشيخ عبد الغنی المجددی عن الشيخ محمد عابد عن صالح الفلانی عن

سلہ دوسری روایت میں اسطرح آیا ہے تقوم الساعة حين لا تنطح ذات قرن جماء - ہر دو کا مطلب یہ ہے کہ قریب قیامت میں ایسا ہوگا کہ سینگھ والا جانور بے سینگھ جانور کو نہ ماریگا جب تک یہ بات ظاہر نہ ہو قیامت نہ آئیگی جیسا کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ زمین اپنی برکتوں کو ظاہر کریگی یہاں تک کہ آدمی کا بچہ اژدہے کیساتھ کھیلیگا اور وہ اسکو ضرر نہ پہنچائیگا اور بھیڑیا بکریوں کی اور شیر گائے کی چرواہی کرینگے لیکن وہ انکو کچھ ضرر نہ پہنچائینگے اور یہ اسوقت ہوگا کہ جب حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے زمین پر نازل ہونگے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

سلہ یہ انہترویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ تنہائی میں سلامتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

محمد بن سنة عن[۹] مولائی الشریف عن محمد بن ارکماش الحنفی
عن[۱۰] الحافظ ابن حجر انه قرأ علی ابی عبد الله بن سکر بمکة انا[۱۱]
ابو العباس احمد بن طیبی الخطیب ابو الفتح ابن عبد الکریم القیسی
انا[۱۲] الحافظ ابو الحسن بن المفضل انا[۱۳] احمد بن محمد الحافظ انا[۱۴] الحسن بن
احمد المقری انا[۱۵] اسمعیل بن علی الحافظ وهو ابو سعید السمان
ثنا[۱۶] ابو الفتح ابن ابی العباس المقری لفظا ثنا[۱۷] ابو الفتح ثنا[۱۸] محمد بن
علی الصوفی الکوفی بمصر ثنا[۱۹] ابو عبد الرحمن محمد بن الحسین الاخیار
هو السلفی ثنا[۲۰] ابو سلیمان محمد بن محمد بن علی الطالقانی حدثنا[۲۱]
ابی ثنا[۲۲] ابو عمران الهیثم بن ایوب السلمی ثنا[۲۳] عبد الله بن عبد الرحمن
الدمشقی عن[۲۴] الولید بن مسلم عن[۲۵] ابی جریج عن[۲۶] عطاء عن[۲۷] ابی
موسی الاشعری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم "سلامة[۱] الرجل فی الفتنة ان یلزم بیته" و
قال ابو موسی رضی الله عنه صدق رسول الله صلی الله علیه
وسلم فی العزلة سلامة فخرجنا وندمنا وقم عطاء صدق رسول الله

---

[۱] فتنہ کے زمانہ میں آدمی کی سلامتی گھر بیٹھنے میں ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

صلی اللہ علیہ وسلم فی العزلۃ سلامۃ وکذلک قال کل واحد من رجال السند حتی قال شیخنا ونحن نقول کذلک ایضا قلت ونحن نقول فی العزلۃ سلامۃ۔

اس سلسلہ میں مجھ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

الحدیث السبعون[۱] المسلسل بختم المجلس بالدعاء

تک اکیس[۲۱] واسطے ہیں۔

عنک

اروریہ عن محمد بن سلیمان حسب اللہ المفسر المکی المصری وکان اذا فرغ من القرأۃ دعا للسامعین وختم المجلس بالدعاء عن احمد منۃ اللہ المصری عن احمد بن عبید العطار عن العلامۃ العجلونی وقد ذکرہ العلامۃ المذکور فی ثبتہ انہ قد ذکرہ الشیخ نجم الدین الغیطی فی مسلسلاتہ بقولہ اخبرنا الامامان شیخ مشائخ الاسلام ابو یحیی زکریا الانصاری وشیخ الشیوخ ابو الفضائل عبد الحق السنباطی الشافعیان اجازۃ وکانا کثیرا ما یختمان مجلسہما بالدعاء قالا انبأنا الشیخ العالم القدوۃ شرف الدین ابو الفتح بن العلامۃ زین الدین ابی بکر بن الحسین

---

[۱] سترویں حدیث (جس اس مسکین کے احادیث مسلسلات کا خاتمہ ہے) ایسی ہے کہ جس میں مجلس کو دعا پر ختم کرنے کا سلسلہ مذکور ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دعا پر اپنی مجلس کو ختم فرماتے تھے وہ دعا اس روایت کے آخر میں آئی ہے بعد

المراغي المدني نزيل مكة المشرفة اجازة مشافهة للاول ومكاتبة
للثاني وكان اذا فرغ من القراءة دعا للسامعين وختم المجلس
بالدعاء قالا انبانا[8] الحافظ بهاء الدين ابو محمد عبد الله العثماني
فيما اجاز لي روايته وكان اذا فرغ دعا للسامعين وختم المجلس
بالدعاء انبانا[9] الاخوان ابو اسحق ابراهيم وابو العباس احمد ولدا
محمد بن ابراهيم الطبري بقراءتي فلما فرغنا من القراءة دعوا لنا
وختما مجلسهما بالدعاء قالا انبانا[10] ابو القاسم عبد الرحمن ابن ابي
حرمي فتوح بن بنين الكاتب فلما فرغ من القراءة دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء اخبرني[11] جمال الاسلام قاضي الحرمين الشريفين
ابو المظفر محمد بن علي الشيباني الطبري فلما فرغ من القراءة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا[12] مفتي الحرمين ابو طاهر يحيى
ابن محمد بن احمد المحاملي فلما فرغ من القراءة دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء انبانا[13] ابو الحسن جابر بن يسر الحنائي فلما فرغ من القراءة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا[14] ابو طاهر محمد بن عبد الرحمن
المخلص فلما فرغ من القراءة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[15]

عبد الرحمن بن مهدی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس
بالدعاء [۱۶] حدثنا ابو جعفر احمد بن اسحق بن بهلول بن حسان
التنوخی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء
[۱۷] حدثنا ابی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء
[۱۸] حدثنا مالک بن انس یعنی امام دار الہجرة فلما فرغ من القرأة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء [۱۹] حدثنا محمد بن شہاب الزہری
فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء [۲۰] حدثنا عروة فلما
فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء [۲۱] حدثتنی عائشة
رضی اللہ تعالی عنہا فلما فرغت من حدیثہا دعت لنا و
ختمت بالدعاء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا فرغ من حدیثہ واراد ان یقوم من مجلسہ یقول [۱] اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لَنَا مَا اَخْطَأْنَا وَمَا تَعَمَّدْنَا وَمَا اَسْرَرْنَا وَمَا اَعْلَنَّا
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ۔ حدیث ضعیف غریب التسلسل بختم

[۱] اے ہمارے معبود ہمارے گناہ بخشدے وہ جو ہم سے ہوا کیا ہے اور جو عمداً کیا ہے اور جو پوشیدہ کیا ہے اور جو ظاہر کیا ہے اور جو گناہ کہ تو اس کو ہم سے بہتر جانتا ہے ۔ تو ہی مقدم اور تو ہی مؤخر ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے ۱۲ عبد الہادی

المجلس بالدعاء۔ وقد وردت فی هذا الباب ادعیة مختلفة اوردها
المحدثون فی کتبهم ولاسیما ذکر الحافظ ابن حجر فی اواخر فتح
الباری فی حدیث ختم المجلس روایات منها ما اخرجه الترمذی
فی جامعه والنسائی فی الیوم واللیلة وابن حبان فی صحیحه والطبرانی
فی الدعاء والحاکم فی المستدرک کلهم من روایة حجاج بن محمد
عن ابن جریج عن موسی بن عقبة عن سهیل بن ابی صالح
عن ابیه عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم "من جلس فی مجلس فکثر فیه لغطه
فقال قبل ان یقوم من مجلسه ذلك سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ
وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ - الا غفر له ما کان فی مجلسه ذلك"
هذا لفظ الترمذی وقال حسن صحیح غریب لا نعرفه من حدیث

سلہ احادیث شریفہ میں ختم مجلس پر پڑھنے کی دعائیں مختلف وارد ہوئی ہیں جنکو محدثین نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے منجملہ انکے ایک وہ جو گزری اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کسی مجلس میں زیادہ چیخ پکار کا اتفاق پڑے اور وہ اس مجلس سے برخاست کرنے کے آگے مذکور دعا یعنی سبحانک اللهم سے واتوب الیک تک پڑھ لے تو اس مجلس میں جو کچھ لغویات وبکواس ہوئے ہوں وہ سب بخشے جائینگے ۱۲ محمد عبد الہادی غفراللہ لہ ولوالدیہ۔

سهيل الا من هذا الوجه وفى الباب عن ابى برزة وعائشة رضى الله عنهما - انتهى مختصراً -

الحمد لله خالق البريات - قد تمت سبعون حديثا من احاديث المسلسلات وقد بقى بعضها ولكن تركته خوفا من التطويل ولئن امهلنى العمر لاصنفن فى هذا الباب تصنيفا لطيفا بعون الله الجليل ولنختم هذه الحصة الثالثة على زيادات بعون الله عالم السر والخفيات -

الزيادة الاولى فى المسلسل بالسبحة الى الامام الحسن البصرى رضى الله عنه

ناولنى السبحة شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشى ثم ناولنيها الشيخ احمد الرفاعى المصرى ثم ناولنيها الشيخ ابراهيم الباجورى ثم ناولنيها الشيخ محمد الامير الكبير ثم ناولنيها الشيخ شهاب الدين احمد الجوهرى ثم ناولنيها الشيخ عبد الله بن سالم البصرى وقد ناولها له الشيخ محمد بن سليمان المغربى ناولها له ابو عثمان الجزائرى عن ابى عثمان المقوى عن السيد احمد حجى عن سيدى ابراهيم التازى عن ابى الفتح المراغى عن ابى العباس احمد بن ابى بكر الرداد عن مجد الدين محمد بن يعقوب بن محمد الفيروز آبادى اللغوى ح وناولنيها الشيخ

المقرى

العلامة عبد الجليل برادہ المدنی قال نا ولنیها الشیخ عبد الغنی
ق نا ولنیها الشیخ عابد ق نا ولنیها الشیخ یوسف بن محمد بن علاء
الدین المزجاجی ق نا ولنیها الشیخ عبد الخالق المزجاجی ق نا ولنیها عبد الخالق بن ابی بکر
الشیخ حیات السندی ق نا ولنیها الشیخ عبد الله بن سالم البصری محمد حیوة
ق نا ولنیها الشیخ علاء البابلی ق نا ولنیها ابو النجا سالم بن محمد محمد بن علاء الدین
السنهوری ق نا ولنیها الشیخ النجم محمد بن احمد بن علی الغیطی ق
نا ولنیها شیخ الاسلام زکریا الانصاری ق نا ولنیها الحافظ ابن
حجر ق نا ولنیها مجد الدین ابو الطاهر محمد بن یعقوب بن محمد
الفیروز آبادی اللغوی ق نا ولنیها جمال الدین یوسف بن محمد
الشهرزوری عن تقی الدین بن ابی الثنا محمد بن علی عن مجد الدین عبد الصمد
ابن ابی الجیش المقری عن ابیه عن ابی الفضل محمد بن الناصر
عن محمد بن عبد الله بن احمد السمرقندی عن ابی بکر محمد بن ابی محمد عبد الله
علی السلامی الحداد عن ابی النصر عبد الوهاب بن عبد الله بن
عمر عن ابی الحسن علی بن الحسن بن قاسم الصوفی قال سمعت ابا الحسن
المالکی وقد رأیته وفی یدہ سبحة فقلت یا استاذی وانت

الی الآن مع السبحة فقال كذلك رأيت [۲۴] استاذی الجنيد وفی
يده سبحة فقلت يا استاذی وانت الی الآن مع السبحة فقال
كذلك رأيت [۲۵] استاذی سری السقطی فقلت له كما قلت
فقال كذلك رأيت استاذی معروف [۲۶] الكرخی فقلت له
كما قلت فقال كذلك رأيت استاذی بشر الحافی فقلت له
كذلك فقر كذلك رأيت استاذی عمر [۲۸] المكی فسألته عما سألتني
عنه فقال رأيت استاذی الحسن البصری [۱] وفی يده سبحة فقلت له
يا استاذی مع عظم شانك وحسن عبادتك وانت الی الآن
مع السبحة فقال [ب] هذا شیئ [۲] قد استعملناه فی البدايات ما كنا

[ب] فقال لی كنا

[۱] حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تسبیح کے گیارہ دانوں کی زیارت سے الحمد للہ یہ بندہ مشرف ہوا ہے ۱۲

[۲] انتباہ میں شیخ ابو العباس الرداد سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حسن بصری کے اس قول (هذا شیئ كنا استعملناه فی البدايات) سے ظاہر ہوا کہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں تسبیح موجود تھی۔ اس لیے کہ حسن رضی اللہ عنہ کا ابتدائی زمانہ بلاریب صحابۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا کیونکہ آپ نے اسوقت ولادت پائی کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دو سال باقی تھے اور آپ نے عثمان وعلی و طلحہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے اور قضیۂ عثمان رضی اللہ عنہ میں یوم الدار میں حاضر تھے اور اسوقت انکی عمر چودہ سال کی تھی۔ اور عثمان وعلی وعمران بن حصین ومعقل بن یسار وابی بکرہ وابی موسیٰ وابن عباس وجابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم اور صحابہ کی بڑی جماعت سے آپ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپکی روایت میں اختلاف مشہور رہے اھ مسکین کہتا ہے کہ اس باب میں محدثین کرام علی الخصوص امام سیوطی نے اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ میں اور علامہ جزری نے اسنی المطالب میں اور علامہ ہیتمی نے کتاب المسانید میں خوب بحث کی اور سماع حسن بصری کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بخوبی ثابت کیا ہے جو موجب علم قطعی ویقینی ہے۔ اور تحقیق سبحہ میں علامہ شامی نے رد المحتار میں اور محقق لکھنوی نے نزہۃ الفکر فی سبحۃ الذکر میں خوب تفصیل لکھی ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ۔

نتركه في النهايات انا احب ان اذكر الله بقلبي ولساني ويدي۔

الزيادة الثانية في سند المدّ النبوي صلى الله عليه وسلم

يقول العبد الراجي عفو ربه ذي الايادي ابو سعيد محمد عبد الرحمٰن على كان الله له في العواقب والمبادي ـ الحمد لله انا صنعت هذا المد المبارك المشرف بمكة المكرمة في سنة خمسة وعشرين وثلثمائة والف على المد الذي حققه الشيخ الاكمل والفقيه الاجل مولانا محمد عبد الحق المكي على مدّ مولانا الشيخ عبد الغني المدني على مدّ مولانا السيد احمد بن طاهر مفتي المدينة المطهرة على مدّ مولانا احمد بن علي الادريسي واضعاله على مدّ امير المومنين ابي الحسين ابن امير المومنين ابي سعيد ابن امير المومنين ابي يوسف عبد الحق على مدّ امير المومنين ابي يعقوب على مدّ الشيخ ابي علي القواس على مدّ ابي جعفر احمد بن علي بن غزلون على مدّ الفقيه القاضي احمد بن الاخطل على مدّ خالد بن اسماعيل على مدّ ابي بكر احمد بن حنبل على مدّ سيدنا ومولانا صاحب رسول الله زيد بن ثابت رضي الله عنه وتاريخه شـ۱۳۲۵ـه الف وصانعه عبد الله

له هكذا مكتوب في سند المد الذي كتبه الشيخ محمد عبد الحق المكي والله تعالى اعلم بالصواب ۲

تعالیٰ محمد بن جلون کان اللہ لہ آمین وعن[۱] ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعاً فی حدیث طویل اللّٰھم بارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا رواہ مسلم وغیرہ ۔ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد ۔ متفق علیہ

الزیادۃ الثالثۃ فی سلسلۃ الباس الخرقۃ[۲] الصوفیۃ وتلقین الذکر

لـ[۱] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث طویل میں مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت دے اور دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو اور چار یا پانچ مد پانی سے غسل فرماتے تھے ۔ مد ایک عربی پیمانہ ۔ مکہ مکرمہ کے ربع کیلہ سے کسیقدر چھوٹا ہے جسمیں تقریباً دو رطل گندم سماتی ہے اور رطل کا وزن قریب ادھ سیر کے ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا یعنی تقریباً چار سیر کا اور نصف صاع تقریباً دو سیر کا ہوا خلاصہ یہ کہ صدقۂ فطر کی مقدار اسی روپیہ سکۂ انگریزی کے حساب سے کچھ کم دو سیر گندم ہوی اگر پورے دو سیر دیں تو بہتر ہے ومن تطوع خیرا فھو خیر لہ ۔ اور صاع مذہب شافعی کا چار مد کا ہوتا ہے اور صاع حنفی چھ مد کا اگر صدقۂ فطر مد سے دینا چاہیں تو شافعی دو مد اور حنفی تین مد گندم یا جو نکالکر دیں یا اسکی قیمت ادا کریں ۔ اور یہ مد مکہ مکرمہ میں میرے شیخ کے مد سے برابر کیا ہوا میرے پاس موجود ہے جس میں سکۂ عثمانیہ (۶۰) روپیہ وزن کی گندم سماتی ہے اسکی سند کا ایک طریقہ تو متن کتاب میں ذکر کیا گیا اور دوسرے طریقہ سے بھی جو مجھے پہنچا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے مد کو مولانا احمد مکی کے مد سے برابر کیا اور انکا مولانا عبد القیوم کے مد سے برابر کیا گیا اور انکا مد مولانا اسحاق کے مد سے برابر کیا گیا انکا مد مولانا رفیع الدین کے مد سے اور انکا مد مولانا حافظ محمد حیات کے مد سے انکا مد مولانا ابو الحسن بن محمد صادق کے مد سے انکا ابو الحسن بن ابی سعید کے مد سے انکا ابو یعقوب کے مد سے انکا حسین بن یحیی کے مد سے انکا ابراہیم بن عبد الرحمن کے مد سے انکا منصور بن یوسف کے مد سے انکا احمد بن علی کے مد سے انکا احمد بن اخطل کے مد سے انکا خالد بن اسماعیل کے مد سے انکا احمد بن حنبل کے مد سے انکا ابراہیم بن شنظیر اور ابو جعفر بن میمون کے مدوں سے انکا زید بن ثابت کے مد سے برابر کیا گیا ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ

سـ[۲] البسنی الخرقۃ الصوفیۃ مولانا الشیخ عبد الجلیل الحنفی ۱۲ البسنیھما مولانا عبد الغنی الدہلوی ومولانا السید عمر الجفری الخ ۔ والبسنیھما ایضا مولانا الشیخ صالح کمال الخ ۱۲

(بقیہ برصفحہ آیندہ)

اخذت الطريقة الجشتية والقادرية والنقشبندية والسهروردية
وتلقين الذكر عن[1] مولائي وشيخي وسندي شمس العلماء الفحول مولانا
الحاج الفاضل الشيخ غلام رسول وكذلك عن العلامة الجليل
المحدث النبيل مولائي وشيخي وسيدي ووسيلة يومي وغدي الصوفي
الكامل مولانا الفاضل الحافظ الحاج الشيخ رشيد احمد قدس سرهما
وهما عن[2] قدوة العارفين وزبدة السالكين وامام المتقين
ذي الكرامات الظاهرة والمكاشفات الباهرة مولانا الحاج الحافظ
الشاه امداد الله قدس سره العزيز عن[3] سيدي العارف بالله
الشيخ نور محمد الجهنجهانوي رحمه الله تعالى عن[4] سيدي الحاج
عبد الرحيم الشهيد الولايتي رحمه الله تعالى عن[5] سيدي عبد الباري
الامروهي عن[6] سيدي عبد الهادي الامروهي عن[7] سيدي الشاه
عضد الدين عن[8] سيدي الشاه محمد المكي عن[9] سيدي الشاه محمدي

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ۵۳ ای تلقین کلمة لا اله الا الله وکیفیته ان یغمض الطالب عینیه ثم یقول الشیخ لا اله الا الله ثلاث مرات والطالب یسمع ثم یقول الطالب مثله والشیخ یسمع ۳ شیخی عبد الجلیل المذکور سمعت ذلک الشیخ عبد الغنی وهو سمع عن الشیخ عابد وهو تلقن عن الشیخ السید عبد الرحمن الاهدل الخ ۱۲

محمد عبد الهادي عفا الله عنه

عن[10] سیدی محب اللہ الٰہ آبادی عن[11] سیدی ابی سعید الگنگوہی
عن[12] سیدی نظام الدین البلخی عن[13] سیدی جلال الدین التھانیسری
عن[14] سیدی قطب العالم عبد القدوس الگنگوہی عن[15] سیدی محمد عارف الردولوی
عن[16] سیدی عارف بن احمد الردولوی عن[17] سید احمد عبد الحق
الردولوی عن[18] سیدی جلال الدین الپانی پتی عن[19] سیدی
شمس الدین الترک الپانی پتی عن[20] سیدی المخدوم علاء الدین
الصابر عن[21] سیدی فرید الدین شکر گنج عن[22] سیدی قطب
الدین بختیار الکاکی عن[23] سیدی امام الطریقۃ معین الدین
حسن السنجری عن[24] سیدی عثمان الھاروَنی عن[25] سیدی
الحاج الشریف الزندنی عن[26] سیدی مودود الچشتی عن[27] سیدی
ابی یوسف الچشتی عن[28] سیدی ابی محمد المحترم عن[29] سیدی ابی
احمد ابدال الچشتی عن[30] سیدی ابی اسحاق الشامی عن[31] سیدی
ممشاد علو الدینوری عن[32] سیدی ابی ھبیرۃ البصری عن[33]
ابی حذیفۃ المرعشی عن[34] سیدی السلطان ابراھیم بن ادھم
عن[35] سیدی فضیل بن عیاض عن[36] سیدی عبد الواحد بن زید

الکلعکی

اسمہ سدید الدین ۱۲

عن[۲۸] سیدنا الامام الحسن البصری رح عن[۲۹] سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

۱ السلسلة الجشتیة النظامیة القدوسیة

و بالسند الی الشیخ عبد القدوس الگنگوهی قدس سرہ اخذت الطریقة النظامیة عن الشیخ درویش بن محمد قاسم الاودهی عن[۱۶] السید بدهن بهرائچی عن[۱۷] السید اجمل بهرائچی عن[۱۸] السید جلال الدین البخاری مخدوم جهانیان جهان گشت[ل] عن[۱۹] خواجہ نصیر الدین روشن چراغ الدهلوی عن[۲۰] سلطان المشائخ الشیخ نظام الدین اولیا بن محمد بن احمد البدایونی عن[۲۱] خواجہ فرید الدین شکر گنج الی آخر السند المذکور

۲ السلسلة القادریة القدوسیة

بالسند الی الشیخ عبد القدوس عن[۱۵] الشیخ محمد قاسم الاودهی عن[۱۶] السید بدهن عن[۱۷] السید اجمل عن[۱۸] مخدوم جهانیان عن[۱۹] السید

ل ابن السید السلطان احمد کبیر ابن السید جلال سرخ بخاری ۱۲ ضیاء
عبد ذلیل محمد عبد القادر غفر لہ

جلال الدین البخاری عن[20] الشیخ عبید بن عیسی عن[21] الشیخ عبید بن
ابی القاسم عن[22] الشیخ ابی المکارم فاضل عن[23] الشیخ قطب الدین ابی
الغیث عن[24] الشیخ شمس الدین علی افلح عن[25] الشیخ شمس الدین
الحداد عن[26] امام الاولیاء القطب الربانی القندیل النورانی
السید عبد القادر الجیلانی عن[27] الشیخ ابی سعید المخزومی عن[28]
الشیخ ابی الحسن القرشی عن[29] علی الهنکاری عن[30] الشیخ ابی الفرج
الیمنی الطرطوسی عن[31] عبد الواحد بن عبد العزیز التمیمی عن[32] الشیخ ابی بکر
الشبلی عن[33] الشیخ جنید البغدادی عن[34] الشیخ سری السقطی
عن[35] الشیخ معروف الکرخی عن[36] الشیخ داؤد الطائی عن[37] الشیخ
حبیب العجمی عن[38] الامام الحسن البصری عن[39] سیدنا امیر المؤمنین
یعسوب المسلمین اسد الله الغالب ابی الحسن علی بن ابی طالب کرم الله
وجهه عن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم

۳۰ السلسلة القادریة القمیصیة

بالسند الی الحاج عبد الرحیم[4] شهید الولایتی عن[5] السید علی رحم
شاہ عن[6] السید عبد الرزاق عن[7] السید عبد الحی عن[8]

السید محمد غوث[9] عن السید ابی محمد[10] عن السید شاہ محمد[11] عن
السید قمیص الاعظم[12] عن السید الیاس المغربی[13] عن السید عبد الحق
المغربی[14] عن السید مولانا المغربی[15] عن السید احمد القدسی[16] عن
السید عبد القادر راسی[17] عن السید عبد الوهاب[18] عن السید موسی
عن[19] السید یحیی زاهد عن[20] السید زین الدین[21] عن السید عبد الرزاق
عن[22] غوث الثقلین السید عبد القادر الجیلانی قدس سرہ العزیز
الی اخر السند المتقدم

السلسلة النقشبندیة القدوسیة ع۳

بالسند الی السید اجمل بهرائچی[17] عن[18] الشاہ عبد الحق[19] عن خواجہ
عبید الله الاحرار[20] عن مولانا یعقوب الچرخی[21] عن خواجہ علاء الدین
العطار[22] عن خواجہ بهاء الدین نقشبند[23] عن خواجہ السید امیر کلال
عن[24] خواجہ محمد باباسماسی[25] عن خواجہ علی الرامیتنی[26] عن خواجہ محمود
ابی الخیر فغنوی[27] عن خواجہ محمد عارف ریوکری[28] عن خواجہ عبد الخالق
الغجدوانی[29] عن خواجہ یوسف الهمدانی[30] عن خواجہ ابی علی فارمدی
عن[31] خواجہ ابی القاسم القشیری[32] عن خواجہ ابی علی الدقاق[33] عن

خواجه ابی القاسم النصیرابادی عن[34] خواجه ابی بکر الشبلی عن[35]
سید الطائفة الجنید البغدادی عن[36] سری السقطی عن[37] معروف
الکرخی عن[38] داؤد الطائی عن[39] حبیب العجمی عن[40] الحسن البصری
عن امیر المومنین وصی النبی الامین علی ابن ابی طالب رضی الله عنه
عن النبی صلی الله علیه وسلم

السلسلة النقشبندیة المجددیة

٥ بالسند الی مولانا میانجیو نور محمد شاہ عن[4] السید احمد شہید
عن[5] مولانا عبد العزیز المحدث بن العلامة ولی الله المحدث
الدہلوی عن[6] والدہ عن[7] ابیه الشاہ عبد الرحیم عن[8] السید عبد الله
عن[9] السید آدم البنوری عن[10] الامام الربانی الشیخ احمد مجدد
الالف ثانی عن[11] خواجه باقی بالله[1] عن[12] خواجه امکنگی عن[13]
والدہ مولانا محمد درویش عن[14] مولانا محمد زاهد عن[15] خواجه
عبید الله الاحرار الی آخر السند المذکور

[1] وفی القول الجمیل محمد باقی والله تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی عفا الله عنه

السلسلة النقشبندية الآفاقية ٦

اخذها شيخ شيخنا القطب الفرد الكامل مولانا الشاه امداد الله قدس سره عن مولانا نصير الدين الدهلوی عن الشاه محمد آفاق الدهلوی عن خواجه ضیاء الله عن خواجه محمد زبیر عن خواجه حجة الله محمد نقشبند الثانی عن خواجه محمد معصوم عن مجدد الالف الثانی الی آخر السند المتقدم

الطريقة السهروردية القدوسية ٧

بالسند الی الشیخ عبد القدوس عن السید اجمل بهرائجی عن السید جلال الدین البخاری عن الشیخ رکن الدین ابی الفتح عن والده صدر الدین عن والده الشیخ بهاء الدین زکریا الملتانی عن امام الطریقه الشیخ شهاب الدین السهروردی عن الشیخ ضیاء الدین ابی النجیب السهروردی عن الشیخ وجیه الدین عبد القاهر السهروردی عن الشیخ ابی محمد بن عبد الله عن الشیخ احمد الدینوری عن الشیخ ممشاد علوٌ[له] الدینوری[به] عن

له علو بکسر العین و سکون اللام و واو موقوف بعدها بمعنی الاعظم و اهل العرب و العراق یعبرون العظماء و الفضلاء بهذا الاسم و دینور اسم قصبة ١٢ ملفوظات الشاه عبد العزیز الدهلوی

(بقیه بر صفحه آینده)

سید الطائفۃ جنید البغدادی عن معروف الکرخی الی آخر السند

السلسلۃ الکبرویۃ[1] العلیۃ القدوسیۃ

بالسند الی الشیخ جلال الدین البخاری عن الشیخ حمید الدین السمرقندی عن شمس الدین ابی محمد بن محمود بن ابراهیم بن ادهم عن الشیخ عطاء الخالدی عن الشیخ احمد بابا کمال خجندی عن الشیخ نجم الدین الکبری عن الشیخ عمار یاسر عن ابی النجیب السهروردی عن الشیخ احمد الغزالی عن ابی بکر النساج عن ابی القاسم الجرجانی عن خواجہ ابی عثمان المغربی عن ابی علی الکاتب عن الشیخ علی الرودباری عن الجنید البغدادی الی آخر السند۔ والطریقۃ الشطاریۃ منسوبۃ الی الشیخ عبد اللہ الشطار من اولاد شیخ الشیوخ شہاب الدین السہروردی رحمہ اللہ تعالے وسلسلتہ تتصل الی نجم الدین الکبری رحمہ اللہ تعالی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) الدِّینَوَری بکسر الدال المهملۃ وقال السمعانی بفتحها وسکون الیاء المثناۃ من تحتها وفتح النون والواو وبعدها راء هذہ النسبۃ الی دینور وهی بلدۃ من بلاد الجبل عند قرمیسین خرج منها خلق کثیر ۱۲ ابن خلکان۔

[1] الکبرویۃ طریقۃ منسوبۃ الی الشیخ نجم الدین الکبری رضی اللہ عنہ المتوفی سنۃ ٦١٨ھ ۱۲ من حاشیۃ افضال رحمانی۔

السلسلة المدارية ٩

بالسند الى السيد اجمل عن صاحب هذه الطريقة الشاه بدر الدين بديع[1]
الزمان شاه مدار عن صيفور الشامي عن عين الدين الشامي
عن يمين الدين الشامي عن حامل العلم الامام عبد الله عن
اميري المؤمنين ابي بكر الصديق وعلى رضي الله تعالى عنهما عن
خاتم الانبياء والمرسلين حبيب رب العلمين سيدنا ومولانا و
شفيعنا يوم الدين محمد صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحبه اجمعين

واخذت الطريقة العلوية العيدروسية والخرقة وتلقين الذكر ١٠

عن شيخنا[1] العلامة الفهام العارف بالله الحسيب النسيب مولانا الحبيب
حسين بن الحبيب محمد الحبشي وهو عن[2] والده عن[3] السيد طاهر
ابن حسين بن طاهر عن[4] السيد حسن بن السيد الجليل عبد الله
الحداد وهو عن[5] والده السيد عبد الله بن علوي الحداد رح
واخذ شيخنا الحبيب[1] حسين الطريقة والخرقة عن[2] العلامة الحبيب

---

[1] توفي رحمه الله سنة ۸۴۰ھ عن ۱۲۴ سنه ودفن بمكن نور مين قصبه كانپور (حاشية انفاس)

عيدروس بن عمر صاحب عقد اليواقيت الجوهرية عن مشايخه
المذكورين فيها منهم والده العلامة السيد عمر وعمه العلامة
السيد محمد ابنا عيدروس وهما عن الحبيب عمر وعلوي ابنا احمد
ابن حسن الحداد وهما لبسا الخرقة واخذ التلقين عن جدهما
الحسن بن عبد الله الحداد وهو عن والده السيد عبد الله الحداد
ومنهم العلامة السيد احمد بن عمر بن زين بن سميط وهو اخذ
عن الحبيب حامد بن عمر بن حامد المنفر باعلوي عن والده
عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم السيد محمد بن عبد الرحمن
ابن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد وهو عن السيد
عمر بن طه بن عمر البار عن والده طه عن والده السيد عمر البار
عن السيد عبد الله الحداد ومنهم السيد عمر بن محمد بن عمر بن
سميط عن السيد عبد الله بن جعفر مدهر عن الحبيب احمد
ابن زين بن علوي الحبشي عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم
العلامة الشيخ عبد الله باسودان وهو اخذ عن الشيخ الجامع
الحبيب عمر بن عبد الرحمن البار عن عمه العارف بالله السيد

حسن بن عمر البار عن ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار
عن السيد عبد الله الحداد ح واخذ شيخنا العلامة ايضا الطريقة
والخرقة عن العلامة السيد محسن بن علوي بن سقاف وهو
اخذ ولبس الخرقة عن العلامة السيد حسن بن صالح البحر عن الحبيب
شيخ بن محمد الجفري عن السيد حسن بن عبد الله الحداد عن
والده السيد عبد الله الحداد والسيد عبد الله الحداد اخذ
الخرقة وتلقن الذكر عن شيخه السيد عقيل بن عبد الرحمن بن محمد
ابن علي بن عقيل بن احمد بن الشيخ ابي بكر السكران وهو عن والده السيد
عبد الرحمن بن محمد عن السيد محمد بن علي بن عبد الرحمن السقاف
عن والده السيد علي بن عبد الرحمن السقاف عن القاضي الفاضل
السيد محمد بن حسن عن السيد احمد بن علوي باحجدب والسيد
محمد بن علي خرد وهما عن الشيخ عبد الرحمن بن علي بن ابي بكر السكران
ابن الشيخ عبد الرحمن السقاف ح والشيخ عبد الله الحداد اخذ الطريقة
ولبس خرقة التصوف ايضا عن الشيخ عمر بن عبد الرحمن العطاس
عن الشيخ الامام السيد حسين بن ابي بكر بن سالم عن اخيه

السيد عمر بن ابي بكر عن والدهما السيد ابي بكر بن سالم عن الشيخ
شهاب الدين احمد بن عبد الرحمن عن والده الشيخ عبد الرحمن بن
الشيخ علي بن ابي بكر السكران بن الشيخ عبد الرحمن السقاف
عن ابيه السيد علي بن ابي بكر عن عمه السيد عمر المحضار
عن ابيه القطب العارف السيد عبد الرحمن السقاف ح والسيد
عبد الله الحداد اخذ ايضا عن السيد محمد بن علوي نزيل مكة
المكرمة عن السيد عبد الله صاحب الوهط عن السيد
شيخ بن عبد الله العيدروس صاحب العقد النبوي عن والده السيد
عبد الله بن شيخ العيدروس وهو اخذ عن عمه القطب السيد
ابي بكر بن عبد الله العيدروس صاحب عدن عن والده السيد
عبد الله بن ابي بكر عن والده السيد ابي بكر السكران عن والده
الشيخ عبد الرحمن السقاف عن والده السيد محمد المعروف بمولى
الدويلة عن عمه السيد عبد الله باعلوي عن والده ابي عبد الله
السيد علوي بن الفقيه المقدم السيد محمد عن الامام شيخ الاسلام شعيب
ابن حسين الشهير بابي مدين بواسطة الشيخين العارفين الشيخ عبد الله بن علي

المغربي عن عبد الرحمن المقعد بن محمد الحضرمي المغربي وهو اخذ الطريقة و لبس الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ الامام ابو بكر الطرطوشي عن الشيخ ابي بكر الشاشي عن الشبلي و اخذها ايضا عن شيخه الشيخ الكبير العارف بالله تعالى ابو يعزّى وهو اخذ الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ ابو يعقوب السائح عن عبد الجليل عن ابي الفضل الجوهري عن والده عبد الله عن ابي الحسين النوري عن السري و منهم الشيخ ابو البركات عن ابي الفضل البغدادي عن احمد الغزالي بسنده و اخذها ايضا عن الشيخ الامام نور الدين علي بن حرزهم بكسر الحاء المهملة واسكان الراء وهو اخذ الخرقة عن الامام الكبير الشيخ الشهير ابي بكر محمد بن عبد الله بن العربي المعافري بفتح الميم والعين المهملة وكسر الفاء عن الامام ابي بكر الشاشي بسنده واخذها ايضا عن شيخه الامام الفرد الجامع حجة الاسلام الغزالي الطوسي وهو اخذ الخرقة عن جملة من الاشياخ منهم ابو بكر النساج عن ابي علي الفارمدي بسنده الى رويم ثم الى ابي يزيد

ومنهم الشيخ الكبير امام الائمة فی زمانه ابو المعالی عبد الملك
ابن ابی محمد الجوینی الملقب بامام الحرمین وهو اخذ الخرقة
عن جماعة منهم الشیخ ابو القاسم القشیری بسنده الی
الجنید ومنهم والده جسما وروحا ورضیع لبانه تربیة و
فتوحا الشیخ ابو محمد عبد بن یوسف بن عبد الجوینی وهو اخذها
عن الشیخ بحر المعارف والعلوم قدوة الاولیاء الکرام وزبدة
العلماء الاعلام ابی طالب المکی محمد بن علی بن عطیة الحارثی
الواعظ وهو اخذ الخرقة عن عدة اشیاخ منهم ابو عثمان المغربی
عن ابی عمر محمد بن ابراهیم الزجاجی عن الجنید ومنهم
شیخ الشیوخ استاذ الاکابر قدوة ارباب البصائر فخر الدین
ابو بکر دلف بن جحدر الشبلی وهو لبس الخرقة عن سید الطائفة
الصوفیة ابی القاسم الجنید بن محمد وهو اخذ الخرقة عن جماعة
من المشائخ منهم جعفر الحداد عن ابی عبد الله عمرو الاصطخری
عن ابی تراب عسکر النخشبی عن حاتم الاصم عن ابی شقیق
البلخی عن ابراهیم بن ادهم عن ابی عمران موسی بن زید الراعی

عن سید التابعین اویس بن عمران القرنی عن امیر المؤمنین
عمر بن الخطاب و علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنهما۔
واخذ الخرقة الجنید ایضا عن محمد بن علی القصار بسنده
الی کمیل بن زیاد وعن ابی سعید الخراز بسنده الی الامام موسی
الکاظم وبسنده ایضا الی الفضیل بن عیاض باسناده الی سیدنا
ابی بکر الصدیق رضی الله عنه وعن ابی یزید البسطامی عن
علی الرضا واخذها الجنید ایضا عن ابی الخیر محمد بن اسمٰعیل
النساج بسنده الی معروف الکرخی واخذها الجنید عن الحارث
المحاسبی بسنده واخذها ایضا عن شیخه وخاله الشیخ الکبیر العارف
بالله الشهیر ابی الحسن السری بن المغلس بضم المیم وفتح الغین
وکسر اللام المشددة وبعدها سین مهملة السقطی عن جماعة
منهم الامام جعفر الصادق عن الامام علی الرضا ومنهم الشیخ معروف
ابن فیروز الکرخی وهو اخذ الخرقة عن الامام علی الرضا واخذه
ایضا عن الشیخ الامام احد الابدال حبیب بن عیسی العجمی الخراسانی
وهو اخذ عن الامام علم التابعین وزبدة الشیوخ ابی سعید

الحسن البصري عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
عن رسول رب العالمين وخاتم الانبياء والمرسلين سيدنا
محمد صلى الله عليه وآله وسلم عن الروح الامين عن رب العالمين
ح والاستاذ الاعظم الفقيه المقدم اخذ الخرقة وتربى وتادب
بابيه الشيخ علي وعمه علوي وهما تادبا بابيهما محمد صاحب مرباط و
هو تادب بابيه الشيخ علي خالع قسم وهو تادب بوالده علوي بن
محمد وهو تادب بابيه محمد بن علوي وهو تادب بابيه علوي
ابن عبيد الله وهو تادب بابيه عبيد الله بن احمد وهو تادب
بابيه الشيخ المهاجر احمد بن عيسى وهو تادب بابيه الشيخ عيسى
ابن محمد وهو تادب بابيه محمد بن علي وهو تادب بابيه علي بن الامام
جعفر الصادق وباخيه موسى الكاظم بن جعفر الصادق والامام
جعفر تادب بوالده الامام محمد الباقر وهو تادب بوالده الامام
زين العابدين ابن الحسين وهو تادب بوالده وعمه سبطي الرسول
ونجلي البتول الحسن والحسين وهما تادبا بابيهما الامام علي بن ابي
طالب رضوان الله تعالى عليهم اجمعين وعلى رضي الله تعالى عنه

تادب بالنبی صلی الله علیه وسلم والنبی صلی الله علیه وسلم یقول ادبنی ربی فاحسن تادیبی۔

١١۔ ## طریقة اخری للسادة العلویة

واخذ شیخنا السید عیدروس الطریقة العلویة عن الشیخ عبدالله ابن احمد باسودان وهو عن الحبیب جعفر بن محمد ابن علی بن حسین ابن عمر العطاس عن الشیخ الامام علی بن حسن بن عبدالله بن حسین ابن عمر العطاس عن جد ابیه الحسین بن عمر بن عبدالرحمن عن والده الحبیب عمر العطاس عن السید حسین بن ابی بکر بن سالم الی اخر السند المتقدم

١٢۔ **طریقة اخری** واخذ الشیخ عبدالله باسودان عن الحبیب عمر بن عبدالرحمن البار عن الشیخ احمد بن قاطن الصنعانی عن السید یحیی بن عمر مقبول الاهدل عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ صفی الدین عن الشیخ احمد الشناوی عن ابیه الشیخ علی بن عبدالقدوس عن الشیخ عبدالوهاب الشعرانی عن الحافظ السیوطی عن الشیخ عبدالکبیر بن محمد بن احمد الحضرمی عن الشیخ عبدالرحمن السقاف

عن والده السيد محمد المشهور بمولى الدويلة الى آخر السند المتقدم

١٣ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر الطريقة العلوية
ايضا عن الشيخ العارف المكين الحبيب عبد الله بن علي بن شهاب
الدين وهو عن الشيخ المعلم عمر بن عبد الله باغريب عن الحبيب
عبد الرحمن بن الحبيب مصطفى العيدروس عن جده العلامة السيد مصطفى
شيخ بن مصطفى عن السيد العلامة علي زين العابدين ابن السيد
عن والده السيد مصطفى بن علي زين العابدين بن عبد الله بن
شيخ عن والده السيد علي زين العابدين عن والده السيد عبد الله
ابن شيخ عن والده السيد شيخ بن عبد الله عن والده عن عمه
القطب السيد ابي بكر العدني الى آخر السند الذي مر.

١٤ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر ايضا
عن شيخه السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن
والده السيد حسين عن خاله العلامة السيد عيدروس بن
الامام الشيخ الوجيه السيد عبد الرحمن بن العلامة السيد
عبد الله بلفقيه عن والده السيد عبد الرحمن وهو عن والده

السید عبد الله بلفقیه عن الشیخ الجامع للعلوم السید ابو علوی
محمد بن ابی بکر بن احمد الشلی عن والده السید ابی بکر عن السید
الامام احمد بن عمر العیدروس عن والده السید عمر بن عبد الله
عن والده السید عبد الله بن علوی عن والده السید علوی بن
الشیخ عبد الله العیدروس وهو عن اخیه السید ابی بکر العدنی
الی آخر السند

واخذ الفقیر الجامع الخرقة الفقریة ایضا عن العلامة
العارف مولانا الحافظ عبد العزیز الادهونوی عن مولانا المنشی
محمد یس عن الشاه هدایة الحق الاورنگابادی عن الشاه
عبد الله حسین البیجاپوری عن الشاه محمد الغوث الثانی عن
وجیه الدین الثانی عن الشاه مرتضی حسین عن الشاه برهان
الدین عن الشاه داد اشاه هاشم دستگیر البیجاپوری عن الشاه
عبد الله حسین احمد آبادی عن الشاه وجیه الدین الگجراتی عن
الشاه محمد غوث الگوالیاری عن الشاه ظهور عن ابی الفتح شاه
هدایة الله عن الشاه علاء الدین القاضی القادری عن

الشاه عبدالوهاب عن الشاه عبد الرؤف عن الشاه محمود القادری
عن الشاه عبد الغفار عن الشاه محمد القادری عن الشاه علی
القادری عن الشاه جعفر عن احمد شاه عن ابراهیم الحسینی
عن الشاه عبدالله الحسینی عن السید الشاه عبد الرزاق
عن السید القطب عبد القادر الجیلانی عن الشیخ ابی سعید
مبارک المخزومی عن ابی الحسن الشیخ علی الهنکاری عن الشیخ یوسف
الطرطوسی عن الشیخ عبد الواحد التمیمی الصدیقی عن الشیخ
عبد العزیز الیمنی عن الشبلی عن جنید البغدادی عن السری السقطی
عن معروف الکرخی عن داؤد الطائی عن الحبیب العجمی عن
الحسن البصری عن علی رضی الله تعالی عنه وعنهم اجمعین

واعلموا یا اخوانی ان لی اسانید کثیرة عن ائمة شهیرة
لکن قصدی الاختصار والایماء الی ما یحصل به الاستبصار
ولنختم بما کان یختم بها النبی صلی الله علیه وسلم کما رواها
عبدالله بن عمرو بن العاص وعبد الله بن عباس رضی الله
عنهما انهما قالا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعو

بهذه الدعوات ونختم بها وهی۔ اللّهم اصلح ذات بیننا واهدنا
سبل السلام واخرجنا من الظلمات الی النور وعافنا فی اسماعنا
وابصارنا وازواجنا وذریاتنا ومعاشنا وتب علینا انک انت
التواب الرحیم۔ اللّهم اجعلنا منیبین لنعمتک شاکرین لها یا
ارحم الراحمین۔ هذا ما اردنا ایراده فی اخر هذا الکتاب۔ واللّٰه
تعالی اعلم بالصواب۔ والحمد للّٰه اولا واخرا ونرجو مولانا
سبحانه وتعالی ان یحسن اخلاقنا ویرزقنا النظر الی وجهه الکریم
فی دار الجزاء والنعیم۔ مع احبابنا وعلائقنا وسائر المسلمین
برحمته وهو ارحم الراحمین۔ وصلی اللّٰه تعالی وسلم علی سیدنا
محمد الداعی الی النهج القویم۔ المبعوث متمما لمحاسن الاخلاق
وانه لعلی خلق عظیم۔ وعلی اٰله واصحابه ازکی الصلوات وانمی
التسلیمات والحمد للّٰه رب الارضین والسماوات۔

واوصی نفسی واولادی وسائر الاحباب الاطیاب۔ والاصحاب
ذوی الالباب۔ وکافة المسلمین بتقوی اللّٰه تعالی وطاعته فی
کل وقت وحال وحین۔ وامتثال اوامره واجتناب نواهیه

ولزوم خشیته فی السر والاعلان۔ والمواظبة علی تلاوة القرآن مع آدابه وترتیله وکمال تدبره بخلوص الجنان۔ فانها من اعظم القربات وافضل المثوبات لاهل الایمان۔ واوصیهم ایضا بملازمة السنة السنیة۔ ومهاجرة البدعة الشنیعة۔ و مطالعة کتب التفسیر والحدیث والفقه والرقائق مثل احیاء علوم الدین للامام صاحب الحقائق الشیخ العلامة الغزالی۔ نفعنا الله به وبعلومه وببرکاته مادامت الایام واللیالی۔ وینبغی للمؤمن ان یجاهد فی تحصیل العلوم النافعة ویکون تابعا لآثار السلف الصالح وملازما السنة والجماعة وملتزما لصحبة المشائخ الکاملین ومجتنبا عن الصوفیة الجاهلین۔ ولا یترک الصلوات الخمس بالجماعة۔ ولا یکون طالبا للشهرة ففیها آفات۔ بل یکون کاحد من الناس ولا یکون مقیدا بمنصب ووظیفة ولو کان محمودا کالقضاء والفتوی ولا یکون کفیل احد ولا وصیه ویکون علی حذر بان یکون مصاحبا للملوک والامراء والمرد والنساء والمبتدع والعوام فانهم کالهوام ویکون قلیل الکلام

والطعام والمنام وقليل الاختلاط مع الانام عن ابن عباس رضي الله عنهما

اذا كثر الكلام فسكتوني	فان الدين يهدمه الكلام
اذا كثر الطعام فحذروني	فان القلب يفسده الطعام
اذا كثر المنام فنبهوني	فان العمر ينقصه المنام

ولقائل رحمه الله تعالى

لقاء الناس ليس يفيد شيئا	سوى الهذيان من قيل وقال
فاقلل من لقاء الناس الا	لطلب العلم او اصلاح حال

ويكون ملتزما للخلوة واكل الحلال ولا يضحك كثيرا لان كثرة الضحك تميت القلب ولا ينظر الى احد بالتحقير ولا يجادل مع الخلق ولا يسئل عن احد ولا يأخذ احدا لخدمته ويخدم المشائخ بالبدن والمال ولا ينكر على افعالهم الا بقصد الاصلاح ولا يغتر بالدنيا واهلها وينبغي ان يكون قلبك محزونا ومغموما وبدنك مريضا وعينك باكية وعملك خالصا ودعاؤك بتضرع ولباسك خلقا ورفيقك الفقراء ونضاعتك الفقه وموانسك الحق واوصيهم باجتناب الهوى

قال تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى
فان الجنة هي الماوى فعلم منه ان تارك الهوى في روضة
من رياض الجنة واوصيهم ان لا يتركوا قرأة سورة يس لا سيما
بعد صلوة الفجر ففي ذلك الكفاية من المضار ودفع المكاره
ورد الحديث انها قلب القرآن وسورة الملك كل ليلة قبل النوم
والواقعة فانها امان من الفاقة ويقرأ دبر كل صلوة سورة الاخلاص
عشر مرات ففي الدر المنثور عند مسند ابي يعلى انه اخرج عن
جابر ابن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثلاث خصال من جاء بهن مع الايمان دخل الجنة من اى
باب شاء وتزوج مع الحور العين حيث شاء وذكر منها من
قرأ في دبر كل صلوة مكتوبة قل هو الله احد عشر مرات اهم ولازم
الصلوة والسلام على سيد الانام فهو يكفي الهموم وتغفر به الذنوب
والاثام
والحاصل اني اجزت بهذا الكتاب لمن ادرك حياتي من العلماء
العاملين لينفع الله به الاقطار ونظهر به خصائص السنة

فى القرى والامصار وبر واعنى جميع ما ذكرته فى هذه الورقات
وكذا غيره مما يجوز لى روايته بشرطه المعتبر عند ائمة الحديث
والاثر من مقروء ومسموع ومجاز اجازة خاصة وعامة ومناولة
ومكاتبة ومراسلة من منقول ومعقول وفروع واصول
ومن تاليف وتخريج وتصنيف وجميع كتب القرات والتفسير
والحديث والفقه للائمة الاربعة رضى الله تعالى عنهم وغير ذلك
من كل العلوم وسائر الفنون والمسلسلات مما اخذته ودريته
او وجدته اورويته نعوذ بالله من شرور انفسنا وسيئات
اعمالنا وطهر الله قلوبنا من النفاق واعمالنا من الرياء وجعل سعينا
مشكورا وعملنا مبرورا وذنبنا مغفورا انه على ما يشاء قدير
وبالاجابة جدير

وههنا فوائد وافادات تنشط بسمعها الاذان و تفرح بالاطلاع عليها الاذهان

فائدة عظيمة — فى ذكر اسماء الاعلام الذين اجاز والمدارك
حياتهم او لا هل عصرهم

(١) العلامة ابن حجر المكي المتوفى سنه ٩٩٥ او سنه ٩٧٣ - قال في اخر مسانيده والحاصل انى اجزت لمن ادرك حياتى من المسلمين على مذهب من يرى ذلك من ائمة المحدثين المتقدمين والمتاخرين المشهور ذلك والعمل به فيما بينهم فى القديم والحديث انتهى

(٢) الامام الجلال السيوطي المتوفى سنه ٩١١ قال ابن حجر المكي فى مسانيده ما نصه شيخ مشائخنا بالاجازة الخاصة وشيخنا بالاجازة العامة لانه اجاز لمن ادرك حياته وانى ولدت قبل وفاته بنحو ثلاث سنين فكنت ممن شملته اجازة حافظ عصره باتفاق اهل مصره الجلال السيوطي رح انتهى

(٣) الامام محى الدين محمد بن على بن عربي الحاتمي رح -
قال فى اجازته التى كتبها لبعض ملوك وقته ما نصها بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين - اقول وانا محمد بن على بن العربي الحاتمي وهذا لفظى استخرت الله تعالى واجزت السلطان الملك المظفر بهاء الدين غازى ابن الملك العادل المرحوم انشاء الله تعالے

ابي بكر بن ايوب واني لأدركه ولمن ادرك حياتي الرواية عني من جميع ما روينه عن اشياخي الخ ثم ذكر اسماء اشياخه - نقله العياشي في النصف الاول من كتاب رحلته -

(۴) الامام القاضي زكريا المتوفى سنة ۹۲۶ھ - وقد اجاز من ادرك حياته كتابة وتلفظها - قال العياشي رحمه الله تعالى في النصف الاول من رحلته -

(۵) العلامة الشيخ مصطفى زين الدين ابو البركات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن الايوبي الانصاري الحنفي الدمشقي المتوفى سنة ۱۲۰۵ھ اجاز لاهل عصره ولمن ادرك جزءا من حياته بجميع مروياته كما قاله العلامة بن عابدين في ثبته وقد رأيته في اجازة منه للسيد محمد كمال الدين الغزي مفتي الشافعية بدمشق -

(۶) العلامة الشمس محمد بن احمد الرملي - تلميذ الشيخ زكريا الانصاري -

(۷) العلامة الشيخ علي البشراملسي - يروي عن الرملي

بالاجازة العامة فان الرملی اجاز اهل عصره وکان اذ ذاک عمر
الشبراملسی اربع سنین

(۸) العلامة الشیخ عابد السندی شیخ مشائخنا

(۹) العلامة الشیخ السید عبد الرحمن الاهدل مفتی زبید

(۱۰) العلامة الشیخ مصطفی فتح الله البیروتی

(۱۱) العلامة الشیخ ابراهیم الکورانی - ممن اجاز اهل
عصره - ذکره العلامة ابن عابدین فی ثبته ناقلا من القول السدید
باتصال الاسانید ثبت الشیخ احمد المنینی فانه قال فیه وقد اخبرنی باذنه لاهل عصره
الشیخ محمد بن الطیب المغربی نزیل المدینة المنورة وهو ثقة ثبت والله اعلم اھ

(۱۲) العلامة الشیخ فالح المدنی - صاحب حسن الوفا لاخوان الصفا

(۱۳) العلامة الشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف بن اسماعیل
ابن محمد ناصر الدین النبهانی صاحب التصانیف الکثیرة والتالیف
المفیدة الشهیرة -

(۱۴) العلامة الشیخ محمد عثمان بن عبد السلام المدنی الداغستانی

(۱۵) العلامة الشیخ السید عبد الحی بن السید عبد الکبیر

الكتانى الفاسى المغربي المالكى۔

(۱۲) العلامة الشيخ محمد بن ناصر شيخ حسين بن محسن الانصاري
اجاز لمن ادرک حياته وللاولاد الصغار نقله شيخي احمد جمال المكى
فى معجمه النفح المسكى ص ۲۳

فائدة عزيزة۔ فى ذكر اسماء الاثبات التى ذكر فيها العلماء الاعلام
اسانيدهم واسماء اشياخهم واتصالاتهم الى النبى عليه الصلوة والسلام
غير الاسماء التى ذكرتها فى آخر الحصة الثانية من هذا الكتاب
(۱) بركة الدنيا والاخرى فى الاجازة الكبرى۔ للسيد عبد الرحمن
الاهدل۔
(۲) رياض الجنة فى اسانيد الكتاب والسنة۔
(۳) الارشاد لمهمات الاسناد للعلامة ولى الله المحدث الدهلوى
(۴) حسن الوفا لاخوان الصفا۔ للعلامة فالح ابن محمد السنوسى
المالكى الظاهرى المدنى۔
(۵) مدارج الاسناد۔ للعلامة القاضى ارتضا عليخان الصفوى
تلميذ الشيخ عمر بن عبد الكريم۔

(۶) فتح القوی للطارط المستوی الی اسانید العلامۃ الحبیب الحسین العلوی للعلامۃ الحافظ عبد اللہ بن محمد غازی الحنفی المکی

(۷) مقالید الاسانید۔ ثبت الشیخ عیسی المغربی۔

(۸) صلۃ الخلف بموصول السلف ثبت الشیخ محمد بن سلیمان الرودانی المغربی المکی المتوفی بدمشق سنہ ۱۰۹۴ھ

(۹) ثبت الشیخ عبد الباقی البعلی الدمشقی المقری الحنبلی والد الشیخ محمد ابی المواھب الدمشقی المتوفی سنہ ۱۱۲۶ھ

(۱۰) منتخب الاسانید۔ ثبت الشیخ البابلی

(۱۱) اتحاف الفرقۃ الفقریۃ الوفیہ۔ باسانید الخرقۃ الصوفیہ للشیخ العجیمی۔

(۱۲) کنز الرواۃ المجموع من جواھر المجاز ویواقیت المسموع ثبت الشیخ ابی مھدی عیسی الثعالبی الجعفری المتوفی بمکۃ سنہ ۱۰۸۰ھ

(۱۳) ثبت الشبراوی۔ للشیخ العلامۃ عبد اللہ بن محمد الشبراوی

(۱۴) الامداد بمعرفۃ علو الاسناد۔ للشیخ المحدث عبد اللہ بن سالم البصری المکی المتوفی بھا سنہ ۱۱۳۴ھ

(١٥) لقط اللآلى من الجواهر الغوالى - للشيخ امام اللغة والحديث السيد محمد بن محمد مرتضى الزبيدى الحنفى وهو فى اسانيد شيخه محمد

(١٦) واسطة العقد الفريد - المنظوم مما تناثر من فرائد جواهر الاسانيد للشيخ عباس بن محمد بن احمد بن العلامة السيد رضوان المدنى الشافعى -

(١٧) ثبت العلامة الحافظ احمد جمعة الشافعى البجيرمى - شيخ حسن ابن درويش القويسنى الشافعى الازهرى البصير بقلبه

(١٨) الدرر السنية فيما علا من الاسانيد الشنوانية - ثبت الشيخ محمد بن على الشنوانى المدرس بالجامع الازهر شيخ الشيخ مصطفى المبلط المصرى -

(١٩) المنح البادية فى الاسانيد العالية - للشيخ محمد بن عبد الرحمن الفاسى شيخ ابراهيم بن عبد القادر الرياحى

(٢٠) ثبت الشيخ احمد بن عبد الفتاح الملوى الشافعى الازهرى -

(٢١) شيم البارق من ديم المهارق - ثبت الشيخ صالح بن محمد السنوسى المالكى المذكور وحسن الوفا بثبت ايضا لكن اختصره من هذا الثبت الكبير

(٢٢) ثبت الشيخ احمد بن الحسن الجوهري الخالدي الشافعي الازهري

(٢٣) اعلام ائمة الاعلام واساتيذها بما لنا من المرويات واسانيدها للعلامة الشريف جعفر ابن الشريف ادريس الكتاني المالكي الحسني الفاسي المدني۔

(٢٤) اسعاف المريدين باسانيد الصحبة والمشابكة والتلقين۔ للشيخ العجيمي۔

(٢٥) ثبت الشيخ محمد بن عبد الرحمن الكزبري۔

(٢٦) ثبت الشيخ عبد الرحمن الكزبري۔

(٢٧) اصح الاسانيد للشيخ محمد گل الكابلي المرادآبادي۔

(٢٨) منحة الفتاح الفاطر باسانيد السادات الاكابر للعلامة السيد عيدروس بن عمر۔

(٢٩) ثبت العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوي شيخ الشيخ مراد بن يعقوب الانصاري۔

(٣٠) اتحاف الاكابر باسناد الدفاتر للامام القاضي الشوكاني

(٣١) الدر الفريد في صعوبة الاسانيد للشيخ حسن بن علي النظير النعماني

القدوسی الگنگوهی (صغیر)

(۳۲) بغیة الطالبین۔ ثبت الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی المتوفی بھا سنة ۱۱۳۰ھ۔

(۳۳) ثبت الشیخ محمد سعید المدراسی مفتی المحکمة العالیة فی الحیدرآباد الدکن (صغیر جدا)

(۳۴) اتحاف الاخوان باسانید مولانا فضل الرحمن للعلامة الشیخ احمد جمال المکی (صغیر)

(۳۵) المعجم المفہرس والجامع المؤسس۔ للامام ابن حجر العسقلانی

فائدة جلیلة۔ فی ذکر بعض اسماء کتب السلاسل والمسلسلات

(۱) اسنی المطالب فی مناقب سیدنا علی بن ابی طالب۔ للامام الجزری۔

(۲) الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

(۳) القول الجمیل۔ کلاھما لولی اللہ المحدث الدھلوی۔

(۴) ضیاء القلوب لمولانا شیخ المشائخ الحافظ الحاج امداد اللہ

(۵) مسلسلات الشیخ محمد بن عقیلة المسماة بالفوائد الجلیلة

(٦) جياد المسلسلات للامام السيوطی۔

(٧) مسلسلات العلامة القاوقجی الطرابلسی۔

(٨) مسلسلات الامام السخاوی۔

(٩) مسلسلات العلامة الكورانی۔

(١٠) الروضة المكللة فی الاحادیث المسلسلة للشیخ عبید الله بن القاضی صبغة الله المدراسی۔

(١١) نظام الزبرجد فی اربعین المسلسلة باحمد للشیخ ابراهیم۔

(١٢) مسلسلات العلامة النجم الغیطی تلمیذ شیخ الاسلام زكریا۔

(١٣) مسلسلات الشیخ عز الدین بن فهد المسمی بالعقود الغوالی۔

(١٤) المواهب السنیه فی مسلسلات امام الحنفیه۔

(١٥) اتحاف النفوس الزكیه فی سلاسل السادة القادریه۔

(١٦) نشر الروائح الذكیة بسلاسل السادة الاحمدیه للشیخ حسن العجیمی

(١٧) اتصال الرحمات الالهیه فی المسلسلات النبویه۔

(١٨) نشر المعطار فی اسانید جملة من الاحزاب والاذكار للشیخ العجیمی۔

(١٩) بهجة السنیه فی آداب الطریقة النقشبندیه للخانی۔

خاتمة

الحمد لله الذی هدنا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدنا
الله ـ واشکره شکرا جمیلا علی اختتام هذا الثبت المبارک.
اللهم لک الحمد بقدر عظمة ذاتک حمدا یلیق لذاتک ـ اسئلک
بوجهک الکریم ان تصلی وتسلم علی قائد رکب الانبیاء المکرمین
وافضل الخلق اجمعین ـ حامل لواء الاعلی ومالک ازمة المجد
الاسنی روح جسد الکونین وعین حیات الدارین
الجلیل الاعظم والحبیب الاکرم سیدنا محمد وعلی اٰله واصحابه
بقدر عظمة ذاتک وعدد معلوماتک ومداد کلماتک فی
کل وقت وحین واعطه الوسیلة واجزه عنا ما انت اهله
وما هو اهله اٰمین واٰخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین
حصل الفراغ من تبییضه مستقبلاً بالقبلة الشریفة ـ یوم الجمعة
المبارک سید الایام ـ وذالک لیلتین مضتا من النصف
الاول من الشهر الثانی من العام الخامس من العشر السادس
من المائة الرابعة من الالف الثانی من هجرة من هو دینی وایمانی

كتبه فقير عفو ربه ذي الايادي خادم العلم والسنة ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم بن الشيخ احمد المدراسي وطناً والحيدرابادي مسكناً والحنفي مذهباً والماتريدي معتقداً والطفيلي على بساط كرم المولى محتقراً ذليلاً عفى الله عنه وعن مشائخه وعن والديه وعن جميع المسلمين برحمته وهو ارحم الراحمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما والحمد لله رب العلمين

يا خالق الخلق طورا بعد اطوار اغفر لكاتبه ايضا فمالكه وارزق مرتبه يا رب مغفرة	يا عالم السر من جهر واضمار والمستعير له ان رد والقاري يوم الحساب ولا تحرقه بالنار

تقريظ العلامة الفهامة فقيه الزمان شيخي المتورع مولانا الحاج محمد عبد الرحيم ناظم المدرسة المسماة بالمفيد عام الواقعة بوانمباري

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء فی الدین المتین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وآلہ وصحبہ ومن تبعھم اجمعین باحسان الی یوم یجمع اللہ تعالیٰ فیہ الاولین والآخرین اما بعد فانی طالعت کتابا فی علم الاسناد الذی الفہ وجمعہ ورتبہ الشیخ الحافظ العالم الواعظ مولانا الحاج الفقیہ النبیل الحبر الجلیل المولوی محمد عبد الہادی ادام اللہ تعالیٰ فیضہ الی یوم التنادی فوجدتہ محتویا حافلا فی اسناد العلوم لاسیما فی اسناد کتب علوم الدین الذی خصہ اللہ تعالیٰ ھذہ الامۃ مرحومۃ وانی اظن مؤلفہ قد سعی فی ھذا الباب سعیا جمیلا موفورا واللہ تعالیٰ اسأل ان یجعل سعیہ المنیف سعیا مشکورا ۔ قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ العبد الضعیف

محمد عبد الرحیم عفی عنہ ۱۳۵۵ھ

تقريظ العلامة عمدة الزمان الفائق بين الاقران الفاضل الاوحد الاديب المفرد مولانا المفتي محمد تميم ابن محمد المدراسي ادام الله افاضاتهم العلية وافاداتهم السنية

بسم الله الرحمن الرحيم

لقد جمع الاسناد عمدة حافظ	وزبدة وعاظ وكان عليما
بعلم وتجويد القراءة جيدا	وذا في مجال الوعظ بان فخيما
وقد حج بيت الله زار نبيه	وفي مكة قد كان ذاك مقيما
وقد اخذ الاسناد من اهل مكة	ومن طيبة بالجد جاء سليما
له من نظام الملك سلطان دكن	وظائف وعظ دائما ونعيما
وذا عبد هاديا ونافع قومنا	بيوم وليل ناصحا وكليما
كتابا جميلا بل جليلا لانه	حوى جل اثبات فصار ضخيما

جزى الله عنا كل من كان نافعا

جزاء جميلا وافرا وعظيما

قطعہ تاریخ طبع کتاب تقریب المراد طبعزاد شاعر بلاغت نہاد نیّرِ برج لیاقت گوہرِ دُرج فصاحت حضرت اُستاذی مولانا جلیل صاحب نواب فصاحت جنگ بہادر دام مجدہٗ استاد اعلیٰ حضرت حضور پُر نور نظام خلد اللہ ملکہٗ الیٰ یوم القیام

کیا مقدس ہے کتاب لاجواب — جسپہ قدسی کرتے ہیں آنکھوں سے صاد

ہیں مصنف اسکے فخر الواعظیں — پاک دل پاکیزہ سیرت خوش نہاد

عبد ہادی عالم فقہ و حدیث — مصحفِ باری تعالےٰ جنکو یاد

حاجی و قاری بھی خوش آواز بھی — انکسار طبع اس پر مستزاد

ان کی یہ تصنیف ہو مقبول عام — یا خدائے ذو المنن رب العباد

فیض سے اس کے وہ پھیلے روشنی — جس سے ہوں پرنور امصار و بلاد

مصرع تاریخ لکھ روشن جلیل — ہے سراج دین یہ تقریب المراد

To: www.al-mostafa.com

جناب یس۔ جے عبدالغفور صاحب تاجر پاپڑ چواڑہ

جناب نواب نور اللہ صاحب والا جاہی قطبی گوڑہ حیدرآباد

محترمہ ہمشیر جناب شیخ محمود صاحب صوفی بلینڈہ

جناب حاجی شیخ ابراہیم صاحب وکیل بیدر

جناب نور الدین صاحب قطبی گوڑہ حیدرآباد

محترمہ زوجہ حاجی بسم اللہ خان صاحب چوراہا منصبی

جناب حاجی محمد یوسف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب حاجی محمد صدیق صاحب سوداگر جام باغ حیدرآباد

جناب ابو سیٹھ صاحب تاجر پارچہ کادم پیٹ

جناب حاجی محمد یسین صاحب سوداگر عثمان گنج حیدرآباد

جناب محمد اکبر صاحب انجن ڈرائیور چواڑہ

جناب شیخ حسین صاحب تاجر روغن گاز عثمان گنج حیدرآباد

جناب حاجی محمد عبدالعزیز صاحب جیراد۔ کاچی گوڑہ ،،

جناب عبدالکریم خان صاحب توپخانہ گوشہ محل ،،

جناب سعید الدین صاحب چشتی نلوری

جناب عبدالرحمن صاحب تاجر چرم بڑی مٹ مدراس

جناب سید ولی اللہ حسینی صاحب اول تعلقدار چکپہ

جناب محمد بسم اللہ خان صاحب تحصیلدار توپخانہ گوشہ محل

جناب شیخ محمود صاحب صوفی چشتی بلینڈہ

جناب عبدالغفار صاحب نیمی مدرس بست نگر

جناب حکیم حبیب اللہ صاحب سمعوری سلطان شاہی حیدرآباد

جناب حاجی ایلے صاحب سوداگر بیگم بازار ،،

جناب محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

محترمہ ہمشیرہ مولوی محمد عبدالصمد خان صاحب چوراہا منصبی

جناب حاجی محبوب علی صاحب سابق مددگار کوتوالی ،،

جناب افضل حسین صاحب توپخانہ گوشہ محل ،،

جناب نور الدین صاحب تقی جال بازار نواب خان ،،

جناب شیخ میراں صاحب بلینڈہ

جناب منشی عبدالوہاب صاحب ناندیڑ

جناب محمد اسحٰق صاحب منتظم صدر محاسبی حیدرآباد

جناب غالب خان صاحب بلینڈہ

جناب محمد عبدالحکیم صاحب ولد جناب محمد قاسم صاحب ،،

جناب عبدالعلیم صاحب ،،

جناب اکبر عظیم خان صاحب بڑی مٹ مدراس

محترمہ ہمشیرزادی جناب محمد قاسم صاحب بلینڈہ

جناب عبدالرحیم صاحب شاہ تاجر قطبی گوڑہ حیدرآباد

محترمہ والدہ مولوی عبدالصمد خان صاحب ... حیدرآباد

محترمہ والدہ جناب سید احمد صاحب ... حیدرآباد

جناب سید علی اکبر علی خان صاحب کاغذی گوڑہ حیدرآباد

جناب غلام رسول صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب محمد حنیف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب حاجی قاری محمد علی خان صاحب توپخانہ گوشہ محل ،،

جناب محمد خاں صاحب ،،

جناب ڈاکٹر حاجی سید عبداللطیف صاحب کاچیگوڑہ ،،

جناب حافظ سید اکبر حسین صاحب امام مسجد بلینڈہ

جناب محمد مخدوم صاحب منشی محمد قاسم صاحب ،،

جناب افضل خان صاحب کاچی گوڑہ حیدرآباد

جناب کپتان صاحب ،،

جناب سید برہان الدین صاحب سکریٹری ،،

جناب کریم الدین صاحب ڈاکٹر اسپاں رسالہ کیمپس ،،

جناب حاجی محمد قدرت خان صاحب شکر کوٹھا ،،

جناب سید قاسم الدین صاحب سابق امین کوتوالی ،،

جناب محمد عبدالقوی صاحب طالب العلم [illegible] چوراہا منصبی

جناب ابو خان صاحب توپخانہ گوشہ محل حیدرآباد

جناب شہاب الدین صاحب چڑی بازار ،،

جناب حافظ عبدالرحمن صاحب امام مسجد عثمان گنج ،،

جناب احمد اللہ صاحب فرزند جناب محمد قاسم صاحب بلینڈہ

محترمہ ہمشیرزادی جناب شیخ محمود صاحب صوفی ،،

جناب منشی محمد اکبر صاحب جام باغ حیدرآباد

محترمہ زوجہ فرزند غالب خان صاحب بلینڈہ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

کتاب ھادی المسترشدین الی اتصال المسندین

تالیف و تصنیف حضرت حاجی حافظ قاری مولانا عبید الہادی صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ زمناً طویلاً

یہ علم الاسناد کی ایک جامع کتاب ہے۔ یہ وہ اہم ترین فن شریف ہے کہ جس پر تمام اسلامی روایات کا دارومدار ہے۔ خصوصاً علم حدیث سے اس کا گہرا تعلق ہے کیونکہ بغیر اس (سند) کے کوئی روایت قبول نہیں کی جا سکتی۔ اور یہی وہ فن جلیل ہے کہ جس نے حدیث اور غیر حدیث میں امتیاز پیدا کر دیا۔

مولانا مدظلہ نے یہ کتاب کیا تالیف فرمائی گویا کہ پھر از سر نو علماء سلف کی یاد تازہ کر دی۔ جنہوں نے اس فن لطیف کی تحصیل میں نہایت تن دہی اور انہماک کے ساتھ حصہ لیا۔ اور اس فن کی اہمیت کا انہوں نے جس قدر احساس کیا اس کا ثبوت اس سے مل سکتا ہے کہ انہوں نے ایک جید سند کی تحصیل میں دور دراز مقامات کے دشوار گزار راہ کو طے کر کے مسافرت کی تکالیف و مشقتیں [illegible]۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ فن اسلامی تعلیم کی ان خصوصیات میں سے ہے جس کو دنیا کی کوئی متمدن قوم کا سلسلہ تعلیم پیش نہیں کر سکتا۔

لیکن جب سے علوم اسلامیہ کو تنزل ہوا اور لوگوں کا وہ علمی شغف نہ رہا تو یہ علم بھی بالکل نسیاً منسیاً ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں مشکل سے ایسے افراد نکلیں گے وہ بھی علماء جو علم الاسناد سے واقف ہوں یا کوئی مسلسل مرفوع روایت سنا سکیں۔ افسوس کہ آج مسلمان اپنے ذاتی مفاد اور دیگر اقوام کی کورانہ تقلید کا علاوہ ہیں کہ اپنی خصوصیات اور اپنی ان اسلامی روایات کو جس میں انکی تمدنی اور معاشی زندگی کے ہر شعبہ پر اصولانہ روشنی ڈالی گئی تھی بھلا بیٹھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ترقی کا راز اگر مضمر ہے تو صرف اپنی خصوصیات کے تحفظ اور اپنی تعلیم کے ابقاء میں ہے چنانچہ یہ روز روشن کی طرح ہویدا ہے کہ ظاہر ہیں وہ مسلمان جنہوں نے زمانہ کی نیرنگیاں اور موجودہ سوسائٹی کے ماحول سے متاثر ہو کر زمانہ کا ساتھ دیا اور اپنے اسلاف کے کارناموں اور اپنی اسلامی خصوصیات سے منہ موڑا انہوں نے کیا ترقی کی۔ بخلاف اسکے وہ غیر مہذب قومیں جو تہذیب کے نام سے بھی نا آشنا تھیں اور جن کے کانوں میں کبھی ان کے کانوں میں بھی نہ پہونچی تھیں انہوں نے اسلامی تعلیم اور مسلمانوں کے اسلاف کے لائف سے سبق سیکھ کر جو ترقی کی وہ ظاہر ہے کہ آج بہت سی چیزوں میں ہم سے سبقت لے گئیں۔ مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے گم گشتگان طریق ہدایت کیلئے اسلامی خصوصیات میں سے ایک نمونہ پیش کر کے موجودہ مسلمانوں کے لئے ایک شمع راہ ہدایت قائم کر دی جس کی روشنی میں وہ اپنی خصوصیات سے کسی قدر واقف ہو سکیں [illegible] کی مختصر اور اجمالی کیفیت یہ ہے کہ تین مضامین پر مشتمل ہے۔ (۱) سب سے پہلے مولانا موصوف نے روایت کے مسلسل اور مرفوع کرنے کی غرض سے اپنے ان اشیاخ اور اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے جن سے علم کی دولت حاصل کی اور انکے ضروری اور دلچسپ مختصر واقعات لکھ کر دور حاضرہ کے مذاق کے لحاظ سے اور بھی اس کا حسن دوبالا کر دیا۔ (۲) تفسیر و حدیث و مذاہب اربعہ کی مشہور و مستند و معتبر کتابوں کے اتصال سند کو مصنفین تک پہنچایا ہے۔ (۳) ان تمام احادیث شریفہ کا ذکر فرمایا ہے جو عالی اور جید سند رکھتی ہیں اور انکا سلسلہ آنحضرت صلعم یا صحابی تک مسلسل پہنچتا ہے اور اصل الغرض اس حصہ میں جو قابل دید کیا ہے کہ مسلسل احادیث عربی کی بڑی خوش اسلوبی اور ترتیب کے ساتھ ذکر کیا ہے مثلاً ایک حدیث کی سند اپنے حنفی شیخ سے کی ہے تو تمام سند میں احناف ہی کی روایت ہے اور اگر شافعی سے ہے تو آخر سند تک تمام راوی شافعی ہیں اسی طرح مالکی و حنبلی سے روایت ہے تو آخر تک مالکی و حنبلی ہی ہیں حدیث علی ہذا القیاس صوفی سے صوفی اور نحوی سے نحوی اور [illegible] انفرادی کیفیت بیکھ کر عالم کی روح وجد کر گئی ہے اور اسکے مطالعہ سے جو لطف و فرح و انبساط قلب ہوتا ہے وہ دیکھنے والے ہی کا دل جانتا ہے بس یہ [illegible] اس نادر مجموعہ کو عربی تصنیف کہیں تو بجا اور نسخہ بے بہا و عدیم المثال کہیں تو روا ہے۔ خصوصیت کیساتھ طالبان و شیفتگان علوم دینیہ کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے کہ وہ علم حدیث کی تحصیل کیساتھ علم الاسناد کی اہمیت کو بھی پہچانیں اور متصل و مسلسل مرفوع روایتیں یاد کریں تاکہ ان کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف درست ہو جائے واللہ الموفق والمعین۔ فقط

شیخ محمد عفا اللہ عنہ و عن والدیہ مہتمم مطبع حمایت دکن حیدرآباد صانہا اللہ عن الشر والفساد۔

To: www.al-mostafa.com